

خدا بخش لائبریری

جبریل

پٹنہ



خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر : ۳۳۶۲۴/۷۷
سالانہ : ۳۰۰ روپے
شمارہ : ایک سو چار
۴۰ ڈالر ایشیا، ۲۰ ڈالر غیر ممالک

اس شمارے کی قیمت: پچتر روپے

۱۹۹۷ء

محفظے کاں ہاشمی نے پاکیزہ آنسٹ شاہ گنج پٹنہ میں چھپوا کر خدا بخش لاہوری پٹنہ سے شائع کیا

فہرست

جزل ۱۳۱۵

- رشید احمد صدیقی کے کچھ خطوط، کچھ رقعات ————— بنام پروفیسر مسعود حسین خاں ۱

جہان غالب

- دیوان غالب (اردو) نسخہ خدا بخش ————— تقدیم جناب فرخ جلالی ۱۸۷

جہان مصحفی

- دیوان مصحفی (نسخہ رامپور) مرتبہ اسیر امیر اور خدا بخش کے علمی حوالے کا تقابلی مطالعہ، تخریج محمد بدر الدین ۲۶۹

ہند عبد وسطی

- اورنگ زیب کے خطوط ————— عبد الوحید خاں ۲۳۳

حوالہ جات

- تاثرات ————— عبدالرزاق قریشی ۲۹۵

- رفیق دل نگاراں ————— عالیہ امام ۲۹۶

- کیا فافلہ جاتا ہے ————— نصر اللہ خاں ۲۹۷

- یاد رفتگاں — حصہ اول (الف تا ط) ————— ماہر القادری ۲۹۹

- یاد رفتگاں — حصہ دوم (ع تا ی) ————— ماہر القادری ۵۰۳

- نقوش آپ بیتی نمبر ————— محمد طفیل ۵۰۶

مشاہیر کے خطوط

- ۵۱۵ ————— ○ مکتوب احمد علی شوق قدوائی
- ۵۱۸ ————— ○ مکتوب انیس بختی زبیری
- ۵۲۰ ————— ○ مکتوب قدرت اللہ فاطمی

مراسلات

- ۵۲۱ ————— ○ خدابخش مطبوعات کے بارے میں ————— ظہیر علی صدیقی
- ۵۲۲ ————— ○ گلزار نسیم کے بارے میں ————— ڈاکٹر نیر مسعود

حصہ انگریزی

- ۱۶-۱ ————— ○ جناح ————— ایس۔ کے جمدار

رشید احمد صدیقی کے کچھ خطوط، کچھ رقعات

بنام

پروفیسر مسعود حسین خاں

حرفے چند

مسعود صاحب (ڈاکٹر مسیحین خاں) کے نام رشید صاحب (رشید احمد مدنی) کے ۱۹۰ رقصات قبلہ خدا بخش لائبریری سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس درمیان میں مسعود صاحب کے نام رشید صاحب کے ڈیرے صوبے کے قریب رقصات/خطوط اور مل گئے بس فرق اتنا ہے کہ رقصات رشید کی پہلی قسط کتابت میں شائع ہوئی لیکن موجودہ مجموعہ رشید صاحب کی اصل تحریر میں عکسی طور سے پیش کیا جا رہا ہے۔

رشید صاحب کے وہ رقصات آپ ملاحظہ فرمائیے جو ۱۹۸۸ء میں خدا بخش لائبریری کی طرف سے شائع ہوئے۔ بجا طور سے ان کا نام رقصات رکھا گیا تھا کیونکہ یہ زیادہ تر علی گڑھ سے ہی علی گڑھ کو لکھے گئے، جب مسعود صاحب اور رشید صاحب دونوں کے گھروں کے درمیان پچاس ماٹھ گز کا فاصلہ ہو گا۔ پھر مسعود صاحب عثمانیہ یونیورسٹی میں لسانیات کے پروفیسر ہو چکے تھے، جامعہ ملیہ کے وائس چانسلر رہے، بیج میں بیرس امریکہ وغیرہ۔ علی گڑھ بھی آتے رہے جاتے رہے پھر رہے رہے، اس درمیان خط بھی آتے رہے رقصات بھی۔ ان کا ایک مجموعہ جو رقصات رشید کی اشاعت کے وقت ہمیں میسر نہیں تھا، اب خدمت میں پیش ہے۔

ایک خط خود مسعود صاحب کے بارے میں ہے، اس کو اس مجموعہ کا تعارف سمجھا جائے کہ اس سے بہتر تعارف ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ مسعود صاحب نے رقصات رشید مدنی (شائع کردہ خدا بخش لائبریری ۱۹۸۸ء) پر جو تہذیبیہ تعارف لکھا تھا، اس مجموعے میں بھی اسکی شمولیت مناسب بلکہ ضروری لگی، اس لیے اسے پس لگتا ہے کہ طور سے پیش کیا جا رہا ہے۔

۱

موجودہ ناصح ہے۔ یہ ایک ایسا شخص ہے جو بوجہ قضا ہو گیا۔ پہلے اس کا نام
 اور اس کے بارے میں اس کا نام کی ڈگری ملے گی۔ وہ بڑے خیر خواہ ہیں۔ ان کی تعلیم
 اور جنسیت میرے ان بات پر بھی بخوبی پتہ چلتی ہے۔ انھوں نے اپنی تعلیم
 دہلی اور سکول آف لاء میں حاصل کی ہے۔ ان کے نام کے ساتھ ساتھ
 اور سکول آف لاء میں بھی ان کے نام ہیں۔ وہ ایک ایسا شخص ہیں
 اور ان کے بارے میں ان کے نام ہیں۔ ان کے نام ہیں۔ ان کے نام ہیں۔
 جدید رجحانات کے طور پر آگے ہیں۔ یہ وہ شخص ہیں جن کا ایک شخص انھوں
 موجودہ دور کو جو ان کی بہت کم عمر ہے۔ وہ بڑی اچھی اور اچھے ہیں
 اور اچھے اور ان کے بارے میں ہیں۔ موجودہ ناصح ہیں۔ انہوں نے ان کی
 میں سب سے زیادہ ان کے سکول آف لاء کی تعلیم ہے۔ ان کے بارے میں
 نہ کہ ان کے بارے میں ہے۔ ان کے بارے میں ہے۔ ان کے بارے میں ہے۔

سید احمد علی

۱۳ مارچ ۱۹۴۳ء

اجا ایک بتا کھن اتر بن اتر
آب یان کئے خیر تھن تو دکان دیکھ توری سن

Jochansons کوٹنگ جاس اتر
ان دکان کچھ دھن اتر (بودے) عہد
Carnation (لاہیتن) دکان جاس تو

رے ۲ تے آئے ۱ - بیچ نہیں بد بود -
کتنے سڑا پیرے کو بود بہترن - بود لانا بار

اسیر آب کچھ ادیر کو بوت کر دیم تو بنز جڑا نا تو!

خسے تھتر بہ دھن نے یو ادھر بہ
دکھا

بھولے دی اتر

سیرت

(۲)

سیرت - ۲ - تہ

ایک کمرہ بنائے گئے ایک کمرہ

(۱)

برائے شان آفرین کرنے کے لئے

برائے حال بڑے عمر کا دور کا لکھو

یہ دیکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟

تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب کچھ ایک ہی ہے

جس کا نام ہے "The One"

(۲) ایسا ہے کہ "The One" ایک ہی ہے

(۳) thoroughness کا حقیقی اہمیت ہے

عمل میں اس کی "thoroughness" کی تحقیق

تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ "thoroughness" کا

اس کا معنی "Ambitious" ہے

جس کا معنی "The Scheme to the Ambition"

یہ ہے

آداب - آداب

[Handwritten signature]

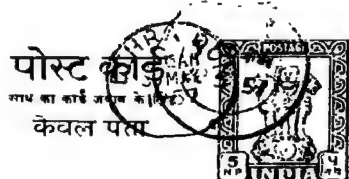
⑤

بزرگوار علی

مدرسہ - آئینہ
آئینہ - آئینہ
برائے شکر و حمد
و سب سے بڑے حمد و شکر

بزرگوار علی
آئینہ - آئینہ
آئینہ - آئینہ
برائے شکر و حمد
و سب سے بڑے حمد و شکر

بزرگوار علی
آئینہ - آئینہ
آئینہ - آئینہ
برائے شکر و حمد
و سب سے بڑے حمد و شکر



Dr. Masud Husam
(from Calicut)
The School of Linguistics
D. A. V. College
Dehradun.

[illegible]

[illegible]

منه و تشریح سینه - برای کسر سینه و درخت سینه و سینه

اس صبح آپ صبراً نہ بھیجے۔ دکان کے ایک نووارد کے
 بیدار کے بنے تھے آئے تھے۔ انہی کے گول ہوا (دندہ) پر (کچھ) تھا۔
 اور قلم ہر ایک ہو۔ ہر ایک قسم کا منہم رہے نزدیک ہر ایک
 ایک پتیاں ملا لکھنا ہر ایک لکھنا کہ بن سہن۔ ~~اللہ~~ قیمت
 اپنے سرور کے اندر میں ہو! — سرور کا شہ
 اس وقت ختم ہونے سے پہلے رات کی گھٹ سے دھڑکا رہا۔
 دائرہ نما ہر ایک صبراً نہ جانے کہ نہ منظر ہر
 ابھی ابھی آدمی گھر کر آپ کا کوئی ہے۔
 خیریت رہے کھڑے تھے۔ جواب آیا کہ خیریت ہے۔
 آگے والے نے آگے خدمت سے سلام عرض کرنے کو کہا
 کہہ بھی ہے۔ یوسف کی طرف سے سلام

تھا

جس کے بعد یوسف

ماضی و حال و مستقبل

ماضی و حال و مستقبل

ماضی و حال و مستقبل

ماضی و حال و مستقبل

ماضی و حال و مستقبل

[illegible]

三

1. Cherry

[illegible]

۱۸- ستمبر ۱۹۶۰ء ذی قعدہ ۱۳۸۰ھ کے روز جمعہ

دوازدهم : آداب

حسب طرح آب لکھنؤ کے پائنت پکرت

و خیر و برکت پر ایمان و محبت کثرت : دائرہ مسود حسن فاع

(عالم برقیہ) شعبہ اُردو نے انجمن اُردو بہ نوبت کے

ما محمود باعث خیر و برکت بنی آدم میمانیم و باعث آفتار !

من نے امر ایسا کیا کہ اگر آپ کی خدمت میں ملازمت، اپنی تالیف

تیسرا حصہ آئیے کہنے پر عمل کریں۔ یہ کیسا عمدہ اور آپ کی خواہشوں

آپ کے مددگار خیر خواہ بنیں گے۔ یہ بات ذرا غور سے سمجھیں

برگمضد آفتاب - یہ زائر صبا کے مقبرہ کے محراب سے

اسی طرح محمد اوزے محبت سے اپنا کچھ بڑے سے بڑے لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

فدا کر، آب آئینہ بی (زادہ نسیم نو) خوش دھرم بی

تجربہ کنندہ بنے آجیے، زبان ک برس سے آجیے رہا تھا۔

65

پیشہ

خبریں
۱۹

سندرجب قوم - آداب

اپنا سودہ اور میرا بیٹھ دیکھ لے تو آداب کو کھڑا کر دے۔
 بیٹھنے میں جہاں کہیں آجکے ہشتاد یا بیس ہو یہ تکلف بدل دے۔
 جس قدر سر اور یہ تکلف کی حرکت سے کمر آگے ہٹے اور اس سے زیادہ نہ آجکے۔
 ہاتھ جو حرکت ہوتی ہیں تو اس کے مجھے کچھ نہ کچھ لکھنے سے بچنا ہے کہ ہاتھ نہ
 آجکے اتر اور نہ اُردن۔ صبح ہی آجکے دن کے بھوکھا کھائے کھائے
 آجکے دہلی کر بھوکھا کھائے تو مرنے کی طرف چلے جائے۔
 مرنے کے بعد دیکھو ہر ملک کو کھانے کا غار نہیں ہے۔
 مرنے کے بعد کھانے کا غار نہیں ہے۔ مرنے کے بعد کھانے کا غار نہیں ہے۔

آکا
 سندرجب

جنوری ۱۹۳۰ء

(۲۰)

سودا سب تم - نیم

آپ اور درہ صاحب کو، کھیر جادی بند؟

(۱)

مہورہ سیم ۲ سید من ایک یہ کہنے کی تھی کہ ہر تیسرا

تھرت کو نو ہمال پنج دیا جا اور مٹا لکھ

شروع کر دے چاہتے تو کیا سفارہ - چاہے یہ

آپ نہ ہوں کیہ عروسی باتن نہ دیکھتے تصدیق

سہ جائے -

راجا

یہ مسعود علی

ذکا اللہ روڈ
مسلم یونیورسٹی طبرکھ
محترم تسلیم

درخواست ہے کہ فروری ۱۲ سنہ ۱۹۶۱ء ہوت
۲ بجے شام غریب خانہ پر جائے نوش فرمائیں ۔

مختص

رشید احمد صدیقی

۲۳

۲۲

مستور جمع : قلم

زیر ترتیب ۵۵ بمقام کہ فرماں ہے : آیت : یحییٰ کونین
 انجمن کے دفتر سے پیرا، مطلوبہ یوں دیا، کل تھا، اچھا خط ہے
 اسے 'محمد' تھا، اسکو کچھ بغور اردو لکھا، مگر
 ڈاکٹر محمود علی اسے دوستی سے کہنا سن لائیں

اسی
 شمس الدین

ڈاکٹر محمود علی کا دہی
 بہ کثرت، کچھ کم محنت

1.5.1961

[Handwritten signature]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

[illegible][illegible]

البركة والرحمة
والعزة والكرامه

15.11.2023

27/7/1961

(۲۶)

سید احمد - بکرم

(16.3.61)

نوٹ م کو سید احمد جو کس

فکر اسید محمود کا

مشرقیہ و شریعتی

کیا یہ ۲۲ آگے آئے ہیں

سب سے پہلے کہ

سید احمد

ہی

تین آگے آئے ہیں

تو خود خود

تلف ہے کہ

نہیں ہے

سید کا تم - تم - آجیہ ایک پڑھ کر آتا ہے ۱
 ۱۱۔ در حقیقت کو سہ ہنس کا ایک کونسا ہوندا حفظ در حقیقت
 بعد ٹیوٹر سہ محمود کا کہ کراہی ہو رہا ہے - آجیہ دیکھا ہے ان
 کے دہات کھو گئے ۱۲ حوض میں کچھ چو گئے جلیوں
 غارت ہے نسبت کچھ تو اور ایک ایک شہنشاہ کی کراہی
 خیر یہ تو رہا ایک طرف اب اس کے بارے میں اب
 مگر سہ مقولہ لڑیاں ان آبرو کی تحفظات ایک سید کا
 (مادر دشت) تیار کر رہے اور شکر سہ محمود کی
 عہدیت - حکن ہے کونساں کیا - ہاں

سید کا تم -
 کراہی ہے ؟ آجیہ دیکھا ہے

دیکھا
 سید کا تم
 ۱۲/۸/۱۱

دہلی کی عورت
۱۰۰۰ روپے

سورج پتہ
آپ کا ۲۵۰ روپے

۱۰ روپے

۱۰ روپے

۱۰ روپے

۱۰ روپے

۲۴
۱۰۰۰

سعدیہ امتیہ . لیہ

مندیں ہمارے بہت سے ہیں

شکر زینب - ۱۳۵۶

وہاں کہہ دوں گی یہ کڑی بات
میں نے مستحقِ سرور و عزت پر

میں نے اپنے دوستوں کو دیکھا کہ وہ میری طرف سے

James

۳۳

مسودہ کیا گیا۔ - یہ ایک سرکاری نوٹ

اس حباب پر صدی کا معنی ہے

۱۰۰

cl. A (Trial) (New) Exam.

Handwritten Paper II

(Contemporary Literature)

سِفِّتہ عشرہ بود، کا بیان بھی اس

ریختہ شروع کر دیا ہے لیکن

ما ختم کرده است، سبب کتب ابراهیم
منوره و به جهت بیگانه شدن از
حقیقت حقیقی که توفیق کمال قدرت کریم
یافته است و در این باب به کتب کرامت
آمده است و مفردیت سبب (الایمان)

Dr. C. J. Anderson

مکرم کرنا کہ سبک ہو نہ ہو
اسمہ آگے نہ، بلکہ



Prof. Mason

Dr. Masood Hussain Khan
Chairman, Billa. of Water

I. D. A. Bayalaw Oluwale

Hyderabad Decay

AP

... on Number
.. 170658
... 14.10.27

(۲۴)

۱۳۰۳ - ۱۳۰۴

بزرگوار

مصدق

کدام

نیز

بزرگوار

بزرگوار

بزرگوار

بزرگوار

۲۲

(۲۵)

۱۶

سودا - صحن - نیم

آبجی اسکا رطوبت دے چکا ہے

آبجی اس کا رطوبت دے چکا ہے

سودا - صحن - نیم

۵

سودا - صحن - نیم

۱۴

مسورہ - مسم

 درود کا اعلیٰ

کہ رحمت ہے - رحمت رحمت

بخیر ہے - ایک مرتبہ مل گیا ہے

حسن

مسورہ - مسم

لکھنی - ایک مرتبہ مل گیا ہے

مسورہ - مسم

صاحبہ شری - مسم

سہو

۱۹۶۵
۲۷ ستمبر

(۳۷)

مسودہ نمبر ۱۰۰۰ - فیہ
تواریف نہایت اہم تھا۔

یہ وجہ کہ طرف سے حیرت و حیرت و حیرت و حیرت
دور ہوتا تھا۔ یہ سب کچھ کو تا کر کے
تاریخ کر سکتا تھا۔ یہ سب کچھ کو تا کر کے
آپ اور آپ کا دفتر ہی کر سکتا تھا۔ یہ سب کچھ
موت یہ جسم کرنا چاہتا تھا کہ آپ کو
محسوس نہ کرے اور کرنا نہ کرے۔

کہ آپ ذاتی یا شہری سے جاتے ہیں ؟
اتراؤں سے تو کہے کہ آپ ایک ایسا آدمی ہیں کہ
سنی ہوئی ہے کہ چھوڑ چھوڑ چھوڑ چھوڑ
مستحق بہترین، براحتی کر سکتے ہیں۔
کیسے آئے ہوئے تھو اور کہہ دیاں ہر ایک کو !
نہا کر چھوڑ کر دیاں تھے، ایسے ایسے سارے تھے
اب مسعودی سے مسعودی سارے اسکی غنیمت معلوم ہوتے تھے۔

وہ نام اللہ کا ۔
۱۰ کو چھوڑ کر دیاں تھے، ایسے ایسے
دلی فانی تھے۔

اسدوے میں کچھ کر رہی تھی۔ ان دنوں میں وہاں سے آ کر
 کتب خانہ میں آ کر آٹھ گھنٹے تک اس سارا کام کر دیتا تھا
 لیکن اس کے قلمی لفظ ابھی اس کے سر پر نہ آئے تھے کہ اس نے
 مسدود ہو گیا۔

خیر، اسدوے پر خط لکھ کر آ کر آٹھ گھنٹے
 اسے دیکھ دیکھ کر اسے قلمی لکھ کر آ کر آٹھ گھنٹے
 اسدوے نے یہ دیکھ کر مسدود ہو گیا

مسدود ہو گیا

(۱) مکتوب کے ابتدائے اوراق آٹھ کتاب کو زیر عنوان شروع کر دئے ہیں۔ مثلاً حالت اوران پرورد - جاتیہ میں کہ دروازہ ملک تصور اس افغانی کردوں آدم یہ ہفت ممکن ہو سکے گا جب تصور حق حیرت کے مسودہ تھے ال کا نام مل جائے لیکن یہ کسی جاتیہ میں کہ کتاب کا حرج نہ ہو۔ آخرتے جدید صفات تو عین کتب و کتاب کی ناکہ ان افغانی کردن کا یہ تو از منہ ہے یعنی یہ یاد نہیں کہ وہ مقامات کہاں سے اپنے سرسر غریب ورتا گردانی کرتی ہیں۔ اور مسودہ درکار پیدا

(۲) یہ قلم لے رہے کہ عنایت "ایسا کہان ہے لاؤں کہ جو سا بھیجے" رہے کہ ذرا دلجو لکھتا کہ لاؤں ہے اللہ تعالیٰ - خاتم اولیٰ ذکر ہے۔

(۳) قابلہ ہم شعور افغانی کرنا ہے، ایسا کہانی مسودہ کہ سر خط لکھا ہے۔

"یکہ نہ یکہ، ادنیٰ از فی تم نے لکھا ہے تو کہیں -

(۴) کتابت حب محمد ہے جس کے بعد اگر میں تو سیدت مولیٰ - حضرت

سلسلہ سلطنت

۲۴/۱۰/۷۶

مسعودی سر - قلم - برای کلاکتی از کلاکت
 احسانه اندودادب سماطی فرما گاه
 برافین کور می آید - حسود و صاحب نه می آید
 کسین بد تو امک نه حسود نه
 ای کجا

سوی تو قلمی در آن آید
 اورا بر سر و دست می جانم و خون
 مرگت و کسین و کسین

۱۶۶۹ء ۲۲

مصور یک آئینہ - آداب

ڈاکٹر نقیہ صاحبہ نے جو فہرست جمع کی ہے اس کے حلقہ ہر ایک
 لطف درج ہے اور یہی اردو ادب کی آئینہ سائل کے تبار کی
 مآثر ہے۔ اس کے ہر حصہ پر ایک صفحہ ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر حصہ
 بند کر دیا گیا ہے لہذا اب جس کو کتب خانہ پر لے کر دینا ہے تو اس کی
 نماندگی کے ساتھ ساتھ اس کے آداب میں شرف ہے۔ یہ وہ کتاب ہے
 ڈاکٹر محمد علی خان صاحب کی ہے۔ یہ کتاب کے لئے تیار ہے۔

۱۔ ڈاکٹر سید عبداللطیف - حیدر آباد

۲۔ تاجی عبد اللہ دود صاحب - برکات آباد

۳۔ پیر سید محمد الدین صاحب سابق میر - دی

۴۔ پیر سید سلیم صاحب ڈاکٹر نظام الدین لاہور - لاہور

انکساریہ جامعہ اردو ڈاکٹر جلال خان صاحب - لاہور

حکیم کریم خان

۵۔ پیر ذفر اوراق سید محمد علی صاحب - لاہور

۶۔ پیر ذفر محمد حبیب صاحب - لاہور

حکیم قیوم خان صاحب - لاہور

آئیڈیوٹک سوسائٹی



جامعہ ارزو
علی گڑھ

فون نمبر ۶۰
نمبر

۱۵ ستمبر ۱۹۹۹ء

مسٹر () - ()

(۱) اردو ادب کی تاریخ پر مبنی ایک نئی کتاب کی

تکمیل میں اور دیر اور کچھ عرصہ تک

تقریباً ۱۵۰۰ کوئی ایک سو

پندرہ سو سے زائد

(۲) بی بی آف ایس

(۴۷)

جہاں باب درجہ آتے آتے اور ہر آواز
صحیح کہتا -

دیں تہہ عین کے اردو ادب کا یہ بحر
میں کئی سو گئی ہر نیشن
جس طرح کہتے ہیں تہہ تہہ آتے
تہہ تہہ آتے آتے آتے (کہہ کر)
تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
تہہ

پیشکش دار
ایک فنکار / استادانہ اور محققانہ (ملک سرور گھنٹا)
کہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ

۱۹۶۵ء جولائی ۷

مسودہ کا نام - آہ

غائب تازا نے جس غیب ہے 'مناہس'
 خدایا میں آتے تھے آپارے آپ نے تازا نے جس
 کبھی کبھی ٹھٹھا ٹھٹھا کہو آجاتے ہیں تازا نے جس
 یہاں جاہلہ اور گمراہ ہے - اس موسم میں
 یہاں سے اس موسم میں تازا نے جس
 آپ کبھی یقیناً سب آتے - اس نے تازا نے جس
 اس موسم میں تازا نے جس

مخلص

رشتہ سید

Summary

[illegible]

22/11/11

مہرِ ناز

سدرہ پندرہ - لہم

(۱) بلور پنج گہا علیہ بی آیت
 ث، ہاٹ مسٹر، آئینہ ہدایت نور و ج
 بڑا اور مسکتہ نریا یہ شے - ہوتی ہے
 سہ سال سے نادر و نوری جہاں نور اللہ
 میں سینہ رہا ہے ۔

(۲) ستارے کو یہ رہا ہے ؟
 (۳) ستارہ کو یہ رہا ہے کہ رب کو روئے انوار

بہانہ کا حصار آسویں فصیح

مکے مجھ کو کچھ نہ تھا

ملا کہ پرچہ پر تھیں لکے تو مر تھوڑے

شہر - بعد حیرت سرِ غم ٹھہر گئے

باغِ حیرت - دے آئے گئے ہیں

ہو رہی ؟

اچھا

سید احمد شاہ

30 May 70

سعودی مکتب - الجب -
 نہایت مہربان و ہمدرد ہستی
 طرف سے آباد دینی مکتب آگیا - بیانیہ سرگرمی
 قیادت و ترقی کے لیے ایک مکتب - اللہ عزوجل
 جہاں اس کے دین کے لیے کئی کئی کتب خانے
 ممکن ہو گئے ہیں۔ یہ مکتب آگیا ہے۔ وہ
 نہایت مہربان و ہمدرد ہستی
 حضرت سادہ اور عجمیہ کی تعلیم پر مبنی
 ضرورت پائی ہوگی اور اس کے ساتھ ہی
 ختم - اس کے لیے جواب کی ضرورت نہیں

حوالہ

سیدنا محمد بن عبد اللہ

(۵۳)

۱۹۴۰ء

ام۔ حقیر

سید ام۔ حقیر

ایسے اب اس طرح کے آدمی
نہ "بجائے" -

نہ "بجائے" -

اکم
سید ام۔ حقیر

۲۰۰۰/۱۰/۱۰
نوبت دوم
امتحان

مسعودیاب نام - قلم : کمال سید
آج کے کھجور کے لافعات اس سے
بہت بہت دیا کرتے

اب کچھ اس طرح سوچے۔ ایک محسوس ۲۵

شکل بر توجہ تم آج

۱. ماں پر کتنا نعلِ قریشکی !

اور اس کے ساتھ قیہ عوب کرنے کی عادت ہو جائے۔

کرامت سید احمد رضا علیہ السلام (دارالعلوم)

[illegible]

نہایت پرستش و تعظیم کے ساتھ

6.

سید احمد

نوا کر مائی .. یوہر سنی چوٹی .. درمیر سنی

مسودہ حب تم - نیم - کہل رفتہ - الجیت بہ محمود حب کہ
رفتگی خبری - کیا کہو کیا کہو کی گدڑی لادراں ب یر گیا گدڑی ہوگی
جھم سے بد پر چارہ مریم سے قرب تہ - نوا کر حب کہ قوت برائی
کے اچتر مری آنا - ہمد کہ آتش لڑنیک سکیر ککیت سے بقتہ ہوا
بجبر کراچی کو مدلی نے کس عمر وہ آدہ بے لہو سلام - سب یاد آئے
نہ جاتہ سہ - نوا کر حب درجہ اور ستم حب کے گنے سہاگو
اور ستم حب تو خالص عہد بر شقت نوا کر حب - قیام ملک بلر
درجہ کو نہیں دیکھا لیکن ہدوت ۱۹۱۵ء ارشاد ہوا نہ بلار کراچی
جب وہ تقریباً ۱۹۱۵ء میں تھے اور نوا کر کا سے بننے لگی ایک نوا کر تہ
عہد بلورف حب تم ہے - پھر چاہے میں درجہ عزیز دور نہ پہنچے
کس حسرت یہ یاد آئے اور کیا تفتہ برائی کہ تباہی اور کجی غرت
عزت سہا ہے اپنے جیتے رہنے - اللہ کی درجہ کی شہزادہ
نہ اور کجی بدیر اور تسلیم کو صبر جمالی - آہ بلور کراچی

کس مرحوم کو نہ ابرے بڑا دے ایک سٹنہ بن نہیں آتا
 اسوقت اسکا سہارا کچھ تھا اور جاتا سہنہ کہ ایک ک
 ایسی ہی کہ جس - اللہ تو خدایا - آج
 دہلی جانے لگا؟
 آج کو سرور کی بات کرنا
 یہ اچھا بد ہے

Dr. Abdul Ahmud Karim

۲۷ دسمبر ۱۹۷۰

Professor Dr. Maseed Moam
 Faizul Haque Khan
 Jamia Millia Road

1970

میں نے
 ۱۹۷۰
 ۱۲/۱۲

بزرگوار

مسعود جب کہ - دراب - یکا تا نوں کی بجائے ایک خدا
 ماننے کے غلط ہونے کی خبر پا کر کتا خوش ہوا اور اللہ سے نگر بجا ہوا۔
 اسی محراب ہوا جسے محمود جب مرے نے انہی فریاد ہوتے ہوئے سنا
 پہلے کچھ نہ سمجھا ! یہاں تک کہ خدا کریم کے ساتھ جلتی ہوئی
 کچھ ہلا ہو گیا جسے محمود جب مرے نے اور آپ کے لئے کچھ تباہی
 رسیدہ بن گئے تھے جو یہ پہلے آئے زیادہ پسینہ ہو گیا تھا۔
 یہ خوش خبری آئی کہ اور متعلقین کو یہاں از محاش
 مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو خوش نیکلام اور عید اقبال رکھا
 سب کے پہلے یہ شکر ہے کہ -

صفت

بزرگوار

(59)

دریہ وار حوض

مردیہ آب کی - قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 سوچا کہ - یہ تو نہ تو ان کے دلچسپی کے لیے ہے - اب یہ طرف ہے جس کو ہم نے ان کے
 ملک سے آکر رہا ہے - یہاں پر وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہاں پر
 مردیہ آب کی کہ اب یہاں پر ان کے گزشتہ قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو

یہاں پر جس کے نام سے منسوب ہے - قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو

یہاں پر جس کے نام سے منسوب ہے - قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو
 قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو

قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو

قندیل منجھل میں رہنے پر نہا جیسے کہ ان کے گزشتہ کاروانوں کو

Pro-Vice-Chancellor

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH.



5798

۱۳ فروری ۱۹۵۷ء

محبت و شفقت تسلیم۔

غایت نامہ مورخہ ۹ فروری ۱۹۵۷ء۔

رسم خط سے تعلق آپ کا محزون فکر و فکر کے لیے غائب رہے گا۔
اب دنوں پر و فیر مسعود حسین خان صاحب دین رسالے کی ادارت کا کام
درجہ دے رہے ہیں۔ میں محزون ہو گیا اگر آپ محزون کا مسودہ
مسعود صاحب کو بھیجیادیں اور اس بارے میں ان کے گفتگو فرمادیں
باقی کے ذریعہ برائیت سے شغلوں (زینت) تحریر فرمادیں۔
دیکھ کر آپ مع انکسیر ہو گئے۔

محبت

فعل الرحمن

خدمت خباب پر درخشاں شہداء ائمہ مدین

ذکر راجح۔

سلم پو پو

ملی نزع

۲. خرد و...

مسدود - قلم - آئینہ

ہم ہمارے دیش کو بوقت ۴ ۱/۲ بجے

میں شہر اوسکو واپس لایا (سردار کی درخواست کی پر) ۵

ساتھ میرے پاس ایک نوٹس تھا - مسعود کو

میں نے یہ فرسوی شفت ہے - اب اب اب اب اب

کہ اس بن عظیمہ افغانہ تھا -

دعا ہے کہ آپ ایک وقت تک ہو جائیں

۶۱

نیکو...

ہر روز

سودا - قلم - قلم

سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا سودا

۱۷۱
۶۳

سیدنا تمیم - تیم

سودہ دیکھو، کا صفت ایک ہوتا ہے۔
 ایک صفت، رحمن کے شہسوار کے لیے ہے۔
 ایک عبد اللہ کے ۳ دن کا تہلیل ہے۔
 یہ صفت دین و بارز و دین و عرف ہے۔
 ایک بد، رحمن کے لیے ہے۔

تمیم

تمیم

مسودہ چمک - آزاد

نیمہ - اب مسودہ مدخلہ کا یکم

~~مسودہ چمک~~ اثرات موثر رہے۔

جانب سے کہ اب اس کے نام پر کام

کرتے ہیں وہی دیکھ رہے ہیں۔

مذہب کے لئے یہ تمہارا ہے آؤ کہ

اس لئے سرگشتہ اس لئے کہ خدا کی طرف

حق

نیکوئی

(۳۶)

۲۶ مئی ۱۹۷۱ء

مسعود صاحب فرمے : - کا ستر پہاڑ
 بچھ کر کون کر کے چنڈ کر کے کر کے سوتیں ڈال کر
 کر کے حشر کا ستر کر کے ، کر کے کچھ کر کے کر کے کچھ کر کے

مذکورہ

چشم بر حدہ دلبراں سارے
 اپنے نام کو پیار کرتے ہیں ۔

ہکا

ششما

۳۰ ارباب آراء

سوریا تب تم - تید

خلیج کے اجزاء آبِ حیات و آبِ حیات
 انہی میں سے آبِ دریا و دریا
 پہلے اجزاء ابھی اور ابھی نہیں ہوئے ہیں۔
 یہی آب نے فضا کو -
 کچھ دیر کے بعد یہ پانی گرا کر، زمین پر
 رہا اور جہاں آسمان اور زمین کے درمیان
 وہی فضا ہے، ابھی تک کہ - اس دریا میں
 حیات کے آثار اور اقبال پر بھی کچھ اجزاء آئے ہیں
 سمندر - مگر ریشہ آب انہی میں سے ہے
 خلیج و سمندر و دریا

(۶۹)

یکمئی سنہ

معدود حبیب کج - نیم

رسم ختم کے بعد

زید وہ سے زید وہ ۱۵ - ۱۴
در کمال پرستی

بکھر آتی آرد دہاکن

معدود وہ بجا ہے؟ - خود کر خود ہی

سب اور چیز ہے

کھا تھا - ہر وقت

دینا ہے - سدا رہے

چار رہے - ہر وقت

اس کے لئے

نصرت

وہی ہے



۱۸ ابریل ۱۹۷۱ء

مستند - کتب - لکھ

پیر کا لکھتہ اس کے پاس ہے

چاترا بدین کو جبکہ پرویز خان (نام صحیح نہیں)

بروز سر ڈاکٹر کے پاس رہا وہاں زمرت کے لئے لکھتہ آگاہی

آپ کے لئے دیا ہے جسے جاننے کا جواز ہے

تھا کہ وہاں پہلے لکھتہ ہے کہ ایک بار جلسہ ہوا

بڑا بڑا جلسہ تھا جس میں لکھتہ لکھتہ لکھتہ

اس کے لئے ایک بار یہ لکھتہ لکھتہ لکھتہ

مستند

۱۸ ابریل ۱۹۷۱ء

مستند آگاہی

۱۷۱
۱۷۱
خدا کریم - علی بن ابی طالب

مسجد مبارک - شریف
 میں نے دفتر کھولا علی دین علیہ السلام نے
 تادمی شریف شجرہ الامم (دعوت طبرستان)
 مصلحت شجرہ الامم کے قرائف کلام اور کلام فطرت
 اس کے بعد کاغذات آج کے خدمت میں
 میری کتاب بھی طبع کر رہی ہے۔ ہم اس کے
 بیانات سے متاثر ہو رہے ہیں۔

حسن
 حسن

(۷۲)

۱۰۰ روپے - ذکر و بیخ - لہذا رکھو

مسعود علیہ السلام - لید

نہا تر لہجی جب نے بتا دیا کہ آج
 میں نے شیخ، جامعہ کی تہتم و کر کے جو روزگار
 کی شہوت آئینہ کے خلاف تہتم - جی ہوا اختیار نہ تھا -
 سیکہ ۱۰۰ روپے شیخ، جامعہ کو دینا دیا جا رہا تھا جو
 جابج رہا ہے - اسکو ہر نے اپنے بیٹے خاص
 قیوم کردی - نیز آپ نے حضرت کے - کہنے لگا، جب یہ
 کہو یا تھا ۱۰۰ روپے طرف سے طرفہ طالع کر دے - وہ حضرت
 نے آئے تہتم کی اس حالت پر کہ ۱۰۰ روپے قیوم کے
 نہیں کھ سکتا تھا - اسکو آپ نے حضرت قبول فرما کر
 مستحق نامہ تہتم (فارم) آٹا اور
 ۱۰۰ روپے تک وہ تہتم آجائے تے - ہر تہتم آپ
 اس کے بارے میں دیکھ کر حائے تے

صحت

سیّد محمد علی

(۷۳)

5-7 / 71

میرزا محمد علی - فیض
گزارش یک

مرحوم امام محمد - شکر پر -
نصرت کی رفتار نسبت اہل بیعت
پر پیشتر ہے - طبیعت کچھ گھوم چکا ہے بہ نواز
نور علی خود آج بھی مظلوم کہہ رہا ہے -
بہادر خاندان شکر پر -

صفت پیشہ لکھ رہا ہے





دشمن اور صلیب سے ڈاکٹر بنے ۔ صحت کے علم کو زندہ رکھو گا
مسعود جب کرم ۔ تعلیم ۔ طبیعت خراب ہے پس شراب تر
ہوتی طاری ہے ۔

یہ تمام اخلاقیات اور ان کے اثرات (کفر) نے ابھی ہیں ۔ مردوں پر ہے
قدیم کرم ہے اور ان کے وجود نہ وقت ان کے غلط طریق سناؤں سے بے شک ہے ۔
جانتا ہوں کہ ان کے ساتھ ہی حرکت ہو ۔ جب اور جہاں غمراہ نے ہی نہ راہ لے
وہ لے کر ہی وہاں پہنچا لے گا ۔ ڈاکٹر جب کو کھڑی کر جواب کھینچے ہی
تو غیر ہوتا تو ہم آپ جیسے غمراہوں سے چمکان نہ ہو ۔ یہ فرض کے قیاس
آپ سب مسرور ہو کر رہیں ۔ اور کچھ کہنے کو سن ہے ۔

خلف رشید احمد صاحب

ہر آفت شہ - ذاکر خان - ہندو کی عورت

مصور بہ ستم - آداب

ملا، نور انوار مل - سکریہ - آج کل کہتے ہیں تلف وکی یہ لیکر
 یاد کرتا ہے - گاہے گاہے احسان کے خلاف محمود سب کے دانت یا غریب کی خوش خبری ہی تو
 امتیاز ہے صرف کو نسبت سے غلط فہم - صرف کے دوس یا لکھنے سے قبل کے نیز
 بہت ہے ان لوگوں کے کچھ کچھ سادہ و سادہ اور ہر ایک کو اپنے اپنے حال سے ملے لگے اور
 خیر خداوند سے اس کا جواب ملے - آج - اس کے لئے ہر شخص کو ملے لگے اور
 آج کا پنجاب کا مدد کیا ہے - آج تو ایک وقت ہے ایک نیا پناب کے
 ظلمتوں نے محبوب و مقبول کو ہی - اس پر گناہ ہے - غافل کو اس قدر کہ محبت ہی کرنا
 بڑا ہے تو - یہ قسم کر کے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمارے ہمارے وہی نعمتوں کو کہتے ہیں
 کچھ تو کہ - کچھ عرصہ سے وہ عرصہ ہے جو خیر نہیں ملتا تو بن رہے ہیں بڑے عرصہ میں
 کچھ اور - کچھ بھروسہ - اس پر کہہ سکتے ہیں کہ آج ہی سکتے ہیں اور طبیعت کی
 پریشانی کہہ سکتے ہیں -

وہاں کہ آج کوئی دوسرا

مسلک
 سید احمد علی

سدا رقت سدا - لدا ر دج - لدا ر سکی لک

سدا ر سکی لک - لدا ر دج

(۱) کئی شام خرقہ کے جس
 فقرے کا ذکر آیا تھا وہ جب دوبار ہے ، اکثر افسانوں
 مجموعہ کلم پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں ،
 " قطعات کے لکھے میں اتنی دلچسپی ہے کہ
 بہت جلد سے لکھنے والے کے یہاں وہ ماحول الطبعی
 اور عینی عین کے درجے پر جو لکھی گئی فقرہ دارانہ کج
 بن جاتی ہے سیر کی آنے کے بہت سے قطعات بلند اور
 پرتو پرتو ہیں "

ما بعد الطبعی " عین اور عین جیسے کافی نہ ہو کہ
 اس پر فقرہ دارانہ کا اضافہ کیا گیا - فقرہ دارانہ کا
 بعد فقہاء پر اثر آئے ہو گئے ہیں لکھتے ہیں ! جوں
 رسائیں ہیں وہاں سے کچھ کھڑے ہیں (فقہاء فقرہ دارانہ) لکھتے
 رہتے ہیں پھر (فقہاء لکھتے ہیں) جیسے لکھتے ہیں
 ہو سکی جو لکھتے ہیں لکھتے ہیں لکھتے ہیں لکھتے ہیں

ما بعد الطبعی " عین اور عین جیسے کافی نہ ہو کہ

(۲) کہ یہ طبع دانا بھول گیا کہ ڈاکٹر
 میر تقی میر احمد نے تصنیف کی ہے
 ۲۵۔ ۳۳ Reprints دربارہ یہ میرا
 عزیز و احب دوست ہے جسے جلد نکروں گا
 یہ شاعر نہ اس کا ہے۔

جب کہ یہ عرفت کہ کیا نسخہ
 جب کہ یہ نسخہ کیا ہے اور اس نسخہ کے
 Reprints کے لیے یہ ادا کر دے گا۔ ان کے
 Reprints کے لیے یہ ادا کر دے گا۔ ان کے
 نسخہ کے لیے یہ ادا کر دے گا۔ ان کے

میں
 میر تقی میر احمد

22 Sep. 71

(68)

مسودہ: تم - آداب

خدا کا فیضانِ ادب کے نفع دہیں

تو یہ ایک بار فانی ہو کر ایک کائنات کو لے لے۔ خدا

تو یہ کائنات یہ اپنے جیسا کہ ہے یہ جیسا کہ ہے *Reprints*

مرد کے رکھو گئے ہوں۔ اب یہ تو دور ایک *Reprints*

مجھ غایت فانی۔ ایک سید ان کے لئے ہے کہ یہ ایک

پیدا سکون۔ اور یہ تو فانی کفر

وقت کے یہ ہو گئے تھے۔

اکل (مسودہ) *Reprints* ۲۰
خدا کا فیضانِ ادب کے نفع دہیں

یہ جیسا کہ ہے کہ تو نے فانی ہو کر

پیدا ہو گیا کہ خدا بھی پیدا ہو گیا۔

یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء

سورج پور - نیم

Reprints ڈاکٹر فیاض احمد صاحب
دوسرے سہ ماہی کے لئے پتہ دی جا رہے ہیں
کراچی میں کتب خانہ کے لئے بھی بھیج دیں۔

مستند نمبر ۱ پرکھیں یہ تیار ہے۔ کہ اب
نہیں پرکھیں ۱ اب اپنے طور پر لکھ دیں
انعام کر رہے ۱ بجے ۱۵-۲۰ بجے
Reprints (جائے ان پر cover لگا رہے ہیں)
سب اہل وقت کی جانب سے شکریہ

دک

فیاض احمد

۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء - یاد کرنا - قتل عام برسرِ مہمان

معدود جب تک - نیک

اس کا آئیے لکھی ہوئے ہیں

صفحہ ۳۹ Reprints ۷ - شکریہ - پانچویں
 ایک بکچہ تھی - اس کے ساتھ ساتھ - اس کے درمیان
 میری پیکار کا تھا - لیکن یہاں - جاب تھا -

اس کے لیے ایک مختصر یادداشت لکھی تھی کہ اگر نظر رکھیں
 اس کے اداروں اور اس کے کوئی تہہ نہ ہوگا یا پھر تو
 اس کے لئے ایک عہد بن کر رہے ہوں - جس کے لئے اس نے
 کہا کہ اس کے لئے - اس میں تھوڑا سا ہر ایک کا حصہ تھا
 بعض نے کہا کہ اس کے لئے ہے لیکن وہ دیکھتے ہیں کہ
 کچھ بچے جاتے ہیں - ان کے لئے ہر سال وہ جیتے جا رہے
 اور ان کے لئے ہر سال وہ جیتے جا رہے ہیں اور وہ جیتے جا رہے
 یہ تو کوئی دانشور نہیں ہے - اس کی اس وقت اس لئے
 باقی رہ گیا کہ اس کے لئے ہے - آخر آج کا دن خود ہر کام

کیونکہ نہیں کرتا - ^{۲۷} سو دوسرا سماجوں کے کھینچے سماج اٹھانے
 آتشِ جمیعہ تر ہے نہیں اگر ایسے کچھ قائل ارادہ کن نگرانی
 دیا جائے :

بعدِ زواج طلاق اور طلاق

فلسفہ

سید احمد علی

۸۔ ایکٹو

مسرح - تہ

پہلے۔ شہزادین، مہاراجا۔

آب کے کمرے سے ملنے والی

(۳) کچھ کچھ بنیں آئینہ خار و زلفِ کمال

سجھا جانے اور کیا نہ سکھا جائے اس

اسد کو ادھر سے جہاں ملے فرماؤ!

(۳) دواکر خدا را از بیست و نه نام

نظامی حیثیت کو بہت کمزور

گنہ داران پر آبدان لینی

مفتوح ہندوستان میں دیکھا ۔

دوسرے ہر بھی کہہ سکتے ہیں اس کا جواب

تو نے کی یہ آ - سو سو !

الحمد لله

۸۰ - نذرینہ

سودہ ب. ک. - قید

یہ آئینہ کا دوسرا
 سکہ پیا ایک صبیہ دوسرا پیرا
 سوا ان کے کا قریب - بڑا صفت ہے آئے
 اسی صبیہ کے ساتھ ہیں صبیہ کے ساتھ
 کئی کئی صبیہ ہیں اور ان کے ساتھ
 نہ بہت تو مٹھونے کا ایک جو فراہم کرنا
 سب کو دے گا ۔ اب یہ آپ خوش و خوش
 در سب ان سب کا بہت ہی معروف

خدا

سید محمد رفیع

15 Nov 75

مسعودی - عکس - لیس

کتاب آری حریف یہ ہے فکر و فکر

۲۰ حصے دو جلدوں میں، شروع مجددین کی زندگی کے

حرف آہلکی ادارت سے تعلق مدیہ میں : (مضامین)

مرے دوست و عزیز مسندین رسم نماز اور حوض صفا و الکعبہ

حجے بند - شکر : منت

Amesbury

1. 2. 3. 4.

Professor Asaf a. a. Fyzye

102, Bhula bhai Near Road

Вопрос - 36

W. B.

(۸۴)

2/12 Sat:

مسدود باب نم - قلم
 سند مسدود بت یکم پیشرفت پروردگار؟
 مگر گو آید در کوه نه فلک - بنده
 دیر بنده نشانی آید بران طرف فلک آید
 تو کیا حرج !
 چکا
 سلسله سلسله

(۱۵)

اور ذرا

سودا صبح - نیم
دعا دس تقریریں سودہ جو کرشمہ بت سرور محبوب

۱۲) لکھنا کہ ایک سو ادراتی مدظلہ فائدہ - اچھا
روایت ہے نظم فائدہ آ - سودہ کو
مدیر کرنا کہ سودہ نہی - آج کل کے روزگار
نہت نہی -

۱۳) سودہ لکھتے اور آگے جاتے ہیں کہ کتاب
- جو سیکھتے ہیں جس سے حاصل ہوتا ہے ان کا
مدد ہوتا ہے شعر و شاعری کے سیرت کی کسی
جو کہ تھے وہ حجازی اور آگے کے مدد
کہ ان کو نہ تھے؟ جیسے شعر و شاعری
تجربہ لکھتے تھے -

الہا

نکاح و شادی

۱۳/۱۲

مصدق حب کرم - لعل

پسر ~~مصدق~~ عبد الله بن کمال بن احمد
 آنکه مصدق برادر اب احمد بن محمد بن احمد
 باشد - به بازار کجی آنا و هم بنی
 بکنی و بیکر بزد و شقا و استی در
 کز و پیر - اندر آنکه اب احمد بن احمد
 ایک شتر سی پاره که خاک کن کرد
 حاکم کردن -

من
 رکنه عبد الله

مرد و زن

سود و حجب و حتر - قیام

سود - ایک بات تمام طور پر لکھ دیا

نکاح و نکاح کی - و نیات کے ساتھ سے ... کہ

روزانہ پر جو کچھ لکھا ہے، اسے نظر سے گذرنا ہوگا۔

ماہم کسی کا بہ سترنی کو "وزیر ح خود تہود" کے نام

پر ایسے مداح پر جس کی دیکھی ہو آئے - اور مرنے والے

کے لئے سترنی سترنی - قن کا رہا تو اس کو قنیت

یہ تذکرہ ہے اس کے لئے سترنی کا مرادفات تو یہ کہ

ہوگا - سترنی کا یہ ~~سترنی~~ ہے اور اس کے

کے جو تہ ہے - اس کی سترنی سترنی خیر بھی

مذہب

سترنی سترنی

۴۱
۴۲ - دیکھ

(۸۸)

مسعود صاحب صحر - آداب

تراش رہا ہے تھکا ہوا بہت بیت شکوہ
کام باب گیا - آجکو تحریر عزیز احسن صاحب کو
دیکھ دے - انھوں نے دو قسم شاہ کیم الامی کی
خدمت میں کچھ دے ہوئے - انھوں کو نام پر
پانے سے کون کچھ فرست دیا تھا -

مسعود صاحب کے حاکم اور الرحیم کے احترام میں اس دن
آجکو ملاقات خود اختیاری کا جس سچ دے میں دیکھا تھا
اس وقت نفروں کے سامنے ہی - مہر کپڑوں پر جسم کا حوصلہ کھینچ
سوا تھا اس پر ڈھکا ہوا ہوا اس درجہ فاس تھا کہ شغیت
دونوں سے تھک کر آ رہا تھا اور یہاں تک کہ اس کو برا بھلا کہہ کر
اس کے مرنے کو کہہ رہا تھا کہ اس کو الرحیم صاحب پریشان آنے لگا -

مسعود

الکلیف

۳۱/۵/۷۱

مسعودی - لی

صدا نوحہ بہت صحت سے منقولہ

پھر تو کوئی تعبیر شفا بخش قسم کو کبریات پسند آگاہ؟
 رسم اودان کے ذریعے اپنے زاریہ رحمت راہ لے۔

۲۸ عقوبت آپے مایہ ہیں - ۱۱ - ۱۵ کے ازب برے ہیں

اس طومار پر گونہ دماغی ناکہ کرے گا۔ آج صحت
 نکلے خوراک کھڑا دیکھتا کافی ملے - اگر لڑے
 اطمینان کر لیا جائے سنہ کہ بلکہ ملک بنات بلکہ نہ ہو
 نہ یہ دلچسپی بنات بیت نہ ہو -

دعا ہے کہ آپ حج انجیر سے

صحت

مسعودی

کیم غمور ہی ہے ۔ ذرا راجع ۔ پھر مٹی

مسعود جی کیم ۔ کیم ۔ مسودہ ۔ اور کراہی نام
 ہے ۔ کیم جیست نامناں چلے کے باوجود آب نے
 جس توجہ سے مسودہ کا مسئلہ فرمایا اس کے لئے ہمارے
 بھی سہنم اور شکر گزار ہیں ۔ اقدار کے
 صحت پر پابندی اور سال کو مبارک فرمائے ۔ آمین
 کوئے جہان میں حاضری ہو جو نور
 لکھنے میں عارف پروردگار ہے ۔ ترانہ شاد
 جو باتیں تحریر فرمائیں گا بھلا کورہ ہو اور کچھ
 نہیں کریں ۔ مسودہ کی کیم جو آب کے
 نام سے لکھا رہا ہو کہ وہ یہ لکھنے کے لئے
 آجادی ۔ تو ساری باتیں واضح ہو جائیں گی
 ان کے بحال تم کے تو دریا دہش لکھ ہی ۔

حاصل

نور احمد ۲۵

(۹۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسودہ نمبر - ۱۲

آج شام ۱۲ بجے میرا سید ابوالحسن علی ہادی

ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ گئے - شکر

بی

سید ابوالحسن

Wednesday 2nd Feb-72

روزِ خردی ۱۲
نور کو بی - نور کو بی

مسعود حب الم - قلم

پرست درونیت فضا م - آب کے ایک ایک
سنگ لٹا رہا ہوں - تقویٰ لکے تیرے پہلے کچھ خیال آیا
اس برسم پر آب کے بجائے اچھا یاد جان پرتے تو
آفتاب ٹکڑے اور کرنے کے بجائے ڈالو دھوا کرتا با آب لکے
درونیت م - بوب بھی میں سنگ لٹا رہا اور دھوا کرتا
نہایت لہرق نہیں کرتا

صلوات

شکرت و حمد و ثناء

Thursday
19/2

مسعود صاحب کی - فیلیج بھیجیہ - قاتل ہوا کہ

تو صحت بہت تھی ۸ مگر نظر کے ذریعے سب سے پہلے

سب سے پہلے سب سے پہلے ۸ اگر تھاکے اور اتنے کی پیرا تھاکے

ایسے سب سے پہلے ۸ جاکے پیرا تھاکے

افسوس کہ جسے - اور یہ تو کیے پر :

سب سے پہلے - سب سے پہلے کہ توں ہے

یہ کچھ اپنا تھاکے نہیں - آواز ہے
نہ ہو سکے تو نہ ہو - ایک پیرا تھاکے
مگر کہ توں نہیں پیرا تھاکے

4/3

مسجد جامع - قیام -

اس طرح کہ میرا
میں سے تو ایک مسافر تھا،

کریا ستر کیا ہے ؟ اسی پر نقد
آج کو آ رہا شش ماہ کی حالت ہے
اسی
رشتہ دار

مسعودی: - سچائی، جب فراں کے سرور سے مستحق ہو
جس پر خداوند قیام فرماتا ہے، ان کو ان کی جگہ پر رکھتا ہے۔
جیسا کہ اس کے خلیفہ کے لئے ہے، یہ ایک مستقل
مقام کا حقیقت ہے۔ لیکن "دوست اور عزیز" کا اندازہ ہو
ایک حکم سے والی بات میں غلط ہے، اسباب ثابت نہ ہوتے
اور ہوا اعتبار ہے، ایسے اور نقصان ہے ہوا اور سے جوں جی ہے
خداوند کا اندازہ باصلاح کو دیکھئے۔ شکر خداوند سے ہے۔
کچھ اور ان کو "کلیب بند" کہہ دیا، وہ ایک ٹوٹ منڈک کہانی
ملاحظہ فرمائیے۔ اہل اور خداوند سے کچھ نہ کچھ
یہی حرکت اختیار ہے

خداوند را که از رحمت و بزرگواری خود بیرون آید که در این جهان و
عالم غایب را در دنیا و آخرت از خود بیرون آید - ۱۳۱۴ - مریدان و مریدان
تو را که در دنیا و آخرت از خود بیرون آید - ۱۳۱۴ - مریدان و مریدان

فصل

27/3/1972

73

Professor Dr. Masoud Thinnis Khas
Jassir Kharjil
A. M. U. Aligah

اندھ کسبِ تمسک رہتا ہے اور
 کہنے لگتا ہے کہ کسبِ تمسک ہی نہیں
 ہے اب رہتا ہے تر نغمہ اپنے منہ کے
 جیسے رہتا ہے !
 سب کو دیکھا

مخلص

سید سعید احمد

۱۱۳
۲۲
۱۱۰

(۹۸)

سید کا سر - نیم

میں نے سمجھا کہ ۲۰ - ۲۵

Reprints دریا، سورج (حب سحر)

یہاں کو بیٹھائی ہے کہ یہاں سے دھوکہ
مکدہ

۵

میں نے سمجھا

سودا: کرم - آبلہ -

وینے خلیہ کے Reproductive

مرض کربا جس کے ۱۵-۲۰ عدد در لارویں
 پیدائش ہوتا ہے ^{میں} ~~کرم~~ کرم کی زندگی نہ گزاریا جائے
 صرف چھپوے اور اٹھا کر چرائی کر دیا جائے -
 اور یہ کمان ہوگا - کرموں کا یہ نہیں اٹھاؤ
 اور انہیں خود بخود

خون سے نوازا دیکھو آج کا اس کا طبقہ
 تمام کتب و قراء ہے اور تمام کتب و قراء
 صورت و قراء ~~کتاب~~ کتاب و قراء
 خلیہ کے

زینہ اس کوڑھلے شکل پر ہے ۔ اس کی طرف سے اس کا سر اور ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں ۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹی سی سیڑھی ہے ۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹی سی سیڑھی ہے ۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹی سی سیڑھی ہے ۔

[illegible]

A. m. m.

وحدہ

[illegible]

"hardening of" - سبب یہی
 anterior - آگے
 جس نے رٹاؤ یا کھانسی یا دماغی مدد کے مزید ہجرت
 کے لئے مدد دیا - بلکہ جانتا ہے کہ ایک
 اختیار دینا - فکر و فکر کے ساتھ ساتھ ہی - پسندیدہ
 حرکت کا آسان ہونا ہے جتنا آسان ہے اور یہ تمام کوشش
 نرسوں اور خدشات یا تشویش کا - دیکھنا بہت
 کم ہے اور یہ آسان ہے کہ خوشی کے کمرے - (جو کہ ایک
 نہ ہوتے تو ہوتا) کافی حد تک محفوظ ہوتا - اس کے
 بلکہ بہت دیر یا تو بہت دیر - بہر حال کہ بہت دیر
 یہ وہاں ہے - آج

"ہارڈننگ آف" - سبب یہی
 anterior - آگے
 جس نے رٹاؤ یا کھانسی یا دماغی مدد کے مزید ہجرت
 کے لئے مدد دیا - بلکہ جانتا ہے کہ ایک
 اختیار دینا - فکر و فکر کے ساتھ ساتھ ہی - پسندیدہ
 حرکت کا آسان ہونا ہے جتنا آسان ہے اور یہ تمام کوشش
 نرسوں اور خدشات یا تشویش کا - دیکھنا بہت
 کم ہے اور یہ آسان ہے کہ خوشی کے کمرے - (جو کہ ایک
 نہ ہوتے تو ہوتا) کافی حد تک محفوظ ہوتا - اس کے
 بلکہ بہت دیر یا تو بہت دیر - بہر حال کہ بہت دیر
 یہ وہاں ہے - آج

در حقیقت

مسئله است

ایک روز بنی کتے تھے ملحق بنی جرد کی

شیر ہے ۔ شیری ۔ جرد اور گور ۔ عورت

و ان وقت یہی عالم ہے مری اور جرد کو اسی جگہ پر

گور کی جگہ زندہ درگور (کریضہ) لے لے رہا

یہی وہ شہر ہے کہ کیدوں کی طرف جب ان تینوں نے

پناہ بن سہیل کو شہر منت کیے مری کی طرف سے

ان کی تحریروں پر وہاں پہنچ کر ان کے

میں
سہیل کی طرف

(۱۰۵)

آوردن کمال

نمودن

این دو زن خود را - بی حیا و آزادی
از کمال که نشینند - بی حیا و آزادی
در میان خود - بی حیا و آزادی
نمودن - بی حیا و آزادی

این دو زن خود را - بی حیا و آزادی
از کمال که نشینند - بی حیا و آزادی
در میان خود - بی حیا و آزادی
نمودن - بی حیا و آزادی

ببیند هیچ را بر سر این زن
سجده

فدای
است

24.6.72

(۲۷)

مصدقہ حب آفرین - تہم -
کیا نکر و نکر کے شہادت اہل

گورنری ہی پیش نظر ہے ؟ اتریں تو ایک صاحب
بڑے میں کچھ جوش کروں گا حین کو ہر اعتبار سے انہیں
موزوں سمجھتا ہوں - ~~اللہ~~ جوش ادا ہے تو

ابھی شام ہے !

رسم اہل و عیال پر آج ہے ، مبارک ہو ۔

صلوات
پیشہ احمد علی

مارچ ۱۹۰۸

مسودہ باب نمبر ۱۰ - ٹیکس

مسودہ باب نمبر ۱۰ - ٹیکس

اگر کسی شخص نے اپنے موزوں تحریک متحرک کرنے سے
 مستعد ہو کر کچھ اوراق جمع کیے۔ ان کی مدد سے جو رقم بنی
 اس میں سے جو رقم اس شخص کے لئے ہے وہ اس شخص کے لئے ہے
 ۲۔ یہ بحث کہ اس شخص کے لئے ہے اس شخص کے لئے ہے
 کچھ۔ اور دیکھو کہ یہ تحریک متحرک کرنے سے مستعد ہو کر
 اس شخص کے لئے ہے اس شخص کے لئے ہے اس شخص کے لئے ہے

مسودہ باب نمبر ۱۰ - ٹیکس

مسودہ باب نمبر ۱۰ - ٹیکس

مسور باب مکر - نیم

مائتہ سالہ سابقہ سارے ملک کے لئے
 کیسے کہ ان کے لئے ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کا حکم
 مدد فرمائے گا۔ چنانچہ ساری باتوں کے ساتھ
 آپ کی کہیں۔ چنانچہ اس کا پورا وقت کہ دور کرنے کیلئے
 اور اس کے لئے اور اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے
 رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے
 اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے
 کرتے ہیں اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے
 ان کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے
 اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے
 اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کے لئے

سمجھ جائیگا اور انھوں کو رتہ علی بالکلیہ یعنی اللہ جو
 مسلم ہونے کا دھم گئی تھی مگر اندہ کی انتہی اور
 خدات کے گردہ اڑا کے غریب رکھے تھے اور اسکی حاجت کے
 لیے تیار نہ تھے ! لیکن دولت برائے مومنین و مومنات
 پر ہے سب اور انکے خلاف اور ہے سارے شر جو انکے
 دربار پہلے سے ہے اور انکے کہ ترسے کے لیے تیار نہ
 ہیں کہ یہ سب اتنے فنی ہوں گے کہ وہ انکے خلاف نہ آسکیں
 وہ لوگ کہ عزت میں آئے اور سب کے سامنے نظر آئے
 اور کہیں ۔

چاہے کہ وہ کچھ ہوئے بہت کم
 ؟ تھا کہ اور تیار اور مسلمان بن گئے بڑا حرم
 اور تھا اور یہ نے کی ملائی تھی کی سزا
 چاہے کہ اور مسلمان تیار مسلمان بن گئے
 خدات اور لارڈ ہونے کو کہ لے لارڈ کر رہے
 مائیکہ تیار تیار تیار تیار تیار تیار تیار

میرا دل لطف و شیرین است، جو
 منتظر تھا جس کو عرف اپنے صیغہ کے ساتھ
 منہ دی کر اترے۔

جیتا ہے کہ ہر خلیق میں ایک کلمہ ہے
 کہ تیرا کہہ دیا ہے۔ اے خدا، اے خدا
 اے جو کہہ دیا ہے۔

ہر خط کہہ دیا ہے کہ تمہارا حق

حاصل

تسلیم ہے

دعا کا نام لکھو

کہے۔ ادا کر جا۔ سارے محل یوسف جاب پر پڑا ہوا۔
 آج کے سچے کو گھر بگڑا اس کی نسبت آج کے سچے
 میں اس آتش فشاں کے کمرے میں جہاں ہے۔ راجہ
 آپ کے نزدیک کافی پر پڑا ہوا۔
 اس کے آگے آپ کے سر پر ہے۔ آج کے سچے
 نرس کب بدلتے ہیں؟ خیریت ہے ان کے دئے جانے
 بھی نصیب ہے۔

خلعہ

مسوہ جہاں نے فاضلہ کو دیکھا۔ اپنے بارے
 میں اس نے رنج و غبار۔ شہر کی کمرے میں لکھی بات ہے آج کے
 اس کے درجہ کو سکون۔

"اگر نادار کسی کی کچھ ہے کچھ نادار ہو جائے"
 مومن ہی کا معرکہ ہے نا؟ اور عیسوی درجہ ہے یا کچھ اور ہے

سید محمد ابوبکر شیبہ کو قتل کیا گیا۔ یہاں پر ایک خانہ بدوشی ہے۔

[illegible]

خلک کے خوف کو باغیانہ کی طعنت کو۔ چمن سے ایک نشیمن سنا کہ دیکھ لیا!

[illegible]

ملک شجاع خان

۱- در مورد این کتاب چه می دانید؟
 ۲- این کتاب را چه کسی نوشته است؟
 ۳- این کتاب را چه کسی تصدیق کرده است؟
 ۴- این کتاب را چه کسی تصدیق کرده است؟

مردم کم - کم - بی ادراک و بی فکر -
 این جملات کبریا که در آیه آمده این رکن حذف گردانده است
 پس مگر آخر که در طریقه لغات بانک کمال دهنده -
 ممکن است که این آیه را در آیه دیگر در سینه زدند و دیگر
 به این آیه را در حذف کرد و گفت که -
 به این آیه به شکلی است -

8-8-72

Dr. Mansur Hussain
 Javed Mangi
 Near
 Saifi Hospital
 Am. U. Hospital
 Karachi

و رگت گئے

مسند گئے - یخ

صحت ترک ہوئی یہاں تک کہ جسے حذف

کردیئے جبکہ اب نے ان کا وہ خفیہ رہا جس

تک آخر سرور ہفت تھوڑا لکھ لکھ گیا جسے

رہنورد کا ترسیں ایکٹ ازیر کب آئی تھا - اب

ہر اقدار ہے کسی "اندیشہ" دور دورہ "کما" کا

باقی نہیں رہا - شک ہفتہ ہفتہ سے ۱۰ صفر

رہا ہے - کہا اب جس پر شک ہے کہ اس

ایکویں میں کتب کو لایا جرحہ اپنے بیاد تھا

اسی وہ "بزرگ" طبع پر جانے کیا ہے شہرت طبع کا

سند کا نام رہتا - بھر اس کے آتی تھیں وہ سکرا

جسے حضرت آیت نے - کین نہ کھٹہ اچھی اسکتا

مداخیر ہے - رہا تو ہفت ایک تھیں یہاں ہے

ہر سیکہ تر سہ نہ کرنا - ارے
 مائیں مہر کہ دیکھو وہ مہر کہ سب ہائی رہی
 لیکن صاحب نے عرفان کے لیے وہی جو
 آپ کے نزدیک ناب حال ہے - غلط
 خط

یہ سب صحت پر
 فکر نہ کر کہ اسے ایڑ بڑائی سے نہ چھوڑو
 یہ اس نے لکھا ہے (خیر بھائی اورد) کہ
 سب قلب سے لکھا - اسے ان کا تھا ، اس کے

۵۵
 مائیں

30.8.72

(۱۱۴)

سید کریم - نیر

کچھ صحت رکھنے والے غریب بھائی -
 آپ کا کہنا بہت ہی اچھا ہے۔ موزوں ہرگز ۸ ملا لیں۔
 اب موزوں سے کچھ موزوں کرنا ضروری ہے کہ
 نیکو نظر بن کر موزوں کرنا ضروری ہے کہ
 حسب معمول جیسے کہ ۲۵-۲۰ آف بڑا دریا
 کرنا ضروری ہے۔ موزوں سے کچھ موزوں کرنا ضروری ہے کہ
 آف بڑا دریا۔ موزوں سے کچھ موزوں کرنا ضروری ہے کہ
 آف بڑا دریا۔ موزوں سے کچھ موزوں کرنا ضروری ہے کہ
 آف بڑا دریا۔ موزوں سے کچھ موزوں کرنا ضروری ہے کہ

دولت ۵۰ مرگ

مسودہ باب نمبر - - - - - غایت فارغ - - - - - مسودہ -
 کیا بتاؤں کہ موت میرے کو کی بنا جاتی ہے اور کیسے؟
 "تختہ" کے پردے میں ہندو کھانا دھانے کے حال -
 زیادت خود میں مکر و فریب سے تختہ میں بیٹھ کر گئے اور
 بڑی تدبیر کے ساتھ دھوکا دیا لیکن ہندو تختہ میں مقدمات کا
 جھگڑا مکر و فریب کے ساتھ نہ ہو سکتا۔

حالیہ سال میں جو تختہ میں بیٹھ کر گئے وہی اس کے
 کو تختہ میں نہ بن سکے ہیں لیکن میرا یہ بھی خیال ہے کہ اسے مکر و فریب سے
 آخر تک شاید اس درجہ میں ایک آدمی نے میرا ہاتھ لگا دیا تو اسے اس کے
 بہت سے لوگ قتل کر دیے۔ اس سے تختہ کے تختہ میں نہ ہو
 پڑا جاتا ہے نہ اس کو موت دیا جائے۔ یہ سب ہم حال آہ
 اور مکر و فریب کے ساتھ بابت اختیار کے لیے کرتے ہیں۔ اللہ مدد

آئندہ برس سال کو آخری سالہ ہوگا - میرا کو یہ خیال ہے کہ اس کے
 ایک (ناہنہ) کے مطابق شکر کر دیتی ہے کہ کوئی نہ کرے جو کچھ

۲۶ مئی ۱۹۴۷ء - دہلی - انڈیا - انڈیا کے بھارتی

مسعودی - شہر - قلعہ - ایک نوادہ شہر - یہ بھارتی شہر
 قلعہ کیسے کہ کیا؟ - ایک طرف یہ ہے کہ یہ ایک شہر ہے
 یہاں کو شہر دینے میں بڑا لطف آتا ہے - خاص طور پر جب
 شہر دینے والا خود شہر ہے - یہ کہے بغیر ایک شہر کا جو شہر ہے

مرضی کے نامی حال ہی میں منہ بولا ہے - یہ کہ ہے
 حتیٰ الامکان مرضی کو اچھا و اور بہتر بنانے کے لئے
 کرنا ہے بہتر بنانا ہے - لہذا یہ کہ ہے کہ یہ شہر ہے
 سمجھنا ہے کہ یہ کہ ہے کہ یہ شہر ہے کہ یہ شہر ہے
 شہر کا دن دن ایک ملک ترک کر دینا ہے - اس کے لئے تو
 اس کے لئے یہ کہ ہے کہ یہ کہ ہے کہ یہ شہر ہے کہ یہ شہر ہے

فکر و نظر کے درمیان تو ہم کتنے بڑے فرق
 پا رہے ہیں یہی چٹ Christ نہیں
 ! as changed. as changed!

میرے کسی سہیل میں در نظر میرا ہے تو اس کے سر پہ
 ایک تھوڑی سی دھندلی نظر جیسے ایک فادر، حسین موت ہے
 اس میں صرف اور صرف کی وہی چیز ہے جس کا
 نیک، محال، یا بد، اچھا، یا برے ہو گیا ہے۔ آخر میں ایک
 خاصہ فضا میں کھڑے ہو جاتا ہے۔ حسین پر لپکتا ہے
 درجے میں ہے۔ جو کسی کے لئے ہے۔ خاصہ
 اس فقرے میں ہے جو میں نے اس کے لئے!
 دعا ہے کہ یہ وہی ہے اور حقیقت میں ہے
 دعا ہے۔

$2d/x$

مسعود و حسن مختار - نواب

خط ۱۱ - بہت بہت شکر - ۲۰ کی آخری
 (۱۱) کے لئے طاک اور اقبال اور شمس کے
 سوسہ ہجرت کے (۱۱) شمس کے (۱۱) کے
 خیر خواہ

اگر یقیناً اراده اعلیٰ است - مختصر مفید و صریح
 در بیان تمام کلمات و اشیاء است که در دست آمد
 شکر

بفرقیست مدینه و مکه

Amelia

DEPARTMENT OF ZOOLOGY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH U.P. INDIA

(۱۸)

۲۶ اکتوبر ۱۹۴۲ء

محترم رشید صاحب — آداب!

میں خود تو اردو میں مضمون نہ لکھ سکا لیکن میری
ایک ساتھی نے اس مضمون پر ایک آرٹیکل لکھا ہے
آپ کو اس کے بارے میں بتا رہی ہوں کہ اگر یہ اس قابل ہے کہ غور و نظر
میں لائے ہو سکے تو اسکو فکرو نظر کے مدبر
کو بھیجوا دیجئے۔ آپ کے نوٹ — کیا تو جائز تھا تو
اسکی اہمیت میں بٹو جائیگی۔

اٹل اٹل مستقبل میں بھی کوشش
کروں گا کہ وہ مضامین *Science and Religion* پر لکھ
جاسکیں۔

باقی فریٹ رہے

بہار
ملک و امریکا پر

مسئلہ مضمون *Science and Religion* پر
نہایت — یہ بھی ۲۴ کروڑ روپے آئے ہیں اظہارِ تہنیت

ہم تم پر ہوں۔ نہ ہر جہاں کی طرف سے آج کے دن کو ایک ہی
 ایک سوئے۔ اچھا کہ جس نے لکھ دیا کہ آپ اس شخص کو مدد کرنے

بہر جو کے تعلق سے ایک ایک بنیادی مسئلہ کو دیکھنا
 آنا اور لکھ دیا کہ اس وقت اچھا ہے اگر آپ پسند کرتے تو
 یہ یہ سید لکھ دیا کہ اس وقت اچھا ہے۔ دو حرف لکھ دیا
 کہ یہ بہت سے سوئے ہوئے۔

اب یہ ہے جسے لکھ دیا کہ آپ جسے لکھ دیا
 سو یہ ہے کہ اس وقت لکھ دیا کہ۔ لکھ دیا کہ

سے لکھ دیا کہ

لکھ دیا

لکھ دیا

میں دینا ہوتا ہے آپ یہ درمگر خریدہ نہیں جاتے لیکن
 جاسمہ اورد کے اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھ کر نیز ہم یہاں
 حد دل کر کے آپ یہ رحمت اور نعمت اور برکتوں کا تاج ہے۔
 اس کے تحت ہے فقروں کا سدا باب ہونے کا ورنہ
 بعد از ہم مقرر بنے گا اور برابر رہتا رہے گا۔
 میں نے ڈاکٹر انور صاحب سے درخواست کی کہ وہ اس کے ایک کاپی
 رسالہ کر لیں۔ وقت بہت تھرا ہے اسے چاہتا ہوں کہ
 آپ حدیث و تفسیر میں تفصیلات پر توجہ فرمائیں۔

حضور

شید احمد علی

سکینہ ۳۱ فروری ۱۹۳۷ء

مسور صاحب مہرنہ - فیملی

رات بھئی ہے ڈر ڈر زمین ڈر ڈر جب
 تھیں تھیں آج کے رات آج کے رات
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

۱۲ فروری ۱۹۳۷ء - ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء

۱۲ فروری ۱۹۳۷ء - ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
 ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء - ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء

۱۲ فروری ۱۹۳۷ء - ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء

۱۲ فروری ۱۹۳۷ء - ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء

۱۲ فروری ۱۹۳۷ء - ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء

رات بنو لعل گون کسی *Transmutation*
 کے لئے لہجہ - - - - -
 مجھے امید ہے کہ ان عبارات پر عمل کرنے سے
 ان رائے بنڈا پر فکر مبدی نادرل ہو جائے گا -

صلوات

سید علی

(۱۳۵)

درمغزور کی

مغزور کا بھی - لیم
 سبک کی عادت تھی لیکن
 سرگیاں میں آپ کی صحت اچھی نہ تھی
 سبک پر تو مجھے شک ہے جانتے رہتے رہے
 لیکن "سورج" کا "نظم" چاہئے کہ دور کی
 بہتر دریافت کر لی ہو ۔ "سبک"

مخلص
 دیکھو دیکھو

مسئله ریاضی - ۱
 یک آب کو، کویت از آن پرتی
 برای تمام حبس آب کو، منظره ها، پرتی، پرتی، پرتی
 ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲

- ۱) Sugar
- ۲) Serum
- ۳) Cholesterol
- ۴) Blood Pressure

پیشینه، پرتی، پرتی، R.G.C. پرتی، پرتی

فصل
 ریاضی

سنگ - سہاروی

(۱۲۶)

سورجیہ کیم - لیم
 اسی کی صحت و شفا پر مبنی -
 ڈاکٹر ڈاکٹر صاحب کو انکی پانچ و نو فیصد فیصد پانچ
 یہ ہفت روزہ کا حصہ و حصہ کرنے کی تیار انکی ہرست پر
 اور ایک سال کا
 ۲۔ یہ فیڈر ڈاکٹر سید محمد علی ہر ہفتوی کا ایک ہفتہ
 اور اس کو ہر ہفتہ - مصلحت پہنچتی ہے
 اور نقد صحتی اوسے ایسے ہر ہفتہ میں ہر ہفتہ کے قریب
 ہر ہفتہ کا کہ ہر ہفتہ آدھ کو ہر ہفتہ اور ہر ہفتہ کے ہر ہفتہ
 ہر ہفتہ ہر ہفتہ

جلت
 ایک سال

۲۰ فروری ۲۰۲۰

مسعود چاہی - نیم
 سے وہ ایک بے تحاشہ غلط فہمی ہو رہی ہے
 آپ نے کٹر ایف ہو گئے۔ اس کے جواب کی ضرورت
 نہیں۔ لیکن اگر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ
 جواب کے آپ سے ملنے سے - کٹر ایف لگا۔
 یہی کیفیت بند ہو گئی۔ کٹر ایف لگا۔
 یہ کٹر ایک ایک ہے۔ کٹر ایک ہے۔ کٹر ایک ہے۔
 اس کے لیے کہہ رہی ہے۔
 قلم ہے کہ کٹر ایف لگا۔ کٹر ایف لگا۔
 اس کے لیے کہہ رہی ہے کہ کٹر ایف لگا۔
 دیکھیں کہ کٹر ایف لگا۔

حاصل

اب حوصلہ ہوتا ہے کہ پتہ ہو کہ
 اپنے پاس سے کٹر ایف لگا۔
 اور آپ کٹر ایف لگا۔

۳۵/۳ (۱۳۰)

سوداگ کی آداب
فکر و تخیل کرنا چاہیے
ایک آج دیکھ کر معلوم ہوا ہے جسے جسے چاہیے

① ایک آج دیکھ کر معلوم ہوا ہے جسے جسے چاہیے
تکلیف دینا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا ہے کہ
میں آج دیکھ کر

۵۰ میرے نام سے دیکھ کر معلوم ہوا ہے کہ
میں آج دیکھ کر

۵۱

میں آج دیکھ کر

مجلس عالم: شیخ ابوبکر، فاضل ابوبکر، خازن اور جلیق احمد لکھوی، عبد الرحمن خان شردانی، آل احمدیہ، مجلس اہل ہادیہ

مجلس عالم، جامعہ مجاہدانہ

مجلس تعلیمی: شیخ ابوبکر، فاضل ابوبکر، خازن اور جلیق احمد لکھوی، عبد الرحمن خان شردانی، آل احمدیہ، مجلس اہل ہادیہ

مجلس تعلیمی، جامعہ مجاہدانہ، مجلس اہل ہادیہ

امتحان محل: فاضل ابوبکر، فاضل ابوبکر، خازن اور جلیق احمد لکھوی، عبد الرحمن خان شردانی، آل احمدیہ، مجلس اہل ہادیہ

مجلس تعلیمی، جامعہ مجاہدانہ، مجلس اہل ہادیہ، مجلس اہل ہادیہ

(۱۳۲)

23.7.73

مصدقہ کا نام : آداب
 جمع آوری نمونہ من خطیبہ
 آخر صفحہ یکا پانچون - اس صفحہ کے آخری حصہ میں زیادہ سے زیادہ
 ۸- ۹ سطریں اور ایک لفظ "سنا ہوئی" (کلام جری) "
 آج سے اسے حذف کر دو گئی اور اس کی جگہ "نفع جری"
 کھینچی - شکریہ

صفت یکہ احمد علیو

(۱۲۲)

موتوں کا سلسلہ

موتوں کے کچھ ہونے کے لیے دیر لگا کر
 ایک لمحہ اسیر ہو کر شروع ہو گیا۔ اب
 تو وہ ہر طرف رقت و خون ایک آہ نقہ
 بدلا جا سکتا ہے۔ اب کس نے ہر طرف
 اب کو بھرا دیا جائے گا۔

نامہ دار
 سرور کا نام۔

جس پر ہے تو یہی ہے۔

تو ہر طرف بڑھ گئے سکون تھا اب جہاں تک
 ان کا جانتا ہوں وہاں تک سکون تھا اب جہاں تک

عقہ کا ہے قید ہر طرف میں جا کر
 کچھ اس کو بھرا آسانی ہوگی۔ (کچھ اس کے لیے)

موتوں کا سلسلہ
 موتوں کے کچھ ہونے کے لیے دیر لگا کر
 ایک لمحہ اسیر ہو کر شروع ہو گیا۔ اب
 تو وہ ہر طرف رقت و خون ایک آہ نقہ
 بدلا جا سکتا ہے۔ اب کس نے ہر طرف
 اب کو بھرا دیا جائے گا۔

(۱۲۵)

۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ

مسعودیہ تہ - نیم

کہ ایسا نہیں سیکھتا ۸ ڈاکٹر رضیہ ذکر اچھا

قبیلہ سہو اسلام جیب کنڑل کے بجائے اولاد لوان

لاجی سے سوانہ - اس میں ہر طرح کی بدلت ہوئی ۔

امداد یو آؤ لاج سماقیہ سوانہ کا بہرہ نام کھنڈ

درجہ اول (مشہد قلم) بہا متی کا سب سے کا آسانی

میں سیکھتے تھے - لکھنؤ مسعودیہ لاج لکھنؤ انجمن

مسعودیہ لاج خاتون صاحبہ ہیں - لکھنؤ دفتر سے
آئے - فریبی جیب کو بدل کر اس سے بن رہا دھوکہ کرنا
نہیں سیکھتے

۱۳۷
 (۱۳۷)

مسجد گم - گنیم

سہنے سے تھا کہ وہ برسوں واسطے گنیم کی
 خدمت میں رہتا تھا کہ وہ گنیم کی خدمت میں رہتا تھا
 پہلے گنیم کی خدمت میں رہتا تھا کہ وہ گنیم کی
 خدمت میں رہتا تھا کہ وہ گنیم کی خدمت میں رہتا تھا

موصوف نے گنیم کی جواب میں کہا کہ

اس نے اب ۱۶ سال کی عمر میں گنیم کی خدمت میں رہا

اب میں آج بھی گنیم کی خدمت میں رہتا ہوں

جو کہ گنیم کی خدمت میں رہتا ہے

گنیم کی خدمت میں رہتا ہے کہ گنیم کی خدمت میں رہتا ہے

میں نے گنیم کی خدمت میں رہتا ہوں کہ گنیم کی خدمت میں رہتا ہوں
 گنیم کی خدمت میں رہتا ہوں کہ گنیم کی خدمت میں رہتا ہوں

زنده بتر اختیار اور پائل اور پیرادین
 اتفاق پر تم آپ کو شریک یا دفتر
 واپس، سنیہ لکھنا لکھنا کوید وید وید

مست
 Masud

Professor Dr

Masud Hussain Khan
 Javed Manzil
 Jamia Khatkhhat
Aligarh

(۱۶۷) 26.9.73

مسعودیہ کی - نید

ڈاکٹر اعلیٰ پروفیسر نے
 "طائفہ یزید" کے عنوان پر
 ہم سمیت کچھ نسخہ نسخہ تو مل رہے آج
 خدمت میں منظرِ نظر۔ یہ کتاب لکھی گئی ہے
 جیسا کہ اس بارے میں ہم نے جو بات کی ہے
 اس پر ہے۔ کیا کہہ رہے ہیں؟
 جس پر دیکھ کر اچھا لگتا ہے۔
 ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کتاب ڈاکٹر کی
 شائع ہو رہی ہے۔

محبت

شیدائہ محمدیہ

آثار ۱۹۱۹ء - دارالخبرہ - علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
مسموعہ حبیبیہ لکھی۔ برصغیر شریف اور نوابی شریف کے بارے میں

پیشکش احوال کی ترتیب انہی طرح کی رکھی ہیں۔

ڈاکٹر ابراہیم احمد جو اس خط کو آپ کے پاس پہنچا ہے وہی یونیورسٹی کے مشفق
برصغیر میں ہیں۔ ان کے اسناد سے جو ہر شے میں آپ کی کوتاہیوں کی تصدیق
کئی آیت بات اور حدیثوں کا اندازہ لگایا گیا ہے اور یہ تصدیق

محبت شرافت اور شفقت کا - نتیجہ آخر ان کے چشمہ پر چراغ ہیں۔
آپ کے کان کے شعبہ خارجی کی اس طرح کے امیدوار ہیں۔ کئی نئی شے
جو اب تک اتریں آپ کے سامنے شفقت میں پہنچ جائیں گے اور ان کے احوال آپ

ان کے ساتھ جو خاص طور پر ان کے ساتھ اس طرح کے بارے
ایک بڑے شخص اور عزیز دوست ڈاکٹر عارف ہمدانی ہیں کہ ان کے
تربیت میں آپ کی حالت پر ان کے قریبی دوستوں کے ساتھ ساتھ
ہستہ کے صفا اول کے ایمان اور ان کے قلب میں سوتا ہے۔ یہ اقل
جب کچھ کی مراد مستقیم سے کشادہ محسوس ہوتا ہے تو میں بیک وقت
افندہ تھا ہے اور ڈاکٹر طاہر اور ڈاکٹر مسعود حسن سیالوی سے جو
کرتہ چہرہ اور خدا کے شرف سے حامل ہو رہا ہے وہ جانتا ہے۔ اس کے
تربیت کی کوششیں ہیں جو ان کے ان ڈاکٹروں سے براہ راست رہتی رہتا ہے۔
دنیا کرتا ہے ہر شے کو آپ کے سامنے رکھ دیتا ہے۔

صنف
رہنما احمد ہمدانی



جہازم کو پتہ لکھا
ذرا برا۔ عارف مہل پو پوٹھ عارف

مسودہ پہ کمر قلم
کچھ ۲۲ فقرہ لکھا، کو جہازم اردو کے سلاہ میں تقسیم اسناد میں حاضر ہوا
اور "مکتوبہ ادب" کا امر از حاصل کر کے مکتوبہ ادب کو پہنچا دیا۔ جہازم اردو کے اس نوادہ میں غرضی کا
ہاں ہے ساسی کو اردو۔
آپ! ادب جہازم اردو "پیر آس پاس" کے احباب جاننے ہیں کہ میں ایک مہل پر
اور "مکتوبہ ادب" اور "مکتوبہ ادب" کا شمار میں "مکتوبہ ادب" و "مکتوبہ ادب" کے قلم کار ہیں۔
کہ سنہ سالہ ای صم پو پوٹھ کے کہ امر از کی ڈرنگ جانے اور سرور و مکتوبہ ادب کے کہ "مکتوبہ ادب" میں حاضر ہوا
یہ محدود رہا۔ ڈاکٹر کی کچھ بات ہے کہ "مکتوبہ ادب" کے نام لہروں۔ چنانچہ آپ کے قلم سے ادب جہازم اردو
یہ عدم ہر طرف کے ساتھ جاتا رہا۔ اس کے برعکس "مکتوبہ ادب" کے قلم کار کی جہازم اردو۔ ڈاکٹر کی کچھ بات ہے۔

مکتوبہ
رہنما احمد علی

پس گفتار

میں شاگرد رشید ہوں۔ یہ کلمہ تو صیغی نہیں کلمہ اضافی ہے۔ اس کو کلمہ
توصیفی کہنا میسر اختیار کیا بات نہیں: یہ اختیار تو رشید صاحب کو تھا یا دیگر
اہل نظر کا ہے۔

۱۹۳۹ء میں رشید صاحب کی شاگردی کے رشتے میں منسلک ہونے سے
بہت پہلے میں اُن کے بارے میں پڑھ اور سن چکا تھا، ایک توان کا میرے
عم بزرگوار ڈاکٹر ذاکر حسین سے خصوصی تعلق، دوسرے اُن کے چٹ پٹے فقرے
اور بلیغ مطالبات جو میرے گھرانے میں در آئے تھے ان سے ایک غائبانہ قرب
کا باعث بن چکے تھے۔ چنانچہ جولائی ۱۹۳۹ء میں جب میں سابق ایگلکو
عربک کالج دہلی سے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد ایم۔ اے میں داخلے کے لیے
علی گڑھ پہنچا تو رشید صاحب سے پہلی مڈ بھیڑ ہوئی۔ یہ ان کے نئے تعمیر شدہ
مکان کے مردانہ حصے میں، کم رے سے باہر پچوس کے چھپرے کے نیچے، بے کمر اور با کمر
سرکنڈوں کے مونڈھوں پر۔ میرا ان کا پہلا سامنا غالب کے مشہور شعر ”روکے“
اور ”کیونچے“ سے سجوبی تعمیر کیا جاسکتا ہے، عزمِ حال سن لی اور بولے کل
شبیہ اُردو میں تشریف لائیے، اور اس کے ساتھ ملاقات یک لخت ختم کر دی

لوٹتے وقت ایسا محسوس ہوا نہ تماشا کا میاب آیا اور نہ تمنا بے قرار، داخلہ کی حاجت مندی سوار تھی اس لیے دوسرے دن شبہ اُردو میں جا دھکا۔ بغیر توجہ کیے انھوں نے میرے ہاتھ سے داخلہ کا فارم لے لیا اور آئیے حضرت کہہ کر میرے ساتھ ساتھ جانگلے اسٹریٹیجی ہال میں، جہاں ان دنوں داخلہ کا بازار گھٹا تھا۔ کلرکوں سے لے کر پروفیسر اور دیگر ارباب داخلہ تک، بے شمار میزیں یہاں اندراج کرایئے، یہاں ہال اور ہاسٹل کا انتخاب کیجیے، یہاں فیس داخلہ جمع کیجیے، ہر میز پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے، پیر و کار عام طور پر سینیئر طلبہ یا رشید صاحب جیسے بعض اساتذہ تھے۔ میں نے دیکھا کہ رشید صاحب کا جس میز کی طرف رخ ہوتا ہے پر سے کاپرا ہٹ جاتا ہے، کلرک ہو کر اسٹنٹ رجسٹرار ایک ہلکی سی اٹھک بیٹھک لگاتا ہے اور ان کے فقرے کی کتاب نہ لاکر جھٹ ان سے فراغت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس دن رشید صاحب کے دار بھر پور پڑ رہے تھے اور شاید ہی کوئی مردہ دل ہو جو اس سودا اور ان کے غنچے کے کام سے پہلو ہتی کرنے کی ہمت کرتا ہو، لیجیے جو کام گھنٹوں میں ہونا تھا وہ منٹوں میں ہو گیا۔ اس درمیان میری طرف سے سلسلہ تجاویز عارفانہ رہا۔ ایک دھچکا اور لنگا جب آخر میں مجھے داخلہ کا فارم ہتھماتے ہوئے انھوں نے کہا لیجیے حضرت! باقی کام آپ کا ہے فیس وغیرہ داخلہ کیجیے اور شبہ تاریخ درمیں نے پیلہ ایم اے تاریخ میں داخلہ لیا تھا، کا رخ کیجیے۔

میں نے تاریخ کے مضمون کا انتخاب کچھ تو اس وجہ سے کیا تھا کہ مرا بی۔اے۔ میں یہ اختیاری مضمون تھا اور کچھ اس سبب سے کہ مرے خاندان میں مورخین کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ داخلہ کی تمام تر تنگ و دو میں رشید صاحب نے مجھ سے

یہ سوال نہیں کیا کہ یہ معنوں میں نے کس لیے انتخاب کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مجھے اُردو کی گوں کا نہ سمجھتے ہوں یا میری عاقبت انھیں عزیز ہو۔ ابھی میسر قدم شعبہ تاریخ میں جمنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک مورخ ہی کے ورغلانے پر دیری ملا۔ پروفیسر مجیب سے ہے جو ان دنوں علی گڑھ آئے تھے، اکھڑ گئے اور ہفتہ مشترکہ کے اندر ہی تبدیلی معنوں کی درخواست لے کر سہا سہا شعبہ اُردو میں صورت سوال کھڑا ہوا تھا۔ جب رشید صاحب سے میں نے اپنی اس "نیت کا ذکر کیا تو بولے "خوب! یہ میں نے کب کہا تھا کہ آپ مجھ پر نازل ہوں" پھر ٹھوک بجا کر پوچھا "کیا بالکل طے کر لیا ہے؟" میں نے کہا جی ہاں ایک مورخ ہی کے کہنے پر "کہا" اچھا تو لائیے درخواست "اور ایک شان بے نیازی سے دستخط کر دیئے۔

پہلے اب میں شعبہ اُردو کا طالب علم بن گیا، یعنی شاگرد رشید! شعبہ اُردو میں اس وقت کئی حضرات درس دیتے تھے، لیکن ایم۔ اے۔ کے درس کی ذمہ داری رشید صاحب اور سرور صاحب کے سر تھی۔

شعبہ اُردو میں آجانے کے بعد بھی رشید صاحب مجھ سے اور میں ان سے عرصے تک قدرے فاصلے سے رہے۔ میں احتراماً اور وہ احتیاطاً۔

رشید صاحب ابتدا سے خواص پسند تھے۔ طالب علموں سے وہ اپنا رشتہ یا تو درس تک محدود رکھتے تھے یا چلتے چلاتے ایک آدمہ فقرے تک۔ ان کی اس خواص اور خلوت پسندی کی وجہ سے اکثر حضرات کو شاکہ پایا۔ ان کا مکان ان کا حصار تھا۔ اس کا احاطہ کچھ اس قسم کا تھا کہ ملنے والا یا تو مردانے دروازے

سے ٹھکریں مار کر رہ جاتا یا زمانے دروازے پر چیخ کر چلا جاتا۔ ان کی رہش ساکمرہ دونوں دروازوں سے اس قدر محفوظا مصلے پر تھا کہ ان کے وفادار ملازم سکندر کے توسط کے بغیر آپ کی کوئی صدا یا پیغام ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اور سکندر نہ صرف وفادار تھا، تربیت یافتہ اور مردم شناس بھی تھا۔ وہ نہایت خوش اسلوبی سے حاضر کو غائب اور غائب کو حاضر کر دیتا تھا۔ بس یہیں سے سماجی رشتوں کی نزاکتیں پیدا ہوتی تھیں۔ جمیع خلائق کو معلوم تھا کہ رشید صاحب ہر وقت علی گڑھ اور اپنے مکان میں موجود رہتے ہیں اور یہ صرف سکندر کی سکندری ہے جو اس خضر ادب کو غائب اور حاضر بنائے رکھتی ہے۔ اتفاق سے مجھے اس قسم کی نزاکت سے کبھی سابقہ نہیں پڑا۔ اس لیے کہ میں نے طالب علمی ہی کے زمانے میں ان کا اعتماد حاصل کر لیا تھا اور چوں کہ ہمیشہ "بادوب ہرشیار" کا انداز رکھا اس لیے باریابی بھی ہمیشہ حاصل رہی۔

باریابی کا یہ مقام تعمیر کا ادھورا نقش تھا جس کا زمانہ حصہ مکمل اور مردانہ نامکمل تھا۔ اس نامکمل حصہ کی تندرست شاوہ چھپر تھا جو سابقان اور مردانہ ڈرائنگ روم دونوں کا کام دیتا تھا اور جس کے زیر سایہ عظیم ادبی شخصیتیں آتیں، بیٹھتیں اور کبھی کبھی ٹھہرتی تھیں۔ خواجہ غلام السیدین مرحوم نے اس مکان کے بارے میں کتنا بلیغ جملہ کہا تھا کہ یہ اپنے مکین کی شخصیت سے کتنی گہری مناسبت رکھتا ہے۔ باہر سے ناہوار لیکن اندر سے باغ و بہار! رشید صاحبہ ماسشرقی و جمالیاتی دونوں اعتبار سے بیرون خانہ سے زیادہ اندرون خانہ کی زیبائش کے قائل تھے۔ چنانچہ جب کہ مکان کے باہری حصہ میں خاک و دھول اڑتی تھی اندر ایک لہلہا تاجین اور سبزہ زار تھا اور پھولوں کی و

بھرمار کہ پریاں قطار اندر قطار قسمل کے بعد صرف کھڑی کو یہ شرف حاصل
تھا کہ ان کے دست مبارک میں دیکھی جاتی جس سے وہ کیماریوں میں قلم کاری کرتے
”یہ شوقی فضول“ (ان کی سمت کی ضمانت اور طمانیت قلب
کا باعث تھا۔ ضمانت غیر کی نظروں سے محفوظ وہ پھولوں میں گم رہتے اور ناخوا
ملاقاتیوں کے لیے ان کے وفادار سکندر کا یہ مستقل عذر لنگ ۵

ہر چند کہیں کہ ہیں، نہیں ہیں؛
پھولوں ہی کی نسبت سے انھیں جانوروں سے چڑھتی، میں نے کبھی
ان کے مکان پر کوئی گستاہلا ہوا نہیں دیکھا۔ انھیں سالانہ چوریاں گوارا
تھیں لیکن گستاہلا پانا منظور نہیں تھا۔ اکثر کہتے کہ انسان سے بہتر جانور ہوتا ہے
لیکن سب سے بہتر یہ خاموش پھول پودے ہوتے ہیں۔ ان کا سب سے قیمتی تحفہ
گلاب کا پھول ہوتا اور سب سے بڑی مرحمت گلاب کی پودہ جسے وہ دوسروں پر
اعتبار نہ کرتے ہوئے اپنے خاص مالی سے آپ کے مکان میں لگوا دیتے لیکن
اس کے ساتھ قدر واد کی ضرورت تھی ورنہ مجھ جیسے ناہنجار گلاب کو گو بھی
نادیتے تھے۔ وہ اپنے مکان سے دید باز دید کے لیے بہت کم باہر نکلتے۔ میرے
یہاں جو کبھی کبھی چل کر اچانک آجاتے تھے تو یہی دیکھنے کہ میں نے ان کے
گلابوں کا کیا حشر نہادیا ہے! ایک دن کہنے لگے میں دیکھنے نہیں صرف ان
کی خیریت پوچھنے آیا ہوں۔ دیکھ کر دکھ ہو گا۔

رشید صاحب کا طریقہ درس منفرد اور زالا تھا۔ مطالعہ کی طرح درس
کے میدان بھی مخصوص اور محدود تھے، یعنی بیشتر غالب اور اقبال یا جدید
شعر میں حسرت، فانی، اصغر اور جگر۔ انھوں نے تمام شعرا کے بارے میں اپنے

انداز میں سوچا تھا۔ ان کی یہ سوچ ان کے بلیغ فقروں کی شکل اختیار کرتی تھی جن میں ندرت اور اچھ جوتی اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی اور کی شکل سے وصل کر نہیں سکے ہیں۔ ہم لوگ اکثر آپس میں مختلف اساتذہ کے طریقہ تدریس اور ملیت کا موازنہ کرتے اور عام طور پر یہ رائے قرار پاتی کہ علم تمنا بی رشید صاحب کا میدان نہ تھا۔ لیکن ایک تورچے ہوئے ذوقی ادب اور دوسرے خداداد طباعی کی وجہ سے ان کی تحسین شناسی دوسروں سے بالکل مختلف انداز کی ہوتی۔ سونے پر سہاگہ ان کا منفرد انداز بیان جو صرف تحریر تک محدود نہ تھا بلکہ ایک ایک فقرے سے جھلکتا تھا۔ جب کہ دوسرے اساتذہ کی تقریر یا ذرہ جاتی ان کی یادگار بن جاتی۔

غالب رشید صاحب کے محبوب شاعر تھے۔ اقبال سے وہ مرعوب تھے۔ لیکن ان کے ادبی ذوق کی تربیت غالب کے زیر سایہ ہوئی تھی جس کا کلام ان کے منفرد اسلوب کا سب سے بڑا ماخذ تھا۔ اصغر اور جگر سے ان کا ذاتی تعلق تھا لیکن اصغر کی تراشیدہ شاعری کے وہ زیادہ قائل تھے۔ شعرے شغف کے باوجود یہ عجیب و غریب بات کہتی کہ انھیں شعر بالکل یاد نہیں رہتے تھے۔ وزن کا احساس بہت کمزور تھا۔ کبھی آدھے مصرعے سے آگے نہیں بڑھ پاتے اور ہر بار اہل حلقہ میں سے کسی کو شعر اٹھانا پڑتا یا بڑھ جاتے تو بحر ہرج میں ڈال کر بحر مل چلے، کی سی صورت پیدا ہو جاتی۔ لیکن شعر کا مفہوم حیرت ناک طریقے پر ان کے ذہن میں محفوظ ہوتا تھا جس سے وہ انتہائی محفوظ ہوتے اور بے ساختہ اس شعر کے کچھ الفاظ ان کی ذمہ زبان پر آ جاتے۔

غالب سے وہ متاثر تھے خود انھوں نے ایک ادبی نسل کو متاثر کیا ہے۔ ادب کا کوئی بانسکا جس کا تعلق علی گڑھ سے رہا ہو ایسا نہیں نکلا جو شعوری

یا غیر شعوری طور پر ان کے اسلوب کی زد سے باہر رہ سکا ہو۔ جو راہ محسوس ہا
یا لائقِ اقتناء سمجھا گیا۔ لیکن ان کے اسلوب کی نقل بہت شکل متغیّع نہ ہوا پر
نہ ہوا سیر کا انداز نصیب کی صورت ہر مقلد رشید کے پیشِ نظر رہی۔ ہاں تھوڑا
تھوڑا آب و رنگ سب لے اڑے مگر ہم ہوئے تم ہوئے کہ سیر ہوئے۔

۱۹۴۱ء میں میں نے مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اردو) کی سند حاصل
کی۔ بیروزگاری کے احساس کو کم کرنے کے لیے آبائی وطن جا کر ہندی اور سنسکرت
میں گریز کیا۔ وہاں سے آل انڈیا ریڈیو دہلی کی ملازمت میں چلا گیا۔ پطرس
بخاری ڈائریکٹر جنرل تھے انہوں نے انتخاب تو کر لیا لیکن چند ماہ
بعد بولے بھئی ”آپ ریڈیو ٹاپ“ نہیں لگتے۔ ن۔ م راشد اور میراجی نے
اس کی تصدیق کی۔ مجھ پر بھی بہت جلد ہی انگشتان ہوا۔ چنانچہ مجھے مینے ریڈیو
کی ملازمت کرنے کے بعد پھر علی گڑھ آکر درپہر مناں کھٹکھٹایا۔ رشید صاحب
اس بار خنداں نہیں، انگشت بندناں تھے۔ کہنے لگے آپ کو کیا پڑی ہے کہ ابھی
خاصی ملازمت چھوڑ کر بچاس روپے کے ریسرچ وظیفے پر آنا چاہتے ہیں۔ میں
نے کہا زندگی میں مراجعت اور بازگشت کے وجوہ نہیں ہوتے۔ بس یہی
اب بٹھانی ہے۔ کہنے لگے آجائے اور کوئی دن یہ زندگانی بھی کر لیجیے۔ میں
آگیا۔ یہ اگست ۱۹۴۲ء کی بات ہے۔ کچھ ہی عرصے کے بعد عارضی جگہ پر بحیثیتِ خیر
لکچر کام کرنے کا موقع مل گیا۔ اب رشید صاحب کا اور میرا ہر وقت کا ساتھ
تھا۔

اس وقت شعبہٴ اردو کی ہیئتِ ترکیبی آج کل سے بالکل مختلف تھی۔ یہ
سرسید ہال میں سابق لٹن لائبریری کے بازو والے تین متصل اور ایک غیر متصل

کمرے پر مشتمل تھا۔ سامنے کے رخ کا بڑا کمرہ اساتذہ کی بیٹھک تھا جس کے درمیان متوسط سائز کی ایک میز اور گھومتے ہوئے شلف پر حاضری کے رجسٹر رہتے۔ تین طرف دیوار سے لگی ہوئی آرام (سیڈک) کرسیاں رہتیں۔ دروازہ کے قریب کی آرام کرسی رشید صاحب کے لیے مخصوص تھی باقی سب غیر محفوظ۔ کوئی شخص اگر اپنے حصہ اسفل کو بلند رکھنے کا خواہش مند ہوتا تو وہ مرکزی میز کے ساتھ کی آفس کرسی پر شکن ہو جاتا۔ رشید صاحب گوشہ نشین رہتے، جسے ان سے گفتگو کرنا ہوتی پاس کی خالی کرسی پر جا بیٹھتا۔ جبہ مجوم شوق زیادہ ہوتا تو ان کی کرسی کے ارد گرد ایک ہلالی دائرہ بن جاتا جس سے گھبرا کر کبھی کبھی وہ حاضری کا رجسٹر اٹھتے میں لے کر یک لخت اٹھ کھڑے ہوتے اور سیدھے مکان کا رخ کرتے۔

رفقائے شبہ کے ساتھ رشید صاحب کی ہم نفسی اور ہم سخی باہمہ اور بے ہم قسم کی تھی۔ وہ فقروں اور مطاببات میں کھلتے تھے لیکن ان کے ”عالم بسط“ کے بارے میں یہ پتہ چلانا سخت دشوار تھا کہ کب یہ ”عالم قبض“ میں تبدیل ہو جائے گا۔ وہ مجمع کو بالکل انگیز نہیں کر سکتے تھے اگر تاج پوش ہوتے تو دربار داری کے رسم سے بالکل نا آشنا رہتے، اشخاص کو بھی صرف اسی وقت تک انگیز کرتے تھے جب تک ان کا جی چاہتا تھا۔ مکان ہو یا شبہ کسی بھی بھاری پمیدے والے کو اچانک رخصت ہو جانے کا مشورہ دے دیا ان کے معمولات میں سے تھا۔ کم یابی کے ساتھ ان کا یہ معمول بھی بعض حضرات کے لیے تکلیف دہ رہا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ رشید صاحب کو اپنی کوتاہیوں کا علم نہ تھا۔ وہ اپنی کم سخی، کم یابی، کم انگیزی اور اس سے پیدا شدہ بعض اوقات کی سماجی نراکتوں

پر نفسریں بھی کرتے تھے۔ اس وقت خاص طور پر غالب کا یہ مصرع
ورد زبان ہوتا تھا

غیر کیا خود مجھے نفرت مری اوقات سے ہے

۱۔ یہ موقع پر میں ہنس کر کہتا کہ ”رشید صاحب! غالب نے ایک ہی مصرع تو
خلافِ معاوہہ کہا ہے وہ آپ پر کس طرح چسپاں ہو سکتا ہے“ پوچھتے کیونکہ؟
میں کہتا ”اس مصرع میں ”اپنی اوقات“ ہونا چاہیے“ کہتے ”یہ تو آپ نے پھر
لسانیات کی اوقات بڑھائی“ بات جہاں کی تہاں رہ جاتی ان کا موڈ بدل جاتا۔
انسانوں، عزیزوں اور رفیقوں کو آنکھنے کی رشید صاحب کے پاس
صرف ایک کسوٹی تھی اور وہ ان کے ایک پسندیدہ لفظ ”نامعقول“ میں مضمر
تھی، یہ ان کا تیر بھی تھا انشتر بھی تھا اور آنکس بھی۔ ”کوئی نامعقول میرے
دستر خوان پر نہیں بیٹھے گا“۔۔۔۔۔ ایسا نامعقول کہ دماغ میں ہر وقت
جو تے لگتے رہتے ہیں“ وہ اس ایک لفظ سے اپنے لیے انسانوں کے وجود
کو ختم کر دیتے۔ نامعقول شاعر کی شاعری کے منکر ہو جاتے۔ ”کوئی نامعقول انسان
اچھا شاعر نہیں ہو سکتا“ کلیات قائم کرتے اور خود اپنے گرد ایک حصار
کھینچ لیتے۔ نامعقول اور نامعقولیت کے لیے ان کی تعزیرات میں کوئی مساوی
نہیں تھی۔

میرا رشید صاحب کی شخصیت کا مجموعی تاثر ایک شدید انفرادیت، خلعت
پسند اور حساس طبیعت رکھنے والے فنکار کا ہے۔ وہ غیر معمولی، غیر تقلید
اور بصیرت کے مالک تھے۔ ایک مخصوص طبقے اور عہد کی اقتدار اور وضع داریوں
کو عزیز رکھتے تھے اور انہیں پیمانوں سے ان سب کو ناپتے جو ان کی رگہ رگہ

حیات پر آنکلتے۔ وہ بُت شکن سے زیادہ خدا ساز تھے۔ جن قدروں یا شخصیتوں کو عزیز رکھتے ان کو ادبی تخلیق کا ہار عطا کر دیتے جو ان کی نظروں سے کسی نامعقولیت کی بنا پر گر جاتے وہ مسلسل ان کے اغماض کا شکار رہتے۔ اپنی ستائش سے گھبراتے لیکن دوسروں کی ستائش جی کھول کر کرتے۔ کہتے تھے "مرا اس میں کیا خسر چ ہوتا ہے دوسرے کا جی خوش ہو جاتا ہے" باہر کے بزرگ ادیبوں کے سامنے اپنے شبے کے نوجوانوں اور ان کے کارناموں یا نامکارناموں کی تعریف اس انداز میں کرتے کہ ہاں گھبراتا اور مسدوح شرماتا۔ انسان ہمدردی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ جہاں تک ممکن ہوتا ہر ایک کی حاجت روائی کرتے۔ سیکڑوں پر ان کے خاموش احسان ہیں۔ بعض احسان فراموش ہیں۔

علی گڑھ ان کی سب سے بڑی کمزوری اور طاقت دونوں تھا۔ اس سے ان کی والہانہ عقیدت کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض اوقات میں اس مسئلے پر ان سے الجھ جاتا۔ وہ اس کی نسبت سے سارے ہندوستان کی تاریخ اور مقدر دیکھتے تھے۔ میں اسے ایک دجلہ کا نظریہ کہتا تھا۔ میری جرأت اس کا پر بڑا ماننے سے زیادہ افسوس کرتے اور اپنی بات پر اصرار۔ ان کی علی گڑھ پرستی بڑھ جاتی اور میں متشکک کا متشکک رہ جاتا۔

رشید صاحب طبعاً ایک مذہبی ذہن کے مالک تھے۔ خاص طور پر اسلام کی عظمت اور فوقیت کے مقرر اور قائل۔ لیکن طاعت و زہد کی جانب علی رحمان بہت کم تھا۔ اس لیے انھوں نے مذہبی مباحث اور فرائض سے بیشتر خود کو دور رکھا۔ لیکن ہندی مسلمانوں کی تاریخ، تہذیب اور معاشرت سے انھیں گہری دل چسپی تھی جو ان کی تحریر و تقریر دونوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

سرسید کو وہ مسلمانوں کا میا سمجھتے تھے اور علی گڑھ تحریک کو ان کی نشاۃ
نامیہ۔ سیاست میں وہ وسط سے دائیں طرف تھے۔ اس لیے وہ ادبی تحریکیں۔
جن کا مانعہ کعبہ و کاشی سے دور ہونا ان کو مشتبه نظروں سے دیکھتے۔ بنیادی طور
پر وہ انسان اور قوم پرست تھے۔ اس لیے گاندھی، نہرو، محمد علی، اقبال،
اور ذاکر حسین جیسی شخصیتیں ان کے قہیل کو گرماتی تھیں۔ ذاکر حسین سے ان
کی عقیدت اب اردو ادب کی ایک علامت بن چکی ہے۔ ان سے وہ بظن
اور خفا جہاں تک مجھے علم ہے، صرف ایک بار ہوئے تھے جب وہ اپانک
علی گڑھ چھوڑ کر بہار کی گورنری پر چلے گئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ علی گڑھ
چھوڑ کر جانا تھا تو جامہ باز گشت کرتے جہاں ان کے ساتھ کام کرنے کے
لیے انھوں نے اپنی پیش کش کی تھی۔

جنوری ۱۹۴۳ء میں رشید صاحب کی تحریک پر میرا انتخاب جامہ اردو
کے شیخ ابجامہ کے اعزازی عہدے کے لیے ہو گیا۔ ستمبر ۱۹۴۳ء میں جامہ ملیہ
کے شیخ ابجامہ کی حیثیت سے میری نامزدگی عمل میں آئی۔ میرے لیے رشید صاحب
کا مشورہ اور آتشیر باد ضروری تھی۔ ملا تو کہا بڑی ذمہ داری سر پر آگئی ہے ضرور
قبول کیجیے۔ میں نے کہا یہ کیا ظلم ہے کہ پہلے تو آپ نے ایک پٹھان کو شیخ
بنادیا اب چاہتے ہیں کہ ڈبل شیخ ہو جائے۔ کہنے لگے کہ لطیف کو سنگین
نہ بنائیے، اس سے لطف اٹھائیے اور کمر باندھ لیجیے۔

علی گڑھ سے تقریباً پانچ سال باہر رہا لیکن جامہ اردو کے ناتے سے
ہر ماہ دو ماہ میں ایک چکر ضرور ہو جاتا۔ رشید صاحب کے در دولت پر میرے
لیے حاضری ناگزیر تھی۔ ان کا قلم ابھی تک نہیں تمسکا تھا۔ تاہم تو وہ علی گڑھ

اور اس سے متعلق موضوعات پر لکھ رہے تھے۔ یہ تحریریں جا بجا چھپتی بھی رہیں، لیکن اب وہ مزاح اور طنز نگار نہیں تھے۔ خاکہ نگاری بھی چھوڑ دی تھی وہ اب علی گڑھ نگار تھے۔ کچھ ماضی کی یادیں، کچھ حال کے مناظر اور کچھ مستقبل کے بارے میں پیش گوئیاں۔ موجودہ علی گڑھ کی طرف سے مضطرب رہتے۔ اسی شدت سے ماضی کے علی گڑھ کی جانب بازگشت کرتے۔ اس کے حال زار پر ان کا اُس زمانے کا محبوب شعر یہ تھا۔

کیسے کیسے ایسے ویسے ہو گئے
ایسے ویسے کیسے کیسے ہو گئے

ان کے مکان کے اندر کے سبزہ زار، گل و گلزار اسی طرح شاداب اور شگفتہ تھے۔ لیکن مالی بوڑھا ہو چکا تھا۔ عمر انٹی سے تنجا و ذکر پکی تھی مگر حوصلہ قلم و رقوم اب تک باقی تھا۔ ان کے انتقال سے قبل میں اکتوبر ۱۹۶۶ء میں آخری بار علی گڑھ گیا اور پہلی بار ان کے یہاں بعض مصروفیات کی بنا پر حاضری نہ دے سکا۔ جنوری ۱۹۶۷ء میں اچانک خبر ملی کہ علی گڑھ کے جنرل کابیل بھری بہار میں پرواز کر گیا!

ع مجنوں جو مر گیا ہے تو صحر اُدا اس ہے



رشید صاحب کے ”ادب ممنوع“ کو برسرِ عام لانے کی یہ جرأت زندانِ ان کی ہدایت اور اپنی شرافت کو خطرے میں ڈال کر کی جا رہی ہے۔ تمام دوستوں اور عزیزوں کو سخت اور مسلسل ہدایت تھی کہ ان کے خطوط ہرگز ہرگز ان کی حیات میں یا ان کے بعد شائع نہ کیے جائیں۔ اس ہدایت کی زد پر وہ بعض اوقات مکتوب الیہ کی شرافت تک کو لے آتے تھے۔

رشید صاحب، جہاں تک خطوط نویسی کا تعلق ہے۔ بسیار وزود نویس تھے۔ خطوط کا جواب جلد از جلد دنیا ان کی عادت تھی۔ اس کے لیے اکھنوں نے ایک تکنیک، کبھی ایجا دکر لی تھی۔ عام طور پر رقوں اور پوسٹ کارڈوں کا استعمال، فوراً مکتوب الیہ کے خط کو پھاڑ کر اس سے نجات حاصل کرنے کی عادت (بہی وجہ ہے کہ ان کے گھر سے جو سامان نکلا ہے اس میں اچھے سے اچھے مکتوب نگاروں کے خطوط مفقود ہیں!) اور پھر فوری طور پر انھیں پوسٹ کر دینے کی ہدایت۔ اس طرح ان کی ”پابندی رسم نیم ملاقات“ مرتے دم تک جاری رہی جب کہ ان کی بنیائی جواب دے چکی تھی، ہاتھ میں رعشہ آچکا تھا اور دماغ کی شربانیوں میں دورانِ خون کی کمی کی وجہ سے مسلسل لذتِ آتشیں کی سی کیفیت محسوس کرتے رہتے تھے۔

میں نے ان کے مکاتیب کو جان بوجھ کر رقتات ۱ سے موسوم کیا ہے۔
 ایسے کہ ان میں سے بیشتر رتوں اور پرچوں پر لکھے گئے ہیں کچھ اس وجہ
 کہ مکتوب ایر مقامی تھا اور اس کا مکان ان کے دولت کدہ سے ہر شکل ایک
 ہنگ کے فاصلے پر تھا اور کچھ اس سبب سے کہ رشید صاحب اپنے خطوط کے
 بے مخصوص اسٹیشنری یا ڈاک گاہے یا خرچ اٹھانے کے ناک نہ تھے۔ جب ڈاک
 نے ذریعہ ترسیل خط منظور ہوتی تو پوسٹ کارڈ کا استعمال کرتے۔ اس میں
 غایت کے علاوہ سہرت بھی تھی۔ ایک دفعہ کی گفتگو سے یہ بھی اندازہ ہوا
 ۔ وہ پوسٹ کارڈ کو لٹا نے (بند یا کھلے) کے مقابلے میں زیادہ پائیدار سمجھتے
 تھے۔ انھیں اس بات کا بخوبی علم تھا کہ ان کی ہدایت کے علی الرغم میں ان
 کے خطوط کو حسرت زجاں سمجھ کر محفوظ رکھتا ہوں اور نیت بھی خراب ہے۔
 نہیں کہہ سکتا کہ غالب کی طرح رشید صاحب اس بارے میں کہاں تک
 محتاط قلم ہو گئے تھے لیکن یہ مسلم ہے کہ ان کے تمام خط قلم برداشتہ ہیں۔ بہت
 کم مقامات پر انھوں نے کسی نقطہ یا جملے کو قلم زد کیا ہے۔

اس مجملہ میں ان کا سب سے پہلا خط ۱۹۴۳ء کا ہے جب میں شعبہ اُردو
 میں نیا نیا لکچرر مقرر ہوا تھا۔ یہ رسیدی قسم کا ہے لیکن قدامت کے پیش نظر
 شامل کر دیا گیا۔ ۱۹۴۳ء تا ۱۹۶۲ء کے بیشتر رقتات زائل ہو گئے۔ تعداد
 بھی کچھ زیادہ نہیں تھی۔ میں علی گڑھ ہی میں تھا اور رشید صاحب سے
 مراسلت کا کاروبار ابھی نہیں کھلا تھا۔ ان کے خطوط کا باقاعدہ سلسلہ ۱۹۶۲ء
 کے بعد شروع ہوتا ہے جب میرا عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ اُردو میں پروفیسر کی
 حیثیت سے تقرر ہوا اور میں علی گڑھ سے چھ سال کے لیے باہر چلا گیا۔ خطوط
 کی بڑی تعداد انھیں چھ سال سے تعلق رکھتی ہے۔ اس دوران میں مختلف تعلیمی

کاموں کے سلسلے میں رشید صاحب نے دوبارہ رآد کا سفر میری خاطر اختیار کیا ۱۹۶۸ء میں میں دوبارہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں لسانیات کی پروفیسری پر آ گیا۔ ہر چند کہ رشید صاحب سے سو قدم کے فاصلے پر رہتا تھا لیکن اگلے پانچ سالوں میں رقعات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ رشید صاحب ان دنوں رٹائرڈ زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے اندر مزاح نگار مرچکا تھا۔ اب وہ مسلسل سنجیدہ مسائل بالخصوص علی گڑھ کے بارے میں لکھ رہے تھے۔ علی گڑھ ان کے لیے کچھ ماضی کی یادوں سے عبارت تھا، کچھ حال، کے تشویشناک حالات سے اور کچھ نامعلوم مستقبل سے! اس زمانے میں مسلم یونیورسٹی کے سہ ماہی مجلے 'فکر و نظر' کا میں ایڈیٹر بھی ہو گیا تھا۔ ان کے اکثر رقعات میں اپنے ان مضامین کا تذکرہ ملے گا جنہیں وہ اس مجلے کے صفحات میں شائع کرانا چاہتے تھے۔ یا ان اداروں کا تذکرہ جو میں نے اسی زمانے میں 'ہماری زبان' کے عارضی ایڈیٹر کی حیثیت سے لکھے تھے۔ نومبر ۱۹۷۲ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا وائس چانسلر ہو کر میں پھر پانچ سال کے لیے علی گڑھ سے غائب ہو گیا۔ کچھ میری منصبی مصروفیات، کچھ ان کی گرتی ہوئی صحت۔ خط بطل کم تر آنے جانے لگے، اور موضوعات گفتگو بھی سمٹ کر رہ گئے۔ میں کاروباری بن گیا اور وہ گراں قلم۔ رشید صاحب سے بہتر مکتوب لکھوانے کے لیے انہیں 'براگینگٹھ' کرنا ضروری ہوتا تھا۔ ان کی فکر مصرعوں اور فقروں کی فکر تھی۔ اس لیے دوسرے کے بھرکتے ہوئے جملے یا برعل نقل شعر کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ اکثر لکھتے مجھے یہ کیوں نہیں سوچا اور اس کے ساتھ ان کے ذہن کا دبستاں کھل جاتا۔

رشید صاحب بنیادی طور پر ایک 'دروں ہیں' شخصیت کے مالک تھے۔ ایسی شخصیت اپنے سخی رشتوں اور تحسیروں میں احتیاط اور دیر سے کھلتی ہے

خاص طور پر اگر مکتوب الیہ اس کا ہمدم و ہراز نہ ہو۔ رشید صاحب کی نسبت سے مجھے یہ درجہ کبھی حاصل نہیں ہوا۔ گو وہ مجھ پر طالب علمی کے زمانے سے شفقت کرتے تھے اور ادبی و علمی معاملات میں میں ان کا معتمد علیہ تھا۔ زندگی کا بڑا حصہ ان کی رفاقت میں گزرا۔ لیکن ہمیشہ "با ایدم" میں ایک نہایت دوری قائم رہی جیسا کہ خطوط میں الفاظ خطاب سے ظاہر ہے۔ "مکرم" جو مکتوب نویسی میں ایک غیر جانب دار، بے رنگ اور رسمی خطاب ہے۔ انھوں نے زیادہ تر مجھے اسی لفظ سے یاد کیا ہے۔ کبھی کبھی 'دور کرم' میں 'محترم' بھی لکھ جاتے تھے جس پر میں مجبور ہو کر رہ جاتا۔ اسی طرح ان کے خطوط کا خاتمہ ہمیشہ لفظ 'مخلص' پر ہوتا جسے پھر میں رسمی سمجھتا ہوں۔

مکتوب نویسی میں ان کے اس رویے کے باعث رشید صاحب اپنے رفات میں بہت کم بے پردہ ہوئے ہیں۔ صرف کبھی کبھی ذاتی غم کی ہریر چھپا کر خط نمبر ۲ میں اپنی چھوٹی اور عزیز بیٹی متی کی جواں میری پر بلبلا اٹھتے ہیں۔ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۸ء کے بعض خطوط میں اپنی گرتی ہوئی صحت اور بڑھاپے کے عوارض کا ذکر نہایت پرمزدگی سے کرتے ہیں اور طرہ رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو، کے آرزو مند ہیں۔

ساجی نقطہ نظر سے رشید صاحب کی شخصیت کا سب سے مثبت پہلو جوان رفات سے بخوبی ظاہر ہے چھوٹوں کے ساتھ ان کی کریم فضا ہے۔ ان کی فیض بخشی سے پہرہ وافر مجھے بھی ملا تھا۔ ہماری زبان کی عارمنی ادارت کے زمانے میں انھوں نے ہر ادارے پر جو رفات مجھے لکھے ہیں وہ کسی بھی لکھنے والے کے لیے باعث فخر ہو سکتے ہیں۔

علم و ادب کے معاملات کے لیے وہ مجھ پر بہت زیادہ بھروسہ کرتے

تھے جیسا کہ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۲ء کے خطوط سے ظاہر ہے۔ اس دوران جو بھی لکھتے
 شائع کرنے سے قبل میری نظر سے ضرور گزرتے۔ دہلی یونیورسٹی کے توسیعی خطبے
 کے لیے انھوں نے غالب اپنا ممنوع منتخب کیا تو میری مدد چاہی اور یہ
 میں نے بھرسرپور دی۔ اس دوران جو خطبے تحریر کیے مجھ سے بار بار مشورہ
 کرتے رہے۔ وہ ایک نہایت ذہین انسان تھے، تھوڑے، کو، بہت، کو دنیا
 ان کے قلم کا کبیل تھا۔ وہ صحیح مسنیٰ میں ایک صاحب طرز انشا پرداز تھے۔
 یہی وجہ ہے کہ ان کے رقعے اور پرچے آج تک ہمیں عزیز ہیں۔

دیوانِ غالب (اُردو) نسخہ خدا بخش

تقدیم
فرخ جہلی

حرفے چند

دیوان غالب کے کئی قلمی نسخے خدائے بخش لا برہی میں محفوظ ہیں۔ ذریعہ جلالی صاحب نے ان میں سے ایک کا خصوصی مطالعہ کر کے اسکی تدوین کی ہے اور اس پر تفصیلی حواشی لکھے ہیں۔ اس نسخے کا تعارف اور متن پیش کیا جا رہا ہے۔ مقدمہ اور حواشی اگلی بار۔

—•••••

• • • • •

• •

جناب فرخ جلالی
مدیکو

دیوانِ غالب

نسخہ خطی خدا بخش لاہوری

مکتبہ انصاف نمبر — ۹۲

یہ نسخہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔ تاجی عبد اللہ دود کا یہ قاضی کو کتابت شورش ۷۵۷ سے پیشتر
کے ہے۔ یہی سال ۱۸۴۷ء کے آس پاس کی ہے۔ اب تک قریبوں ہوئی ہے۔

اس دیوان میں غالب کی ایک قدیم غزل حسب روایت قدیم شامل ہے اس میں ایک
شعر شامل ہے۔

تکلف بر طرف نظارگی میں ہی سہی لیکن وہ دیکھا جائے کب یہ فتنہ دیکھا جائے مجھ کو
حضرت عرشی مرحوم نے اور اب کالی داس گیتا رعل نے بہ پیر دی عرشی فتنہ کے بجائے ”ظلم“
کا لفظ پسند کیا ہے۔ چند قدیم نسخوں میں جس میں اشاعتِ اول بھی شامل ہے لفظ ”فتنہ“ موجود ہے۔
فتنہ میں جو حقوق اور شعریت ہے وہ ظلم میں کہاں ہے۔

یاد آیا کہ غالب نے اپنے دور شباب میں ایک شہور اور معرکہ کا شعر کہا ہے
چمیز خوباں سے چلی جائے اسد مگر نہیں وصل تو مستر ہی سہی
یہ شعر خوباں کی طرح مشہور ہو گیا اگر مان لیا جائے کہ بڑے بڑے لوگوں کے مشورے سے غالب نے
اپنے دیوان کا انتخاب کیا اور بعض اشعار کی صورت خود بجاڑ دی۔ اپنے پہلے ہی دیوان کی اشاعت کے
موقع پر غالب نے شعر کے اس متن کو پسند کیا ہے

یاد سے چمیز چلی جائے اسد مگر نہیں وصل تو مستر ہی سہی
قبول عام نے پہلا متن مشہور رکھا اس طرح اس قتل کا چرچا نہیں ہوا مگر مطلوبہ دیوانوں میں آخری
متن چھپ رہا ہے۔

ایک حیرت کی بات ہے کہ جناب کالی داس گپتا رتنا اور ان سے پہلے کے بڑے حضرات غلام
لابریری کے اس نقلی نسخہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں فرماتے۔ جناب کالی داس گپتا رتنا بارہ نقلی نسخوں
اور پانچ مخطوطہ نسخوں کی مدد سے اپنا دیوان غالب مرتب فرماتے ہیں مگر یہ نسخہ خدا بخش لاہریری یا نسخہ
عظیم آباد قاجان ذکر قرار نہیں پاتا۔ میں نسخہ عظیم آباد کو شائع کرنا چاہتا ہوں۔ مالک دہم مرحوم سے بابا تذکرہ
رہا کہ غالب کے نقلی نسخوں کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ بہت برسوں کی بات ہے کہ میں نے غالب پر ایک
مضمون کی اشاعت پر لکھا تھا کہ سرسید اور ان کے بھائی سید محمد کے مطبع کا نام سید المطالع نہیں تھا۔
حضرت عیسیٰ مرحوم نے اپنے مرتبہ دیوان میں ایک جگہ تحریر فرمایا:

”یہ مطبع سرسید کے بھائی سید محمد خان بہادر نے دہلی میں قائم کیا تھا اور

سید المطالع یا مطبع سید الاخبار کے نام سے مشہور تھا۔“

جناب مالک دہم نے اور کالی داس گپتا رتنا نے اشاعت اول کا سر ورق چھاپا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ
”سید محمد خان بہادر کے چھاپہ خانے کے لیتوگرافک پریس میں چھاپا ہوا۔“

اس سے قبل سرسید کی پہلی فارسی کتاب ’جام جم‘ اسی مطبع سے جب شائع ہوئی تو پریس کا نام
مطبع سید الاخبار نہیں تھا بعد کو اس چھاپہ خانہ کا نام مطبع سید الاخبار ہو گیا۔ یہ ترکیب لکھنؤ کے پریسوں کی طرز
پر کی گئی۔ بعد میں جب اس پریس کا نام مطبع سید الاخبار ہو گیا تو سرسید احمد کی کئی کتابیں اس مطبع سے
چھپی رہیں جیسے آثار العننادید، ۴۴ (طبع اول) وغیرہ۔ اور مصنفین کی کتابیں بھی مطبع سید الاخبار سے شائع
ہوئیں جن کی ایک مختصر فہرست آئندہ دی جائے گی۔ ۱۸۴۱ء یا ۱۸۴۲ء میں اس مطبع سے اخبار سیدالادب
بھی چھپنے لگا۔ اس کا موضوع زیادہ تر قانون تھا۔

رب سبر لبہ الہ الرحمن الرحیم و نغمہ بالبحر

نفس فریادی ہے کسی نفیٰ نحر کا
کا و کا و سخت جان ہے مٹنا ہے نہ بوجہ
جذبہ بے اختیار نفیٰ دیکھا جاوے
آگہی دام سنہن جھوٹے رجا ہے بھائی
بسکہ ہنسے لب اس پر ہنسے آتش زہر کا
... کاغذی جی بہرین ہر بیکر تصور کا
صبر کرنا کس کا لانا ہے جوئی شہر کا
سہنہ شہر ہے باہر ہے دم شہر کا
مدعا غنا ہے اپنے عالم نغمہ کا
میں آتش دیدہ ہے حلقہ مہر زنجیر کا

وہ

خزینہ اور کبر نہ آیا بروی کار
آئینہ ز فتنہ کو دیا کس دہشت
منا خواب میں خد کو تجھے ملے
صدا گھر ہے شمعیں جہنم حدود نہا
خمار ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود نہا
جب آئینہ کس گئے نہ زبان نہ نہ کو دتا

بہشت کتب غم دلین سہی ہوز
نہا کفنسہ تے داغ عوب ہر گہلی
بشعش مرنگی کو کھن اسد

کفنسہ ہر کدرف گبا اور بود ہن
بن ورنہ ہر ہاس من گن جو ہن
سرنسہ غار رسوم و قیود ہن

دلہ

نہیے چونہ شیعہ ہم دل اگر ہرا بابا
عشق سے طبع نہ زب کا ہرا بابا
ساوے دوہر کا رہے خود ہر ہرا بابا
غجبہ ہر گنا کہنے آج ہنہ ابنا دل
حالت دل نہ ہر مسموم لکینہ الطور ہنہ
شور ہنہ ناصح نہ رخ ہر ہک جہر کا
دوستدار دشمن سے اجنا دل معلوم
دل مرا ہر ہر نہان سے ہر محال ہر گنا

دلہ
آتش خاموش کیے مانند گویا جل گنا
آگ اس گہر ہر گنا ایسے کہ جوتہا جل گنا
سب آتش ہنہ ہاں عفا جل گنا
کہہ خیال آبا ہنہ و حشر کا نہ صراحت گنا

دل ہر

اس جراف لکھا کون کی کار فرما جس گبا
دیکھ کر طرزِ شاک اہل دینا جل گبا

وہ نہیں بچھو دیکھنا دور نہ دانو کنی بہار
ہیز منہ اور اسہ دیکھ کر بازو بخار دل

وہ

نفسِ شہور کے پردی میں بہرِ عیان لکھ
بہرِ سب سے بسلی سے پرافت ن لکھ
جو تیریں ہنرم سر لکھ سو پر بن ن لکھ
کام بازو لکھ لکھ رہا دندن لکھ
سنت مشکل ہے کہ یہ کام بہرِ آس ن لکھ
آہ جو طرہ نہ لکھ نہ سو طوفان لکھ

نونی ہر رنگ رفیب سر دہن لکھ
زخم نے داؤد ہی گئی دیکھ باہر
جون گل نالہ دل دود جراح محض
دل حسرت زدہ نہا ماندہ لذت وصل
نہی تو آموز فامہ دلہنزار پسند
دلہن ہر گاہ بے ایک نوار دہا باغالب

وہ

عشقِ نبردیشہ طبع کار مردہا
اور نہ سچے بہن ہر مراد گت زود نہا
مجھوئے خیال ابھر فرد فرد نہا
اس دیکھد میں جہوہ کل آگے گرد نہا
دل بہر آگے زود ہے دل کا درد نہا

دیکھ کی بن مرگ جو نہ ناب بہر نہا
نہا زند گجہ مرگ کا کھٹک لگا ہوا
نابہفِ نسخہ ملی دفا کر مانہ ہیز
دل تا جگر کس صل در باہی خون ہیز
جان بے طے کوئی کشمکش اندوہ عشق نہا

۲

اجاب چاره ساز و خشت نگر مسکن
نزد او تنی بجای خیال بهایان نبردن
همه لاشم بکف غلب خسته جانکی بخت
حق مغفرت کبر و عجب آزاد مردن

وله

شعرا چه مرغوب نیست مکن نظر آبا
نمات چه بیک کف برون برون آبا
به پفر برسد به نو مبدی جاوید آبا
کن کشم کو چار اعهده مکن لبند آبا
بوی سبک ملک آینه به مهر فانی
که انداز خون عطین بسلسل لبند آبا

وله

دور بر نفسم وفا وجه نفسی نهوا
بچه به ده لفظ که سر منده منی نهوا
سینه خط سیر سیرا کاکل کشند آبا
بهر زمره بر حرفت دم افمی نهوا
منی چه نهاده اندوه و فاسی جیرونی
و نه شکم بر مرده بر سر راضی نهوا
دل گذرگاه خیال می رسد غریبه هیچ
گر نفس حاره سر منزل لغوی نهوا
منه سیر به وعده کنیز بر مرده و کبر
کوش منت کش ملک باغ نفسی نهوا
کس سر بر روی قسمت که شتاب گنج
همی چه نهاده مر جائن کرده بی بوی
مرگ صدمه بیک جشم کس غایب
تا توانی به حرف دم عیسی نهوا
سبک آرزو زاده القدر حسن باغ فواکف
و نه آب گلدسته بر آینه خود وکی طبعی

۲

بندگی

بیان کیا کہ جو بیدار کا دوسرا ہی مگر کانٹا
 نہ آئی اسطرح غائب ہر مانع سے نالو کو
 دکھانے کا غماش ہے اگر فرشتہ زمانہ نہ
 کیا آئے نہ خانہ کا وہ نقشہ سر پہ جلوہ نہ
 میرے تعبیر میں ہے ایک صورت خراب کی
 او کا ہی گہر میں ہر کوسرہ و پرانے نہات
 غم و سر میں بیان چون کہنے لگے کہ آرزو میں
 تو ہر ایک پر توہ نقشہ خرابی بار ہوا ہے
 بغل میں غم کی بج آج آب کو تیرے ہیں کھینچ دینے
 ہر معلوم کہ کس کا لہو بانے ہوا ہو گا
 نظر میں ہر ہر جادہ راہ فنا غالب

مگر ہر ایک قطرہ خون دانہ سے نہیں مگر کانٹا
 لہا دانیوں میں جو تک حواریہ نہیں کانٹا
 مرا بہ داغ دل ایک خم سرور جہاں کانٹا
 کہ جو ہر تیرے خورشید عالم شب کانٹا
 ہوا برقی خرم سے کامر خون گرم دھن کانٹا
 مدار ایک ہونے پر کیا کہ سرور کانٹا
 چراغ مردہ میں بیجا گور غم کانٹا
 دل اسرودہ گویا حجر ہے پونف کے زندگان
 سب کی خواب میں آ کر شب کی بیجا کانٹا
 قیامت ہر سر شکر آلودہ ہوا میں مگر کانٹا
 کہ ہر سران عمر عالم کے باخراں ہر کانٹا

وہ

نہ تو ایک بیان مانگے سب ذوق کم ہوا
 محنت نہیں جس سے ایک پہریدہ غم
 سراپا ہر غم و ناگزیر غم ہے
 عبادت برقی کی گناہ اور انیسویں حاصل کا

بغیر طرف ہی سناخند نشہ کامی ہی
 محرم نصیر ہے نو بہر نواہی راز کا
 نوادر غیر نظر باہی شیر شیر
 صدمہ ہی ضبط آہ جز مرا در نہ میں
 بین بسکہ چویش بادہ سی نشہ او چہل
 کاوش کا دلکے نغمہ کدے موز
 ناراج کا دشر غم حیران ہوا سد

دہ

شب کبرنی کوز دلی زہرہ ابر آب نہا
 دہان کرم کو غدر بارش نہا غنائی گبر خرام
 دہان خود آرائی کو نہا مونے پردہ کی خیال
 جلوہ ملک نے کہا نہا دہان جہا آب جو
 بہاں سہر شہر جہا آب ہے نہا دہا رجو
 بہاں نغمہ کرنا نہا دہاں شمع نہا جہاں
 فوشر ہے نا حشر دہان طوفان نہا جہاں

بشعہ حوالہ ہر یک طبعہ گرداب نہا
 گر بہر بہاں نہا بائش کف سبلا نہا
 یہاں حج اسٹ ہر تارنگہ ناہا نہا
 یہاں روان فرکان جسٹ ہے خون نہا نہا
 دہان موقوف ناز مجھ بائش گنوا نہا
 جلوہ گل دہان ب طبع نہا احباب نہا
 یہاں زہر ہے آسمان نہا نغمہ کباب نہا

نالیان

دک کہ دوق کاوش ناخسہ بند باب نہا
تہا سبند نرم وصل غبر کو بناب نہا
خائے عاشق مگر ز صہای آب نہا
پہلوی اندیشہ دفع بستر سنجاب نہا
دزدہ روکش خورشید عالم تاب نہا
گم گشت ہر ابرہہ مہر و فنا کا باب نہا
انطبار صہ من اکب دبدہ بخواب نہا
او کی نسل آریہ گر دوز کف سبب نہا

نکھن اس رنگ سر خون نایہ بیگ نہا
نادر دلبر شب انداز اثر نایاب نہا
مفہم سبب سے دل کون ڈاکٹ نہا
ناز سہا نام خاکستہ نشینہ کینہ
کہ کھی اپنے خون نارس نہ ورنہ نہا
آج کب سے پروا نہیں اپنے اسبر و نکی تہا
باد روہ دفع کہ ہر کب حنفہ شریعہ دام نہا
میں رو کا رات غالب کو دزدہ دیکھ نہا

دلہ

خون جگر و دعبت فرکان بار نہا
نور احوال نے آئینہ نمائ دار نہا
جان دادہ ہوا می سر رنگدار نہا
ہر ذرہ مثل جوہر نفع آبدار نہا
دیکھا تو کم ہوئی بہ غم روزگار نہا

ایک ایک قطرہ کا مجھ دہنا بڑا جب
اب میں منہ اور ماتم کب سے آرزو
کھونٹن مہر فوش کو کھنچی ہر کوہ میں
موج شرب حشر و فنا کا بیوجہ حال
کم خانیہ تہی ہم ہر خم عشق و رباب

دلہ

بسکہ دشوار ہر کام کا آسان ہونا
 گر بہ چاہی مگر خزانہ سرکاشت نہ کیجے
 واسی دیوانگی نشوون کہ ہر دم مجھ کو
 جہود از کہ نفسا ہے نگہ کرنا ہے
 عشرت قیل گدہ اہل ثنات بوجہ
 گیتی خاک میں دم داغ نفسا بنیٹا
 عشرت بارہ دل در غم تھا کہ نا
 کی سر قیل کی جہ اوسنے جفا ہے کوہ
 حیف اوس جا کہہ کثیر کے قطع غائب

دولہ

شب خمار نشوون سہ پہر بستہ انداز ہونا
 ایک قدم و حشر ہے درسی دفتر امکان کوہ
 مانع و حشر خراسانی ہی بیسہ کونی ہے
 بوجہ ہمت و کواہی پر دوا استغنا ہے حسن
 ناکہ دل نہ دی اور ان لحظہ دل ہر د
 نا مجھ پادہ صہورت خانہ خیمہ زہ ہونا
 جادہ اجرائی و عالم دشت کا شہر ازہ ہونا
 خانہ مجنون صحرانگہ دے دروازہ ہونا
 دست مہوئی حنا رخ رہنے غارہ ہونا
 باد گارنا ایک دیوانہ شہر ازہ ہونا

الزکری

دوست غمخواری بن میر سب فرما دیجیگا ولہ
 حضرت ناصح جو آدین دبدہ دلی زلف راہ
 بے نیازی حد سے گذر سنبہ بردار کب تک
 آج دمان شمع و کفن ماند جھوٹا ہون
 گر کی ناصح نے ہو قنبد اچھا نہیں ہے
 خانہ زلف میں زنجیر پہاں کی گھنیم
 جے اب اس کون میں قحط غم الف اسے

زخم بک پر نہ ملک ناخن نہ بڑھا دیجیگا
 کوئی تھک نہ تو سمجھا دو کہ سبھ دیجیگا
 ہم کیجے حال ہل اور آب فرما دیجیگا
 عذر مہر قفل آرہی میں وہ اب لا دیجیگا
 ہر جن طعنے انداز جھٹھا دیجیگا
 ہن زلفار وفا زندان سے کھرا دیجیگا
 ہن بے ممانہ دلی میں رہن کہا دیجیگا

ولہ

ہوس کو جھٹکا کار کی کب
 نبی ہاں بیگے ہے مدعا کی
 نواز شہر کا بجھا دیکھا ہون
 کفر بے مایا چاہتا ہون
 فروغ سعد حسن بک نفس سے
 نفس کو مجھ محبط بخود سے
 دماغ عطیہ پر اس نہر سے

نہو ممانہ جھٹکا مفر کب
 کہانی تک اسی سراپا ناز کی کب
 شجاعت بار رنگن کا گلا کب
 تغافل بار شمعن آرنا کب
 ہوس کو باسر ناموسر وفا کب
 تغافل مای ساف کا گلا کب
 غم آوار گے ناسی صبا کب

دستم ده خون و خون گدایی سبزه پیکر
که هر سرخه رنگان آلودست خا پیا

وله

تجلی نذر کرم مخفی هر شرم ناز بی کام
خون غلظه مدد شک و محوی بار بی کام
نهو حسن ثبات و دست رسوا بر فانی کام
نمهر صمد نظر ثابت بی و محو بار بی کام
ذکواند حسن دی این جوهر چشم که مهر آب
جراغ خانه دزد و دیش و کاسه کد بی کام
نه دارا جگر نه جرم فاضل شیر گردن بر
رمانند خون بگفته حق آشنای کام
تشنه زبان لعل لب به بهر بانه بی
مناجس بی نفاض شکوه بدست دبا بی کام
و بی اکبت بر جبین نفوذ و نکت علی
جبهه کا جبهه با عشق هر سر رنگین فانی کام
نفس زبانه کو امان اول غالب مخفی کند بی
عدم شک و فاجعه هر شرم و فانی کام
که دست سجده هر سر و سر فانی حیدر بی کام

وله

گفته اند و شب رفت بهان و جوی بی
ناله اند و شب رفت بهان و جوی بی
زیر و کوب است حزن و زاری آب
بر نومنتاب سبب خاتمان و جوی بی
بله نوطن کو نه من او کسی بوسانی با مگر
ایسے یا فانی سبب و کافر بد جان و جوی بی
و کونم حرف و فاسق نه کن مکرم بی
بغی به پیچید هر سر و سر فانی حیدر بی
پیکر لایم

سبکے دل میں ہے جبکہ شہر جو زرافے ہوا
گر لگا و کرم فرما ہے رہے نعیم ضبط
باع میں بھگوتہ لجا ورنہ سب حال ہر
دایہ امر انہرا انصاف محسن میں ہو
فادہ کی سوچ آخر تو بہر دانالہ

مجھ پر گویا ایک زمانہ مہربانی ہو چکا
شد حسرت میں جسے خون رگ میں نہان ہو چکا
ہر ملک نہ ایک چشم غمزدہ نہ ہو چکا
اب تک تو یہ نوع ہر کہ وہاں ہو چکا
دوستے نادان کہ ہر جگہ زبان ہو چکا

وہ

گلاب میں محو ہوا اضطراب دریا کا
مکرم زندہ ہمن زدنی خامہ فرس کا
دوام کلف خطوط عیس دینا کا
بجے دماغ نہیں خندہ مای بیجا کا
کری ہے ہرین مو کام حسہ بینا کا
ہیں دماغ کہاں سن کے نفا کا
مجھے لگتا ہے مریض خیر دریا کا

گلاب میں محو ہوا اضطراب دریا کا
مکرم زندہ ہمن زدنی خامہ فرس کا
دوام کلف خطوط عیس دینا کا
بجے دماغ نہیں خندہ مای بیجا کا
کری ہے ہرین مو کام حسہ بینا کا
ہیں دماغ کہاں سن کے نفا کا
مجھے لگتا ہے مریض خیر دریا کا

نک کو دیکھ کر نام نہاں اوس کو یاد

جفا میں اسے ہے انداز کار و ناک

فلو من بسک حیرت سے پھر برور ہوا وہ خط جامی بس اس سرشت کو ہوا
اعتبار عشق کے خانہ خرابیہ دیکھنا خبر نہ کہ آہ لیکھنے وہ خطا مجھ پر ہوا

وہ

جب تفریب سوغا رہے محمل باندہا تبشیر شوق نے ہر ذرہ پر ایک دل باندہا
اہل ہنر نے جو کچھ نہ تو خبر ناز جو رہا آئینہ کو طوطا بسمل باندہا
یاس و امید نے یک عہدہ میدان مالک عجز محنت نے طلسم دل حبیل باندہا
نہ بندھے تشریف شوق کے مضمون غائب اگرچہ دل کہوں کہ دریا کو بہر حیل باندہا

وہ

بکندہ زمین ہنر بیکار باغ کا بہن حاد وہیں فستیدہ چلے لالہ کے دماغ کا
نیلے کی کچھ طرفت انوش آکھیں کنبیا چلے عجز حوصلہ نے خطِ اباغ کا
مازہ نہیں ہے نہ فکرِ سخنر مجھے ٹریا کی قدم ہنسے دو در جہانغ کا
بیل کے کار و بار پہ ہر خستہ مالک کہنے ہر حکو عشقِ خل چلے دماغ کا
سوار بند شوریہ آراد مہم جو ہے بر کیا کینہ کہ دل چلے بعدو چلے فراغ کا
بے خون دل ہر شہ من مع شگہ غار یہہ سکندہ خراب سری کے سراغ کا
باغ شگفتہ شراب طرٹ طے ابر بہر ٹھمکہ کسک دماغ کا

فہامی

دل

و دوسری جبین جبین بر عم بنیان سبھا
 یک الف پیشتر نیز صفای آئینہ ہوز
 سحر اسباب کفر و خوار و مست و جہم
 بدکھا نے نہ جا داوسی سرگرم خرام
 عجز سے اپنے بہر جاناکوں بد خو ہوگا
 سفر عشق نیز کے ضعف نے راحت طبعی
 نہاگر زبان مرہ بار سر دل نادم مرگ
 دل و باجائی کون ادس کو دفا دار اسد

راز مکتوب پہ بہر بطن عنوان سبھا
 جاک کرنا ہنس مزب سب کر کہاں سبھا
 اسقدر نمک ہوا دل کہ مہر زندان سبھا
 روح بر بر قتل غنی دبدہ حیران سبھا
 نبض سر سر نبض سر شعلہ کوزان سبھا
 ہر قدم پہ کومز اپنے شبنان سبھا
 دفع بیکان فضا اسقدر آسان سبھا
 غلطی کر کے جو کافر کو سنان سبھا

دل

بہر مہجہ دیدہ شرم باد آبا
 دم ہاتھ نہ قیامت نے ہوز
 سنگی ماسی تمنا
 عذر و اماند گی اسی حسرت دل
 زندگی بے سیر گزرجے جانے
 آہ و جراث فریاد کہان

دل جگر نشنہ فریاد آبا
 بہر نہر ادف سفر باد آبا
 بہر نہر گنگ نظر باد آبا
 نالہ کرنا نہا جگر باد آبا
 کہوں نہرا راہ گزیر باد آبا
 دل سے ٹٹ اکئی جگر باد آبا

پر پزیری کوچ کو جادو ہے خیال
دل پر کسند گم باد آبا
کہا ہے رخصوان سے ٹھہری ہو گئی
گھر نہرا حد میں گر ناد آبا
کوئی دہرا نہ سے دہرا نہ ہے
دش کو دیکھ یکے گھر باد آبا

میںے محنون بہ تر کسب میں اسد

سنگ او نہ بان نہ کسر باد آبا

بخت و انگلی مر دکان کا
ز بارت کدہ ہنس دل آرزو دکان کا
میں نا امیدی نہ بد کہا نہ
میں دل میں زنجیر وفا خور دکان کا
تو دوست کو کامیاب نہ ہو ان
اوروں پہ ہے وہ علم کہ مجھ پر نہواں
چوڑا نہ خنک کبطع دست نفا نہ
خوشبہوز او سکی برابر نہواں
لطفی بہ اندازہ ہنس ہے ازل سے
آنکھوں میں ہے وہ قطرہ گدگد نہواں
جست کہ نہ کہ نہا نہ بار کا عالم
میں سر دل آرزو کہ باہر خوشی میں
میں مفقہ فتنہ محشر نہواں
در بانی مجھے تنگ آئی ہے ہوا
یعنی سب نفوق سکر نہواں
جارتی نہاں راغ جگر ہے ہر شخص
مرا سر دامن ہے ہر ہر نہواں
آئندہ جاگہر سند نہواں

دلہ

مرا

رشتہ ہر شمع خار کھوٹے فانوس نہا
کس قدر بادرب ہلاک حسرتِ باؤس نہا
دل بدل ہوئے گویا بکرباؤس نہا
جو کہ کہا باخون دل نے بنے کپوس نہا

شب کو مجلسِ فرد ز خلوتِ ناموس نہا
مشید عاشق بے کون شمعِ ادھی چرنا
حاصلِ الفت نہ کیا خبر شمعِ آرزو
کہ کھوئی بجائے عکسِ فراغت کا بیان

دولہ

صاحب کو دل نہ پیسے یہ کتنا خور نہ
اوسکی خطِ نہیں ہے ہمہ مرا تصور نہ
جھیل بہ نار تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
ہمہ شمع کشتہ درخوڑ محفلِ نہیں رہا
شاہانِ دست و بازو ہی فانوس نہیں رہا
بہانِ امتیاز ناقص و کاماب نہیں رہا
خبر از لگاہِ اب کو ہی حامد نہیں رہا
لیکن نہ رہا خیالِ بے غافل نہیں رہا
حاصلِ سوائیِ حسرتِ ہی حامد نہیں رہا
جند نہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

دولہ

آئینہ دیکھ اہم مونسہ کیجے رہ گئی
قلمہ کو اپنے ہاتھ بے گردن نہ ماری
عوضِ نیاز عشقے فایب نہیں رہا
جاتا نہیں داغِ حسرتِ سیسے کے ہو جی
مرنے کی ابدل اور ہے مدہر کہ ہن
بر رویِ ششِ جب در آئینہ باز ہے
و اگر دبی ہر خون نے بندِ نقابِ حسن
گوئی نہ رہا ہن نہ ستم ہاں روکار
دیسے ہوائی کشت و فاش گئی کہ وہاں
بہرِ عشق بے سہر ڈرنا مگر اسد

دشمن کین کرد او کفر سے اخلد صفت و در عیب کینے سے کدوہ بامہر کف آشتا
 دزد و زبانی غوی خانہ کینک سے گردش مجنون پنجیم کی لبلا آشتا
 شوق پرستان طراز باز نس ارباب عشق در محو دستک و فطوہ در با آشتا
 مہر ایک اور آفت کا لکڑاں لکڑی سے عاقب کا دشمن اور آوار گے کا آشتا
 سکوہ سے رنگ ہمیکر نہا جا کھے ہزار افراس اور آئینہ میر آشتا

کو کین نقاش یک نشانی نہیں ہے
 سنگ سے ہمارا گم ہونے پیدا آشتا

سہرہ صفت نظر منہ سے قیامت سے و در کر عیب جنم حیدر پر احسان مرا
 رخصت یاد مجھے پر کہ مبادا عالم شہر جبر سے ہو طار غم بنیان مرا

و در

خانک بونہ نامہ خود آرا ہے در زینت انشانہ مہاسیر طرہ کہاہ کا
 بزم قدم سے عین تر تنہا کہ کہ رنگ صید ز دام حب سے اسن دام کاہ کا
 رخت از قبول کر کے عیب سے شہر منگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا
 مقتل کو کس ن دے جانا و نیز کہ ہے ہر کس خیال ہم ز دانش گناہ کا
 جان در جہاں یک گنہ گرم ہے آسہ جروانہ مر وکیل شہر داد خواہ کا

لغاف

طفت نہ کثرت جبرہ چہ از این سکنے ۲۰۴
 حرف خوش در باطن خود را بی محل
 چہ زنگ بر آئینہ باد بہاری کا
 جہاں سب سے بڑا باطل ہے خوش باجی کا

در

عشرتِ فلوہ ہے در باطن فنا ہو جانا
 تجھے قسمت میں بہر صورتِ فضل اکہ
 دل ہوا کشمکش جا رہے رخصت میں تمام
 اس جفا سر پر ہیں محروم ہم السالک
 ضعف ہے اگر بہ بدل بد ہم سرود ہوا
 دل ہے شائبہ بر انگشتِ خلیے کا خراب
 ہے مجھے ابر بہاری کا برس اگر گھٹنا
 اگر نہیں ٹھٹھ کا کوئی سر کو جب تک ہوس
 تجھے ہے جبرہ ملک فزونِ غائب
 ناکہ تجھے پہلے اعجازِ ہوائی مفصل
 درد کا حد ہے گدازنا سر دوا ہو جانا
 شہ لکھا ہاں کہ بننے ہے جدا ہو جانا
 مٹ گیا کہیں سے من اس عقدہ کا دوا ہو جانا
 اس قدر دشمنی اربابِ وفا ہو جانا
 بادِ آہ میں پانے کا ہوا ہو جانا
 ہو گیا کوشِ سبنا خستہ کا جدا ہو جانا
 رونے رونے غمِ فزون میں فنا ہو جانا
 کہیں ہے اکثر رے جوں صبا ہو جانا
 جھٹک جا ہی ہر رنگ میں دوا ہو جانا
 دیکھ بہ ہر سٹ میں سبز آئینہ کا ہو جانا

ردیف الہی الواحدہ

بہر ہوا دفت کہ ہوا لکھت مومِ شراب
 دی بطریقی کو دل دہشت شتا مومِ شراب

سایہ تاک جن کو نچرے ہوا موج سحراب
مترک گندرج بہ بہرے بالی ہا موج سحراب
موج سینے کو اکبر نفس ہوا موج سحراب
موج ملک موج لفظ موج جا موج سحراب
وہی ہے سخن بدم آب بجا موج سحراب
شہر رنگ سر ہے بالی کث موج سحراب
ہے تصور من زس جوہ نام موج سحراب
سکہ کہنے پر سر نودنا موج سحراب
موج سبزہ فوجتر ہے نام موج سحراب
رہبر فطرہ بد رہا ہے خون موج سحراب
بہر ہوا وقت کہ ہوا بالی کث موج سحراب

بہر ہمت وجہ سپہ شہ نہ باب عجب
جو ہوا فوجی بہرے سا کہنا ہے
ہے بہرے ہرے نہ کو کم نہ عجب کہ ہے
جاہ موج اوٹنے من لوفان طرح ہے
حسد روح خانیہ جگر نشہ ناز
سکہ دور ہے ہر آنک من خون ہو کر
موج ملک سے جواخان گذر گاہ خیال
نہ کہ پردہ من ہر موندنا ہے دماغ
اکب عالم ہے لوفان کتب فصل
شعخ تہد سینے پر ہے کو کم ملک
خون اور ہے من سر ہے جو ملک کہ ہے

روایت ان

جن کو کوئی بی در خور عقد نہ انگشت
خالی ہے دیکھد کہ ہوت سحر انگشت
نارکت کو سر سے حرف ہر انگشت
دلا الہی

افسوس کہ دندان تاک زدن نکتہ ہے
کافی ہر ہر نہ ہے جیل کا ندنا
کھن ہنسہ نورش دل سے سخن گرم

رہا گوئی تا جانت سداست
 جگر کوئی عشقِ خو نابہ مشرب
 علی الزعم دشمن سر شہید و فاقون
 نہیں آسودہ برک اور اک مہینے
 نبذ کے کوئی ہے کہوئی انگہیں غاب
 ہر ایک روز مرنا ہے حضرت سداست
 کہی ہے خداوند نف سداست
 مبارک مبارک سداست سداست
 نجات ہی نہ ہر گز صورت سداست
 بار لای ہر ہے بالین پہ ایسے بر کوفت

دو

آمد خط سیر ہوا سر و جوازا ر دوست
 اہلِ ناصفت اندیش خطِ نون کر
 خانہ ویران سب سے جہت تماش کچی
 عشقین بدلہ رشت غم نے بار اچھے
 چشمہ مار و دشمن کہ او سن بدلہ کاوند
 غم جوئی کرنا ہے مجھے برکش او کی جرم
 تاکہ میں جانوں کہ ہے او کیسے رہے ان
 جبکہ میں کرنا نہیں اچھا سنا کہ ضعف و ناخ
 پیچ پیچہ جگوں نہ دیکھ پانا ہے اگر
 دود شمع کشتہ نہانت خطِ خراب دوست
 کون لاکٹا ہر ناب جوہ و دہار دوست
 صورتِ لفظم قدمِ منہ زلفہ زلفار دوست
 کشتہ دشمن سے منہ آ کر راجہ تہنجا دوست
 دیدہ پر خونِ مہار آبِ نوحہ ر دوست
 نہ لکھت دوست جو ہے سر کوئے غمخوار دوست
 محکوم و تباہ ہر بیم وعدہ و دہار دوست
 سر ابر ہے وہ جہت زلفِ غمبار دوست
 نہیں کہ کرنا ہے بیان شوخ و نفار دوست

مهر بانجی دشمنی که شکایت کنی
با بیان کیم سراسر لذت آرد و دست
بدخلف اینچه میجی چو سینه آبی از
چه رو لب ز سر من غالب ز لب ملارود

رو لب ز لب المومنه السازبه

کفن من بند لب بر لب دگر بر لب
تقریب کافون حلقه بیرون در بر لب
آنامی اکب باره لب بر فتن کجاست
نار نفس کند شکار اثر بر لب
ای عاقبت کن را ای انظم حال
سبب آید در لبی دلوارد در بر لب

در

لوم بر لب عشق چهار دار من
اجا از نو فوسجا کجا علاج
چراغ غار

نفس با تن از رو به با هر کهنج
اگر شراب بنی انظار سوغ کهنج
کعبه ای سنی تلاش و بد بنو جه
برگت خار می آید به جور کهنج
تجلی عبادت را حق بی انظار ابدل
کجا بر کس است که دمار بر کهنج
نه حرف می هست انکار کس
کجوتی دل و چشم رقیب سوغ کهنج
بیشم غمزه اواز حق و دلیت ناز
شام برود و زخم جگر به فخر کهنج
تبر من قدح من می پدید آتش تبیان
بموتی سوز کباب دل سمند کس
کس لا اذنا

حسن غمره بکن کسر سب چه شایم بعد ^{درد دل} بار می آرام سرین ایلب و فامی بعد
 منصب شایسته بکنی قابل نه را
 شمع بچشم بر نور دامن سی دمان اوینا
 در خور عرض شهنش جور بعد کو جا
 معی خورن ایلب حنجره بکنی آغوش و دایع
 کون تو را معی حرف می مرد آگن عشق
 غم بر من نه که آتش شهنش دنیا من کوی
 آبی معی بکنی عشق به رونا غالب

دولف اراد

جدی جوین نیمه سب نظر در و دیوار
 دفر استک نه کانت نه کانی بدست
 نهین معی سب که سکر نوید مقدم یار
 موی معی کف دراز رانی می جلوه
 جوهر می سر سودای انظار نوا
 هجوم که به کاس مان کب با معنی
 لنگه شوق کوین بال و بر در و دیوار
 که جو با بر در و دیوار در و دیوار
 گنجی خند قدم شهنش در و دیوار
 که دست معی مرغ کوین بر در و دیوار
 که من در کانی مطامع نظر در و دیوار
 که در شهنش معی باون بر در و دیوار

ده آرد ما میسب به من ز سبب سبب
 نظر من بکسی برین سبب گریه آید
 نه بوجه خودی و نه بعلت مقدم سبب
 مگر که سر کفایت چنین زمانه من
 کمون جگه نه ناب رخ بار و بیکند
 آتش برست کین من املا شد
 کجا بروی عشق جهان عام و جدا
 آنا هر چه شد کوه بر خوشتر شد
 ثابت هوا به گردن منابر خون خنجر
 واحد ناله بار نه کین سبب سرمانند
 یک جان به من آب منام سخن نه سبب
 زمار باند سبب عهد دانه نور دال
 ان آید بوسه با کوی کین را گم
 کجا بد جان هر چه سبب که آید من سبب
 گریه منی سبب برنی منی نه طور بر

چون فدا در دلدوار بر درو دلدوار
 همش روی من هم دیکند درو دلدوار
 که ناچیز من بر سبب سبب درو دلدوار
 حرف زار محبت مگر درو دلدوار
 جفا من سبب حقیقت دیدار دیکند
 سه گرم ناله من شراب دیکند
 رنگ من نگویند سبب آزار دیکند
 مر نام من او سبب مانده من نوار دیکند
 نریزه من موج می سبب ز فدا دیکند
 حکم هر چه شد آزار دیکند
 کین غبار طبع خردبار دیکند
 ره رو جلی من راه کو هموار دیکند
 جی خوش هوا به راه کو بر خا دیکند
 طوطی کا کس سبب زنگ دیکند
 دین من باد نه طرف فدای دیکند

که بگوید

سبب زاده غائب نور دیده حال من ۲۱۳
باد آگ مجھے خبر دے دو اور دیکھ

دہ

لڑنا ہے مراد دل رحمت میر در خان بر
میں محض فطرت شبنم کو ہو خار جہان بر
بجز پوری حضرت دلف بلبہا پر خانہ آراہی
سبب دیکھ دعوت کے بہرے ہر زندان بر
فنا لہم در سن خود مجھے اور سن زمانہ سے
کہ مجھ کو لام الف کھنہ تہا دیور ولسنان بر
فراغت کس قدر رہنے مرے تھے تو نہیں ہم سے
بہم راصل کرنے بار ماسی دل کشد ان پر
کہ رفت حبس سے کسے نہ ہو وی مہر عنوان بر
نہیں لہم الف من کو طوار باز اب
مجھے اب دیکھد ابر شفق آلودہ باد آبا
کہ رفت مہر آتش پر سے شمع نمان بر
بجز بردار نشوئی نازک باقی رہ جوگا
قبض ایک ہوا شند خاک کشید ان پر
نہ تر ناصح سر خاک کی ہوا اور سن ہے شدت
سہارے ہر نوا آخر زور چلائے رہبان بر
مغیر آب ہر جامندہ کا با ناسی رنگ آخر
ہو اجاں مرد دہر مجھے داغ بلیک آخر

دہ

جن کو دیکھ کر کس کو کو مومانی
گر جان چاک خوی ہوں ہر مہر گدن بر
برنگ کاقد آتش زده نیرنگ میناں
ہزار آئینہ دل باندھے ہر مال آفت خشنین بر

شکست بچو عیش و رفته کجا کجا نغمه های
 شمع زده کو سبچ می بایم زدن از زنی بر
 هم آوردن بایب رنج آشنایان دشمن که گشته
 شمع مهر که نیست بگدازیم از زنی بر
 فنا گویند از شنای بر اینجی حقیقت که
 فروغ طالع خاست که بر موقوف کلن بر
 اس بسل هر انداز کا فانی که گشته
 که متوق ناز از خون در عالم می آید بر

د

شکست بر طرف طبعی که چست از لب آخر
 شکست بر مصطفی سر برین که فواید بجز عالمی بر

د

فانی که چو بختان که مانند صبح و مهر
 بی ناز و صفت نزار از دست رفته بر
 بنیاد جگر بر بدن خاک بهر نهمیز
 حریف صفت شکست نهی نسون نیاز
 نهو پیر به جهان نوزد و هم وجود
 دصال عبودیت نشانی بر دماغ کمان
 هر ایک ذره جانانی که آفتاب بر
 نبوده دست منی نه تجزین غائب
 بی دماغ عشق زینت جیب کفن نوز
 چون ملک فروز تر نوز دماغ کفن نوز
 خیاره کنیز به لب بیداد فانی نوز
 در بول پویای که عمر خضر دلاز
 نوز شمع تصور من به شب و روز
 که دجی استه انتظار که بر دلاز
 گبی نه خاک می بر جوی عبودیت ناز
 جهان به کاسه گردن هر یک خاک انداز

مهر ناز

دین شہر بن مز جابیشی کنبہ ایدل کنبہ ہی ہوئی خوبان دل آزار کہ پاس
دیکھد ننگو چہرہ سکہ نوکانی خود بخود ہر چہرے ملک کشتہ دسنا کہ پاس

مرگ ہور کہ سناں و حشہ ہی ہے
بہشتا ادسک وہ اگر نیچے دیوار کہ پاس

و اہب اللہ

نہ ہوئی افسر جو ہر طرادت سرہ خط ہے لگا دی خانہ آئینہ مز دوحی لگا رانش
فروع حسن سے ہوئے ہر ملک شعلہ علق
نہ نکلی شمع کہ پاس لگا لے اندہ خالشن

و اہب اللہ

جادو رہ خور کو رفت ہر ہر شمع جریعہ دار نامہ ہر ماہ نو سبے آغوش و داغ

و

دفع تھا کہ ہے ہی کو جادو دانت شمع ہوئی ہر آتش ملک آب زندگانے شمع
زبان اہل زبان من ہر برگ خاموشی نہ بات بزم مز روشن ہوئی زبان شمع
اکی ہے حرف باجی شمع فہ تمام بطر اہل قاصد ہے نہ خوانے شمع
غم اسکو حسرت بردانہ خامی ای شمع نہیں زربے سے ظاہر ہے ناخوانے شمع

ملی قنل

نہیں خراب ہے روح اسہوار کرتی ہے ^{۲۱۷}
 نہ داغ غم غنیمت کی بہار نہ دھم
 جیسے دیکھنی بالین بار ہر جھکو
 بسم رب سب نہیں آئے دواع کوس
 قلم ہے دل کہ نہ تہ نہ ہم اکبر جگس
 اسے جلوہ بزمی باد و پر پرف ناسخ
 شکستہ ہے سید ملک خزانہ سب
 اسے ہے دل پر سے داغ بد ملک
 مجبور مان ملک ہوئی ای اخبار
 اسے نامانی نفس شہد بار حیف
 روانہ الفی

روانہ الکاف

زخم ہے چہرہ کین لعلان ہے پروا
 گرد راہ بابر سمان ناز زخم دل
 جھکو اوزانے ہے جھکو صاف ہو جو
 شور جولاں نہ کن رہ کر کہ کد کد
 دلو دنیا میں سے زخم جگر کے داہ داہ
 جو راجا ناسخ مجروح عالمی حیف
 غیر کے منت نہیں ہو گئے نو فر درد
 باد میں غالب نہیں دن در جہنم
 کہ فرہ ہونا اگر نہیں میں بہر ہوا
 در نہ ہونا ہر جہان میں کدہ ریدانک
 نالہ کدب کا درد اور خندہ کا کد
 گرس خد سے زخم کو جہ در بانک
 باد کرنا ہے مجھے دیکھیں جہ و صبا
 دل طلب کرنا ہے زخم اور مانی
 زخم شک خندہ قائل ہے سنا
 زخم ہے کرنا تو نہیں بلکونے جہان

وز

ادا کو چیدی ایک عمر اثر ہوئے کف ^{اور دلف} کوئی جنساں شیری زلف کے سر ہوئے کف
 دام پر موج میں ہر حلقہ صمد کا گشت
 دیکھیں کب گزرتے فطرین بر کمر ہوئے کف
 حاکم کب رنگ آؤں خون جگر ہوئے کف
 حاکم ہو جائے ہم ٹکڑے خبر ہوئے کف
 ہم نے مانا کہ تیرا فک نہ ہوئے کف
 جزوہ غوری ہے نہیں کونسا کف
 من بہر من ایک غائب ہے نظر ہوئے کف
 اکبر نظر پیش نہیں زلف سینے غافل
 گرمی بزم ہے ایک نعل نسر ہوئے کف
 غم سینے کا بسہ کس سے ہو خبر ہوئے کف
 شمع ہر رنگ میں جلتے ہے سحر ہوئے کف

اور دلف لکھتے

اگر کچھو کچھ یقین اجازت دے نا مانگ
 بقیہ بھر کب دے نا بدعا نا مانگ
 آنا ہی داغ حسرت دل کا شمار بار
 میرے گنہ کا مجھے حساب بخدا نا مانگ
 ردیف اللہ

جے کفہ رنک زب دلفانی گماں
 بدبکے کار و بار بہرین خندہ نا گماں
 آزاد ہی نسیم مبارک کہ طرف
 ٹوٹے پڑی ہیں حلقہ دام حواس گماں
 جو نہاں موج رنگ یکہ دہر میں رہ گیا
 اولوی نالہ ہی لب جوین لڑائی گماں
 خوشی لڑاں حرف سب کاکو
 رکنا ہوشتا ہے کل سہ بیباکی گماں

اکلاد اراک

اسجا رانے جیسے اپنے ہرن بے بہار
 شرمندہ رکھنے میں فوجی باد بہار سی
 سلوک سے ہر جہوہ حسن غور کج
 سب سے جہوہ گاہی بہ دھوکا کج کل
 غلاب مجھے ہے اور کج ہم آنکھ آرزو
 غم نہیں ہونا ہر آزاد و شوہن از نفس
 محفلین ہر کس کی کھفہ باز خیال
 باوجود یک جہاں منانہ بدامنی نہیں
 صنف کج ہی نہ قناعت کج نہ ترک جستجو
 دایم الجیس اسیر میں لاکھن منامہ اسد
 مراد فب ہر نفس طر سی گل
 بنائی ہے شراب و دل بے جوانی گل
 خون سے مچے لگا ہن رنگ ادا گل
 بے اعتبار دوڑے ہے ایک در فغانی گل
 جسک خیال ہے کل جب فغانی گل
 ہرن سے کراہے ہن روشن شمع نام خانہ ہم
 ہن ورن آواز ہے ہر کتب بن خانہ ہم
 ہے چراغانی شبنان دل بردانہ ہم
 ہیں دہاں تکہ گاہ ہم مردانہ ہم
 جاننے ہن سب پر خون کو زندان خانہ ہم
 در دلف المنی

خداداد ہر دل بستے فراہم گر
 تجو د بار غیر میں مارا دین سے دور دور
 نہ خلفہ نامی زلف کہیں میں شمع اسی جدا
 شمع خانہ زنجیر خبر جدا معلوم
 رکھائی ہے خدا نے مچے کجے کجے شرم
 رکھ لہجو مرد و عورتی دار کسکی کج شرم
 در دلف المنی

نہ خوف نہ ہی ایک خواب غریب کے در غالب بہ خوف ہے کہ کہانے ادا کروں

وہ

نہ اور وہ دھماکے کہان	وہ شب در در و ماہ و سال کہان
نہ کار و بار نشون کہے	ذوق نظارہ جمال کہان
نہ دل سے دماغ بھی نہ	نہ بودای خط و خال کہان
نہ ایک شجر کے تصور سے	اب وہ رعنائی خیالی کہان
نہ آسماں نہیں لہو رونا	دل میں طافت جگر میں حال کہان
نہ جہر و فخر خاند عشق	وہان جو جاوید گرہ میں مال کہان
نہ نام و نسب کہنا ہوں	میں کہان اور رہے وہاں کہان
نہ محبت ہوئی فوا غلاب	وہ عناصر میں اعتدال کہان

وہ

بر کجا خاک افسر گل کے گلشن میں نہیں	ہے کہان نہ کہ پہر اپنے جو دامن میں نہیں
خسے ای کویہ کہ باقی ہے تن میں نہیں	برنگ ہو کر اور گلوں جو خون کے دامن میں نہیں
ہاگی میں صبح اجڑائی کھانا افساب	فرہ اور گلی گھر کے دیواروں کی موزوں میں نہیں
باہر سے تار کی زندان غم اندہ ہے	ہنسہ نور صبح سے کم ہے روزانہ میں نہیں

ادبی نثر

روتی ہنسے وہ پیش خانہ و پرانی سے
 زخم سوانہ سے مجھ پر جاری کا پھٹن
 بسکہ میں ہم ایک ہیں نازکے ماری ہوئی
 قطرہ قطرہ ایک چولاہے نے ناکور کا
 ہونٹ اصف غریب کیا نازانے کے غم
 بے گئی بس فی کے غم فلزم اس کی مری
 تہی وطن ہونٹن کی غالب کہ ہو غم غم
 انجمن نے شمع ہر کر مٹی خرم میں نہیں
 غبر سب سے کہ لند زخم کوزن میں نہیں
 جلوہ ملک کے لوگ اد اپنے مدفن میں نہیں
 خون بہہ زون در دے فانی مری میں نہیں
 فدیہ کہ چہ کہیے کہ بہر کنی شمع مری میں نہیں
 بوج می کے قلع رک مینا کی گون میں نہیں
 بے تکلف مہر ہشت کر دکھن میں نہیں

دلہ

عہد ہے سر مدح ناز کے باہر نہ آسکی
 حلقہ میں چشمہ کٹ وہ لبوں دل
 من اور صد ہزار لوائی جگر خراش
 ظالم مری کھن سے مجھے منفک بنیاد
 گرا ایک اور ہوا دوسے اپنے فدا کون
 ہر ناز زلف کو گدے سر سدا کون
 نوادر ایک وہ نہ شنیدن گدا کون
 جے جے خدا نکر وہ بچے جو فدا کون

دلہ

ہر سے کس جاؤ ہونٹ ہے پر سنے اکیدن
 خود ادع بنائی عالم اسکان ہنو
 وہ نہ ہم چہرہ نیچے رکھو عذر منے اکیدن
 اس بلند کے لغو بن مز جے بسنے اکیدن

نور کے پیچھے نہیں ہی لکھنے سمجھتے تھے کہ یہاں
 نغمہ کی غم کو ہر اہل غنیمت جانے
 وہول و بے اداس سرا بانازہ کا نشوونما

رنگ لاوگی ہمارے فائدہ مہینے اکیدن
 بے صدا ہو جائیگا سب سے سہجے اکیدن
 ہم سب کو بیٹھے غلاب بیٹھ سکتے اکیدن

-۱-

مہربان ہو کے بدلہ دے جا جو حریف
 ضعیف مزطفیٰ اغیار کا شکوہ کی جھل
 نور میں ہی نہیں لکھو ستم گور نہ

میں کی دقت نہیں محسوس کہ ہر آہی سکون
 بات کہہ کر نہیں بیٹھے لاوٹا ہی سکون
 کی قسم ہے نہیں مٹنے کی کہ یہاں ہی سکون

-۲-

خانہ دشت نور و کعبہ تدبیر نہیں
 شوق اور دشت مزدورانی ہر جگہ کہ خیال
 حسرت دشت آرازمیر جانے ہے
 رنج و مصیبتی جادو دوزارہ رہو
 سر کھینچا ہر جہان زخم سرا جہاں جی
 جب کہ رخت بیابان کے کنارہ دی
 شائبہ انجانبہ عقیقہ ہر محل ناسخ

ایک حکم ہر سبج باؤغیر زنجیر نہیں
 جادو غیر ارگہ دیدہ رخصت ہر نہیں
 جادو راہ فنا جردم سنشیر نہیں
 خوش نہیں گزارد زبونے کش ناخیر نہیں
 دشت رنگ با دوزارہ تغیر نہیں
 کوئی تقصیر بخیر خجست تقصیر نہیں
 آب بے بہرہ ہر جو مقصد ہر نہیں
 غنیمت نام نہ

جانسپاہر شجر بہہ نہیں
جامی حاتم جھنڈ نہیں
دزدنہ پر توہ خورشید نہیں
ورنہ مرجانہز کچہ بہہ نہیں
غم محرومی جاوید نہیں
تکوینے کے بہر امید نہیں

عشق نامہر ہے نو مہدی نہیں
سلطنت دست بدست آئی بیٹھ
جھنجھکی شہرے سامن وجود
راز مشون نہ رسوا ہو جاوے
گردش رنگِ طرب سے ڈرتی
جگتے ہیں جسے بہر امید ہو لگ

دور

توہلی گئے مانند ملک کو جاوے دہراہی
سرور ہی باد صفا آزاد ہی افراہی

برسکال گریعہاں دیکھا جاوے
الف کل ہے غلط ہی دعویٰ داریگا

دور

ہیں جمع سودا ہی دل چشم میں آہی
خیابان خیابان ارم دیکھتے ہیں
سودا میں سہر عدم دیکھتے ہیں
فحاش کہ فن کو کم دیکھتے ہیں
تجہی کس تھا ہے ہم دیکھتے ہیں

مفرد ملک و بدہیز سمجھو یہ کیا ہیں
چہاں ہر انفس قدم دیکھتے ہیں
دل آنکھن خاک کنج دہن کے
ہر ہی سرو قامت ہے اکب قد آدم
نمات گواہی کو آمہہ داری

سہ انخ نف نالہ نچے داغ دلے
 خیا کفر انک ہم ہمیں غلاب
 دوارا بہ بدی ہی ادسے منظور
 وعدہ شون کشتن نر خوش حال کشتن
 سہ پہنچے مٹھوں کے کمرھے عالم
 فلوہ انجا بر حقیقت میں ہے دریا کین
 حرب اب ذوق خزانہ کدوہ طافت
 من جو کینا ہنسے کہ ہم لکھتے فی باب ہزار
 حکم حکم اے لطف دروغ آنا ہے
 صاف دردی کش جہانہ خم میں مملوک
 ہون تیرے مضاف فرقیہ غلاب
 نالہ جہ حسن طلب ای سہم اباد ہنس
 عشق مودری عشق گدہ خسرو کی خوب
 کم ہنس وہ ہی خزانہ میں بہ دست معلوم
 اہل ہنس کمر طوفانی حواری کشت

کشتہ انک نقش قدم دیکھتے ہیں
 تھان ہی اہل کرم دیکھتے ہیں
 خبر کی بات کمر جادی نو کچھ دور ہنس
 مزدہ فلف مقرر میں ہے جو کمر کور ہنس
 لوک کھنڈ میں کہ ہر ہر میں منظور ہنس
 کھو نقیب تک فرنگی قلعہ کور ہنس
 عشق ہر عہدہ کے کو شش بخور ہنس
 کس رخوت سے کھنڈ میں کہ ہم کور ہنس
 تو نفا فلف میں کور لکھتے مقرر ہنس
 دلی وہ بادہ کافر دہ انکور ہنس
 مہر دعوی بہ بہر محبت ہے کور ہنس
 ہے نفا فلف جفا سکودہ جہاد ہنس
 کھو ہنس کونامی فرما د ہنس
 دشت ہنس ہے عجیبہ عشق دگر باد ہنس
 نقطہ مروج ہم از سبب اسناد ہنس

الر

عین کھنکھاس دلاہ بہت نیکوئی ہے
 دلی محرومی نسیم دیدار حال و فا
 سب کھل کے غلی بندگی ہے گل جن
 نفی ہے کرنے ہے اثبات تراوش گویا
 کم نہیں جلوہ گریہ میں نہیں کوئی ہے نیست
 کرتے کس مونس ہے پر غیب کے کتب غائب
 قیامت پر دین لیے کارنت قبر میں آنا
 دل ناکف ہوا کسی رحم آتا ہے مجھے نہ
 دل لگا لگا گیا او کو کوسر تنہا بیٹنا
 من زوال لادہ اجزا از پیش کشام
 ہو گئے ہے غبر کے نہیں بہانے کا دار
 تہیہ فوسن کو صبا باندہ ہے
 آہ کا گنہ اثر دکھا ہے
 میرے فرحت کے مفاد ابی عمر
 فہم ہے ہے رہائی معلوم
 اکبر افغان سر رکندر باد نہیں
 جانتا ہے کہ جن طائفہ فریاد نہیں
 مردہ ای مرغ کہ گندار میں صبا نہیں
 دی ہے جابی دینے اور سکودم لگا نہیں
 یہی نقش ہے دلی اس قدر آباد نہیں
 ٹھوکیے مہرے بارانی وطن باد نہیں
 تعب ہے وہ دلا نہیں ہوئے راز میں
 بگڑ گم اوس کا فر کو الفت از میں
 بادی اپنے جسکے کہہ میں بائی دا نہیں
 مہر ادون سر چراغ گندار بار نہیں
 عشق کا اور سکون ہم ہزاروں پر نہیں
 ہم نہیں مضمون کے ہوا باندہ ہے
 ہم ہر ایک اپنے ہوا باندہ ہے
 جن کو با بکنا باندہ ہے
 اسک کوئی سر دبا باندہ ہے

نیکو گویا ہے داند گم
 غلطی مضامین بو چہ
 اہل تدبیر کے داماند گن
 سادہ پرکار ہیں خیال کہ اسے
 دامانہ سنف کم آزار ہے بکن اسے
 دہلا گئی سر دوش بر زنا دہر نہیں
 دکن خازن حسرت دیدار کر کج
 مدنیہ اگر نہیں آسن نو سہیل
 بے عشق عمر کٹ نہیں سکتے سزا دہن
 خود بد گئے کہ نہ ہے سے سے رہاں دوش
 کنجائش عداوت اعتبار بکطرف
 دُر مادی ہے زار سے میرے خدا کو ان
 دلیں ہے بارگاہِ مصطفیٰ مکان سرور کشت
 افس دگے بگون نہ مر جانی انکدا
 دیکھ اسے کہ خلوتِ وجوہ میں بارگاہ

سب بند فبا باند ہے میں
 لوگ نالے کو رس باند ہے میں
 آبلوں پر بہرِ خا باند ہے میں
 ہمسرہاں وفا باند ہے میں
 گزرتے ہو نوح زیاہ رکھن ہمسر
 بننے چاہیے جب میں ایک تار ہوں
 دیکھا تو میں طاف دیدار ہوں
 دنوار زوہر ہے کہ دنوار ہوں
 طاف بعد لذت آزار ہوں
 صحرا میں اسی خدا کو دیدار ہوں
 بہان دلیں ضعف سے ہوس ناہوں
 آخر فواج مرغ کفر ہوں
 حال آنکہ طاف غلش خار ہوں
 کرے میں اور نہ میں تلوار ہوں
 دوا نہ نہیں ہے تو شہار ہوں

بہہ جو ہم بچہ بن دہو اور دہو کو دیکھتے ہیں
 وہ اسی کہہ میں جہاں ہے خدا کا قدرت ہے
 نظر لگی نہ کہیں اوسکی دست و بازو کو
 نہیں جوار طرف کدہ کو لبا دیکھیں
 نہیں ہے رفم کچھ خندہ کہ درخورد میں نہیں
 ہوئی ہے مانع ذوق نہایت خاندہ راہ
 بدوخت خانہ بدلو کا و سہا ہے مکان ہے
 بیان کس سرچشمہ کس سرچشمہ سنا ہے
 نکو شش مانع سرچشمہ نور خون اسی
 ہوئی اوس مہر و شش کے جلوہ منگلی آکی
 خاندان نہ کہیں نہ بدوخت سرچشمہ مخالف ہے
 ہزاروں دھڑ ہے چوٹیں خون عشق زہر جھکو
 نہ نہ اندازے ناشر الفساحے خوابان ہوں
 مری جہاں کی اپنے نظر میں خاک نہیں
 مگر غبار دھوپ بر ہوا اور اسیجا ہے

کہہ جا کو کہہ نہ ہر کو دیکھتے ہیں
 کہہ ہم اور کو کہہ اپنے کہہ کو دیکھتے ہیں
 بہہ لوگ کہیں ہر رفم جگر کو دیکھتے ہیں
 ہم اوج طالع ملک و گھر کو دیکھتے ہیں
 ہوا ہی بارداشت یاس نہ شہر ہر نہیں
 کف سہلا بانی ہر رنگ سہلا دہیں
 گلبن نام سہلا ہر ہے ہر قطرہ خون نہیں
 شب سہو جو کہہ دہیں سہلا دہو اور کوئی ہوگی
 ہوا ہی خندہ احباب کچھ دہیں
 ہر افان جو کہہ میں نہایت دہیں
 جو ملک ہم نہ کہیں نہ جو کہہ میں نہ کہیں
 سہلا ہر کو کہہ دہیں ہر قطرہ خون نہیں
 ہم دست نواز شش کوئی ہے لونا کو نہیں
 سو اسی خون جگر کو کہہ میں خاک نہیں
 و کہہ ناب و لونا بال و ہر میں خاک نہیں

بیہ کس بہت شہدای کے آمد سے
 بعد اسی نہ ہی کہ مجھے کورم آنا
 خیال جلو ملک سر خراب میں بخش
 ہوا جسے غنچے غار میں ہے شہزادہ
 چار دیو میں اب صرف دل لگی ہے اس
 غنچہ ناکشفہ کو درویش دیکھ کر یوں
 پرشور طرز دہر کیجے کہ یوں نہ کہی
 رات کے وقت ہے پئی سہیلہ رقب
 غیر سے رات کی بنے پہ چوک نہ دیکھی
 بزم میں اویکی دو برو گیسے خوش بیٹھے
 مینے کہا کہ ہم میں نازا ہی غیر سے نہ
 جو ہے کہ بار بار جانے ہیں خوش طرح
 کس مجھے کہے باہر میں رہنے کے وضع باوہی
 گونجے دہن میں وصال و طعن خوف کا دواں
 جو بہر کہی کہ رنجہ کو نہ ہو رنگ فارسی

کہ غیر جلو ملک رگندہ میں خاک نہیں
 انہر میں نقش نے انہر میں خاک نہیں
 شہزاد خانہ کے دیوار و در میں خاک نہیں
 سوا ہی حسرت ٹھہر میں خاک نہیں
 کہلا کہ فائدہ عرض نہر میں خاک نہیں
 ۱۰ بوسہ کو چہا غم میں گونہ سے فیہ تار یوں
 اور کسی ہر ایک اثر سے نکلی بیڑا کہ یوں
 آوی و پناہ خدا کر نہ کر خدا کہ یوں
 سہیلہ کن میں اور بہ دیکھا کہ یوں
 اور کسی کو غوغا میں ہے ہی عدا کہ یوں
 سہیلہ شہزادہ کو اٹھ دیا کہ یوں
 دیکھے برج طرف چنے لگی ہو کہ یوں
 آنہ دار میں گئے حضرت نفس پاک کہ یوں
 موج محط آب میں ماری ہے وٹ و پا کہ یوں
 کشفہ نہ ایک بار پڑا کہ اویس سنا کہ یوں

جس سے دل اگر افسردہ ہے کرم نہایت ہو
 بعدِ حشر دے جاوے دوں مچا ہے یہی
 اگر کہ سو دفعہ گم خرام ناز آجادی
 وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہے کون ہو
 جو ڈرانہ مجھ پر نصف نے بہت اخلاص کا
 ہی مجھ کو بخش نہ کرے غم کا گلا
 پیدا ہوئے کبھی نہیں ہر درد کے دوا
 ڈالانہ میکسی نے کبھی سرِ مدام
 ہی آدمی بجایے خود ایک محشر خیال
 کہ نہ زبوں نے بہت ہی افعال
 شاہِ قوت و صفت میں نے کاغذ کو بے
 وارستگی بہانہ چمک لگی ہنر
 اور سنہ خود کے در سے اب اپنے ہنر
 دکان اوکھے محل میں زبان میں ہنر
 اپنے کو دیکھ ہنر و فن نہم و نہم
 وہ کہ جسم شکست پذیر نہ تھا سبے راہ
 بیرون یک گوشہ را من کو آفت دریا ہو
 کف ہر خاک گلشن تکلف فرج نہ فرما
 وہ کبھی جاوے ساتھ عداوت ہے کون ہو
 عین دے بہ بار نقم محبت ہے کون ہو
 ہر جذبہ سبب شکست ہے کون ہو
 بے ہوش ہو جاوے غم الفت ہے کون ہو
 اپنے کسی کچھ منہ غیبت ہے کون ہو
 ہم انجنس سمجھنے میں خلوت ہے کون ہو
 حاملہ نہ بچہ در سے ام ہے کون ہو
 عمر و زہر صرف عداوت ہے کون ہو
 اپنے سے گزشتہ ہر سے دشت ہے کون ہو
 اس میں ہمارے سرِ فہم ہے کون ہو
 یعنی بہرے آہ کے ناسر سے ہو
 آئینہ تاکہ دہدہ نہ بچہ سے ہو

دہی سادگ سے تہ بڑوں کو کھن کے پائوں
 دھونا ہوں جب میں سینے کو اکر سیم تن کے پائوں
 بہا گئے ہیں ہم بہت کھواد سبکی سہرا بیہ
 مریم کے جن جو میں پہرا ہوں جو درد دور
 اسد ہی ذوق دشت نوز ویر کہ بعد مرگ
 ہے جو جس گھٹ بہا میں بہا تنگ کہ طرف
 بھار دکنے دور سے آیا ہے شمع جی
 شب کو کہ کہ جواب میں آیا ہو کہیں
 مجھے کلام میں کو کمر مزا ہو
 اویس کو خیر میں غم آنا بیہم ہی ہو
 دل کو میں اور مجھے دل محو دفا رکھا ہے
 ضیف سے نفس تری ہو رطوق گردن
 جان کر کبر فغان کہ کہہ اند ہی ہو
 رشتہ م لوحی درد داغ رنگ خرم
 سر اور انہیں کے جو وعدہ کو کمر رجا

نہایت کمزور نہ ٹوٹ گئے بہرین کے پاؤ
 رکھا ہے ضد کے کچی باہر گن کے پاؤ
 ہوا اسبر دا بنے ہر راہزن کے پاؤ
 تن سے کوا فک رہا اس حسن تن کے پاؤ
 پہنے ہیں خود خود مربر اندر نفس کے پاؤ
 اور نے ہو اوجھے بہت مرغ میں کا پاؤ
 کہہ میں کمزور دبا میں نہ ہم مرغ کا پاؤ
 ڈھکے ہیں کچ اور سب نازک دین کے پاؤ
 بینا ہوں دھوکے غم و شہرین سخن کے پاؤ
 صدر ہا گھٹ رہیں بوس قدم ہی ہو
 کھد زوق کافیاں اسم ہی ہو
 میرے کوچہ بہاں طاف روم ہی ہو
 ہر کئی غلط انداز رسم ہی ہو
 نادر مرغ سحر مخ دو دم ہی ہو
 ہنس کے بولے کہ مرغ سر کافسم ہی ہو

دلی قون آباد

پاس بہر و نفعی دیدہ اہم ہی ہو
 ہم وہ عاجز کہ تن غالب بہر ستم ہی ہو
 ہوس بہر و نفعی سو وہ کم ہی ہو
 غم بہر خف و طوف حرم ہی ہو
 حادثہ رہ کشش کاف کرم ہی ہو
 ہم سخن کو برینو اور ہنر بان کوئی ہو
 کویں ہم پہنہ اور پاس بان کوئی ہو
 اور اگر مر جائی تو فوضہ خوان کوئی ہو

دلی خون آنے کے کب وجہ و کسبے جا
 تم نہ مانگ کہ خوشی کو فغان کہنے ہو
 کھنوا آنے کا باعث نہیں کہنا بیٹھے
 مٹھ سے سدا خون ہنر سے بہہ نہ
 لی جانے ہو کسیر ایک موقع
 رعبی اب ایسے جگہ جگہ جان کوئی ہو
 بے در و دیوار ایک گہر بنا جا چائی
 بڑی گہر ہار کوئی ہو ہمار دار

جسکے بہر بہر ہو بہر اس کے خزان نہ ہو
 دلوار وہ دسٹم ہنر بان نہ ہو
 طوطی کو شہر جہت سے مغال ہے آئینہ

چھ سبزہ زار ہر در و دیوار نمکدہ
 ناز چارہ کیسے کہ بہر حسرت اوٹھائے
 از مہر ہائزہ دل و دل ہے آئینہ

طاف کہان جو دیدہ کالاسن اوٹھائے
 بیٹھے ہنر بان نہ طغدن اوٹھائے

صد جلوہ اور ہو ہے جو مژگان اوٹھائے
 بے گنگ جہر بان نہ کس جنوں عشق

پر بار بار منت فرود رسی ہے کم
 مجھے زخم رشتہ کو رسوا نہ کیجیے
 سجدے بڑے پہ نہ خراباں جا ہے
 عاشقوں میں ہر آہ بہر لایہ اور شکر ہے
 دی دلوں کی تلک دل جس نہ ہر شے کے
 سبکے ہر نہ خون کے بلے ہم مہر ہے
 می سے غم و غم نہ طے ہر کسر و سپاہ کو
 نغمہ نامہ اہل سہ سے فروغ کو
 ہے رنگ لالہ و کاکہ نہ ہر نہ ہر جدا ہے
 سہر ہا ہی غم سے کہنہ چرخ کھنکھام جو ہے
 بے غمے تک آؤں نہ نہانہ نہفات
 با طعنه ہر نہ تھا ایدل لفظہ خون نہ ہی
 رہے اولیٰ شوق سے آرزو ہم شوق ہے
 خیال کر کہ کب کب آرزو کو کھینچے
 کمر کا کاش نہ کہ کون مسکرم تھا ہم

اسی فنا خراب نہ امان اوٹھنے
 باہر دیکھیں نہ ہنایں اوٹھنے
 ہوں پاس آنکھ قندہ عات ہے
 آخر قسم کے کچھ تو مکافات جا ہے
 ناک کچھ نہ کچھ ملائی مکافات جا ہے
 نقیب کے کچھ نہ مکافات جا ہے
 اک کچھ نہ جو کچھ دن رات جا ہے
 خاموشی ہے یہ کھینچے جو بات جا ہے
 ہر رنگ میں بہار کا انبات جا ہے
 رو کوی قندہ وقت نہا جا ہے
 عارف مہر نہ نہ می ذات جا ہے
 سور ہا ہر نہ انداز جلد نہ نہ کون ہے
 کھنکھ ہر نہ تھا ایک انداز خون ہے
 میرے دام نہانے ہے ایک خندہ لعل ہے
 کہ کویا کھنکھ از انہں درد دروں ہے

بلا امان

ہے نرم زبان میں سخن از زودہ لبوں ہے
 ہے دور فسخ و جد پریشانی نہیں
 زندان در بندہ کساف میں زائد
 بہ لہو و فاد بکلیے جاتے رہے آخر
 نامکو رشک بے کیسے پاتے رہے جا
 نیر احوال سنا دیکھی ہم ادو کو
 غم دنیا ہے گویا ہی نہ فرصت سے اوٹ نہ کی
 کہو لیگا کسطح مضمون میر مکتوب کا بار
 بشا بر جانیں سعد انش کا آسان ہے
 او نہیں منظور اپنے رفیقوں کی دیکھ آنا تھا
 ہمایہ دیکھے ہر التفات ناز بر مرنا
 لکھو ب حوالت کا تخلص کہ نہیں سکتے
 کہیں نہ خود اپنے اوضاع انبار و زان
 حامل ہے ہانڈیو بیٹہ ای از رو خراب
 اداس شمع کسطح ہے جہ کو گھر بجھا دے

شمش آبی میں ہم ایسے خوش طبعوں ہے
 یک بار لگا دو ہم می میں لبوں ہے
 زہار ہوا طرف ادوں نے ادوں ہے
 ہر چند میرے جاکو تہا ربط لبوں ہے
 سن لینے میں کو ذکر ہمارا نہیں کرنا
 وہ سیکے بولالین بہہ اجا رو نہیں کرنا
 قلم کا دیکھنا قوس ہر بر باد آئی ہے
 قسم کیا ہے میرے اداس کا فریاد کاغذ کے جلنے کا
 ولے لکھتے ہیں حکمت دلیں تو غم میں ہیں
 اوٹتی ہیں ہر سر کھنکھو دیکھنا تو جی میں ہیں
 شہر آنا نہ نہا بل عالم مکر متحدہ جانی ہے
 میرے طاف کہ نہیں میں ہر ٹوکلی بار اوٹنے کا
 بدی کے اوٹنے جس سے میرے نہیں بار اوٹنے کا
 دل جو سن گاہ میں ڈونے ہو ہے انا ہے
 میں ہر جی کو روٹنے ہوں داغ ناگاہ ہے

کہ بخت ہم ستم زدگان کا جہان ہے
 ہے کائنات کو حرکت نہیں دونوں سے
 حالانکہ ہے پہ پہ سب سے خوار ایسے لاد رنگ
 کیا دوسرے کہ سب سے اہم ہوسر مر جا
 کہ خوب نینے غیر کو بوسہ نہیں دیا
 بیٹھا ہے جو کہ بے دوزار بار ہر
 مہینے کا اعتبار ہر غم نے مٹا دیا
 ہے بار بار اعتماد و فاداری السعد
 سرکش ہے ہر عالم مہینے سے پاس ہے
 لپٹا ہر پر دل آوارہ ہے خبر
 کہ بجز بجان سرور بے غم کہاں تک
 ہے وہ خود حسن سے بکھڑے وفا
 ہے بے ہمدرد علی نسب مہتاب ہر سہراب
 ہر ایک مکان کو ہے میں سے خوف
 گرا کر مہینے سے فائدہ اخفی حال ہے

جس میں کہ ایک جھڑپ ہو آسمان ہے
 ہر بوسے افتاب کے ذرہ میں جان ہے
 غائب کو ہر شب سے پہی کا گمان ہے
 کوئی نہ کہنے لے کہ شہداء کفان ہے
 پس جب ہو جاوے ہر مہینے زبان ہے
 زمان روای کشور سند و سنان ہے
 کہ کس سے کہنے کہ داغ حکم کافان ہے
 ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہ زبان ہے
 کہیں کوئی نوید کہ مرید کے آس ہے
 انہی کہ جانا ہے کہ میرے پاس ہے
 ہر مہر بدن میں زبان سب پاس ہے
 ہر چنداں کہے پاس دل خواہ سانس ہے
 اس ہفتے فراموش کو گری ہے اس سے
 مجھ کو جو مرگ ہے تو بھل اود اس ہے
 خوش ہوں کہ میرے ہاں سہینے حال ہے

کے سنانِ صبرِ الہار کا گلد
 کس پر وہ مہر ہے آئینہ بردارِ اسی خدا
 ہے ہی خدا نخواستہ وہ اور دشمنی
 شکرِ لباسِ کعبہ ہے کہ قدم کو جان
 وحشت بہرِ عرصہ آفاقِ تنگ ہے
 ایک باحرف وفا کھنڈا کو سہی مشک
 ہے جے جے زون فنا کے نام ہے ہر نہ کون
 آگ ہے پائین بجھنے دُش دشمنی ہے
 ہے وہ بدستِ زور کا خضرِ خواہ
 مجھے مٹ کہ تو میں کھانا اپنے زندگیا
 آئینہ کے تصویرِ شرماسی بہ پہنچے نہ کہ نا

دلِ فردِ مع وضعِ زمانِ مایِ دل ہے
 رختِ کدِ غدرِ خواہ لبِ لبِ لب ہے
 اسی ثمنِ منفعتِ بہرِ کجی کی خیال ہے
 نافِ زمین ہے نہ کہ نافِ خِلال ہے
 دریا زمین کو غرقِ انفعال ہے
 ظاہر کا غنڈہ سرخِ خط کا غلط ہزار ہے
 ہم نہیں جلتے نفسِ ہر جندِ آتشِ بار ہے
 ہر کور در ماند گے بنِ نالہ سے ناچار ہے
 جس کے جلوہ سے زمینِ نالہ سماں شاد ہے
 زندگیاں کسے بہرِ مراجعہ اندون بہر ہے
 تجھ بہ کجی دی کہ جس کو حسرتِ ہزار ہے

ہری ہستے نفعِ حیرت آباد تھا ہے
 خزانِ کبائیل ملک کہنے ہر کس کو رسم ہے
 فطرتِ دلبرانِ ہر نفاقِ وزنہ اسی مہم

جسے کہتے ہیں نادہ اسے عالمِ کافیا ہے
 وہ ہے ہم میں نفس ہے اور نامِ بال و پر کا ہے
 اثرِ فریادِ دلِ ہر خزن کا کہنے دیکھا ہے

ندای خوشی اندیشہ ناب رخ زورید
کف افروز شمع عید تجدید نثار ہے

عشق مجھ کو نہیں دھنست ہے ہے
فعل کیجئے نہ نفس ہے
میں پر نہیں ہے کبر و سوائے
ہم ہر دشمن و نہیں ہیں اپنے
اپنے سب سے ہے جو کچھ ہو
عمر و جہد کہ ہے برقی خیرام
کچھ تو دہی اسی کلف نا اہل
ہم ہی نہیں کہ خود اہل گار
ہم کوئی ترک وفا کرنے ہر
بار ہے پتھر جسے حسی اسد
پنس میں گزرتا ہے جو کچھ ہے
ہے آرمہ کے میں کوئیں کا مجھے
دو تہی ہے اس کے ہنس لہجے

میں دھنست نہیں ہے شہر ہے ہے
کچھ نہیں ہے نوعداوت ہے ہے
ای وہ مجلس نہیں صوف ہے ہے
غیر کو کچھ ہے محبت ہے ہے
آگہی گزشتہ غلط ہے ہے
دکلی خون کرنے کے دھنست ہے ہے
آدو فریاد کے دھنست ہے ہے
نہے خزانے نہیں عادت ہے ہے
نہ ہے عشق مصیبت ہے ہے
گر نہیں عشق و صلہ و حسرت ہے ہے
کندہا ہر کہ رو کو بدلنے نہیں دے
صبح و طہر ہے خند و دندان کا مجھے
جسے صدا و جلوہ برق قفا مجھے

لکھنؤ

منانہ ہے کہ دن ہنسے دایے مجھ
 کرنا ہے باغیناز کوئے تجا بہ
 کہتا کہ بہ کھنکھسے میرے دل کا حال
 زندگیاں اپنے جب اس کھٹکے گئے
 رنہ عمر قطع رہا اضطراب ہے
 مہربانی ہے سر زلف و ہمارے
 جادو بادہ نوشے زلف و شش
 زلفی ہوا ہے پائے باہی ثبات کا
 من نامر لو کہی نسبی کو کہا کہ دن
 گذرا سرٹ ہجام ہا رہے
 دیکھا فست کہ اب اپنے بہ پرکھ آج ہے
 ہائے سودے ہر گری اگر آؤ ہے من ہے
 غم کو بار بار کہ کوئی شمع کس فاع کہ ہے
 سنوئی کو بہ لٹ کہ ہر دم کہہ کر جانے ہے
 دو چشم بد شہر نیم طرح وادہ داد

ناماز کنت ہے سر ہے دعا مجھے
 آئے گی ہے کھٹکے ملک سے جی مجھے
 شہر و شہر انتخاب نہ رسوا کیا ہے
 ہم ہر کیا یاد کرینگے کہ خدا کرینے ہے
 اس سر سے کہ ص کے بنی انہی ہے
 مہربانی ہے سر زلف و ہمارے
 جادو بادہ نوشے زلف و شش
 زلفی ہوا ہے پائے باہی ثبات کا
 من نامر لو کہی نسبی کو کہا کہ دن
 گذرا سرٹ ہجام ہا رہے
 دیکھا فست کہ اب اپنے بہ پرکھ آج ہے
 ہائے سودے ہر گری اگر آؤ ہے من ہے
 غم کو بار بار کہ کوئی شمع کس فاع کہ ہے
 سنوئی کو بہ لٹ کہ ہر دم کہہ کر جانے ہے
 دو چشم بد شہر نیم طرح وادہ داد

گر چه بر غزنی غائب پرده دار را غزنی
 او کی بریم از اربابان سکر ملک و غور پنا
 پر کی عاشق وہ بر رخ او زنا کب نہ
 نقش کو او کی مہر بر سر کف ناز ہے
 سہ پہر اچھے شاد و دود پہ گے ہر
 گرم فرادہ کی شکل نہالے نے مجھے
 نہ و نقد و دعو عالم کے تنہا معلوم
 کنتہ اراٹن و حدت تھے بر تاج و تاج
 ویران کے تصور میں بہر کف ناز
 کار فہرستہ منہ لہد داغ نہان ہے
 غنیمت یا شگفتہ بابرک غائب معلوم
 ہم سے رنج بنیابی کفر اوٹا با جا ہے
 اوک دای و زو دلوار سے سیرہ
 سادگی بر او کی مہر بنی جہت و لہس
 و کف غور کے نہت کو او سے کہا

پر ہم اچھے کہوئی جانے میں کد با جا ہے
 مذہب نقشہ مہر بنی جا ہے
 رنگ کف جا ہے مہر بنی جا ہے
 کف جا ہے مہر بنی جا ہے
 باس مجھ آتش زبا کی کس سے پھر جا ہے
 نہ امان حرم میں دسی بر دہا لے مجھے
 لے لے مجھے سر نہت جا لے مجھے
 کد با فران انعام جا لے مجھے
 محب آرام دبا لے برو با لے مجھے
 برن خرمی راحہ خوں کم دہا لے
 ما وود دل مجھے خواب گل برن جا ہے
 داغ نہت دست مہر بنی جا ہے
 ہم جہان مہر بنی اور گھر میں بسا آئی ہے
 لب نہت مہر بنی پھر خور کف فانی ہے
 مہر بنی جا لے گویا بہر مہر بنی ہے

گرچہ پی کس کس پرانی ہے رجا بنیم
 مہر تھم نامیدر خاک میں ملی گئے
 رخ رہ کھینچنے دامانہ گے کو عشق میں
 حیدر زار آنکس دوزخ ہمارا دھسم
 ہے دل خوردہ غیبِ غلم پنج و تاب
 دل سے نہیں لگا جگر تک اوتر گئے
 عشق ہو گیا ہے سب خون لذت فراغ
 وہ مادہ شبانہ کے سر سنان کہان
 اوتر نے بہر ہے خاک میرے کوئی باہن
 دیکھو نو دلفریبے انداز نقش با
 پر پو الوہس نے حسن پرستے نثار کے
 نفع نہ بہر کام کیا وہاں نفع کا
 فردا دوی کا فرقہ کبک رٹا گئے
 مارا زمانہ نے نہیں
 پہر کچھ اکیدل کو بخوار ہے

ذکر مرا مجھے بہر کہ اور سر مغل ہے
 جو کہ ایک لذت میں ہے ستر ہما مل گئے
 اور نہ ہر کنا ہمارا جو نہ تم نمل ہے
 فتنہ لور فتنہ کسے اب کنا میں
 رحم را اپنے نثار کہ کس مشکل میں ہے
 دوزخ کو ایک ادا میں رضا مند گئے
 تکلف پردہ دار ہے زخم حشر گئے
 اوٹھی لبر اب کہ لذت خواستہ گئے
 باری اب ای ہوا ہوس بان مہر گئے
 مجمع خرام بار بہر گئے ملک گئے گئے
 اب بروی شہوہ انہا نظر گئے
 مسنے ہے رگتہ نہر سر رخ بریکر گئے
 کلمہ گئے کہ ہم بہ فحاش گئے گئے
 وہ دلو بے کہان جو انہا کدر گئے
 بد بسینہ جو بائی زخم کا ہے ہے

ہر جگر کھودنے لگا ناخن
 آبدِ فصل لادہ کار ہے
 قندِ مقصد لگاہ نیاز
 پرو ہے پردہ عجب ہے
 چشمِ دلالِ جسمِ رسوائی
 دلف خردارِ فونی خواب ہے
 بے حد رنگِ نازِ رسا ہے
 وہی حمد گونہ لکھ بار ہے
 دلِ ہوا ہی خزانہ سی ہے
 محنتِ سنان بھڑا ہے
 جلوہ ہر عرضِ نازِ کرنا ہے
 زورِ بازارِ جانبِ پار ہے
 بہر اوستی ہو فنا ہے مرنے میں
 پرو ہے زند گے جا ہے
 بہر کھل ہے درِ عدالتِ ناز
 گرم بازارِ فوجِ دار ہے
 جو رہا ہے جہان میں اندہ ہر
 زلف کیے پر سرِ شنه دار ہے
 بہر دبا بارِ گجر نے کواں
 اکب فریادِ و آہِ درار ہے
 بہر جوئی میں کواہِ منی طلب
 رشکِ باری کا حکم جا ہے
 دلف و فرکان کا جو مقدمہ بنا
 تلخ بہر اوستی کے روکھا ہے
 جھوٹے سب نہیں مناسب
 کہہ نو ہے جسکی پردہ دار ہے

خونِ نہتِ کشتنِ نہر گشتِ زمانہ کا
 شمشادِ خورشیدِ شرفِ زمانہ کا
 ۵۰

سن کشم لای ہستے ہے کہ کر کیا سچ آرا ہے ۱
 پس از مردن بہر دیوانہ زیارت کو مر آبا
 نکو ہنس ہے سزا فرما دی بدلہ دہر کے ۲
 اک بیجا کو خاک دشت مخمورن دیکھئے
 بر پرواہ شد باد بان کشتے می نہا
 کون بدلہ ذوق ہر فن بزم کمال ۳
 کہن تک روغن او کسی خمیر کچھ ہے
 نہ اعتدالوں سے سبک سب من ہم ہو ۴
 پنہان تھا دام سنسٹ قرب آستان کا
 ہستے ہمارے قابر دلیہ ہے
 سخی کفن غنچے بوجھے ہے کی خبر
 تیرے وفا ہے کی ہو ملاج کو دریا
 لکھے ہے خون کے حکایت خوب ۵
 السدیہ تیرے خدائے خوب کی بہم ہے
 اہم ہو گس فغ ترک تیرے دغ

ہوی زنجیر موج اب کو دھت اوار کے ۱
 ستر اسنگ نے نرب پر گھٹ کے
 مبارا خندہ دندان نما موج محشر کے ۲
 اگر بودی بجائی دانہ دھن کو نثر
 ہوی مجلس کے کمر سرداں دور سو کے ۳
 کہ طفت اور گے اور نے سے پہلی ہر سیر کے
 میرے قسٹ مریاد بک نہ ہر دوز بھر کے
 جنسے زیادہ ہم ہو گئے اونسے ہے کم ہو ۴
 اور نے نبای نہی کہ رفتار ہم ہو ۵
 بیان شک دے کہ آپ ہم اپنے قسم ہو
 وہ لوگ رفتہ رفتہ سراپا الم ہو ۶
 ستر کو اہر ہر بہت ہے سنم ہو ۷
 ہر جہد انتہا سنن چارے فلم ہو ۸
 اخرا ہی مالہ دین سے زرقم ہو ۹
 جو باؤن اوٹھ گے دے اوکلی علم ہو ۱۰

نال عدم من چند چهار بے سبب
 چوڑی دسد نہ چنے کدائیں دگلی
 رم اگر کم کد کد بود چراغ کند ہے
 دل لگی کے ارزو بے چین آئینے میں
 حبسہ خوان خانے میں بہر نوا بردار ہے
 بیکرمتی سار طبع ناز ہے
 دستکادہ دین خونبار محزون دیکھ
 جو نقد داغ دیکھے اگر سند پاس ہے
 مجھے اور کسی کیا موقع نہ ہو جانے
 بوین دیکھ کو کد بنائیں خوب نہ کہن
 قلب کدہ میں ہے تب غم کا جوش ہے
 بے مزدہ و صہب نہ لگان ہمارے
 ہوا شہید غنیمت بای ہزار حس
 منے کیا ہے حسن خود آرا کوئی جاب
 کدہ کو عقد گردنِ خوبان میں دیکھنا

جو دانی نہ کہنے سکی کدہ بہا ایک دم ہے
 سابل جوی تو عاشق اہل کرم ہے
 بغیر ہمار و فادو چراغ کند ہے
 ورنہ بہان بہر دفعہ کد چراغ کند ہے
 سرمہ کو کوی کد و دسندہ ادا ہے
 نالہ کو با کوش سب کے کدوار ہے
 کب جہان جلو کھل فرما با انداز ہے
 فوسر دیکھ نہان ہے بکین ہنر مانے
 کبہر کدے میں بہر حسین لکھنے کے ہے
 کہ میں عدد کو بار بلی میں زندگانے
 ایک شمع ہر دلب سحر کو خوش ہے
 مدد ہو بے کد آئینے حبسہ کوش ہے
 ہر مع گرد راہ میں کد کوش ہے
 لہر شوقی مان اخار تسلیم کوش ہے
 کب اوج بر سناں گوہر فروش ہے

ویدار بارہ محمد سہ لنگی بست
 ای نازہ داران بوطہ ای دل
 دیکھو مجھے جو بدیدہ عبرت لکھ دیوں
 سلفے بجلوہ دشمن ایمان آگہی
 یانک کو دیکھئے نہ کہ ہر کوئی بٹ ف
 لطف خرام دسائیے ذوق صید جنت
 با صبح دم جو دیکھئے اگر تو بزم میں
 داغ فغان صحت کبھی جیسے ہوے
 آئے ہیں غیب سے بہت مضامین خیال
 اکہ ہر جانکو در رہنیں ہے دم
 دی ہیں جنت حیات دہریہ بدلے
 اگر نہ لکھا ہے ہر تہ سے بزم سے محکو
 مہرے عیش سے کان رنجش خاطر
 دل سے اوٹ لطف جلوہ ہای میں
 فضل کا مہر کب ہے عہد نو بارے

بزم خیال کے کدہ بنے خروش ہے
 زہنہ را اگر تمہیں ہوس ناؤ خوش ہے
 میرے سو جو خوشی عجب خوش ہے
 مطرب بہ نغمہ بہرن کشن خوش ہے
 دامن باغبان ولف گل خوش ہے
 بہت جنت لکھ دیوں خروش خوش ہے
 نے وہ سرور و شور و خوش و خوش ہے
 ایک شمع رہ گئی ہے کو وہی خوش ہے
 غائب نہ ہر خواہ لویا سرور خوش ہے
 طاف بدلہ انتظار رہنیں ہے
 نشہ بہ باندازہ غم رہنیں ہے
 ہای کہ رونے پہ اختیار رہنیں ہے
 خاکین غنای کے غبار رہنیں ہے
 غم کھل آئینہ بہ رہنیں ہے
 دایا ر عہد السوز رہنیں ہے

زنی فسم کینے کی گئی ہے خالص
 ہجوم غیبی بیک سرنگور کی کو صحت
 زخمی زخم سے یہ مطلب ہے لذت زخم نور کی
 وہ کاک جبر کف میں جلوہ فرمائیے ابر
 بیدار منہ جو رہا منہ سے مر صحرانورد
 دیکھنا حالت مردگی تم آغوش کی کوٹ
 نہیں سہا باب زانگ ملک کی فوج
 جبر زخم مر تو ناز سے کف میں آوی
 سہ پہ کھلیج سہ پہر نہیں سہ و صوبہ
 نہ ناز گرا ناگہلی اس کب بج ہے
 وہی لکھو شکست کے اجازت کے سنگ
 اس خیم فوگر کا اگر باہی اس
 کا ٹوٹتی زبان کو کہہ گی بیاں سے باز
 مر جاؤں شکستہ رشک سے جہنم ناک
 غارت گراؤں جو جب ہو پس از

نہیں ہی فسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے
 کہ مار دامنہ و مار نظر میں زنی شکل ہے
 سہ پہر کب باس درو سے دلوڑا مل ہے
 جتن غنچہ کاک کا سیدے خندہ دل ہے
 خار پائین جو رہا آئینہ زانو مجھے
 ہے لکھا اشتہار اس سر پر مو مجھے
 ہے بہر ہنر کہ لوگوں میں نہ جھڑپو مجھے
 جان کا لیدہ صوبہ دلوڑا میں آوی
 نواں فد دیکھش سے جو کھلدار میں آوی
 جب کف جگر دین خون میں آوی
 کہہ کھو مرا بہر سے آزار میں آوی
 طوطے کھلیج آئینہ کف میں آوی
 ایک آبدہ باواوی ہر خاص آوی
 آغوش خم حلقہ زنا میں آوی
 کہہ کھلدار سے باز میں آوی
 مر جاؤں

نہ جاک کہ جان کا مزار ہے دھن دھن
آئندہ ہے سپہ مرزا رہنما ہے
کچھ نہ منہ کا طمس اس کو سمجھے

۲۴۵

جب ایک نفس ادھما دھما رہا رہا آوی
ادھما اگر مفرط الہا رہا آوی
جو لفظ کہنا ہے مرے اندر آوی

۵۵

نہوئے اگر سر بر مرنے پر نہی ہے
خار خارا دم حسرت دیدار تو ہے
جا پریشان غم ہے کہ ہر چشم و چراغ صورا
نفس ہر کس کہ ہے چشم و چراغ صورا
اب تک نہ ہو موقوف ہر گھر کے رونق
نسائش کے نہ نہ صلا کے پروا
عشرت صحت خزان ہی غنیمت سمجھو
عجبت داسے جلد کے چپے نہیں آگے
نفا نہ نہا مجھے جا با خراب بادۂ الفت
غم زمانہ نے چھا رہا رشتہ طعنت کھینچے
نہا کے دالے داراوس خون خون کھینچا

امتحان اور بہت بانی ہو تو بہر ہے
شوق گلچین گلستان نہی ہے
اکدن اگر نوازم میں سنا ہے
گر نہیں شمع سپہ خاں ہے
نوحہ غم ہے ہے نوحہ ہے
گر نہیں ہر سر انداز میں ہے
نہوئے نہ نہ اگر طبع ہے
وہ کہ انیس ہے سب بانی ہے ہر دو قدم آگے
نقطہ خراب کتا سرخی کا قلم آگے
وگرنہ ہم ہی اوٹیں تہی لب الہی
کہ اس کے در پہ پہنچے نہیں نامہ بریسم آگے

۴۵
۵۵
۶۵
۷۵
۸۵
۹۵
۱۰۵
۱۱۵
۱۲۵
۱۳۵
۱۴۵
۱۵۵
۱۶۵
۱۷۵
۱۸۵
۱۹۵
۲۰۵
۲۱۵
۲۲۵
۲۳۵
۲۴۵
۲۵۵
۲۶۵
۲۷۵
۲۸۵
۲۹۵
۳۰۵
۳۱۵
۳۲۵
۳۳۵
۳۴۵
۳۵۵
۳۶۵
۳۷۵
۳۸۵
۳۹۵
۴۰۵
۴۱۵
۴۲۵
۴۳۵
۴۴۵
۴۵۵
۴۶۵
۴۷۵
۴۸۵
۴۹۵
۵۰۵
۵۱۵
۵۲۵
۵۳۵
۵۴۵
۵۵۵
۵۶۵
۵۷۵
۵۸۵
۵۹۵
۶۰۵
۶۱۵
۶۲۵
۶۳۵
۶۴۵
۶۵۵
۶۶۵
۶۷۵
۶۸۵
۶۹۵
۷۰۵
۷۱۵
۷۲۵
۷۳۵
۷۴۵
۷۵۵
۷۶۵
۷۷۵
۷۸۵
۷۹۵
۸۰۵
۸۱۵
۸۲۵
۸۳۵
۸۴۵
۸۵۵
۸۶۵
۸۷۵
۸۸۵
۸۹۵
۹۰۵
۹۱۵
۹۲۵
۹۳۵
۹۴۵
۹۵۵
۹۶۵
۹۷۵
۹۸۵
۹۹۵
۱۰۰۵

ہر ہر جو بہ بن بن اوٹھائی بنے
 دل و جگر میں پرافتن جو ایک لمحہ نہ ملے
 فہم خدائی پہ آئینے میں کہا نے بن غائب
 نقاب دہشت منہ مرا دماغ مگر عیاں ہے
 رہا آباد عالم اس میں کہ نہ تو ہے جا
 کب کہہ سنا ہے کہا نے مری
 غمش غمرہ خون رہز بنو چہ
 کس بیان کر کے مرا روکسی باہ
 منہ زخم رفتہ بیداری خراب
 مقابل ہے مقابل مرا
 قدر سنگ سہرہ کہا ہوں
 گرد باد رہ رہ بنیابی ہوں
 دہی ادھکا جو نہ معلوم ہوا
 کرد باضف نے عا جریاں
 گلشن کو نہری صوبہ از بسکہ خوش آئی ہے

تھہری بگو ای طرح ہی غم خیم آگے
 ہم اپنے زغم میں سمجھے ہوئے اور سکود کم گئے
 جہنم کی پانی جو مری حالی کے فہم
 اور اگر بھونہ نہیں ہے تو جا ہے سر خالی ہے
 بہر میں مسفر جام و مسو بخانہ خا ہے
 اور بہر وہی رہا ہے سرے
 دیکھ خوانہ فتنہ ہے سرے
 مگر اسفندہ بیا ہے سرے
 ہول جانا ہے فتنہ ہے سرے
 آگ دیکھ رو دانا ہے سرے
 سنت ارزاں ہے گرا ہے سرے
 صرصر کن ہے بانی ہے سرے
 کہیں گئے ہجدا نے جسے
 تنگ پیری ہے جو انہی
 در ہر غیبہ مکمل ہونا آغوش کن ہے

ان کی

دمان گند استغفار دم چہ بکند بر
 از بکند سکہ نامہ بر غم در در یک انداز
 نفسم ناز بسط طراز بہ آغوش رقب
 نوہ بد خود کجہر کو نشت جان
 عیب عشق نہ ہی کہ چون رشتہ شمع
 جس زخم کے ہو سکے ہو نہ ہر زخم کے وہ
 اجہا ہی سر انشت خانی کا انہور
 کعبہ ڈرے جو عشق فی لے جو گل کی
 صد جھف وہ ناکام دلکب عمر کے
 دشمنی نے کبہر منہ نہ لگا با جو جگر کو
 سہا بہ شکر می آئند دی ہے ہم
 آغوش گلے کنودہ برای وداع ہے
 ہی دہلہ حیر عالم نگین و ضبط من
 اورس بسجمل ہے جائی بوسہ کبر تو مان
 جائے اچھو کو جتا جائے
 یہاں نالہ کو اور ادل دھوا ہی ہے
 جو داغ نظر آبا ایک چشم نہ ہے
 باہی طلاس لے خائے مانے لگی
 دھوا اف نہ کہ آشفہ پانے لگی
 شعلہ نامہر جگر رتبہ دواز لگی
 کدہ بچو بارب اسے قسم مر عدو کی
 دہلے نظر آئے نوہے ایک بندہ لو کی
 یہاں تو کوئی شستا نہیں فرما کر کے
 حسرت من رہے ایک نہ لودہ جو کہ
 خجہر نے کبہر بات نہ بوجہر جو ملو کی
 حیران کی ہو ہی ہر دل جو ار پنا
 اہی عند لب جیل کہ چیلہ دن تبار کہ
 مندن شرف عاشق و دواہ جا ہے
 نون فقول و جرات زندانہ جا ہے
 بہا اگر جانیں تو بہر کی جا ہے

مہرِ زمان سب واجب ہی ہند
 چاکِ کعبہ نہ اب ہم
 دوشیہ کا پردہ ہے بگ بگ
 دشنے نے سب کھو باغیر کو
 اپنے کوئی من کہا جیسے ہے کچھ
 شہرِ مرنے پر ہو جسکے امیر
 م خائفان مہرِ مہر کے والے
 نہ جانے ہیں خوب و بد کوا سہ
 رفدہ دور کی منزل ہے نمایاں مجھے
 درسِ عنوان کا نام نہ تھا نہ ہو
 رشتہ آتش دہی شبِ تہن میں
 غم غم غم دیکھ آموز بہاں
 اثرِ آبِ سی جاوہِ معراجِ جنوں
 مجموعہ سہرِ شہد فراغت ہو
 جسکے لیے شبِ بحر کے دشت ہے

جابی می اپنے کو کھینچا جائے
 کبہ ابد ہر کاہر اشارہ جائے
 مونسہ جہاں ہر سچ ہو جائے
 کفدر دشنہ ہے دیکھا جائے
 باہر ہے ہر کہہ آرا جائے
 نامہ سردار کی دیکھا جائے
 جانے والا ہر اچھا جائے
 آب کے صورت کو دیکھا جائے
 میں رفتار ہے ہر گے ہے بیاں
 ہے گندہ شہرِ آرزو فرکان مجھے
 دو کھلیج دما ہے گزراں مجھے
 کفدر خانہ آئینہ ہے ویران مجھے
 صورتِ شہ گور ہے چراغان مجھے
 ہر ہے ہر کھلیج مرا شہنشاں مجھے
 سہ خوشید قیامت میں رہناں مجھے

خون ویدار من گزنی مجھے گدوں مار ہے
گردشیں غم و غم جلوہ رنگین بچے
گنہ گم ہے اکب اک بٹی ہے اسد

ہو گئے نکل کاس شمع بر پٹن مجھے
آئینہ داری بکب دبدوہ جہان مجھے
ہی جہان خن خن و خن گنہاں مجھے

۱۰

جاک کے دھنٹ اڑ دھنٹ ہر بانہ کڑی
جلوہ کا شمع من عالم ہے کہ اگر کبھی خیال
ہے شکنیں سی بہر ہر زوہد یار کس شک
مبکدہ اگر شمع سب پارسی باؤں کس
خط و عرض ہے کہ ہر زلف کو الف بے قہد
وہ آگ خواب میں شکنیں اضطراب تو دی

صبح کے مانند زخم دکھ گریزے کری
دبدوہ دکنو زبانت کماہ جہانہ کڑی
آگینہ کوہ بر عرض ارا بخا نے کری
موسیٰ بنا دبدوہ کوہ کوہ فریاد کڑی
کفعم منظور ہر جو کہ بر پٹن کڑی
ولی مجھے نہیں دل مبل خواب تو دی

دیکھ کے جنس سب جیسے تمام رکھو
کری ہی قلم لکھت من ہزار و دنیا
بددی اوک سے بے جو میرے غور ہے
اسد خوشی سے میرے ہنسہ پاؤں بھول گئے
نہیں ہے ہر زلف شکنیں ہر ہاں ہر ہے

نہیں جو بوسہ تو نہ ہے کہیں خواب تو دی
نہیں طرح کوئی نئے گدہ کو اب تو دی
بیاد اگر نہیں دہنا نئی شہاب تو دی
کہا جو اونچے زرا میں باؤں دان تو دی
مرا من رخ باہن ہر ہاں ہر پائے ہے

سرسشت سرسجود ادا دہ نورالغنی دامن
نور انقبالی برنجوب عیادت کو تم ای ہو
بطوفان گام جو نشی اضطرار تم نہائی
ابھی آئی ہو بالشی سے اونچے الف کس کی
کھینچے کی دلی کی حالت ہی جو بارش تھا
خطر ہے رشتہ الف رگہ رگہ نہ ہو جاوے
سمجھ اس فطرت میں کوئی نہ تو دغا کا
دل میداد دیا ہر بر نور دار بشر ہے
روح شمع بالین طلع میداد بشر ہے
شعاع انقباض جمع مختصر نادر بشر ہے
مہاجر دوق کو خواب زلیخا عار بشر ہے
کہ بیٹا ہے سے راہک نار بشر خار بشر ہے
غور دوشے آفت پرودشمن ہو جاوے
اگر ملک سرو کے قامت بہ پیراں ہو جاوے

ونہ

زادہ کی کوئی بے نہیں ہی
کہوں بونے ہیں باغبان تو بچے
ہر چند راہک شے میں تو ہے
فن کی ہوت ڈبہ ہے
شے ہے سے کار غم ہووے
کہوں رد قلع کری ہے زادہ
ہنسی ہی نہ کہہ عدم ہے
نادر ہند نیے نہیں ہی
گر باغ گدائی ہے ہیں ہی
برنجے کوئی شے نہیں ہی
ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہی
اردی جو نہ تو دی نہیں ہی
ہے ہی بے مکی کے بے نہیں ہی
آخر کوئی ہے آئے نہیں ہی

پہلے

بجز بے نسخہ مریم حراست دل کو
 بہت دھوئیں تو فلک نے نہیں پیدا کیا
 کہ ایک بے بادہ نہیں بس کی گشت فروغ
 کیسے تو اس دلِ نثار بد کے دوا ملی
 بجائی کہ آنسو نہ نارمانی پہلِ نار
 سے بے نزع من میں ہو فاجرِ خدا
 کہوں نہ جو چشمِ جانِ محو تو فلک کہوں نہ
 مرنے مرنے دیکھنے کے بارو رو رہی گئی
 جو وہ گلاب دیکھ دیکھ بار بادا آنا
 ہم شک کو انجے بہر گوار نہیں آئے
 درجہ دوا نہیں خبر سے بے اطمینان
 یہ باعثِ نومہر برارِ بابِ موسیٰ
 دیکھ در بردارِ کامِ دامنِ اف ز می
 بن گناہِ لغو و بار کا شکِ فتن
 کہتے نہ توئے اتنا ہے اداسِ خاطرِ صبح
 کہ اوہ بینِ رنبر و الماس خبرِ انجم ہی
 وہ ایک نگہ کو نظارِ لگا دیکھ ہی
 کہے بے بادہ نہیں بس کی گشت فروغ
 کہ ایک عمر نے حشر پہنت بالیں ہے
 کہ گوشِ ملکِ سنسنم سے پہ آئیں ہے
 کہ وقتِ ترکِ حجابِ دوا گشتن ہے
 یعنی اس تبار کو فلک سے بہر نہیں ہے
 دامنِ ناکامی کہ اوہ کافر کا خیر نہیں ہے
 جو ششِ قصہ بدرِ الشبانِ اکبر ہے
 مرنے ہیں وہ اداس کی نشانیں آئے
 طہر کا بہرہ بردہ کہ پردہ نہیں آئے
 کہ کوہِ اکینہ ہیں اجہا نہیں آئے
 کہ گئی دالستہ شمشیر سے عزبانے بھی
 مر جی من کی بکھڑے آئی نے بھی
 جا خاںِ محوِ شمس پہناتے بھی

میری غم خانہ کے قہر سے جب روم ہو گئی
 بدگن ہو ناپسند کا فرسونا کا شکی
 داسی دوان بہر نور محسن نے دم پسے دیا
 وعدہ آنکھیں وفا کیجیے پید کیا انداز سے
 ہنر فطرت و فضل بہار بہر واہ واد
 دمی میرے بہائی کو حقیقت از سر نو زندگ
 باد ہیست دین میں بہر کھانہ بارب بھی
 جھک کر خاطر و اسبند در رہی سختی
 بارب اس آتش کے دوا دے کسی جا ہی
 طبع سے مشتاق لذت نامی حسرت کیا کون
 دل لگا کر اب نہ رہے مجھے سچے ہو گئے
 کبیرہ سے پہلے اس کے جہنم آج ہے میرے
 خدا با جذبہ دل کی کمر ناسر اولیٰ سے
 اچھوٹ اور میرے داستانوں طولانی
 اور ہر جہان کے ہر آدمی کو نالہ ہے

کدہ بانمختہ اسباب و ہوائے مجھی
 اس قدر ذوق و نواہی مرغ بستی مجھی
 لیکن نہ گور من ذوق من آب نہ مجھی
 نئے کونہ سے کونہ سے ہے مگر گھر کے دربانہ مجھی
 بہر ہوائی نازہ سودا کے غل خوانہ مجھی
 بہر زار و برف ہر حال بولف نازہ مجھی
 سحر راہ ہوائی خندہ زہر لب مجھی
 نہ طلسم فضل اکبر خانہ کتب مجھی
 رشک آسین بہر زندا ہون کہ اب مجھی
 آرزو سے ہے شک آرزو مطلب مجھی
 عشق سے آئے نہر مانع بہر زار احباب مجھی
 جفا میں کہ اپنے پاؤں سے جا ہی مجھی
 کہ جفا کہتی ہنسے اور کہتی جا ہی مجھی
 عبارت مختصر فائدہ بہر کھانہ جا ہی مجھی
 بنو جفا جا ہی ہر اکس سے نہ بولا جا ہی مجھی

سنبھلے دی محبی اسی ناثر زبیر کی قیامت
 مختلف طرف نظر کیے میں ہر سچے لکھنے
 جی میں باؤنوں بہر سچے پیر و عشق زہری
 قیامت ہی کہ محو در محراب کام سفر غالب
 دلو اٹھ نہ گزرا تو نرم من جادی مجھے
 کب ٹھجے ہے مجھ پر کسکو دیکھ کر آج ہی دم
 موند نہ دیکھ کر دی ۔ دیکھ کر ابد اعتبار
 یہاں تنگ میرے کفار سچے خون گریز میں
 زبیر عشق نجات خون جگر ملا ہے
 بخانوں کو کئی ٹپے داغ طعن بدو عہد ہے
 بہر سچ دنا ب ہر سکت عاقبت منور
 وفا مہتاب و دعوی عشق بے بنیاد
 روز بے اور عشق من بے باک ہو گئے
 صرف بہا ہی ہی ہوئی الاٹ ہی کہنے
 رسوا ہی دہر گو ہر آوارگی سے نم

کہ رمان خراب بار جہڑا جی مجھے
 وہ دیکھا جی کب پہنسنہ دیکھا جی مجھے
 ۔ بہا گا جی ہر مجھے نہ تھا جی مجھے
 وہ کافر جو خدا کو بہنہ سو جا جی مجھے
 وہ مراد نہ دیکھ کر کوئی بتلا دی مجھے
 وہاں تنگ کوئی کب حد ہے ہو جا دی مجھے
 کہو کدو دار را اکھن نہ دیکھ دی مجھے
 دفع آئیں جاؤں نوٹ زمین اولیٰ مجھے
 وہ کدو لب فرہ سبھا نہاٹ ہے
 تجھے کہ آئیں ہر در طے ملات ہے
 لگاؤ مجھ سے رشتہ اسد مل ہے
 جمنے سختہ و سخت کل قیامت ہے
 وہ دھوبی گئے ہم اٹنے کس باک ہو گئے
 نہی بہی وہ صاحب بولوں باک ہو گئے
 مابہر طبعوں نے نہ چا دک ہو گئے

کتابی کون نادر بلب کو ہے انر
 جو جی کجا وجود عدم اہل شوق کا
 آئے ہے نہ اس سے نفی نہ کامیلا
 اس رنگ سے ادھنی کل اونس پلا
 نہ دانت داب رنگ نہ دانت
 جنبش نہ کہ برہم نہ ہم جنبش
 و نس ناز خوش دندان برا خندہ
 کلف افردہ کو غشربنا ہے خرام
 ہے عدم غنچہ جو غشربنا ہم گلاب
 نوزش با لب کے ہیں اجاب سکندر
 سن ہے پروا خردار شاع جلوہ
 نا جانائی گئی رنگ نہات باطن
 جب تک وہ نہ نفی نہ پیدا کر ہی
 عالم غبار و حشر بخون ہے سرسبز
 افسردہ جنبش طراوتی انفات

بر دین گلاب کی لکڑی جگر جاک کر کے
 آپ اپنے آگ کے خوش و خاشاک ہو
 کہ ایک سرگاہ کہ لب خاک ہو گئے
 دشمن ہر جگہ دیکھنے خاک ہو گئے
 شبہ ہی سرور سر جو پانچہ
 وہاں تو سر نہ کو ہر اعتبار غم ہے
 دعویٰ جمعی اجاب جانی خندہ
 ورنہ دندان در دل افروز نہ خندہ
 کب جہان زانو نال در خفا خندہ
 وہ محط گریہ لب انسانی خندہ
 آئینہ زانو فکر اضراغ جلوہ
 چشم و اگر دینہ آغوش و داع جلوہ
 مشکل کو تجھ سے راہ سخن و آری کو
 کشید خاب طرہ لبدا کرے کو
 مان دروین کہ لب میں مکر جا کر گئی

آفرینگر تو مفدہٴ ملک داکری کوئی
 نامہد باغبانے محراب کوئی
 کبابہد کہ جب کہ رسوا کری کوئی
 نوہ نہیں کہ گویا نہایت کری کوئی
 نقصان نہیں بخون سب جو سودا کری کوئی
 زحمت کہن کہ نہر نہایت کری کوئی
 بہر درد و غم نہ پیدا کری کوئی
 جیت تہ ٹوٹ جادو نہ پھر کری کوئی
 پیسے دل گداختہ پیدا کری کوئی
 سائے کھلم لعل نظر آتا ہے مجھ
 ہونیز سبزہ کدو زہر آب اوگنا ہے مجھ
 آئینہ خانہ کتبے لے جانا ہے مجھ
 حسان بختہ قبر نظر آتا ہے مجھ
 دیکھنے اب مرگے برکت آہٹا ہے مجھ
 نہ تکلف ای سزا جسے کیا ہو جائے

دو تہی سی ای نہ ہم ملاف نہ مجھ
 لعل مجھ سے ہے اب رخسار فکھ
 چاک مجھ سے جب رو بہ پیش نہ داجی
 ناکامی نگاہ ہے برن نفاں کوز
 ہر شک و خفت ہے صدف گہر شکست
 سر پہ ہے نہ وعدہ صبر آزار ہے عمر
 ہے خشت طبع اجماد پاس خبر
 بیجا ہے جو کونھی سر پہ کاشل و
 حسن فروغ شمع سخن دور ہے
 باغ بار خفتا ہے پھر ڈرانا ہے مجھ
 جو پر خ لبر چشمہ دیگر معلوم
 مدعا تو نہایت ہے شک دل ہے
 نادر سہ ماہ یک عالم دعا کف خاک
 زندگیاں تو ادھار نہ نہیں مخلص ہے مجھ
 کہہ کہ غم نہ باخار کہ مراد نہ ہے

بغض است تنگ جان و پر بر گنج نفسم
 مستی بدون غفلت سنا به ملک می
 خبر زخم پنج ناله نیز دلمز آرد
 جو شمع خون سی که نظر آنا نیز زده
 لب عبس که چشم آینه پر گواهی عیبانه
 آید سدا لب و طوفان صدای آب می
 نرم می و مشکده می کسی چشم سکا
 جسی نسیم نه کسر زلف بار می
 کسک سراج جویو هر جرئت کو ای خدا
 بچه دزد زده تنه جاسی غبارگون
 دل مدد و دیده بنا مدعا علی
 چتر که می ششم آینه برگل به آب
 پنج آثر می بچه وعدة دلسار که می
 بی برده کوی و دایم خون گند سکر
 ای غنچه لب یک کف می بر آشنان

از سر نو زندگی نو کار ما و جای
 مع شراب یک ناله خواب ک می
 جب خواب بر شمع با نرس عیب می
 صحرای می آینه سی بکشت خاک می
 فضا کشت دلمز بنان کا خواب سگس
 نقش با و کانی ز کس هر انگلی عاده می
 شب می ز غریب بر بنیان می و عاده می
 نافه دماغ آمونی دشت تنار می
 آینه فرس ششم جفت انظار می
 گرام می و صفت صواشک می
 نظاره کامقد می بهر رو یک می
 ای غنچه لب و ف و دایع بهار می
 نه آدمی با نه آدمی به بیان انظار می
 هر ذره که نقاب من دلمز بخوار می
 طوفان آمد آمد فصل بهار می

در در

دلت گوا خبر نہ ہے سپر ہے سپر
 غفلت کفایت عمر و ہند ضامن نام
 مینہ مری ہے پاشا ہے ہر گنگ شا
 خود بخود نہیں نجات ادا کھینے ہے
 نہ رنگ خون کرب نہیں ہے شہنم
 بوجہ سہ عاشق سے آب منع کفہ
 هجوم نہ جرت عاجز عرض ملک افغان ہے
 کھلت ہر طرف ہر جاستان ہر طرف ہر جوا
 مجھے بہ کثرت غم ہر طرف کھینے ہے
 دل و دین نقد لاس ہے پس زور و اکبر ہے
 غم آخو شہید ہر مرد شہد ہر عاشق کو
 آہ نہ کہیں نہ دین نہ نجات کہیں جس
 حسرت نہ لار کہیں نہ ہر جہاں میں
 بچو گئی کیسے گوش محبت میں ا بکدا
 سر ہر محرم درد و غم ہے دوائے

اسی بہ ماخ آہنہ فمائل دار ہے
 اسی مرگ ناکہاں تجھے کہا نظر ہے
 مطلب نہیں کھدا ہم کی مطلب ہے راو ہے
 گفہ دل ہے ہر سر مدد کھینے ہے
 صبا جو غنچہ کے ہر دم ہر جا کھینے ہے
 کہ زخم روزن در یہ ہوا کھینے ہے
 خموشی رہ نہ صد نہیں ہے خس بندان ہے
 گفہ ذبی جیاب ناز مع ہر زبان ہے
 کہ جمع عید محو ہر از خاک گربان ہے
 کہ اس بار ہر سر غمناک و گداز ہے
 جریح روشن اجا قلزم مرقہ کا مرجان ہے
 اب کہیں سے لادوں نہ تجھ کہیں جس
 گلدستہ لگہ سو ہوا کہیں جس
 افسون انظر دین کہیں جس
 نہ ایک شہد خاک کہ صحر کہیں جس

نہوں غنائ کہنہ دریا کہن جسے

جمع بیدار نہ پنا کہن جسے

اب ہر کچھ ہے کہ سب اجہا کہن جسے

داع دل مبدلہ نظر گاہ حباب ہے

آئینہ بدست بن بدست حباب ہے

بچے کفہ اندر دیکھ دل پہ حدیث ہے

آئینہ باندا از گم آنور کٹ ہے

ای نادان جگر کوخند کیا ہے

منوچہ و جو صگی طرفہ بدست ہے

دست نہ گم آمدہ جہاں دنا ہے

نہج ستم آئینہ تصویر غائب ہے

سکہ کھوج ہم بچہ دشت پرا ہے

بارب اگر ان کردہ کن ہوئے سزا ہے

کچھ نہیں سزا تو میرے جان خدا ہے

جو شمع قلعہ سی برم چراغان کچھ ہوئی

انہی

جے منہم زہن حسرت دیدار ہے نہاں

درکار ہے ششخص گلبہ ہے مہسر کو

شاہ برانمان جو دماغ پرا کہن

منہم گم ولادت خالی زادہ ہے

دل خون شدہ شکر حسرت دیدار

شعور سی نہوئی ہوس شعور نے جو کچھ

نہج منہم ہے وہ تو خیر کعبہ شوق

فرج کف کسر و بدب نفس رنگ

خونہ نہیں اندر وہ کب دشت دلو

محبور و دعوائی گرفتار الف

معلوم مواحل شہیدان کد ششہ

ای بر نور شہد جہاں تاب ادھر ہے

نادرہ نامہن کچھ حسرت کلمی دلہ

جنگلی خلف ہے بدیل ہو غائب

دست ہے ہر بار کو مہان کچھ ہوئی

کونای مع پر تجرّف لب کز
 بہر وضع احباط سب رکنے لگ پر دم
 بجز گز نامانی شہر بار بے نفس
 بہر نفس جرات دلو چند بے عشق
 بہر بہر دامنے خامہ فرکان بخون دل
 با تہر موتی سبز دل و دبدہ بہر فرب
 دل بہر طواف کوی نداشت کو جانی ہے
 بہر خون کر رہا ہے خرد را یطیب
 دوزخ ہے بہر ایک گل سہر خصال
 بہر جان منہ نامہ دلدار کھول
 مانگی ہے بہر کو کوب بام بر موس
 جانی بہر کسو کو مضل جز آرزو
 ایک نو بہر ناز کونای ہے بہر گفہ
 جے دھوڈنا ہے بہر جے دست لایان
 بہر بہن ملے کدور بہر کسوے پڑی رہن

عومہ بواپی دعوت شکران کئے ہوئی
 بہر خون ہو بہر ہن جاکر جہاں کئے ہوئی
 مدد مجھے ہر سر ہر افغان کئے ہوئی
 سامان صمد ہزار شکر دان کئے ہوئی
 ساز بہن طرازی دامن کئے ہوئی
 نفاٹہ خیال کا سامان کئے ہوئی
 بندار کا نام گدہ و ہران کئے ہوئی
 عرض صناع حفل و دل جان کئے ہوئی
 صمد کلان کئے کا سامان یہ ہوئی
 جان نذر و لغو ہے عنوان کئے ہوئی
 زلف سبہ زنجیر بہن کئے ہوئی
 سر دے سب ہنر دشت فرکان کئے ہوئی
 جہرہ فروغ می کج کمندان کئے ہوئی
 بیٹھے بہن لکھو جان کئے ہوئی
 سر زہر بار منت دربان کئے ہوئی

سب ہیں نہ چھوڑ کر جوئی لڑکے
 تب فندہ نہ منقبب ب مرغیا
 باز بکند نہ نہیں فیض حق سے بیکار
 منی باد صبا سی طے بد عرض سنبہ
 سنبہ ہر جام زمرہ بد طبع راج بکبک
 سنبہ ابرسی گلچین طرب طے حشرت
 تودہ و صوامع محو ز طے نون بدایس
 سو نیچے ہر بغیر ہوا صورت فرکان ہنم
 کاش کہ ہمیں کی ناختہ تو بانداز عدل
 کفر پر قاب بر آدون سندہ فرج ہزار
 بیکدہ من ہوا آرزوئی ملک چنے
 مع ملک تودہ بختوندہ غنچہ باغ
 کینہ پر آمانہ اندیشہ حبس کے تصور
 ملک سے کہ ہر زلی از تودہ بدست
 دہائی زندگ سے خدایہ ہر کسب چاہ

بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفان کے موسیٰ
 سب اندر سلام
 سائبہ لادہ بدایع کو بدایے بعد
 ریزہ شیشہ می جو پر شمع کبک
 نازہ ہی انب نایع صفت روی شمار
 کوالی کو شبنم گلن سے دو عالم کافار
 راہ خواہیدہ موسیٰ خندہ ملک سے بیدار
 سر نوشت دو جہان اب یک سطر غبار
 قوت نامہ او سکویں بختور سے بیکار
 دام بر کافد آتش زوہ ٹاوس سکھار
 بول جبک فصیح بادہ بہ بھی گندار
 گم کر کوشتہ منہ از تو دستار
 سبز مثل خط خسار و خط بر کار
 طوطی سبز کبک رنے پیدا انفار
 وہ ہے مروت مال بری سے ہزار
 تار ہر ہر

خاک مچھلے مخف جہر سہر بوفان
 درہ اوں گرد کا خورشید کو آئینہ ناز
 اندریشم کو بھی دمانے طلب میں ناز
 مفر سے نہری ہی اسی شمع شبنم بہار
 شکل طاووس کن آئینہ خانہ پرواز
 نیچے اولاد کے غم سر پہ بروی گردوں
 ہم عبادت کو نہر انفس قدم بہر نماز
 سر میں نیچے نہان زمرہ نفث نیچے
 جو بروٹ دعا اپنے بچے نامہ
 مرد مک سب کو عزا خانہ یک شہر گاہ
 دشمن آل نبی کو بطرف خانہ دہر
 ویدہ نادل سے آئینہ یک بزونوں
 شنبہ مخف

جنبہ انفس قدم آئینہ مخف بہار
 کرہ اوں دشت کے امید کو احترام بہار
 عرض خیمارہ ایجاو ہے بر موج غبار
 دل پروانہ چراغان پر بدست گلزار
 فون میں جلوہ کے نیچے بہوای دیوار
 مسک اخضر میں نہ نو مزہ گور ناز
 ہم رہاضت کو نہر بر حرم سے استغفار
 جام سی نہر عیان بادہ جوش شیراز
 یک طرف ناز میں مرکان و دوہم
 خاک دیکھ نہر جو جنبہ نو آئینہ
 عرض خیمارہ سبب بر حق دیوار
 فیض میں سے دم ناکف راہ زمشار

در خبر جلوہ بکنی کشوں غن
 ہم کہان ہوئے اگر حق نہو ما حمد ہیں
 جسکے ہی نہیں کہ نہ وہاں ہی نہ دین
 مبدلہ ہی نمائندہ عبرت نہر فون

زاده چه نعمت بچهره دم سینه و عدم
 داشت غنوم و دنیا و بدست نسیم
 لاف دانش غلط و قطع عبادت معلوم
 نفس منیع همه خیاره عوض صورت
 عشق بپر ایل شیراز اجزائی حواس
 کوکب آنکه مرز و رطب گاه رطب
 کسبی و کلبه نفس اماره و دانش خیر
 سامع و مزمزه اهل جهنم کفینه
 کشفه بزره بر اسمی که عیاد ایا شد
 نفس لا حول کعبه ای خانه زبان خور
 قطره نفس حد احب و دل خمر رسد
 مودت به با عباد جهنم گرم حرام
 جود به در و نفس قدم از کف حیرت جا
 نسبت نام کی او کس بر سر زنبه که رطبه
 مین خنق او کف بر سر که نوبانی

نوبی ابنه فرق جون و نسیم
 صورت نفس قدم خاک بوق نسیم
 در دیک سوغ غفلت عجب دنیا و چه بنگ
 سخن منی همه بیانه ذوقی نسیم
 دمع رنگ رنج روشن مرآت منین
 بهشتی آنکه خواب گران نسیم
 کسبه بابا انزنامه دلپاشی خرب
 نه سرب و برک شمشیر نه دماغ لوی
 کفتم خایع ادب و فار و کلبه
 با عیب عرض آرای قطره و کلاس قرین
 فبده آل نجه کعبه ابعاد نفس
 جو کفب تحکیم با عوس دو عالم که امین
 بر کف خاک عجب روان زاده تصور زمین
 ابد است ملک خم شده ناز زمین
 و بی ملک نفس باد صبا عطر گین
 املی زمانه

برش منع کما او سکی ہی جهان من جیوا
 کفر سوزا دسکا و عبودہ ہی کہ جس کے ڈولے
 جائی بنیاد دل و جان فیض رسا نشا
 جسم الطہر کو ہر بر دوشم بہر ہر ہر
 کس کی مگر سے ہر مدح ہر از واجب
 اسنانہ ہر ہر بر جے جوہر آئینہ سنگ
 شیعہ در کجائے اسباب نثار امادہ
 شیعہ حنف کجائے ہر دل و جان کام زبان
 کس کے ہر سنگی ہر مداح ہر مدوح خدا
 جنم بازار مہاجے اصدا ہر ہر
 شیعہ حنف مہاجے مہاجے کسنا و مطلب
 دہی دعا تو مری و مہاجے حسن قبول
 ہم شیعہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 طبع کو الف و لیل میں ہر ہر ہر ہر
 دل الف و لیل ہر ہر ہر ہر ہر

قطع ہو جائی نہ سر رشتہ اباد کہیں
 رنگ حلق کب طبع و لطف پنخانہ چین
 دلی خرم رسل تو ہی بغیر اس یقین
 نام نامی کو ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 شمع شمع گزشتہ بہ باند ہی آہن
 رقص عبد کے حضرت جبریل امین
 خاک کو کون جو خدا نے دی جان و دلی
 شیعہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 کس کے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 کہ کوا شیعہ کوی اولیٰ خرم ہر ہر ہر
 ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 کہ اجابت کہی ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 کہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 کہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 مگر حلوہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر

صرف ادا اثر شمع دود و زنج و نف احباب کل و سبل فردوس بہن

نور

فطوح در قاشش عنوان را در سر کفنا دامن کردن اخروہ شہان بر ملک دلداد
گئی وہ دن زندا دانستہ خبر دکنی فدا ہے کیا کرنے نہیں تم غور ہم خاوش رہے نہیں
بس اب بگئی یہ کہ نہ منہ گے جاؤ ملجاؤ قسم لو ہے اس پر کہیں کہیں ہم کہنے نہیں
بلاؤ سنا پاس عطیہ سخن رواندن و معاع گذرہ سوز در برابر آفت زنی

یہ جو محب کج کف دست بہ ہم جینے دلی زب دہنای کسی جھڑا جہا نہیں
خاتمہ انگشت بدندان داس کی کھنٹی ناطقہ سر بگر بیان کو اسی کیا کہنی
مہر مکتوب عزیزان گراہی کھنٹی حشر بازوی شکوفان خود آرا کہنی
مس آلودہ انگشت حسنین کھنٹی دایع لاف جگر عاشقی مسدا کہنی
حانم دست پیمان کجہ نہا بہ کہنی سر بسنان پر پر آد سبہ تانا کہنی
اختر کو خنہ قہر ہے نسبت دہجی خال کشن رخ دکنش نہیں کہنی
حمر الاکود و دیوار حرم کبچہ زنی ناؤ آموی بیابان منی کجا کہنی
وضع من او کو اگر کچھ کاف نہاں رگہ من سبزہ فوج مسجہ کہنی
موسیٰ بن ابیہ ہڑا ہی گر مہر خاز مگدہ من ابیہ خشت صبا کہنی

نور

بھون اسی فضا در گنج محبت لکھی ہو
 کبوتر اپنے نقطہ پر کار تنہا لکھی
 کیمیں اسی گور نا باب ضرور کیجی
 کبوتر اپنے مردک دبدہ علف لکھی
 کبوتر اسی نکتہ پر اپنے بیج لکھی
 کبوتر اپنے بنافہ کا لکھی
 بندہ در کف دست کو لکھی کچھ دین
 اور اسم جلنے سباری کو لکھی

رباعیات

بعد از انعام بزم عید اطفال
 ابام جوانے ریے سوغاتیں حال
 آپہنجی ہنس ناسود اقلیم عدم
 ابی عمر کدھنہ یک قدم استفاد

رباعی

سب ذل دفع عن فن کاغ نہا
 کیا شمع کو دن کہ طرف تر عالم نہا
 دو باہن ہزار اکٹھے سیے جمع تنک
 ہر قطرہ اشک دیدہ بزم نہا

رباعی

آتش بازی جی جیسے سئل اطفال
 یے نوز جگر کا پر کھاب جے حال
 تہا عجب فتنی ہر فباست کو بی
 لا کون کے لے گا ہی کتا نہیں نکال

رباعی

دل نہا کہ جو جان درد تہیہ ستیجے
 بیشابی اشک و حسرت دیدہ سچے

صرف اعدا اثر تفتہ و دود و زخ
و نف احباب کل و سبیل و دزد و سبیل

نقطہ در شمس کو ان حد در سبقت
کئی کہ دن زمانہ غم و بکی و فدا
سبب اب بکلی کہ بستر مند بجا و ملجا
چو دھنسا ارب بس و عید سحر رانند و مع
نزد دینا ہی اسی جعفر اچھا کہی
ناطفہ سر بگر جان کہ اسی کیا کہی
عزیز بازی شکوفان خود آرا کہی
واقع لطف جگر عاشق سنبا کہی
سر بسن پر پر آدبے مانا کہی
خال مسکن رخ و دلکش مہل کہی
نافہ آموی بیابان خن کا کہی
رنگ بن سبز و زہر مسی کہی
مبکدہ مینا بچہ خشت خم صبا کہی

بے جو صاحب بکف دست بہم چکن دلی
خامہ انگشت برندان کہ اسی کہا کہی
مہر مکتوب عزیزان گرامی کہی
مسی آلودہ سر انگشت حسنان کہی
خانم دست سہان کہ متاہ کہی
اختر لطفہ فیسر بے نسبت دہی
سحر الودود و ہزار حرم کہی
منج میں آؤں کہ اگر کچھ فاف نہان
موسیٰ بن ابی ہر ای گر مہر غار

کہنہ اس نقطہ پر کار نہا کہی
 کہنہ اس گور نا باب زور کیجی
 کہنہ اس نکتہ پر اہر بیج کیجی
 کہنہ اس جگہ سباری کو کوبہ کیجی
 اور اسم جگہ سباری کو کوبہ کیجی

رباعیات

بعد از انام بزم عیدِ اطفال
 ابھو بجی ہر نا سواد افسوس
 ابھو بجی ہر نا سواد افسوس

رباعیات

کیا شمع کوئی کو طرف تر عالم نہا
 ہر طرفہ کش دیدہ برنم نہا

رباعیات

آتش بازی کی جیسے سہل اطفال
 تھا موجد عشق پر فضا کوئی

رباعیات

مل نہا کہ جو جان درد تہید سہی
 تہا بی شک و سرہ دید سہی

ہمارے ذوق ابی بھلی افسوس
شکر روا نہیں نو تجدد سے

جے غنہ حسد فاش لڑنے کے لیے
دھمکدہ تلوار لڑنے کے لیے
بھنے ہر بار کاغذ باد کی طرح
بھنے میں یہ بد فحاش لڑنے کے لیے

دکھ جھکے بند ہو گئے جے عتاب
دل رگ رگ کر بند ہو گئے جے عتاب
دائے کشت کو بند آنے سے نہیں کب
سونا گوند ہو گئے جے عتاب
نہایت زبردست سراسر ابدل
سینگی اوسے سمجھوانے کا مل
آسمان کہنے کے کرتے ہیں فوجا نہیں
گرم رنگ دگر نہ گویا مشکل
ہیں نہ نہیں صفائے نو مجدلے باہم
انار حبلے و جالے باہم
ہیں نہ کہیں اسفل و عالی باہم
جے اب کے بند برد و الے باہم

جے جے جے جے جے جے جے جے جے جے
نیشہ لہندہ دال بے کشت و جدال
نیشہ لہندہ دال بے کشت و جدال
نیشہ لہندہ دال بے کشت و جدال

مصحفی (نغز اسپر)
دیوان
تقابلی مطالعہ

مرتبہ و منتخبہ
امیر کھنوی و امیریناں
(۲۰ - ۱۲۹۹ھ) (۲۰ - ۱۳۱۸ھ)

تخریج
محمد بدرالدین

THE UNIVERSITY OF CHICAGO
LIBRARY

1963
1964
1965
1966
1967
1968
1969
1970
1971
1972
1973
1974
1975
1976
1977
1978
1979
1980
1981
1982
1983
1984
1985
1986
1987
1988
1989
1990
1991
1992
1993
1994
1995
1996
1997
1998
1999
2000
2001
2002
2003
2004
2005
2006
2007
2008
2009
2010
2011
2012
2013
2014
2015
2016
2017
2018
2019
2020
2021
2022
2023
2024
2025

حرفے چند

مدت ہوئی (معارفِ اسلامیہ) عبدالسلام خاں صاحب نے ایک مختصر سا تقابلی مطالعہ ذخیرہ راہپور (دوا دین مصحفی کے خدا بخش لائبریری میں محفوظ قلمی نسخے) اور راہپور سے طبع شدہ انتخاب مصحفی کو سامنے رکھ کر کیا تھا۔ اسکو دیکھ کر خیال ہوا کہ اس کام کو اور آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ مقالہ کا یہ کام خدا بخش فیضو جناب محمد بدر الدین کے سپرد کیا گیا جنہوں نے اس کام کو بڑی محنت سے انجام دیا۔

مصحفی کے ۹/۸ دوا دین خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہیں، چند دیوان لاہور سے طبع بھی ہو چکے ہیں اور دہلی سے بھی قلمی اور مطبوعہ دوا دین کو ایک طرف — اور انتخاب مصحفی طبع راہپور (امیر مینائی و امیر لکھنوی) کو دوسری طرف رکھ کر جو تقابلی مطالعہ کیا گیا۔ اس کے بڑے دلچسپ نتائج تھے۔ یہ نتائج پیش خدمت ہیں۔

— طبع

جناب محمد بدر الدین

ریسچ فیلو

خدا بخش لائبریری پٹنہ

مصحفی نسخہ لاہور

تقابلی مطالعہ کے حیت رائیگر نتائج

معصی کے کلام کا انتخاب اولاً ان کے شاگرد امیر کنہوی (م ۱۲۹۹) نے اپنے شاگرد امیر میانی (م ۱۳۱۸) کے اشتراک سے مفصلاً مرتب کیا جو راجپور اور حال میں خدا بخش سے طبع ہوا۔ اس کے بعد حضرت مولانا اور شرعی کنہوی نے غفر اچھا۔ اس کے بعد گلہ سے گلہ کہہ مکثامین اور انتخاب کلام رسائل میں چھپتے رہے۔ برسوں بعد فقہ معصی کی ایک مستقل بنیاد نیاز فقہوری نے افسر امروہوی کی تحریک پر نگارہ معصی بنر شائع کر کے رکھی۔ اب اس کے بعد سے معصی پر بہت کچھ لکھا جانے لگا۔

بزرگوں میں بابائے اردو اور قاضی عبدالودود ایسے لوگ تھے جنہوں نے معصی پر زیادہ توجہ دی۔ اول الذکر نے نثری کارناموں کو منظر عام پر لانے میں خصوصی دلچسپی گوشتری کارناموں کو منظر عام پر لانے جاتے کے خواہاں ہے، مگر قاضی عبدالودود نے تو معصی کے ہر گوشے کو بالکل واضح کر دیا۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود کلام معصی ہنوز مکمل صورت میں طبع نہیں ہوا۔ اب تک جو مہلوات کلیات معصی کے سامنے آئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

کلیات معصی دیوان اول ۱۹۶۶ء، دوم ۱۹۶۷ء دہلی سے اور کلیات معصی اول، دوم، سوچہ چہارم، پنجم ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۳ء کے درمیان لاہور سے شائع ہوئے۔ ششم، ہفتم کا کوئی پتہ نہیں۔ ہشتم خدا بخش کا خطی نسخہ مخفی رہ چکا ہے جو سب سے ڈاکٹر عابد رضا بیدار ڈاکٹر خدا بخش لائبریری کی کوشش سے علی مطبوع ہوا۔ مستقبل قریب میں اس کا محقق نستعلیق ایڈیشن بھی سامنے آنے کو ہے۔ نہم = دیوان قضاہ جو الگ سے ایک جلد میں ہے ابھی تک غیر مطبوع ہے۔ اس طرح معصی کے کلیات کی مطبوعہ جلدیں اول دوم، سوم، چہارم، پنجم اور ہشتم ہوئیں اور غیر مطبوعہ جلدیں ششم، ہفتم اور نہم = دیوان قضاہ۔

معصی کے کلام کا انتخاب جو امیر کنہوی کی کوششوں سے تاج المطابع راجپور اور حال طبع خدا بخش، منظر عام پر آیا ہے! اس میں شاگردوں کے تصرفات درآئے۔ اس جانب سب سے پہلے عبدالسلام خان صاحب نے توجہ مبذول کرنا اور ایسے ۵۶ اشعار کی نشاندہی کی جس میں شاگردوں نے معصی کے نقلی رسالے ترقی و اصلاح میں کیں۔ انہوں نے کلیات معصی جلد دوم ملوک رضا لائبریری راجپور سے ان اصلاحوں کو ثابت بھی کر دیا۔ کیا یہ اصلاحیں جلد دوم

تک محدود ہیں یا اس سے آگے کی جلدوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کا ایک تفصیلی تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مطالعہ کے دوران مندرجہ ذیل حقائق سامنے آئے:

● دستیاب کی گئی نسخہ (مخطوط و مطبوعہ) منتخبہ اسیر و امیر سے کم درجہ رکھتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں غز، یوں اور اشعار کی مقدار زیادہ ہے جو کسی دستیاب نسخے میں نہیں پائے جاتے۔ نسخوں کی تفصیل کے متعلق غرض ہے کہ اس سلسلے میں خدا بخش کے بھی کلمات معنی کے نسخے جن سے زیادہ مکمل اور صحیح نسخے کہیں پائے نہیں جاتے، پیش نظر ہے۔ دیگر نسخوں کے لیے دیوان معنی جلد ۲۱ مطبوعہ مجلس اشاعت ادب دہلی ۱۹۶۶ء اور کلیات معنی جلد ۱۵ مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور کی تفصیلات پر اعتماد کر لیا گیا ہے۔

● دیوان معنی منتخبہ اسیر و امیر طبع راہپور و حال طبع خدا بخش کو جن چار نسخوں کا انتخاب اب تک کیا گیا ہے یہ درست نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انتخاب ساتویں جلد سے مجبے اور اصلاح = اختلاف کی نوعیتیں بھی بالکل جلد ۱۳ کی طرح ہیں۔ چنانچہ تقابلی مطالعہ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

● جن دو ادوین کو سامنے رکھ کر اسیر و امیر نے انتخاب تیار کیا ہوگا درحقیقت وہ تمام نسخے کہیں نہیں پائے جاتے۔ کیوں کہ کلام کی زیادتی اور اس سے بڑھ کر اشعار کی زیادتی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ انتخاب کے وقت جو دو ادوین سامنے رکھے گئے ہونگے وہ یقیناً دو مسخرے ہی ہوں گے۔

عبد السلام خاں صاحب نے کلیات معنی جلد دوم ملوکہ رنالا لائبریری راہپور کو اسیر و امیر کا معنی نسخہ قرار دے دیا ہے۔ اس میں شبہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان تعبیہات کو کسی صاحب نے وقت بعد کو مطبوعہ نسخے نقل کر دیا ہو۔ اس شبہ کو مزید تقویت اس بات سے ملتی ہے کہ بقول عبد السلام خاں صاحب یہ اصلاً میں بعد کی ہیں اور جدید قلم سے ہیں۔

کلیات معنی جلد چہارم مطبوعہ لاہور کے دیباچہ میں ڈاکٹر نور الحسن نقوی نے کلیات معنی جلد چہارم مخطوطہ ملوکہ سنٹرل انسٹیٹیوٹ صغیر لائبریری حیدرآباد کے جس نسخہ کو فراہم بتایا ہے ممکن ہے کہ یہ فی الحقیقت معنیہ اسیر و امیر ہو۔ اس کی دو عینیں ہیں (۱) حیدرآبادی نسخہ میں پانچ غز ہیں زائد ہیں اور ان غزوں کے انتخاب بھی منتخبہ اسیر و امیر میں شامل ہیں جن میں ایک بھی اختلاف نہیں۔ (۲) نقوی صاحب نے جلد چہارم میں جہاں جہاں اختلاف نسخہ کا اختلاف نقل کیا ہے وہ تمام اشعار حرفوں/جملوں کو شامل کرنے پر منتخبہ اسیر و امیر کے بالکل مطابق ہیں۔ چنانچہ تقابلی مطالعہ میں جسے صحیح مان لیا گیا ہے اور اسے اختلاف کے تحت نقل نہیں کیا گیا ہے۔

● دیوان معنی منتخبہ اسیر و امیر طبع راہپور و حال طبع خدا بخش میں ۲۳ غز ہیں تمام و کمال زائد ہیں جو

سبھی دستیاب نسخوں (مخطوط و مطبوعہ) سے غائب ہیں پہلے یہ تعداد ۳۸ تھی مگر حیدر آبادی نسخہ کے زوائد کو شامل کرنے کے بعد گنت کر ۳۳ رہ گئی۔ ان غزلوں کے اشارہ کی تعداد کو ۸۲ ہے مگر معصوم کی غزلیات کا اوسط نکالنے سے اندازہ لگا کر تعداد کو ۱۰۰ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ چونکہ یہ دستیاب ہی نہیں بلکہ صحیح تعداد متعین نہیں کی جاسکتی۔

انتخاب تدبیر طبع رام پور، حال طبع خدا بخش، میں پائی جانے والی جو غزلیں، تمام و مکمل، نکلیات معصوم، طبع لاہور اور مخطوطات خدا بخش، سے غائب ہیں وہ ذیل میں انتخاب (طبع خدا بخش) کے صفحہ/سطر کے حوالہ کے ساتھ دفع کی جا رہی ہیں:

ادھر نہ دیکھا ہارن نہ دیکھا ۱/۱۴۔ تھانہ دیکھنا، جانا نہ دیکھنا ۱۰/۲۲۔ پار ہو گیا، انگار ہو گیا ۱۷/۲۳۔ خیال تھا کیا تھا جہاں تھا کیا تھا ۱۳/۲۴۔ بازار لے گیا، گرفتار لے گیا ۸/۲۹۔ دکھایا، اٹھایا ۹/۳۰۔ نقش پا کا میرے کیوں بوس لیا ۳۱/۳۲۔ خدایا خدایا ۶/۳۵۔ لے گیا ہو گا، رہا گیا ہو گا ۷/۳۵۔ دلا، تعالیٰ ۳/۳۵۔ امان نہ کیا ۵/۵۹۔ سلاں سے کیا کیا، گریبان سے کیا کیا ۹/۶۰۔ دکھا جا، سنا جا ۸/۶۱۔ پیار جیا ۲/۶۳۔ دہندہ پر بندہ ۱۰/۸۰۔ کیا الیاں، ملگیاں ۱/۸۲۔ لگنے لگے انوس ۱۰/۱۰۲۔ خط، غلط ۵/۱۰۵۔ اگر کسی مخطوط ۵/۱۰۵۔ جاں وقت و دل ۸/۱۰۶۔ پریشانی زلف، دیوانی بزل ۱۲/۱۱۲۔ کمرے شست دھوے چشم ۱۰/۱۱۲۔ جہان میں کچھ ہیں، گمان میں کچھ ہیں ۷/۱۳۲۔ جفا ہمگی ہیں، فدا ہمگی ہیں ۴/۱۵۳۔ بجا دین، فریاد میں ۱۱/۱۶۰۔ پیر جن میں آستیں، کفن میں آستیں ۱۷/۱۶۵۔ جسم ہوں، کلیم ہوں ۱۲/۱۶۷۔ کرے کو، سفر کرنے کو ۳۱/۱۸۲۔ پلے، چڑھ لے ۱۱/۲۲۳۔ جودل کی چوٹ ہے ۱۰/۲۵۲۔ پیچھے کا دواں ۵/۲۷۱۔ یار کیا جلے، آباد کیا جانے ۲۰/۲۷۱۔ یار اٹھتا ہے؟ بے اختیار اٹھتا ہے ۳۴/۲۸۷۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دیوان معصوم جلد ۱ مطبوعہ مجلس ادب دہلی (۱۹۶۶ء) میں بھی پانچ اشارہ پیشل ایک غزل زائد ہے جس کا نمبر ۱۲ اور قوافی در دیف، بسمل کدھر چلا، قائل کدھر چلا ہے۔ یہ غزل ہمیں اب تک کسی نسخے میں نہیں مل سکی اور نہ ہی اس کا کوئی شعر منتخبہ اسیر و امیر میں شامل ہے۔

● دیوان معصوم شہزادہ امیر طبع رام پور، حال طبع خدا بخش کی مختلف غزلوں میں ۶۳ اشارہ زائد ہیں جو طبع لاہور اور مخطوطات خدا بخش میں کہیں نہیں ملے۔ یہ اشارہ ذیل میں طبع خدا بخش کے صفحات کے حوالوں کے ساتھ درج کیے جا رہے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے کہ کس غزل میں سے کتنے اشارہ دوسری جگہوں پر غائب ہیں۔ جیسے صفحہ/سطر (آٹھ میں ایک) یعنی انتخاب صفحہ ۱ پر ہم نے جن اشارہ کے اشارے نقل کیے ہیں دراصل پوری میں آٹھ شعر ہیں اس میں سے ایک شعر کسی دوسری جگہ نہیں ملتا۔

تعبیر پوری کا صفحہ ۱/سطر، دانتوں میں ایک۔ حساب کچھ نہ نکلا، خواب کچھ نہ نکلا ۲/۲ (پانچ میں ایک)۔ بسنبل

باؤں کا؛ بل باؤں کا؛ نکل باؤں کا؛ چل باؤں کا؛ ۱۶/۱۰-۱۳ (دس میں پانچ)۔ بارنہرے گا؛ بقرارنہرے گا؛ ۱۶/۱۰-۱۳ (دس میں پانچ)۔ بارنہرے گا؛ ۵/۸ (دس میں دو)۔ درمخاں کا؛ بوستان کا ۱۰/۱۰-۱۱ (پانچ میں دو)۔ منظور کا ۱۳/۱۰ (دس میں ایک)۔ اولے دیجا ایلے دیکھا ۱۶/۱۶ (تین میں ایک)۔ بسرکرتا؛ خبرکرتا؛ ادھرکرتا تھا ۱۶/۵ (آٹھ میں تین)۔ دیدہ تر سے گزرا؛ سرے گزرا ۱۴/۱۶ (تین میں ایک)۔ کشیدہ تھا؛ بریدہ تھا؛ پریدہ تھا ۲۵/۸ (پانچ میں تین)۔ سودا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا؛ دانا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا ۱۳/۱۳-۱۳ (پانچ میں دو)۔ چترارا ۲۹/۵ (پانچ میں ایک)۔ قابل نہیں رہا ۱۱/۳ (دس میں ایک)۔ کدھر آیا ۳/۳ (تین میں ایک)۔ آفتاب کا؛ انتخاب کا ۱۲/۳۴-۱۳ (پندرہ میں دو)۔ ذرا مل جائے؛ خدا طعنا ۵/۵، صبح و سال جائے؛ ترا مل جائے ۱۵/۳۱ (چھ میں تین)۔ فزا اپنا ۵۲/۷ (چار میں ایک)۔ بل جائے ۵۲/۸ (چار میں ایک)۔ حیرانی کا؛ پشیمانی کا؛ ۱۲/۵۲، افشانی کا؛ ۴/۵۵-۵ (دس میں تین)۔ سلام ہو چکا اب ۶۹/۷ (پانچ میں ایک)۔ دیدار کا طلق؛ بیار کا طلق ۶۹/۱۰ (تین میں ایک)۔ سفید و سیاہ و سرخ ۷۹/۵ (چار میں ایک)۔ غار کی مانند؛ غبار کی مانند ۸۱/۲ (آٹھ میں ایک)۔ میکس فریاد ۸۳/۱ (دو میں ایک)۔ مارا آخر ۸۶/۱۱ (تین میں ایک)۔ چھوٹ کر؛ پھوٹ پھوٹ کر ۸۷/۵ (چار میں ایک)۔ بوستان ذکر ۹۵/۲ (پانچ میں ایک)۔ پیکر طاؤس؛ پر طاؤس؛ افسر طاؤس ۱۰۱/۹، دسات میں دو)۔ بارشع؛ ببارشع ۱۰۵/۱۰ (آٹھ میں ایک)۔ آشیان پر غاشق؛ سلاکے جہاں پر غاشق ۱۱۳/۱۰-۱۲ (پانچ میں دو)۔ ہوا دارئی دل ۱۱۸/۱۵ (پانچ میں ایک)۔ خزلنے کے نہیں ہم ۱۲۲/۵ (دسات میں ایک)۔ جھکا نہ کرد؛ بلا نہ کرد ۱۲۳/۱۴ (پانچ میں ایک)۔ انسان کی آنکھیں ۱۳/۱۱-۱۲ (پانچ میں ایک)۔ خیالیاں؛ ذالیان؛ ذالیان؛ ذالیان ۱۳/۱۳-۱۶، دسات میں تین)۔ لاکر (میں) لاکر میں ۱۳۱/۸ (دو میں ایک)۔ ادا ہوں ۱۳۳/۱ (آٹھ میں ایک)۔ ہوا تو نہیں؛ غلط تو نہیں ۱۳۳/۲ (چھ میں ایک)۔ نوادر درمیاں ۱۴۵/۷ (دسات میں ایک)۔ چاہ ہی نہیں؛ آگاہ ہی نہیں ۱۴۵/۸ (چھ میں ایک)۔ ہستی کو آریں ۱۲۶/۱۱ (چھ میں ایک)۔ ذرے پیٹھے دس؛ بھرے پیٹھے ہیں ۱۳۰/۱ (پانچ میں ایک)۔ جلوہ گر کی شیشے میں؛ بڑی شیشے میں ۱۴۰/۷ (چار میں ایک)۔ ساتھ اڑا جا ہوں؛ رد و بھٹا جا ہوں ۱۳۵/۱۲-۱۳ (چھپا جا ہوں؛ ملتا جا ہوں؛ رلا جا ہوں ۱۳۶/۱-۴ (دس میں پانچ)۔ جواں میں وہ نہیں؛ جہاں میں وہ نہیں ۱۳۸/۱۲ (پانچ میں ایک)۔ غدار کی پھر میں؛ دیوار کی پھر میں ۱۵۱/۱۳، دیوار کی پھر میں؛ یار کی پھر میں؛ غدار کی پھر میں ۱۵۲/۳-۶ (آٹھ میں چار)۔ مغرور کی گردن ۱۵۹/۷ (تین میں ایک)۔ آستینوں میں ۱۶۳/۳ (چھ میں ایک)۔ آؤ جاؤ؛ جاؤ جاؤ ۱۸۶/۱۳ (تین میں ایک)۔ جیغ تماشاں ہو ۱۸۹/۴ (پانچ میں ایک)۔ آشکارہ ہو ۱۹۰/۱۲ (بارہ میں ایک)۔ کوہسار کو ۱۹۶/۱۵، بیار کو؛ دیوار کو؛ خوں بار کو؛ دستار کو ۱۹۶/۱-۶ (پندرہ میں پانچ)۔ مگر دیکھ ۱۹۸/۱۵ (آٹھ میں ایک)۔ دیکھنا ہے کچھ؛ مارا ہے کچھ ۱۹۹/۱-۱۱ (آٹھ میں دو)۔ درگاہ ہے یہ ۲۰۰/۹ (تین میں ایک)۔

آٹھ لاکھ ساٹھ ۱۳/۲۰۰ (چار میں ایک)۔ کافوری ہے یہ ۶/۲۰۵ زمین میں ایک۔ بحر لد ہے ۴/۲۱۵ (دو میں ایک)۔ پاسکے؛
 بنا سکے؛ آٹھ لاکھ ۱۰۰۰۸۹/۲۲۲ (پانچ میں چار)۔ تلوار نکالی ۱۰/۲۳۰ (آٹھ میں ایک)۔ کھجے ہو جاتا ہے
 ۷/۲۳۴ (دو میں ایک)۔ بندہ پر دور جلیے ۱۰/۲۳۷ (سات میں ایک)۔ نقدیر سے پانی ۲/۲۳۹ (چھ میں ایک)۔ مر جانے
 ۶/۲۵۲ (چار میں ایک)۔ بھوپے ۱۲/۲۵۳ (تین میں ایک)۔ ماہ لپٹے ہے؛ نگاہ اپنی ہے ۷/۲۵۸ (تین میں ایک)۔ چٹ
 گئے ۷/۲۶۶ (آٹھ میں ایک)۔ کماؤں کی ۱۵/۲۶۸ (پانچ میں ایک)۔ خونخواراٹھ ہے؛ سر بازار اٹھ ہے ۷/۲۶۹ (چار میں ایک)۔
 کہیں لاؤں گی ۴/۲۸۱ (تین میں ایک)۔ بھی نکل جائے ۱۴/۲۸۷ (پانچ میں ایک)۔ کلب امتزاس کے تلے ۴/۲۹۰ (چھ میں
 ایک)۔ زین کے تلے ۹/۲۹۴ (سات میں ایک)۔ آفت نکلی؛ قیامت نکلی؛ فیر نکلی؛ شکایت نکلی؛ کدورت نکلی؛ تربت نکلی
 ۱۱/۷۳۰ (دس میں چھ)۔ قلم سے گر پڑے ۶/۳۱۹ (تین میں ایک)۔ ثبوتیے ۱۰/۳۲۱ (چھ میں ایک)۔ تلواروں کی،
 دیواروں کی ۶-۵/۳۲۶ (چھ میں دو)۔ سلامت ہو گئی ۷/۳۳۱ (آٹھ میں ایک)۔ برابر پہنچے ۵/۳۳۲ (چھ میں ایک)۔ بناؤ
 یہ جا بجا پھر جائے؛ اگر ذرا پھر جائے؛ کوئی گدا پھر جائے ۹-۸۱/۳۳۳ (گیارہ میں تین)۔ کماں پھولے ۷/۳۳۴ (دو میں ایک)۔
 • تعالیٰ مطالعہ کے بہت سے پہلو ہیں جن میں ایک پہلو یہ ہے کہ کلام کے اندر یکسانیت تلاش کی جائے۔ یہ
 چیز محض کے کلام میں ہی پائی جاتی ہے کہ یہ پہلے موضوع سے الگ ہے تاہم ان لوگوں کے لیے جو اس طرح کا کام کرنا چاہیں
 بطور مثال مندرجہ ذیل شرط پیش ہے:

۱۔ جلوہ ہر ایک کو اپنے اندکھاؤ صاحب کیا غضب کرتے ہو ملک مذہب چھوڑنا صاحب کلیات معنی ملاوٹ
 ۲۔ جس نس کو مذہب دکھاؤ صاحب مکر ہے غضب چھوڑنا صاحب کلیات معنی جلیان مذہب و لاہور

• اس تفصیلی تعالیٰ مطالعہ سے ایک حیرت انگیز پہلو یہ بھی سامنے آیا ہے کہ معنی کے کلام جہاں کہیں نظر
 آئے ہر جگہ کچھ اختلاف نظر آیا۔ اختلاف کی یہ شدت شاید اردو کے کسی دوسرے شاعر کے کلام میں نہیں۔ تذکرے
 مطبوعہ انتخاب معنایں اور مطبوعہ داوین غرض جہاں کہیں معنی کے اشعار نقل کیے گئے ہیں ہر جگہ کچھ اختلاف
 پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں معنی کی خود نوشت سے لے کر عبد السلام ندوی کی کتاب شعر الہند تک، اسیر و ابتر کے منتخب سے
 لے کر مرتضیٰ وہابی و شرفی کھنوسی کے انتخابوں تک اور قاضی عبدالودود سے لے کر ابواللیث صدیقی،
 افسر امر و ہوی اور نگار کے معنی بزرگ جتنے اشعار نقل ہوئے۔ اسی طرح کلیات معنی مطبوعہ لاہور اور دہلی (عرف
 بہ جلدیں)۔ ان تمام کو متعاقباً نظر سے دیکھا گیا ہے۔ سبوں کے اختلافات یا غلطو خطا غلطی اور مطبوعہ لاہور کے غلط
 کسی اور کا مکمل تعالیٰ مطالعہ پیش کرنا مفعود نہیں تھا تاہم تکین ذوق کی خاطر منتخبہ اسیر و ابتر مطبوعہ خدا بخش

مطبوعہ لاہور جلد ۱۲ اور مطبوعہ دہلی جلد ۲ سے چند نایاب پیش کی جاتی ہیں:

مطبوعہ لاہور	مطبوعہ دہلی	منتخب مطبوعہ خدا بخش
... کیا کیساں ہم کو ... جلد ۱۵۵	... کیا کیساں ہم کو ... جلد ۱۵۵	... کیا کیساں ہم کو ... جلد ۱۵۵
... کہنے پوچھا کہ مغل ... جلد ۱۵۵	... کہنے پوچھا کہ مغل ... جلد ۱۵۵	... کہنے پوچھا کہ مغل ... جلد ۱۵۵
... جو جاں بوں بہم انتخاب ... جلد ۱۵۵	... جو جاں بوں بہم انتخاب ... جلد ۱۵۵	... جو جاں بوں بہم انتخاب ... جلد ۱۵۵
... ولد و دوغ کی اس کے ہر مذاب لایا ... جلد ۱۵۵	... ولد و دوغ کی اس کے ہر مذاب لایا ... جلد ۱۵۵	... ولد و دوغ کی اس کے ہر مذاب لایا ... جلد ۱۵۵
... نائے کاسے نامہ جا جواب لایا ... جلد ۱۵۵	... نائے کاسے نامہ جا جواب لایا ... جلد ۱۵۵	... نائے کاسے نامہ جا جواب لایا ... جلد ۱۵۵
... ہر نے اک ترے ... جلد ۱۵۵	... ہر نے اک ترے ... جلد ۱۵۵	... ہر نے اک ترے ... جلد ۱۵۵
... نہ لکے آ کوئی اسکا روضہ ... جلد ۱۵۵	... نہ لکے آ کوئی اسکا روضہ ... جلد ۱۵۵	... نہ لکے آ کوئی اسکا روضہ ... جلد ۱۵۵
... رنگ کرے کاہم ان آسموں کو ... جلد ۱۵۵	... رنگ کرے کاہم ان آسموں کو ... جلد ۱۵۵	... رنگ کرے کاہم ان آسموں کو ... جلد ۱۵۵
... قیامت ان سے ہی اس شہر ... جلد ۱۵۵	... قیامت ان سے ہی اس شہر ... جلد ۱۵۵	... قیامت ان سے ہی اس شہر ... جلد ۱۵۵

● کلیات مصحف جلد ۵ ملا اور جلد ۱۲ اسیر و امیر کے پیش نظر نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں دونوں میں سے ایک ہی شرنکے منتخب میں شامل نہیں ہے۔ جلد ۵ ملا اور جلد ۱۲ سے انتخاب شامل نہیں ہونے کے دو سبب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ان میں سے کسی دو سبب یہ کہ قصداً انہوں نے چھوڑ دیئے ہوں گے مگر بلا سبب قرین قیاس ہے۔ دوسرے سبب کی کوئی توضیح سمجھ میں نہیں آتی کیوں کہ جلد ۵ سے انتخاب جو شامل ہے۔

تفصیلی تقابلی مطالعہ میں دیوان مصحفی منتخب اسیر و امیر طبع راہپور و حال طبع خدا بخش کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس کے ہر شعر کا دستیاب بھی جلد ۵ سے مقابل کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کلیات مصحفی جلد ۵ مطبوعہ لاہور اور جلد ۵ مطبوعہ خدا بخش کو مقابل کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ ۵ ملا اور ۵ سے ایک ہی شعر نہیں مل پایا۔ احتیاطاً دیوان جلد ۵ مطبوعہ خدا بخش اور دیوان قصائد بھی دیکھ لیا گیا ہے۔ اختلافات نقل کرنے میں سب سے پہلے دیوان مصحفی منتخب اسیر و امیر کے خدا بخش اور شرنکے کا صفحہ نقل کیا گیا ہے اس کے بعد مطبوعہ مصرع نقل کیا گیا ہے۔ مقابل کی ترتیب الٹ دی گئی ہے یعنی پہلے مطبوعہ مصرع اس کے بعد جلد مصرع نقل کیا گیا ہے۔ اس کی شکل اس طرح ہے:

صفحہ	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد مصرع
۱/۱	نظارہ کروں دہر کی کیا جلوہ گری کا	کیا دید میں عالم کی کروں جلوہ گری کا	سوم ۱/۱



صفحہ/سطر	دیوانی مصحفی	تصحیح مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۱	نظارہ کروں دہری کیا جلوہ گری کا	کیا دید میں عالم کی کروں جلوہ گری کا	موم/۱
۲/۱	نفتے کو ترے دیکھ کے کہتا ہے زما	جو دیکھ کے ہے نفتے کو ترے وہ یہ کہے ہے	"/
۳/۱	جوش تانی عدم میں	جو آکادہ رہا میں	"/
۵/۸	کیا بھیجوں میں قاصد کو دہاں کو پے...	کیا بھیجوں کو ترے تنیں کو پے...	"/
۱/۲	ہر ہر قدم	ہر اک قدم	اولیٰ/۱۳
۶/۷	دکھائیں گے	دکھا دیں گے	"/
۴/۷	مجھے آنکھوں میں یوں غلت جگر بیچے...	اس آباغ میں یوں غلت دل بیچے...	"/
۵/۷	اس زلف کا	کچھ زلف کا	"/
۶/۲	مرہم سے کچھ واقف	مرہم سے واقف	"/
۷/۲	جلو میں اس کے اکثر	جلو میں جس کے اکثر	"/
۹/۲	شب ہنس میں کیا کیا سماں ہم کو دکھاتا ہے	کیا کیلے	"/
۱۱/۲	گولے سے ہماری خاک کے ہوتا ہے یہ ہمسر	یہ روکش	"/
۱۲/۲	تبیہ ہم تر پہ گل کھاتے تھے جوش ہر دالفت تھا	کھاتے پھر تھے او میاں لڑکے	"/
۱۳/۲	نہ لے بہ درد میرے سامنے لے نام دریاں کا	نہ لے تو میرے آگے نام لے بہ درد دریاں کا	"/
۱۵/۲	دل تجھ کو دیا لے اسے غمخوار ہی تھا	لے مر غمخوار	اولیٰ/۱۳-۱۴
۲/۲	ابروں سے دل ہی پہ تلوار لگائی	تلوار چلائی	"/
۴/۲	دیکھا مجھے کوچے میں جو اپنے تودہ بولا	اس کو میں جو دیکھا مجھے شب اس نے تو بولا	"/

صفحہ/سر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۳	تیرنی کو چڑھلے کبھی وہ آگے سے میرے	بیزاری کے عالم میں کبھی آگے سے میرے	اول/۱۲-۱۳
۶/۳	کیون قتل کیا مصحفی خستہ کو تو نے	کیون مصحفی خستہ کے تئیں تو نے کیا قتل	" / "
۷/۳	کیا چاہئے والوں میں گنہگار یہی تھا	کیا سینکڑوں عاشق میں	" / "
۸/۳	تجھے سے گروہ دلا نہیں تھا	تجھ سے گروہ	۲۷-۲۸ / "
۹/۳	اور سب کچھ جہاں میں ملتا ہے کچھ ملے ہے دنیا میں	" / "
۱۰/۳	شیخ کعبہ سے اٹھ نکل باہر شیخ کعبے	" / "
۱۲/۳	درد و غم کو بھی ہے مقدر شرط ہے نصیب شرط	" / "
۱۳/۳	حشتہ تک خوں بہا نہیں تھا	جز نگہ خوں بہا	" / "
۱۴/۳	بے شک پیر کے زخم پر اپنے	بن نمک چھڑکے زخم سینے کے	" / "
" / "	ہم کو کچھ سہی سزا نہیں ملتا	مصحفی کچھ سزا نہیں ملتا	" / "
۱۵/۳	ہم اگر ہو مجھے غنیمت جان	جان میری! مجھے غنیمت جان	" / "
۱۶/۳	جب یہ پوچھا کہ مصحفی سے بھلا	اک نے پوچھا کہ مصحفی	" / "
۱۷/۳	بوسے کے سوال پر رکے وہ	بوسے کا کیا سوال لیکن	۲۰ / "
" / "	پر منہ سے جواب کچھ نہ نکلا	اس منہ سے جواب	" / "
۵/۴	سینے میں جو دل کی جستجو کی دل کی کی تفحص	۲۱ / "
۸/۴	صدقے اس مرغا گرفتار کے جواز کے ہیں	اس گرفتار کے صدقے میں کہ اڑ کر دوں ہی	" / "
۹/۴	مصحفی مرہی کیا دیکھ کے اس کی یہ ادا	مصحفی ... گیا میں تو ادا دیکھ اس کی	" / "
۱۲/۴	جھوٹا برکت جن میں جو کوئی لالے کا	جھوٹا پڑا داغ	۳ / "
" / "	ہم نے بچا ہے کی جگہ داغ جگر پر رکھا	ہم نے وہ داغ اٹھا اپنے جگر ..	" / "
۱۳/۴	اس کی آنکھوں کو نہ دیکھ لے غمخواروں نے دیکھا کبھی دین داروں نے	" / "
۱۵/۴	چار پارہ جو مرے داغ کا اتر اٹھا کھڑ	چار کھڑے ہو مرے ... اتر اچھو ..	۴ / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۵	کیا بارے کہ ہے مصحفی اب یہاں دن رات	کیا برا ہے جو ہے مصحفی نت یاں میٹھا	اول/۳
" / "	تم ہی جانو کہ درباں کوئی در پر رکھا	تم ہی جانو دربان ہے در پر رکھا	" / "
۲/۵	سوسو طرح کا حادثہ تجھ پر گذر چکا تجھ پر	" / ۲
" / "	تو اب تلک نہ لے دل بیتاب مر چکا	پر لے دل! ایک روز کہیں تو نہ مر چکا	" / "
۲/۵	تا قبضہ نہی تو توفوں میں بھر چکا خوں سے	" / ۵
۸/۵	خنجر مڑ گاں پہ ترے مر گیا	خنجر مڑ گاں پہ گر لٹوٹ کر	" / ۴۳
۹/۵	سوئے ہی ہم رہ گئے افسوس ہائے	رہ گئے ہم سوئے ہی افسوس ہے	" / ۴۲
" / "	قافلہ یاروں کا سفر کر گیا	قافلہ صبح اسفر	" / "
" / "	ہاتھ سے مفت اپنے بو تر گیا	ہاتھ سے برا کو بو تر گیا	" / ۴۱
۱۲/۵	ادکھے ستاتے ہو عیش بار بار	روکھی ستاتے ہو چھ واد واد	" / "
۱/۴	جادو شیر تھا پا کوئے یار	چلتی تھی تلوار عشق پر	" / ۴
۳/۴	رکھو مجھے معذور تم نے قافلہ والو	معذور مجھے رکھو تم نے قافلہ بانٹاں	" / ۴۵
۴/۴	اس درجہ گیا جلد کہ پھر منہ نہ دکھایا	ایسا ہی گیا جلد کہ	" / "
۹/۴	خیال یار جو شب مجھ سے ہلکا رہا میرا ہلکا رہا	۲۴/۴
۱۱/۴	تہہ مزار ہماری ہوئی نہ آنکھیں بند	پس از وفات بھی اپنی ہوئی نہ	" / ۵
" / "	کہ مرے بھی ترے لئے کا انتظار رہا	نہیں کہ ترے ہی لئے کا	" / ۵
۱۲/۴	فغان ہر سسکی ہے ایسی جو آج درد انگیز	فغان باتک جس سسکی (کچھ؟) ایسی درد انگیز	" / ۲۵
۱۳/۴	نرا تھا ذکر کہ نہ دیکھا بہت سے شب وصل	میں تیرے ڈر سے نہ دیکھا ادھر بہت شب وصل	" / "
۱۴/۴	اچھ وہ وصل کا وعدہ تو درگنا رہا	غرض وہ وصل کا	" / ۵
۲/۷	ہمارے ہاتھ وہ لئے کبھی نہ راقصیت	ہمارے ہاتھ میں آئے کبھی نہ راقصیت	" / ۵
" / "	کہ تیرے پاؤں پہ ہندی کا اختیار رہا	کہ پاؤں پر ترے	" / "

صفحہ/سر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۷	یوں کھلے بالوں مرے سامنے آیا نہ کرو	تو کھلے بالوں مرے سامنے آیا نہ کرو	دہم/۵
۹/۷	شوق سے گرمی عارض وہ دکھائیں مجھ کو	گو کہ خورشید قیامت میں بٹھا دیں مجھ کو	"
"	موم کا تو میں نہیں ہوں کہ پگھل جاؤں گا	کیا پنا موم کا ہوں میں کہ	"
۶/۸	یہی ہے لوٹ تو دستِ جنوں کے ہاتھوں سے تو خانہ کے ہاتھ سے پیائے	اول/۸۳
"	نہ ایک میسہ گر یاں کا تار ہڑے گا	نہ ایک بھی تری زلفوں کا تار	"
۷/۸	بجز عدم نہ کہیں پہ شکار ہڑے گا	خبر نہیں کہ کہاں یہ شکار	"
۸/۸	جو دم لبوں پہ شبِ انتظار	جو جاں لبوں پہ دمِ انتظار	"
۹/۸	اے زدنِ کرو ہمد مویہ بھو تو کرو بھو تو کوئی یارو	"
۱۰/۸	لحد میں مصحفی بے قرار ہڑے گا	زمین میں	"
۱۲/۸	شعلہ اٹھا ہی تھا اس سینے میں پڑ بھگیا سینے سے پر	۸۹/۱۱
۱۵/۸	اے معصوم تجھے ہم لکھ کے دکھا دیں گے اے دکھا دیوینگے	"
۱۶/۹	نہ ایک قطرہ خونِ بچک جگر میں رہا	سحر کے ہوتے نہ اک قطرہ خونِ جگر	۷۲/۱۱
۲/۹	دکھا دیا مجھے جلوہ یہ کس نے چھپ کے کر میں	کبھی جو یا رنے نہ دیدہ مجھ کو دکھا تو میں	"
۳/۹	امید لذتِ نظامہ دگر میں رہا امید فاری نظامہ	"
۴/۹	دل و جگر ترے پیکانِ تبر کے گھر تھے تیرا گھر تھا	"
۵/۹	کبھی وہ دل میں رہا اور کبھی جگر میں رہا	کبھو وہ دل کبھو جگر	"
۶/۹	اٹھائے آنکھ نہ دکھا کبھی مجھے اس نے	نہ دکھا مجھ کو کبھی اس نے آنکھ اٹھا تو میں	"
۷/۹	میں ساری عمر تنہا ایک نظر میں رہا	تمام عمر تنہا ایک	"
۸/۹	غلشِ محم نہ پس مرگ بھی ترے غم کی پس از مرگ بھی الم کی ترے	"
۹/۹	موسے جو ہم تو دہی نیست جگر میں رہا موسے بھی ہم	"

صفحہ/سطر	دیوان معصنی	کلیات معصنی	جلد/صفحہ
۶/۹	اڑوں میں کیا کر نہ کچھ خاک بال و پر میں رہا	... میں کا ہے سے کیا خاک	۱۳/اول
۷/۹	تم اٹھ گئے جو صم معصنی کی بالیں سے	... جو میان معصنی ...	۱۳/۱۱
۸/۹	مشاط کچھ کے شانہ کرنا	... شانہ کیجو	۵۸/۱۱
۱۱/۱۱	اس زلف کا بال ہونہ بیکا	اس زلف کا ہونہ بال بیکا	۱۱/۱۱
۱۱/۹	سیجھے نہ وہ موہن اور کافر	... اور نہ کافر	۱۱/۱۱
۱۲/۶	لاشے پہ معصنی کے کہتے ہیں لوگ انصوس	لاشے پر اس کے ہر دم کہتے ہیں لوگ کر	۵۹/۱۱
۱۲/۱۰	بے گمان اس صرع قد پر نہال طور کا	تجھ کو چوہے میں نظر آتا ہے خلد طور کا	۱۷/صدقہ ۱۱
۱۱/۱۱	ہوں میں شاعر سو جھلے مجھ کو معنون دور کا	ہوں میں شاعر باندھتا ہوں نب تو معنون دور کا	۱۱/۱۱
۱۳/۱۰	معنی الحق لعلو سب جہاں پر کھل گئے	معنی الحق ولعلو کیونکہ سب پر کھل نہ جائیں	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	دار پر جس وقت سرا دہا ہوا منصور کا	دار نے البتہ سرا دہا کیا منصور کا	۱۱/۱۱
۱/۱۱	... کے ہوں سرگرم سہی	... کے ہوں سرگرم سہی	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	بوجہ سر پر ہو تو جلد اٹھے قدم مزدور کا	پاؤں جلد ہی بوجہ کے باعث پڑے مزدور کا	۱۱/۱۱
۲/۱۱	... دکھلا تا نہ گینو مور کا	... دکھلا تا نہ ساعد چور کا	۱۱/۱۱
۳/۱۱	دل میں جس کے درد ہو اس سے ڈرا بھی کیجئے	دل چیرس کے جبر ہو اس سے ڈرا بھی کیجئے	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	... عاشق جھور کا	... عاشق مجبور کا	۱۱/۱۱
۴/۱۱	... فریہ ہے محال	... فریہ ہے یہ محال	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	رنگ تیرہ ربط نفل سے نہ ہو کافر کا	رنگ تیرہ محبت نفل میں ہو کافر کا	۱۱/۱۱
۵/۱۱	گوئے بازی بیشہ دیکھا ہے سر مغرور کا	گوئے بازی ہوئے ہے سرگرم مغرور کا	۱۱/۱۱
۶/۱۱	معصنی جاننا بھی ہوتے ہیں کوئی بھی چور	سرگشتہ معصنی ہوتے ہیں کوئی بھی چور	۱۱/۱۱
۸/۱۱	عمر آخرت گیا داغ اس دل رنجور کا	عمر آخریہ ہوا داغ اس دل رنجور کا	۱۱/۱۱
۹/۱۱	کب کوئی تجھ سا ہے عاشق اس رخ پر نور کا	ہو نہیں جانا ہیں عاشق ہر شر کے نور کا	۱۱/۱۱

صفحہ/سر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۱۱	چاہے موسیٰ سا پر دانہ چراغ طور کا	ہوں میں موسیٰ کی طرح پر دانہ شمع طور کا	۹/۱۱ الف
۱۰/۱۱	اٹھ گئی ہے دل سے مطلق صبح ہونے کی امید	جس سے پھر ہرگز نہ ہوئے صبح کی مجھ کو امید	"
۱۰/۱۰	بخت بد نے منہ دکھایا کس شب دیگور کا	منہ نہ دکھلانا الہی اس شب دیگور کا	"
۱۱/۱۱	منزل ملک عام ہو جائے گی گرتے ہی ملے	آنسو لے ملک عدم تک ان کو پہنچانا مجھے	"
۱۰/۱۰	کر بیٹھا ارادہ دور کا	کر بیٹھے ارادہ دور کا	"
۱۲/۱۱	زلف میں افشاں ہے گرمی سے عرق افشاں درخ	چاندی میں کرلک سروسے عرق افشاں کی سیر	"
۱۰/۱۰	کیا برستا ہے شب ہم میں یہ باران نور کا	گر نہ دیکھا ہو برساتو نے باران نور کا	"
۱۲/۱۱	خوشوں کے مانند سر سے پاؤں تک ہیں آبلے	عشق کی تپ سے سراپا میں ہیں میرے آبلے	۱۰/۱۱ ب
"	آدمی ہے تیرا دیوانہ کہ نفل انگور کا	آدمی دیکھتا ہے ہوگا خوشہ انگور کا	"
۱۳/۱۱	افعال لے باغبان	افعال اس واسطے	۹/۱۱ الف
"	سرنگوں رہنا بجا ہے زرگس مخور کا	سرنگوں رہتا ہے دیدہ زرگس مخور کا	"
۱۵/۱۱	جہنم کم سے دیکھتا ہے میرے آنسو کو بھی وہ	دل میں اس کے جا نہیں پاتا مرانگ سفید	"
۱۶/۱۱ سے صاف ہوتا ہے عیاں سے ہضمی جاتی نہیں	"
۱۶/۱۱	مصحفی چرخ کو بے زنا تا بھی الجھ	مصحفی آنا بھی مت چرخ کو بے الجھ	"
۱/۱۲	پھر دانا اچھا نہیں ہے خانہ	پھر دانا اچھا نہیں کچھ خانہ	"
۲/۱۲	لوہے کے پچے ہوں تو بھاؤں یہ مرا قصد	لوہے کے پچے تھے جو جوانی میں چبائے	۸/۱۲ ب
"	پیری کو ادھر عزم ہے دندان شکنی کا	پیری کو ہے عزم ان کے بھی دندان شکنی کا	"
۵/۱۲	خوگر نہ ہوا ہاتھ مرانا شکنی کا	خوگر ہی نہیں ہاتھ مرانا شکنی کا	"
۶/۱۲	زخمیو پر مرے مصحفی اب قصد کیا ہے	زخم دل عاشق پر ارادہ تو کیا ہے	"
۹/۱۲	سب فلق کی سرفروشت بڑھدی	اک خلق کی سرفروشت بانجی	۱۲/۱۲ الف
۱۰/۱۲	مشکل ہے کتاب حسن تیری	جبتا ہے گئی خدو ہر سخن میں	۱۲/۱۲ ب

صفحہ/سر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۱۲	سمجھانہ کہیں	سمجھانہ کہیں	۶/۸ رب
۱۱/۱۲	آجائے نہ اڑنے میں	آجائے نہ اڑنے میں	۱۰/۶ الف
۱۲/۱۲	امید ہے مجھ کو کہ دل اس بت کا شیوے	یہاں کوہ بگھل جاتے ہیں کیا اس کا عجب ہے	"
"	آئندہ مرے آہ سے پتھر کو پسینا	آؤں جو تپ عشق سے پتھر کو پسینا	"
۱۳/۱۲	گرمی میں ہیں کہیں گہمانہ صنم جا	دو پہرے گہمانہ ہیں ورنہ مری جاں	"
۱۵/۱۲	میں نے میں جب وہ نگہ گرم سے دیکھے	آنے ہی ترسہ بزم میں سب ڈر گئے از بس	"
"	شیشے کو غش آجائے تو	شیشے کو غشی آئے تو	"
۱/۱۳	گھٹا چھانے سے ہے طوفان اندھیرا	گھٹا چھانے ہوا طوفان اندھیرا	۸/۶ الف
"	کہ گھبراہر ہے اب کیساں اندھیرا	گھرا اور باہر ہوا کیساں اندھیرا	"
۲/۱۳	شب غم میں بھی گھبراتے ہیں ہم	شب ہجران کا شکوہ کیا کرے ہے	۸/۶ رب
۵/۱۲	کہاں اب وہ فروغ شمع اقبال	نہ گل ہووے کسی شمع اقبال	۸/۶ الف
۶/۱۳	ہوئی رونے سے	ہوئی گریہ سے	"
"	فزون جیسے شب	فزون ہو چوں شب	"
۷/۱۳	پڑا ہے معنی بے ماہر کے	پڑا ہے معنی اس شمع روبن	۸/۶ رب
۹/۱۳	صدے سودل پر	صدے سودل پر	۷/۶ رب
"	واہ بے فتنہ وہ الفت کا زمانہ کیا تھا	واہ بے ضبط وہ چاہت کا زمانہ کیا تھا	"
۱۱/۱۳	دزدید نگہ کام اپنا	دزدیدہ نظر کام اپنا	۸/۶ الف
۱۲/۱۳	نہ تھا مجھ کو گلہ	نہ تھا اندیشہ	"
۱۳/۱۳	قیس و ماندہ رہا اس سے تو	قیس و ماندہ رہا تجھ سے تو	"
"	پھر قدم ناؤ لیلیٰ کو اٹھانا کیا تھا	انگے لے ناؤ قدم جلد اٹھانا کیا تھا	"
۱۴/۱۳	تجھے قصد سفر	تجھے عزم سفر	"

صفحہ/سر	دیوان مصحفی	تکلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/۱۳	منہ پر بات مرے سامنے لانا گیا تھا	کہ کہ یہ بات مرے ہی کو کھانا گیا تھا۔	۸/۷ الف
۵/۱۴	جیسے اس نے پکڑا تھا۔	جیسے رات پکڑا تھا۔	اول/۱۰۹
۶/۱۴	چشم گریاں سے مری آنسوؤں کا تار بندھا	چشم خونبار سے گریہ کا وہیں تار بندھا	۹/۱۶ ب
۸/۱۴	جنون عشق تو مجھ سے زد شمشیر کرتا	جنون عشق نہ کر مجھ سے دشمنی کرتا	۱۰/۱۶ پ
۱۰/۱۴	مرید شیخ حرم کا نہ جانے ہوتا میں	مری ہی عشق رسا ہوتی بت پرستی میں	"
۱۳/۱۴	زیادہ اس میں جو۔	زیادہ اس سے جو۔	"
۱۴/۱۴	جو مزہ برش شمشیر میں تھا	جو مزہ یاری شمشیر میں تھا	۱۴/۱۶ الف
"	لیک بے زخم۔	لیک بن زخم۔	"
۲/۱۵	کسی گوش کسی تدبیر سے کیا ہوتا تھا	کھلی تلوار تو اس دم ترے بسیل نے کہا	"
۴/۱۵	اپنی بھی جاگیر میں تھا	اپنی بھی تسخیر میں تھا	"
۶/۱۵	جس دل میں نیرے ملنے کا ارمان رہ گیا	اس دل۔	اول/۱۰۹
"	وہ دل تڑپ تڑپ کے مری جان نہ گیا	یہ دل۔	"
۹/۱۵	وائے وہ زخمی کہ سنبھلا اور سنبھل کر رہ گیا	ہائے وہ۔	۱۱۳/"
۱۰/۱۵	کیا کہوں برشتگی اپنے نصیبوں کی میں ہائے	سرشتگی اپنے۔	"/"
"/"	میرا کچھ کچھ نیچو اس کا اگل کر رہ گیا	گل کٹا اس کی کمر سے کچھ اگل۔	"/"
۱۱/۱۵	تھوڑا بہت جو ڈر ہے تو فرقت کی رات کا	اور بیش و کم جو ہے بھی تو بھراں کی رات کا	۱۰۴/"
۱۲/۱۵	مانگا جو بوسہ میں نے تو کھنے لگا کہ واہ	بوسہ جو میں نے مانگا تو۔	"/"
۱۳/۱۵	جاتا ہے جی ادھر کہ کھنچا کائنات کا	ادھر ہی کھنچا۔	"/"
۴/۱۶	دیر تک اپنے شہیدوں کو نظر کرنا تھا	شہیدوں پر۔	۱۰۱/"
"	سرسری تم کو نہ منتقل میں گذر کرنا تھا	منتقل سے گذر۔	"/"
۸/۱۶	گراٹھا یا تھا مرے خون کا بڑا قاتل	گر لب جام کے شائستہ نہ تھا لے قاتل	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	تکلیفات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۱۴	لب خنجر کو مرے خون سے تر کرنا تھا	... خنجر تو مرے ...	اول/۱۰۱
۹/۱۴	کیوں کہا یا رکا آنا سرِ محفل قاصد	کیوں خبر یار کے آنے کی میں کی یا روں کو	" / "
" / "	چپکے کہنا تھا کسی کو نہ خبر کرنا تھا	کیا کیا ہائے کسی کو نہ خبر کرنا تھا !	" / "
۱۰/۱۴	اٹھ گیا یا رشبہ مل بہت چوکا میں	بچ رہا شب مرے قابو سے وہ میں ہی چوکا	" / "
۵/۵	دولوں ہاتھوں کو مجھے طوق کرنا تھا	... کو مرے طوق ...	" / "
۱۱/۶	یتیم قاتل کو عبث ہاتھ پہ رو کا افسوس	یتیم قاتل کو میں کیوں ہاتھ سے ...	" / "
" / "	مصحفی تجھ کو ہر سال سینہ سپر کرنا تھا	... میرے تیل سینہ سپر ...	" / "
۱۵/۱۴	لذتِ زخم میں یہ خود ہیں ہمیں کیا معلوم	سینہ سوراخ تو ہے لیکن یہ معلوم نہیں	۹۴/۱۱
۶/۶	آہ سینے سے کہ وہ تیر سے گزرا	آہ سینے سے کہ یہ تیر ...	" / "
۱/۱۶	یابہ اڑنے میں کوئی بال کبوتر ٹوٹا	یا ہوا بچ کوئی ...	۹۶/۱۱
۲/۱۶	لب خشک ایک کا بھی تر نہ ہوا لے ساقی	حیف صد حیف کے اک پیاسے نہ بے نہ کے	۹۴/۱۱
۵/۵	بادِ خواروں کی کشاکش ہی میں ساغر ٹوٹا	بیچ مجلس کے کشاکش ہی میں ...	" / "
۳/۱۶	ہنگامِ مصیبت کوئی ...	بے بال و پری میں کوئی ...	۱۶/۱۶
۳/۱۶	جیتا ہے کوئی گشتہ شمشیرِ محبت	مارا ہے جس بے منش لب نے ترے کافر	"
۵/۵	کچھ کارگر اجمارِ مسیما ...	وہ زندہ باجمارِ مسیما ...	"
۶/۱۶	کیا تیرگی بختِ مرعاس میں ہے شام	کیا بھر کی شب ہی کو مری موت لکھی تھی	"
۷/۱۶	ہم نے تو یہی قولِ فلاطون سے سنا ہے	جی راں ہوں دوا کرتے ہیں کیوں اس کی طباطبائی	"
۶/۵	... عشق کا اچھا نہیں ہوتا	... عشق تو چنگا نہیں ہوتا	"
۸/۱۶	ہستی سے روانِ قافلہ رہتے ہیں شب و روز	ہستی سے ادھر کو ہیں عبث قافلہ جاتے	۷/۱۶
۶/۵	مسند و عدم کا کبھی رستا نہیں ہوتا	آباد و عدم کا بھی تو محراب نہیں ہوتا	"
۱۱/۱۶	ہاتھ میں اس کے اگر ...	دستِ بے عمل میں اگر ...	۷/۱۶

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	تکلیفات مصحفی	جلد نمبر
۱۱/۱۸	یہ خوشی ہوتی کہ جہاں میں نہ بسل ہوتا	کتنی خوشی دیکھ کے دم جی میں آدہ بسل ہوتا	۷۷/۱
۱۲/۱۸ نہ کرتی اہلاد نہ کرتی تو درد	"
۱۳/۱۸	جذبہ عشق دکھاتا ہوا اثر لے لیا	جذبہ عشق میں کی سخت کمی ورنہ دھام	"
۱۵/۱۸	منہ لگا کر اسے گستاخ کیا خود تو نے	تو نے روئے سے کیا مرتبہ افزہ دل کی کا	"
۱۶/۱۸	ورنہ آئینہ ترسے	آئینہ ورنہ ترسے	"
۲/۱۸	کب میں فکر صفت زلف	کب میں فکر غزل زلف	۱۲/۱۸
۲/۱۸	نالہ کرنا	نالہ کرنا	"
۴/۱۸	آئے مری سہمی نہ کا قاتل سے	آئے شفاعت نہ مری کی دم قتل	"
" / "	کیا کوئی دوست مرا اگر مسلمان میں نہ تھا	کیا مراد دوست کوئی اگر مسلمان میں نہ تھا	"
۵/۱۸	باغ میں لگے ہی لالے کا چمن چوونگ دیا	روشنی سبزہ کو لالہ کا چمن چوونگ دیا	۱۶/۱۸
۷/۱۸ تھا یہ بھی تھا اس کی	۱۲/۱۸
۹/۱۸	ہم ہجر کے شب موسے کو نکلا	ہمارے ترسہ ہمد میں وہ نکلا	اول ۱۲۰
۱۱/۱۸	نارنگ جو دل تھا آخر غم کے نہ تاب لایا	دل درد و غم کی اس کے ہرگز نہ	۱۱۹/۱۸
۱۲/۱۸	گستاخ تھا میں لے دل اس کو چچ میں نہ جاتا دل مت جاتا تو اس گلی میں	" / "
۱/۱۹	خط کا مرے جو قاصد لایا جواب لایا	نامے کا میرے قاصد لایا جواب	" / "
۲/۱۹	لے مٹھنی تو اب کیا منہ دیکھتا ہے پی پی قواب منہ کیا دیکھتا ہے پی پی	" / "
" / "	بروز کے ساقی جام شراب لایا	ہو یا ر آپ ساقی جام شراب لایا	" / "
۵/۱۹	کسی کی جب نظر پڑتی ہے ترچھی نہ کرتا ہوں نظر ترچھی پڑے ہے آہ کرتا ہوں	۱۲۶/۱۸
" / "	کھسبہ آہ دل میں میرے انداز نظر کس کا ہے دل میں میرے آہ انداز	" / "
۶/۱۹	جلائے سیکڑوں خط لے کے ظالم مجھ سے یہ کہدے پچ کہدے	۱۲۷/۱۸
" / "	بھلائے گا تو اس کو پہلے خط لے نامہ بر کس کا پڑھا دے گا	" / "

صفحہ/سطر	جملہاں مصحفی	تکلیفات مصحفی	جلد/صفحہ
۷/۱۹	بھلا ہم بھی تو دیکھیں جان ہے کسی پر خدا تیری دیکھیں کون وہ دل خواہ ہے تیرا	اول/۱۷۷
۸/۱۹	تہیں لے مصحفی کیا ہو گیا ہے ہم سے بچ کہو میاں مصحفی ہے بیٹے راقون کو	" / "
۱۰/۱۹	رنگ گل سا جیسا ہے دل میں مرے پیسے ہے جی میں	۱۲۵/۲۰
۱۱/۱۹	کچھ عجیب رنگ ہے زمانے کا	کچھ بھروسہ نہیں	۱۲۶/ "
۱۲/۱۹	ہاتھ خالی مراد نیا میں جو بالکل ہوتا	وادی عشق میں رکھتا جو قدم میں تو ہمارا	۱۷۷/ الف
۱۳/۱۹	یہی زاد سفر	تازہ زاد سفر	"
۱۴/۱۹	کچھ دکھاتا جو ترانہ رنگ	گر دکھاتا یہ ترانہ رنگ	"
۱۵/۱۹	دل دیوانہ کو کچھ ہوش بھی دیتا جو خدا	ہاتھ اٹھاتا نہ اسیر سی سے مراد دل لے کاش	"
۱۶/۱۹	زلف سے چھوٹ کے البتہ کا کل ہوتا	زلف سے چھوٹے ہی بستر کا کل ہوتا	"
۱۷/۲۰	ہے رقی و حشمت دل کی ہی تو دیکھنا	یہ خیال اک دن اسی صورت فزوں ہوئے گا	اول/۱۱۸
۱۸/۲۰	رفتہ رفتہ عشق گیسو میں جنوں ہوئے گا	رفتہ رفتہ گھج کو سوچے ہے جنوں	" / "
۱۹/۲۰	تابش خورشید میں باہر تیرے سے نکل میں تو گھر سے باہر مت نکل	" / "
۲۰/۲۰	پھول سا رخسار تیرا لاگوں ہوئے گا رخسارہ	" / "
۲۱/۲۰	گر ہم شیر ہوئے اللہ سے یہ کہتے اللہ کے تو کہتے	۱۲۱/ "
۲۲/۲۰	فرقت سے وصل کی شب یارب دراز کرنا	یعنی وصال کی شب	" / "
۲۳/۲۰	کرتے ہیں چوٹ سنب پیر آہوان بد مست چوٹ آخر یہ	" / "
۲۴/۲۰	آنکھوں سے اس کے لازم ہے اجاز کرنا اس کے لئے دل نکل حراز	" / "
۲۵/۲۰	پاؤں تو رکھ نہیں سکتا ہے جو پر اپنا	پاؤں گر رکھ تو در پر	۱۲۲/ "
۲۶/۲۰	منہ تو غریب سے کبھی	" / "
۲۷/۲۰	سرخ رنگ حنا یہ ہے تولے رنگ چمن توان ہاتھوں سے	" / "
۲۸/۲۰	خونی ہو گا تیرے ہاتھوں سے مقرر اپنا	خون ہو دے گا کسی روز مقرر	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۲۰	وقت آیا ہے مگر آج برابر اپنا	آن پہنچا ہے مگر وقت مقرر اپنا	اول/۱۳۹
۱/۲۱	سینہ جلتا ہے تپ فم سے نہیں منہ کی تاب	تپ عشق سے اکثر اپنا	" / "
۲/۲۱	کام آنا بھی نہ آیا قن لاغز اپنا	اتنے بھی کام نہ آیا تیرا	" / "
۳/۲۱	قاصد کبھی ہمارا اس یار تک نہ پہنچا	دلدار تک	۱۴۲/۱۱
۵/۰	اٹا ہی خط پھر آیا دلدار تک نہ پہنچا	ہی نہ تھا خط یار تک	" / "
۴/۲۱	کیسی ہمارے کی حلال نے نار سائی	ہم اک طرف کر ہے اس نو بہار میں تو	" / "
" ۵	پر تک قفس سے اڑ کر گلزار تک نہ پہنچا	اک پر بھی اپنا اڑ کر	" / "
۵/۲۱	آنکھوں سے اسکل پنا منتر گان ملک تو آیا	آنکھوں سے اشک ٹھل کر منتر گان	" / "
۶/۲۱	سختی سے روز فرقت دی جان مصحفی نے	روز اہل بہ سختی دی جان مصحفی نے	" / "
۶/۰	بیلین پڑھے کوئی بیمار تک نہ پہنچا	بیلین خواں کوئی اس	" / "
۹/۲۱	پہلو میں کل رقیب	پہلو میں شب رقیب	۱۲/۱۱
۱۰/۲۱	مصحفی حلالی وقاروں پر	مصحفی عالی مزاجوں پر	"
۱۳/۲۱	بیٹھ کر اٹھ گیا جہاں سے وہ شوخ	جہاں وہ شوخ	سوم/۷
۵/۲۲	قفس میں مرغ گرفتار کا جو شور نہیں	وہ شور	۲۲/۱۱
۶/۰	پھوٹک کے وہ طیش دل سے رہ گیا ہوگا	پھوٹک پھوٹک طیش دل	" / "
۶/۲۲	چھپ کر جو وہ گھر	جب چھپ کے وہ گھر	۲۶/۱۱
۶/۲۲	کچھ یار کے دامن کی خبر پوچھو نہ مجھ سے	کیا یار کے دامن کی خبر پوچھو ہو ہم سے	" / "
۸/۲۲	جلے کا نہ نام کہ یہ عید کی شب ہے	جانے کا نہ نام شب عید ہے بیات	" / "
۹/۲۳	یوں میں نے بت ماہ لقا کو نہیں دیکھا	میں اس صنف ماہ لقا کو نہیں دیکھا	دوم/۲۳
۱۰/۲۳	پھولا ہوا لالہ ہے عیدت رنگ پر اپنی	پھولا ہے بہت لالہ جو رنگینی پر اپنی	" / "
" / "	اس نے تیرے ہاتھوں کی حنا کو نہیں دیکھا	اس نے تیرے پاؤں کی حنا کو نہیں دیکھا	" / "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۱۱/۲۲	اتنی ہے حیا تجھ میں کہ پرے سے حیا کے	اتنی ہے حیا تجھ میں کہ افراط حیا سے	دوم/۲۳
۱۲/۱۱	ہم نام ہی سنتے ہیں نقطہ ہرود وفا کا	ہم نام ہی سنتے ہیں سدا ہرود وفا کا	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	آنکھوں سے کہیں ہرود وفا کو نہیں دیکھا	آنکھوں سے کہیں ہرود وفا کو نہیں دیکھا	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	ہنستا ہے پریشانی عشق پہ جو ہر دم	ہنستا ہے جو ہر لحظہ پریشانی پہ میری	۱۱/۱۱
۱۵/۱۱	سمجھ مرے رونسے کو وہ کیا خاک کہ جس نے	زلفوں کے نمونے کو وہ کیا سمجھ کہ جس نے	۱۱/۱۱
۱/۲۴	لے مصحفی دل خاک لگے باغ میں میرا	لے مصحفی دل کیوں کہ لگے باغ میں میرا	۱۱/۱۱
۳/۲۳	لٹنے سے میرے یار کو انکار ہی رہا	لٹنے سے میرے اس کو زبس عار ہی رہا	۱۵/۱۱
۹/۱۱	آخر نصیب غیر ہوئی وہ متاع حسن	آخر نصیب غیر ہوئی وہ متاع نیک	۲۳/۱۱
۱۱/۱۱	فرست کہیں نہ فحہ کو گریباں درسی نے دی	تحفیف دی نہ اس کو گریباں نے ایک دن	۲۵/۱۱
۱۵/۲۲	حاضر ہوا یہاں بھی گنہگار	حاضر ہوا ہے یہاں بھی گنہگار	۱۱/۲۲
۴/۲۵	جان نابگلو آمدہ جاتی ہے تو جائے	جان نابگلو آمدہ جاتی ہے تو جا بھی	۱۱/۲۵
۱۰/۲۵	بھی نہ مشت غبار کا	بھی نہ ہرگز غبار کا	۱۱/۲۵
۱۱/۲۵	نکتا ہوں منہ میں اس کا وہ	میں اس کا منہ نکوں ہوں وہ	۱۱/۲۵
۶/۱۱	منظف میں	منظف میں	۱۱/۲۵
۱۲/۲۵	دیکھو شبیر عاشق و معشوق کا ورق	ہو جس ورق پہ عاشق و معشوق کی شبیر	۱۲/۲۵
۱۴/۲۵	دلی ہے جس کا نام زمانے میں مصحفی	دلی کہیں ہیں جس کو زمانے میں مصحفی	۱۴/۲۵
۱۳/۲۵	ساکن تھا میں کبھی اسی اجڑے دیار کا	میں رہنے والا ہوں اسی اجڑے دیار کا	۱۳/۲۵
۴/۲۶	قیامت کی جو مطلق دہشت	قیامت کا جو مطلق خطر	۲۸/۲۶
۵/۲۶	زلیخا بھی خریدار ہے کیا	زلیخا تو خریدار ہے کیا	۵/۲۶
۸/۲۶	کبھی سمجھ نہ کہ سیر گل و گلزار ہے کیا	ہم نے جانا ہی نہیں یہ گل و گلزار ہے کیا	۸/۲۶
۹/۲۶	نوک نیند کی	نوک سبزے کی	۹/۲۶

صفحہ/سطر	دلیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۶	بدنچوڑے	بن بچوڑے	۲۱/الف
۱۱/۲۶	دیکھنا آئینہ	دیکھنا آئینہ	"
۱۳/۲۶	ہو گیا خشت تو	گر پرا خشت تو	۲۲/ب
۱/۲۷	شیخ حرم	شیخ الحرم	۲۵/ب
۴/۲۷	سگائی ہے	سار ہی ہے	۳۰/الف
۹/۲۷	آنکھ مجھوں سے وہ آہوئے	ہم سے وہ آنکھ ہے آہوئے	۳۵/ب
۱۱/۲۷	رہا کہ اب تو اسیر قفس	تو چھوڑا آہو اسیر قفس	" الف
" / "	لگی رنگ پر گلاب آیا	لگی موسم گلاب آیا	"
۱/۲۸	خوبر تر تو پی کے ہوتا تازہ	خوں پی کے نیچہ تو تر تازہ	۲۹/ب
۴/۲۸	ہم کو نصیب بھی نہ	ہم کو نصیب ہی نہ	۳۰/ب
۶/۲۸	عالم ہے بت پرستی عاشق سے مطلع	ہے کون بت پرستی	"
۷/۲۸	میرا اور اس کا ایک ہے احوال مصحفی	میرا اور اس کا ایک ہے دل کہے مصحفی	۳۱/الف
۹/۲۸	منزل مقصود تک اس کا	منزل مقصود کو اس کا	۳۷/الف
۱۰/۲۸	تب رہا صیاد نے مجھ کو کیا	تب رہا ہم کو کیا صیاد نے	"
۱۱/ "	کیا میرا کھٹکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	کیا غیر کا خطرہ	۲/سو
۱۲/ "	غیروں سے جو ملنے کی صلاح اوس سے میں پوچھتا	گر غیر سے ملنے کی صلاح اس سے میں پوچھتا	" / "
۱۲/۲۹	بعضوں کا مقولہ ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	۳/ "
۲/۲۹	سن کے شیریں نے نہ کیوں بسے یہ پتھر مارا	کیوں نہ شیریں نے یہ سن بسے یہ پتھر مارا	" / "
۳/ "	چٹکی اک دل میں یہ لی جیسے کہ پتھر مارا	نشر مارا	" / "
۴/ "	جس کو تر کو کہ خط لیکے وہاں بھیجا تھا	جس کو تر کو میں خط لے	" / "
۵/ "	خیر نے راہ میں خند سے وہ کو تر مارا	بیج رستے کے گیا وہ ہی کو تر مارا	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	شکلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۹	مصحفی وادی الفت میں سمجھ کر چلنا	مصحفی عشق کی وادی میں سمجھ کر جانا	۲/۲۹
" / "	آدمی جاتا ہے اس راہ میں اکثر ملنا	آدمی جائے ہے	" / "
۱۲/۲۹	ہو گیا دل جو الگ آج مرے پہلو سے	ہو گیا دل جو الگ مجھ سے میرے پہلو سے	۸/۲۹
" / "	کس طرح گھر کو یہ بیمار پہنچتا ہو گا	" گھر تلک کیوں کر یہ	" / "
۲/۳۰	میت اس در سے گئی میری تو اس شوخ نے ہا	شوخ نے بھی	۲/۳۰
۳/۳۰	وقت شب محو خیال یار میں رہے لگا	دھیان کس کا بندھ گیا ایسا جو راتوں کی	" / "
" / "	بدگمانی نے ستایا اس قدر مجھ کو کہ ہائے	کر آہ	۱۱/۳۰
۶/۳۰	جوڑے کا کھو گیا مرے حق میں بلا ہوا	بالوں کا	۲۲/۳۰
" / "	لحنت جگر کا اشک رداں میں یہ حال ہے	یہ رنگ ہوا	" / "
" / "	دریا میں جیسے جاتا ہے مردہ بہا ہوا	دریا میں جیسے جائے ہے	" / "
۳/۳۱	دل یہ کہتا ہے کہ تو جا میں نہیں جانے کا	دل یہ کہتا ہے تو جا میں تو نہیں	دوم/۳۱
" / "	چلین سے خاک میں ہم کہ جہاں ہم کو	کیا رہے ہیں سے ہم خاک کہ دنیا میں ہیں	" / "
" / "	قصہ کرتے نہ کہیں زیر زمین جانے کا	بکھو زیر زمین	" / "
۹/۳۱	پاس میرے وہ ترانہ سے آتا نہ رہا	پیار سے آتا	۵۱/۳۱
" / "	میرے جو اٹھے	میرے جب اٹھے	" / "
۱۳/۳۱	پاتے ہیں زلف بنانے ہی پہ ماں اس کو	پایا میں ہی کا ماں تجھ کو	۵۲/۳۱
" / "	ہائے کب دودھ پہر ہاتھ میں شان نہ رہا	گھروں ہاتھ میں	" / "
۱۳/۳۱	مصحفی کا نہ نشاں پوچھ کے مدت گزرتی	مدت ہو نہ میاں	" / "
۱۵/۳۱	اے جان خلق تجھ کو جان جہاں بنایا	سارے جہاں کا تجھ کو	۴۴/۳۱
۱۴/۳۱	اپنی تو اس چمن میں عمر اس طرح سے گزرتی	میں نہ عمر یوں ہی گزرتی	۴۶/۳۱
۱/۳۲	محنت پہ تو نظر کر صورت گزرتی	محنت پہ تلک نظر	۴۸/۳۱

صفحہ/سطر	دیوان معصنی	تکلیات معصنی	جلد/صفحہ
۲/۲۲	گرم سفر ہے پر منزل کو ہم نہ پہنچے	از بس کہ اس سفر میں منزل	دوم/۴۸
۴/۲۲	لے معصنی گریباں سارا ہو سے تر ہے	سو نکڑے سہ گریباں دامن ہو میں تر ہے	۱۰/۴۸
۵/۳۲	یہ رنگ اپنا ظالم تو نے کہاں بنایا	یہ رنگ تو نے ظالم اپنا کہاں بنایا	۱۱/۴۸
۹/۳۲	معصنی اب تو میری	معصنی یعنی میری	۱۵/۴۸
۱۰/۳۲	چھوٹا بھی تو کبھی نہ سوسے آشیاں گیا	چھوٹا بھی گر تو پھر نہ	۱۷/۴۸
۱۱/۳۲	یارانِ رفتہ ہم سے منہ ایسا چھپا گئے	اپنا چھپا گئے	۱۸/۴۸
۱۲/۳۳	کیا جانتا تھا میں کہ نہ گادہ معصنی	نہ دلیہ کا معصنی	۱۹/۴۸
۱۳/۳۳	پہلوؤں میں ٹھہر دل بیتاب	میرے پہلوں میں لے دل بیتاب	۲۱/۴۸
۱/۳۳	ہائے اس کا جھک کے اٹھ جانا	ہلک کر	۲۵/۴۸
۱۱/۳۳	جیسے بجلی چمک کے اٹھ جانا	چمک کر	۲۶/۴۸
۲/۳۳	انک اندک سرک کے اٹھ جانا	سرک کر	۲۷/۴۸
۲/۳۳	بٹھنا خاک پر مری اور پھر	میری تو وہی	۲۸/۴۸
۱۱/۳۳	اس سے دامن جھٹک کے اٹھ جانا	جھٹک کر	۲۹/۴۸
۴/۳۳	روٹنا اور بک کے اٹھ جانا	بک کر	۳۰/۴۸
۶/۳۳	صبح کو سرٹک کے اٹھ جانا	پٹک کر	۳۱/۴۸
۷/۳۳	ہوا ہے دشمن جاں اب تو باغیاں میرا	ہوا ہے دشمن جان بس کہ باغیاں میرا	۳۸/۴۸
۱۱/۳۳	چمن میں رہنے نہ دینا یہ آئیاں میرا	چمن میں رہنے نہیں دیتا	۳۹/۴۸
۲/۳۳	زمین پر اس نے دیئے کچھ کھرچ کر	تمام عمر رکھا اس نے کچھ کچر میں	۴۰/۴۸
۱۱/۳۳	کہاں کا دشمن جاں تھا یہ آسماں میرا	کہاں کا دشمن جاں ہے	۴۱/۴۸
۱/۳۳	گردن تک آگے پھر گوندہ تیغ آب دار	کل اس کی آب تیغ	۴۵/۴۸
۴/۳۳	پیری سے ہو گیا ہے یوں دل کا داغ ٹھنڈا	ہو گیا یوں اس دل کا	سوم/۱۱

صفحہ نمبر	مجموعہ معنی	تکلیات معنی	صفحہ نمبر
۵/۲۲	بہرہ کا دی آتشیں سے ساقی کہ ابر تر نے	گرمی کی رت ہے ساقی اور ٹھٹھک بلوں نے	۱۲/۱۲
۲/۱۱	چہرہ کا دسے کیا ہے کیا معنی باغ ٹھنڈا سب معنی باغ ٹھنڈا	۱۱/۱۱
۹/۱۱	جس دشت میں کہ تاقہ لیلیٰ کا ہے گذر	جس دشت میں کہ تاقہ لیلیٰ کا تھا گذر	۱۵/۱۱
۱۱/۱۱ سب آسماں سے شب آسماں سے	۱۶/۱۱
۱/۲۵	رنگ کھلک سے اس کے ہوا تازہ ہنگار ستانہ ہوا اس کے ہنگار	۱۸/۱۱
۳/۱۱	حسرت زدوں کو بھی ہے عدم والوں کا خیال	حسرت زدوں دھین	۱۹/۱۱
۴/۱۱	عاشق کے نشے کا سبب کچھ بھی تو ہوگا	عاشق سے ہوگا	۲۰/۱۱
۵/۱۱	مر جاؤں گا خود یا وہ مجھے قتل کرے گا	مر جاؤں گا میں یا وہی جاوے گا مجھے مار	۱۱/۱۱
۹/۱۱ بھی ہم نے شہینہ پہچانا بھی شہینہ ہم نے پہچانا	۲۹/۱۱
۱۱/۲۵	گمان ملامتی لیلیٰ کا جس پر ڈرتا تھا ہوتا تھا	۱۱/۱۱
۲/۳۶	چسپک جو چلے آؤ کسی دن مرے گھر میں	آؤ تو پہلے سے چلا شہینہ میرے گھر کو	۴۵/۱۱
۱۱/۱۱	کیا ایسا کوئی تم کو	ایسا کوئی کیا تم کو	۱۱/۱۱
۴/۱۱	نزع کے وقت بھی متحہ کر کے ادھر دیکھ لیا	نزع کے دم بھی میں متحہ	۴۶/۱۱
۵/۱۱	صبح ہوتے بھی دھبے چہرہ یا مرے گھر	صبح ہوتی ہے	۱۱/۱۱
۶/۱۱	نالہ نیم شبی تیرا اثر دیکھ لیا	نالہ صبح میں تیرا بھی اثر	۱۱/۱۱
۶/۱۱	نغمہ پہلو پہ جو کھایا تو کہا ناقل نے	نغمہ کھایا جو میں پہلو پہ تو قاتل نے کہا	۴/۱۱
۲/۳۶	بوسے نگوں دیے تھے کچھ کو گیشین لے صبا کچھ کو کچھ	۵۸/۱۱
۶/۱۱	ہے شہیدوں کا یہاں کس کس دفن لے صبا کس گل کے	۱۱/۱۱
۸/۱۱	بلبلیں کرتی ہیں کس کشتے پر شیوہ لے صبا کشتے کا	۵۹/۱۱
۱۰/۱۱	ڈال کر شہنشاہ کی مندر سی بہ تکلف کاف میں خنجر کی مندر سی شہنشاہ کے	۱۱/۱۱
۱۲/۳۶	میں گریباں کا ہوں تو ہے گل کی دشمن لے صبا کاتو تو ہے	۴۰/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ/صفحہ
۱۳/۳۶	کی ہیں فدا میں جو روشن جو تریلیں ہیں روشن	۴۰/۴۰
۱۵/۳۶	وقت فرصت ہے اٹھائے اب تو چلیں اے صبا رتھ کی چلیں	۴۱/۴۱
۱/۳۷	دل توپ میں نہیں واقف ہے شکبائی کیا	غم کی شدت میں کروں فکر میں رشیدی کیا	۴۲/۴۲
۴/۳۷	جان ہی لے گی چارسی شب تنہائی کیا	جان بھی لیوے گی تو لے شب تنہائی کیا	۴۳/۴۳
۲/۳۷	سن کے آواز مری گھر میں کہہ ظالم نے میں یہ بولا کافر	۴۴/۴۴
۴/۳۷	دیکھنا در پہ کھڑا ہے وہی سودائی کیا دیکھو	۴۵/۴۵
۲/۳۷	سائے آفاق میں چرچا ہوا اگر عشق کا ہو	گوزن و مرد کریں عشق کا اس کے چرچا	۴۶/۴۶
۴/۳۷	... خبر لے کوئی	... خبر لے کوئی	۴۷/۴۷
۳/۴۷	وادی و جنگ ہے مرا پھر وہی شبائی کیا	جی دھرکتا	۴۸/۴۸
۵/۴۷	کچھ سمجھتا نہیں جس روز سے عاشق میں ہوا	جب سے عاشق ہوا میں اس کا سمجھتا ہی نہیں	۴۹/۴۹
۶/۴۷	آج کس گل کے گلستان میں سواری آئی	اس کے لئے کی خبر سن کے خیال انوں میں ...	۵۰/۵۰
۴/۴۷	ہر طرف باد صبا پھرتی ہے گہرائی کیا دیکھو باد صبا	۵۱/۵۱
۸/۴۷	مصحفی گوشتے میں بیٹھا ہے جو خاموش سا آج	مصحفی کے تئیں میں غش میں پڑا دیکھا کل	۵۲/۵۲
۹/۴۷	آنکھوں پہ تابیع سراستین رہا	آنکھوں پہ کھینچتا میں سر	۵۳/۵۳
۱۰/۴۷	تو بھی وہ میری شکل سے چیں بریں رہا	تو بھی تو میری	۵۴/۵۴
۱۲/۴۷	بیٹھا وہ جس کے پاس مقرر ہیں رہا	بیٹھا تھا اس کے پاس مراد دل وہیں رہا	۵۵/۵۵
۱۴/۴۷	اللہ نے ضعف ان سے میں پیچھے کہیں نہ	ان سے میں رنگ قافلہ پیچھے	۵۶/۵۶
۱۶/۴۷	کیا میرے رنگ زرد کا چرچا ہے دہریں	میت میرے رنگ زرد کا چرچا کرو کہ یاں	۵۷/۵۷
۴/۴۷ کسی کا ہمیشہ نہیں رہا ہمیشہ کسی کا نہیں رہا	۵۸/۵۸
۱۶/۴۷	کیوں جاؤں بار بار نہ اس در پہ مصحفی	رکھوں میں روک کیوں کہ دل اپنے کو مصحفی	۵۹/۵۹
۱/۴۸	کہنے میں میرے اب تو مراد دل نہیں رہا	میرے کہنے میں اب تو مراد دل	۶۰/۶۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۳۸	سوز غم نہنیاں سے دل اپنا جاو بھر آیا	اس گرمی سے روئے ہم یعنی کہ شبنم گھوٹیں	۵۰/۴۰
۴/۱۰	لے مصحفی کھول آنکھیں پیری میں تغافل سے	لے مصحفی پرشے میں یوں بیٹھے نہیں بنتی	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	وہ صبح ہوئی پیدا وہ وقت سحر آیا	اتھ صبح ہوئی روشن اور وقت سفر آیا	۱۱/۱۱
۵/۳۸	جاو جی اور کوئی یار کرو تم اپنا اور ہی کوئی	۵۵/۱۱
۶/۱۱	وصل منظور نہیں پاس بلائے کیا ہو	ہر گھر مری پاس بلاؤ نہ مجھے جانے دو	۱۱/۱۱
۷/۱۱	پاس برار میں جاتا ہوں تو وہ کہتا ہے	پاس اس کے جو میں جاتا ہوں لو کہتا ہے ہی	۵۶/۱۱
۸/۱۱	مجھ کو رونا ہے تمہارا مجھے کیا روستہ ہو	مجھے رونا	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	چارہ لے دیدہ خونا کرو تم اپنا	فکر لے	۱۱/۱۱
۹/۱۱	مصحفی یہ مرض غم ہے تو مر جاؤ گے	یوں ہی اک روز میاں مصحفی گھل جاؤ گے	۱۱/۱۱
۱۰/۳۸	بلبل کے ترانوں سے ہوزنگ اور چین کا	کرتا تھا کہیں وصف میں اس فنجہ دین کا	۶۲/۱۱
۱۱/۱۱	انداز اڑائے وہ اگر میرے سخن کا	بلبل بنے اڑایا وہیں انداز سخن کا	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	ایسا بھی غضب لے دل بیتاب نہ کرنا	ایسا نہ غللی کبھو کہیں لے دل بیتاب	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	کس زلف سیدہ نام کے آئی یہ مقابل آئی یہ مقابل	۶۳/۱۱
۱۵/۱۱	موجوں میں نظر لے شب ماہ کا عالم	ہر موج دکھا دے شب بیتاب کا عالم	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	دریا میں پڑے عکس جو اس سم بدنگا گوئے بدن کا	۱۱/۱۱
۱۶/۳۸ ہیں وہاں قدر سخن ہے ہیں کہ وہاں قدر سخن ہے	۱۱/۱۱
۲/۳۹	جو آگیا فلک کے سستانے سے اٹھ گیا	آیا جو یاں تو دوں ہی بہانے سے اٹھ گیا	۱۷/۱۱
۴/۳۹	باقی نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشان	ہر گز نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشان	۱۱/۱۱
۸/۱۱	میں نے تو تیرے عشق میں کیا کیا نہیں کیا	میں نے بھی تیرے	۶۴/۳۰
۱۰/۳۹	میدان عشق میں جو میں	میدان عشق سے جو میں	۶۸/۱۱
۱۱/۱۱	محراب میں دیکھ کر ترے دیوانے کی حمد	محرابے کشنگان محبت کو دیکھ کر	۱۱/۱۱

صفحہ/سر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۳۹	قیس اس قدر ڈرا کر نہ لگے قدم بیٹھا	میں یہ ڈرا کرواں سے نہ	سوم/۶۵
۱۳/	ہائے انگشت میں ترے دامن اٹھانے کی ادا	سیر گلشن میں ترے	۴۲/
۱/۴۰	میں اک دن چین سے رہے جیساں گل کے پہا بیٹھا	میں اک دم چین	۶۳/
۲/۴۰	تصور میں تری رفتار کے ہر موج دریا کا کے میں موج	۶۴/
۲/	تماشا دیکھتا ہوں میں لیلاب رواں بیٹھا ہوں بر لب	"/
۴/۴۰	مجھے آتا ہے رحم اس طائرے پر کجا حسرت پر	مجھے رحم لے ہے حسرت پہا اس مرنے پر کی	"/
"/	کر اڑ سکتا نہیں اور ہے قریب آنشیاں بیٹھا	کر اڑ سکتا نہ ہوا اور ہو بہ زیر آشیان بیٹھا	"/
۵/	کوئی آرام سے کس دن بہ زیر آسمان بیٹھا	کوئی بھی چین سے، یارو بہ زیر	"/
۶/	ترے درپاس بہانے مجھے دن کو رات کرتا	ترے کو میں اس بہانے ہیں دن	۶۵/
۸/	بے چارہ اس قدر لوگ نہ گنا کر کچھ نہ تھا	یارو! وہ اس قدر	۷۱/
۹/	شانہ کرنے میں جو دھال زلف کا موٹوٹ گیا	شانہ کرتے جو	۷۲/
"/	زخم کا میرے یہاں تار فوٹوٹ گیا	زخم سینہ کا میرے تار	"/
۱۱/	سادہ لباس پہنا زیور اتار رکھا	جب دن دھوپ کے اس نے گھنا اتار . . .	۷۵/
۱۲/	وعدہ پہ تم نہ لے وہاں سو رہے خوشی سے	تم ساتھ مصحفی کے و اں سو رہے	۷۶/
"/	دل کی جلن نے مجھ کو تھیاں بے قرار رکھا	دل کے قلق نے مجھ کو تھیاں	۷۶/
۱/۴۱	نالہ کرتا جو ترے کو بچے میں آجاؤں کا	نالہ کرتا	۷۴/
۲/	خواب میں آنکے زنجبانے کہا یوسف نے زنجبانے کہا یوسف سے	"/
"/ کبھی جھ کو دکھا کبھی پھر بھی دکھا	"/
۴/۴۱	صانع نے جو نعم ابروئے خدایں رکھا دلداریں رکھا	دوم/۷۷
"/	حق یہ ہے وہ نعم کون سی تلوار میں رکھا	سلاح نے بھلا کون سی	"/

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۴۱	کیا خون میں روؤں کہ مرے ضعف بدن نے	خون روؤں کہاں سے میں کہ اس روضہ یاد	دوم/۷
۱۱/۱۱	کچھ بھی نہ مری دیدہ خونبار میں رکھا	کیا خاک مرے دیدہ.....	۱۱/۱۱
۷/۱۱	صد چاک کیا رختہ دیوار میں رکھا	کر چاکس وہیں رختہ.....	۱۱/۱۱
۸/۱۱	یوسف کا خریدار نہ کوئی نظر آیا	دکان پہ یوسف کی نہ کوئی.....	۱۱/۱۱
۱۰/۱۱	مٹی میں ہم نے اپنا رخت بدن تلایا	خاک سپہیں ہم نے اپنے تیل تلایا	۸/۱۱
۱۱/۱۱	تو بھی نہ ترے دل سے ظالم غبار نکلا دل کا.....	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	نام اس صنم کا منہ سے بے اختیار نکلا	تیرا ہی نام منہ سے بے اختیار نکلا	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	تھی فکر اہل جرم میں کس کو کہوں میں قتل	سوچے تھا اہل جرم سے کس کو.....	اول/۱۱
۱۱/۱۱	لے تے میں یاد اس کو میرا نام آگیا	اتنے میں اس کو یاد میرا.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	اور آفتاب حشر لب بام آگیا آفتاب عمر.....	۱۱/۱۱
۵/۱۱	بکھو خدا کے واسطے کچھ یہ برائیں واسطے پیاسے برا نہیں	۱۲/۱۱
۱۱/۱۱	دودن کوئی کسی کے اگر کام آگیا	دودن اگر کسی کے کوئی کام.....	۱۱/۱۱
۶/۱۱	پس مرگ کرنا مری خاک تودہ	پس از مرگ کیجو.....	۱۰/۱۱
۷/۱۱	تم تو کہتے تھے مرے پاس نہیں دل تیرا	تم تو کہتے تھے یہاں بادل تیرا ہم پاس نہیں	۱۰/۱۱
۹/۱۱	یار اس کو تو ترا غم کھا گیا	اس کے تیلن! پیاسے ترا.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	چمکا ہوا ستارہ ہے اب تو نقاب کا	ہے اندون ستارہ چمک پر نقاب کا	۲۶/۱۱
۱/۲۳ شوق انھیں گل..... شوق اسے گل.....	۱۱/۱۱
۲/۱۱	اس کے زوال میں بھی ہے عالم.....	اس گل کی وہ صفائے عالم.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱ کا ہے تونہ نگاہ کا کا ہے بجا نگاہ کا	۱۱/۱۱
۴/۱۱ سے نہیں ہیں یہ فتنہ سے نہ ہوں کیوں کے فتنہ	۱۱/۱۱
۵/۱۱ دل جلوں کو ترش رہا گروہ ہو دل جلوں پہ چوہہ دوترش کرے	۱۱/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۴۲ روح کو عذاب روح پر عذاب	۲۸۸/۴
۷/۴۲ سے رنگتے ہیں مونے سفید ہم سے رنگوں ہوں مونے سفید کو	"
۷/۴۲	نفس یہ خوب ہاتھ لگا ہے خطاب کا	نفس یہ مرے ہاتھ لگا ہے خطاب کا	۲۸۸/۴
۸/ " خیمہ نہ ہوا خیمہ کھینچا ہوا	"
۱۲/ "	آنکھ دبے جس کی مصحفی	آنکھ دبے جس کی مصحفی	۲۸۸/۴
۱۶/ "	کیونکہ نتیجہ نیک ہو رد	ہوئے نتیجہ نیک نہ رد	۲۴۱/۴
۱۷/ "	مجرم کی طرح دل کو مرے کھینچ لے گیا	آتے ہی صبح دل کو مرے آگے رکھ لیا	"
۲/۴۴	کچھ دھیان بھی کیا نہ کسی	کچھ دھیان بھی رکھا نہ کسی	۲۵/۴
۴/ "	ہاتھ سے جب سے تر گزشتہ داماں	ہاتھ سے یار کا جب گزشتہ داماں	۲۲/۴
۶/ "	پوچھتے پوچھتے اشکوں کو ہوئی	پوچھتے پوچھتے آنکھوں کے ہوئی	"
۷/ " قفس کا تو ہیں لے صیاد قفس کا ہیں اتنا صیاد	"
"/ "	حسرت اتنی ہے کہ افسوس گلستاں چھوٹا	پر یہ حسرت چکر یوں ہم سے گلستاں چھوٹا	"
۹/۴۴ سمجھ کے عاشق سمجھ لی عاشق	۲۴/۴
"/ "	بناؤں کیا جو مزہ قبر کی فشاں میں تھا	عذاب اور تو کیا قبر کی فشاں میں تھا	"
۱۰/ " اپنے ذبح کے بعد اپنے بعد از ذبح	"
۱۲/ " سر آستانہ تھا سر آستانہ تھا	۲۰/۴
۱۳/ "	گھیرنے ہی اسی کو گھستان میں رات برق	پھر تو نام رات رہی اس کے گرد برق	۳۰/۴
۱۴/ "	دہرا و شوق دل کو چالاک	منشی جو تھی انھوں کو بھی چالاک	۲۰/۴
"/ " کے زلف کا یہ کے جعد کا یہ	"
۱/۴۵	کینچہ قفس سے وہ مجھے آواز کر چکا	کینچہ قفس سے تو مجھے	۱۹/۴
۲/ " چرخ گر گیا کہیں گئے ہم چرخ گزرا تب کہیں گئے ہم	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۴۵	کیا جبری ہے جگر آئیے کا دیکھ تو کوئی	چھائی آئیے کی کیونکر نہ سر ہے کوئی	۱۲/۴۵
۱۰/۴۵	پاس الفت	شرم الفت	۱۲/۴۵
۱۰/۴۵ روز مراد شمن روز تراد شمن	۱۲/۴۵
۱۱/۴۵	مصحفی فارسی و رختہ سب خوب ہے تو	مصحفی رختہ و فارسی میں تو تو میاں	۱۲/۴۵
۱/۴۶	کشش عشق نے لیلیٰ کو دکھائی تاثیر	کچھ تو صدمہ ہوا لیلیٰ سفاک کے کا	۱۲/۴۶
۲/۴۶	کیا مجھے کوئی کہ	کیا مجھے خاک کہ	۱۲/۴۶
۴/۴۶	ہو کہ ترے باعث سے	ہو کہیں تیرا ہی ہے	۱۲/۴۶
۵/۴۶	میرے لب تک نہ کبھی ساغر	میرے لب تک نہ مرے ساغر	۱۲/۴۶
۶/۴۶ خبردار رہے خبردار ہو شک	۱۲/۴۶
۸/۴۶	رہ گیا بے تریب کر دل نا کام اپنا	بیچ ذاب رنگ سہل نہ ہو کیوں دام اپنا	۱۲/۴۶
۱۰/۴۶ مجھ سے جو بیزار ہوا مجھ سے تو بیزار ہوا	۱۲/۴۶
۱۱/۴۶	بات کہہ کر ترے آگے	بات کہتے ترے آگے	۱۲/۴۶
۱۲/۴۶	ہمیشہ اس قدر کرتے ہو رم کیا	میاں! تم ہم سے مت کرتے	۱۲/۴۶
۱۳/۴۶	کہو سچ قابلِ نفرت ہیں ہم کیا	تمہیں ایسے برے لگتے ہیں	۱۲/۴۶
۱۴/۴۶ پھر گئیں زاید کی آنکھیں ناہی کی	۱۲/۴۶
۱۵/۴۶	اجی جاؤ بھی جوڑوں کی قسم کیا	میاں! جاؤ بھی	۱۲/۴۶
۱/۴۷ پلکوں پر آنسو پلکوں پر آنسو	۱۲/۴۷
۲/۴۷	نہیں ہے نام کو آنکھوں میں تم کیا	جگر سب ہو گیا اے چشمِ نم کیا	۱۲/۴۷
۳/۴۷	دید کرنے کو آنکھیں میں درکار	دید کرنے کو چاہیں آنکھیں	۱۲/۴۷
۵/۴۷ کبھی تو کبھی تو	۱۲/۴۷
۶/۴۷	کہا ہے مصحفی اس سے جو اک دن مصحفی ہی اس سے اک دن	۱۲/۴۷

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۸/۴۷ کی کیا بہاں دور بی بیاں کیا دور	تول / ۱۵
۱۰/۱۱ مرقع ہو گا لے مانی مرقع ہوئے لے مانی	" / "
۱۱/۱۱	رواں ہوں اٹک جب تکھوں گیری پھر زرا دیکھے جب ہلکوں پھریری تب	" / "
۱۲/۱۱	وہ تاجوار رسہ مصحفی ہے دشت الفت کا	وہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی دشت محبت کی	۵۷/۱۱
۱/۴۸	ہزار حیف کہ اب وہ زمانہ آیا ہے کہ یہ وہ	۵۴/۱۱
۲/۱۱	باغ جہاں میں کون نہ تیرا ہوا شہید	پایا نہ اس جن میں کسی لباس عیش	۵۵/۱۱
۳/۱۱	جو گل گیا وہ خون سے تر ہلائے گیا	جو گل گیا سو خون میں ڈوبا جامہ لے گیا	" / "
۳/۱۱	مطرب پسری دست دراز تھی تو دیکھنا	مطرب	" / "
۴/۱۱	سج و سج کبھی کبھی خط و رخسار دیکھنا	کیا جائے کیا کرے گایہ دیدار دیکھنا	۱۶/۱۱
۵/۴۹	انداز ناز و غمزہ و رخسار و خال و خط	کھینچے ہل پاتی پتی طرف زلف و خال و خط	اول / ۱۶
۶/۱۱	جب تکہ اس سے لوگوں میں مر کے ہم بچے	جب تکہا ہم نے اس کو تو فرمے ہم بچے	۱۷/۱۱
۷/۱۱	غیر اس کو چھوڑتا ہے تو کہتا ہے اس سے بول	چھوڑنے ہے اس کو غم کو کہتا	۱۸/۱۱
۸/۱۱	اشک اس کے حق میں سرمہ کا نور ہو گیا	اس حق میں اشک سرمہ	۲۰/۱۱
۹/۱۱	آتے ہی اس نے چہرے پر یلغیں جو کھول دیا کھڑے پہ	" / "
۱۰/۱۱	لاہے کو بیٹھوں جا کے میں مہاں کام کیا	لاہے کو جا کے بیٹھوں میں واں	۹/۱۱
۱/۴۹ مجھے اس نے نظر مجھے ان نے نظر	۲۳/۱۱
۲/۱۱	تو کہہ نازاگر حسن پر پانے ہے بجا	گر کہہ ناز تو اس حسن پر پانے	" / "
۳/۱۱	کہ بنا کر تجھے خالق نے بہت ناز کیا	کہ خدا نے بھی بنا تجھ کو بہت	" / "
۴/۱۱	داغ تھامیش نظر لالہ صحرائی کا	داغ دیکھے تھاکہ لالہ	۸۰/۴۵
۷/۱۱	رہزین قافلہ دل ہوئی جب وہ بگلیں	۷۹/۱۱
۸/۱۱	شبیرہ لعل کو رسہ چور کیا کیوں اس نے جو اس نے	۵۰/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۴۵	کیا بگاڑا تھا بھلا گنبد میں آئی ہوا	کیا لیا تھا میں بھلا	۷۹/م
۹/	پھول لالے کے نہیں ہیں یہ زمیں سے پیدا	.. نہیں یہ کہ زمیں سے اب تک	۱۱/
۱۱/	جوشِ زن خون ہے اب تک ترے سودا کی کا	جوشِ مارے ہے پڑا خون کسی	۱۱/
۱۰/	کیا تماشہ ہے جو آتا ہے ترے کوچے میں ہے کرائے سے ترے کوچے کے	۱۱/
۱۱/	قدم لگے نہیں بڑھتا ہے تماشائی کا	قدم اٹھتا نہیں آگے کو تماشائی کا	۱۱/
۱۶/	لے کے نام تو اب کوئی شکلیائی کا تو یاں کوئی	۸۰/
۱۲/	مصحفی نہ تختہ پہنچا مارا کس رتبے کو ہے مراد بے کو	۱۱/
۱۵/	جذبِ دل اب اثرِ تانا تو دکھلانے لگا	حسن اس کا اب سماں کچھ اور دکھلانے لگا	۸۱/
۱۱/	لگے میری تر وہ مجھ کو آپ سمجھانے لگا	آگے گھر میرے وہ مجھ کو	۸۱/
۲/۱۰	میں نقطہ بے سیر و طاقت جو میراں کے ہیں	میں ہی کچھ بے سیر و طاقت عشق میں	۷۹/م
۳/	جامہ خانی حرف آیا جو میں دستِ جنوں	ہو چکی فصلِ گریباں چاک اب دستِ جنوں	۸۱/
۱۱/	دھمیان کر کے مجھے کپڑوں کی دکھلانے لگا دامن کی دکھلانے	۱۱/
۴/	ہاتھ پر ہاتھ اس کا رکھ کر بیٹھنا تھا کیا غضب	ہاتھ پر دھرا تھ اس کا بیٹھنا کیا ہے غضب	۱۱/
۵/	یہ کرشمہ اڑیاں ہم سے رگڑوانے لگا	اس ادا سے تو بس اپنا جی ہی پس جانے لگا	۱۱/
۶/	دل جو رہتا ہے گریزاں مجھ سے اس کا کباب اتنا کیا	۴۹/
۱۱/	ظاہرِ امدے مرے پہلو میں یہ پائے لگا	ظاہرِ کچھ اب مرے پہلو سے دکھ پائے لگا	۱۱/
۷/	مجھ کو محفل میں یہ ساقی کی ادا آئی پرست	مجھ کو ساقی کی یہ مجلس میں بہت بھائی ادا	۱۱/
۱۱/	مصحفی کو جامِ خانا سے وہ ڈھکے لگا سے جو	۱۱/
۱۲/	کیوں جوشِ جنوں و ہجوم چلنے نہیں دیتا دستِ جنوں	۵۲/
۱۳/	لے مصحفی دشمن ہے وہ میرا کہ صبا کو	دشمن ہے وہ یار تک کہ نسیم اور صبا کو	۱۱/

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/سطر
۱۳/۵۰	دو پھول بھی تربت پر چڑھانے نہیں دیتا	تربت پر مری پھول پڑھانے نہیں دیتا	۵۲/۴
۲/۵۱	ہم بھی میٹھے میں سر راہ بنا کر نکلیے	ہم نے باندھا ہے سر راہ پر تیری نکلیے	۵۵/۱
۹/۱۱	لالہ ہوا زمین پر رنگ شفق سپر پر	لالہ ہوا یہ روئے خاک رنگ شفق ہر آسمان	۴۷/۱۱
۱۱/۱۱	خون کہاں کہاں گرا زخم تن و نگار کا زخم جگر	۱۱/۱۱
۸/۱۱	تین کیے ہوئے علم اب کہو کیوں کورہ ہوتم	تین کے کھڑے ہو کیوں ہاتھ میں اب یہاں علم	۱۱/۱۱
۱۰/۱۱	یا قوت ساں چکے لگا رنگ خاک کا	یا قوت ساں دکنے لگا	۲۴/۱۱
۱۱/۱۱	رکھتا ہے پاؤں کشتے کی تربت پہ جب وہ خویش	آتا ہے اپنے کشتے کی تربت پہ جب	۱۱/۱۱
۸/۱۱	آتا ہے نعرہ کان میں رومی خدا کا	اک نعرہ واں سے اٹھے ہے رومی	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	لٹنے میں کتے گرم ہیں یہ ہائے دیکھنا دیکھو	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	لے باغبان نہ مجھ سے خفا ہو کہ اب چلا مجھ سے ہوا زردہ میں چلا	۱۱/۱۱
۱۳/۵۱	اک دم خوش آگیا ہے مجھ سایہ تاک کا آگیا تھا	۲۴/۴
۱۳/۱۱	ہے شکر کی جگہ کہ خدا آپ مصحفی	شکر خدا کے نام ہے عصمت کا مصحفی	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	محبت میں ہے گواہ مرے عشق پاک کا روز جزا کو آہ مرے	۱۱/۱۱
۱۶/۱۱	کب سے کھلی ہیں آنکھیں مری نظار میں یغیر چشم داہے ترے انتظار	۲۲/۱۱
۱۴/۱۱	بجھ جائیں آمد و شد جلد جلد ہو	بجھ جائیں میں دیر شد آمد و رہیں	۲۳/۱۱
۵/۵۲	دل فوجی لے کہے ہیں کہ مجھ سے سر راہ	اس فوجی کا میں کشتہ ہوں کہ	۱۸/۱۱
۸/۱۱	تازہ دیکھو کہ سر راہ نہساں ہو جانا	لطف کیا عجب بسر راہ میں	۴/۱۱
۹/۱۱	منہ دکھا تا بھی تو پرشے میں ہنساں ہو جانا تو پھر دوں ہی ہنساں	۵/۱۱
۱۰/۱۱	جی میں آئے تو ذرا تو بھی ہنساں ہو جانا	جی میں آئے تو کبھی آپ بھی ہنساں ہو	۱۱/۱۱
۱۱/۵	کوچہ عشق میں پرشس کی نہیں بات کوئی میں پرشس نہیں کہ لے یارو	۱۱/۱۱
۱/۵۳	چھو جائیں بلاؤں سے پس بھرک لحد میں	چھو نہ خدا پاس کو کبھی جس کی ہیں مرگ	۱۲/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۵۳	تھوڑے چھاتی پر مرے نقش قدم کا	چھاتی پر تھوڑے ترے نقش	۱۲/م
۲/۰	ہیں دشمن عشاق یہ معشوق ہیں جتنے	ہو جاتے تھے معشوق یوں ہی دشمن عاشق	۱۳/۰
۳/۰	بلے نور ہے ویران ہے اب کلیہ احوال	حالت ہوئی ویران ہے مرا کلیہ احوال	۰/۰
۵/۰	تقدیر میں اپنی غم خواہاں میں ہے مرنا خواہاں ہی میں مرنا	۰/۰
۰/۰	لکھا ہے جو حق نے وہ برا بھی نہیں لکھا	لکھا بھی جو حق نے تو برا بھی	۰/۰
۶/۰	بنائی کے ڈر سے سرکتوب بھی اس نے سرکتوب پر اس نے	۰/۰
۹/۰	اس شوخ نے گھر کا تو پتا بھی نہیں لکھا	گھر لینے کا اس نے تو پتا	۱۳/۰
۱/۵۴	سوئے سوئے جو کہا اس نے کہ گھر چلاؤں گا اس نے میں گھر	۱۶/۰
۲/۰	بھی رہتا ہے ترے کوچ میں اندیشہ مجھے	پہچانے نہ شہ ہے ہر محل میں مذلت	۰/۰
۰/۰	کہ میں اس درے انھوں کا تو کدھر چلاؤں گا ہے جو اٹھا تو	۰/۰
۲/۵۴	جس طرح پیش نظر سازا نہ گذرا	جس طرح جاتے ہے گذرا ہوا عالم سرا	۰/۰
۰/۰	مصحفی اس کی اداؤں کا جو عالم ہے ہی	مصحفی یہ ہی ہیں اگر اس کی جفا کی دنیا	۰/۰
۶/۰	اک حبیب تھا سو تذکیا تیری لے جو تھا جو نذر	۶/۰
۰/۰	اشک آیا میری آنکھ میں یوں لذت دل لے	اشک آیا چشم خندے میں یوں	۰/۰
۱۲/۰	جس سے نکلے کوئی انداز پریشانی کا نکلے ہے اک انداز ...	۰/۰
۱/۵۵	خبر کو نہیں بھی ہے تجھے کچھ اے بت	لے برہنہ کچھ اس بھی خبر ہے جو غریب	۰/۰
۲/۰	لب پر آیا جو مرے حال پریشانی کا	گر میں احوال لکھا اپنی پریشانی کا	۱۳/۰
۲/۰	کیا بھلا یہ بھی کوئی بھول بھلیاں ٹھہر	ہو گیا حلقہ زنجیر اسے کام نہنگ	۰/۰
۰/۰	پاؤں زنداں سے نکلا ترے زلفی کا	پاؤں لوہے سے	۰/۰
۶/۰	جس کو کچھ ہیں فلک سب وہ مرے اشکوں میں	کہکشاں تو نہیں گردوں پہ اگر کیجئے بخور	۱۶/۰
۰/۰	تختہ پارہ ہے کوئی گشتی طوفانی کا ہے کسی کشتی	۰/۰

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد و صفحہ
۹/۵۵	خوشید کو سائے میں زلفوں نے چھپا رکھا زلفوں کے	۱/۴۵
۱۰/۱۱	چتون کی لگاؤ نے سرے کو لگا رکھا	چتون کی دکھاخونی زلفوں کو لگا رکھا	۲/۱۱
۱۰/۱۱	مہار نے قدس کے طاق سرا برو کو طاق خم ابرو کو	۲/۱۱
۱۱/۱۱	موتے سے بنایا تو کچھ لیک ڈرا رکھا	موتے سے بنایا تو ملک لیک جھکا رکھا	۲/۱۱
۱۱/۱۱	ہم میں تری الفت نے بتلا تو ہی کیا رکھا نے کہہ تو ہی کیا رکھا	۲/۱۱
۱۲/۱۱	سو یا تو بیٹ کر میں ساتھ اس کے گراس نے کے دل اس نے	۲/۱۱
۱۴/۱۱	چمک کر میان سے نکلی جو تیغ ابدار اس کی	جو باگہ میان سے نکلی وہ تیغ	۲/۱۱
۱۵/۱۱	تو میں کیا خضر زانی زندگی سے ہاتھ دھوٹا تو کیا میں خضر	۲/۱۱
۱۶/۱۱	خیال زلف ہے چھپرے تقدیر کے کرلے دل	خیال زلف میں اس کے نہ تعدد	۲/۱۱
۱/۵۶	مری تربت پر کرلے باغبان تو لالہ بوئے گا پر تولے باغبان گر لالہ	۲/۱۱
۲/۵۶	لگی جوت دل پر مرے باغ سے باغ میں	اول ۱۳
۳	جو ملتا تار کوئی مجھ کو اس زلف تبر کا	لگے کر ہاتھ میرے تار اس	۱/۱۱
۴/۱۱	تو ہوتا باعث شیرازہ ان اجڑے ابر کا	تو ہووے باعث	۲/۱۱
۵/۱۱	نہ مجھ کو دھیان بالا پوش کا ہے اور نہ تبر کا	نہ مجھ کو فکر	۲/۱۱
۸/۱۱	گیا ہوں جان سے تو بھی تڑپ کچھ مجھ میں باقی ہے تڑپ اک مجھ	۲/۱۱
۱۰/۱۱	کوئی پرارتے اڑتے شاید آجائے کیو تر کا شاید کیچنے	۲/۱۱
۱۱/۱۱	نہ سوکھا ایک دن رومال اپنے دیدہ تبر کا ایک دم رومال	۲/۱۱
۱۲/۱۱	بھری مجلس میں گر پڑتے ہیں میری آنکھ سے آنسو	مری آنکھوں سے گر پڑتے ہیں آنسو بیچ مجلس کے	۲/۱۱
۱۳/۱۱	چمکنا یاد آتا ہے کبھی مجھ کو جو ساغرا	چمکنا جب کے ساقی مجھ کو یاد آتا ہے ساغرا	۲/۱۱
۱۵/۱۱	یاد ہاں جاتے ہوئے آتے تھے لاکھوں دوسرے	اس قدر پر جا کہ گھر خوش ہی نہیں آتا ایسے	۱۵/۱۱
۱۶/۱۱	دل اسی کو چھ میں یا آنکھوں پر رہنے لگا اب آنکھوں	۲/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۵۷	صور محشر کی طرح ہر نالہ شور انگیز تھا	شور محشر	۷/۱
۴/۸	یا ہے اب یہ گر مجوشی یا کیسی پر سیر تھا	یا کروہ پر سیر	۸/۱
۶/۸	فصل گل میں کیوں نہ کرتے ہم بھی دھولے جھون	نوبہاراں میں جو کرتے ہم بھی	۸/۱
۷/۱۱	کی ذرا آب دم شمشیر قاتل نے کمی	کی ٹلک اک آب	۸/۱
۸/۸	کہتے ہیں اہل محمد مصحفی کل مر گیا	کہتے ہیں دیکھ اس کی صورت مصحفی	۸/۱
۱۱/۸	دل جس کے حوالے کریں ایسا نہیں کوئی	دل جس کے تئیں دیکھے ایسا	۲۵/۸
۱۲/۸	کیا خاک سیسے بجا مدد چاک رفوگر	کیا جامہ مدد چاک کا ناصح اتویسے گا	۲۶/۸
۱۳/۸	ثابت نہ گریبان ہے نہ امان ہے ہمارا	ثابت نہ تو چولی ہے	۸/۱
۱۴/۸	کہتے ہیں جیسے عشق دہی فن ہے ہمارا عشق سودہ فن	۸/۱
۲/۵۸	ہوں گر چہ بے گناہ مگر تیرے روبرو بے گنہ پہ مجھے تیرے	۱۹/۱
۳/۵۸	نہ بوسہ لینے کی کر مجھ پہ لے منم نہمت مجھ پہ او میاں نہمت	۷۱/۱
۴/۸ بہت تنگ ہے نہٹ تنگ	۲۲/۸
۶/۸	معاذ میں کوئی روؤ نہ اس ماتم سے کیا ہوگا میں تو مت روؤ کوئی ماتم سے	۸/۱
۷/۱۱	شمیم برگ گل نسیم برے گل	۸/۱
۸/۸ جو ذرا نقاب الٹا جو رخ نقاب	۲۷/۸
۹/۸	یہ عجیب رسم دیکھی کہ بروز عید قریں	میں عجیب یہ رسم دیکھی مجھ روز عید قریں	۲۹/۸
۱۲/۸	جو ہوں آشنائے ہمت وہ کسی سے ہوں نہ سائل	جو ہیں آشنائے مشرب	۲۶/۸
۱۳/۸	سراپ ہم نے دیکھا قدح حباب الٹا	اسی واسطے ہے	۸/۱
۱۴/۸	جی میں سوچا کہ	جی میں کہتا ہے	۴۰/۸
۱/۵۹	عشق بازی میں سپاچی نہیں کہتے ہیں اے	عشق بازوں	۴۱/۸
۸/۸	کھانکے دل پر	کھانکے دل پر	۸/۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/سطر
۲/۵۹	قیس کہیں محرابیں قیس کسی	۳۴/م
۱۱/۱۱	اک دم نہ رکھا ہوا مرا جامہ درسی سے	ہرگز نہ رہا ہوا تھ مرا	اولیٰ/۶۹
۱۳/۱۱	آنکھوں سے گریں کیوں نہ ستاے صفت اشک	ہوا شک ان آنکھوں سے گریے صبح کے تارے	۴۰/۱۱
۲۰/۱۱	کیا کیا دینا یا ب ترے کان میں دیکھا	موتی کے تین جہب سے ترے	۱۱/۱۱
۲/۶۰	تو جس لذت کو غیر کے	تو جس شب کو جا غیر	۵۶/۱۱
۴/۱۱	مجھے خواب آرام اس رات آیا آئی	۵۷/۱۱
۵/۱۱	زلفوں سے اس کی لہ دل کیا ہے مجھے سروکار	دل پہ مجھ کو کیا سروکار	۶۸/۱۱
۶/۱۱	وہ صید غنہ گرفتہ جیتا نہ جا سکا پھر جیتا پچا نہ ہرگز	۶۸/۱۱
۲۰/۱۱	جو صید گر میں تیرے آیا قضا کا مارا گر میں آیا تیر قضا کا مارا	۱۱/۱۱
۴/۷	روئے سے میرے باغ میں شب کو جواب دار	رو یا چین میں رات میں اتنا کہوں جناب	۵۶/۱۱
۲/۶۱	کس کی ہلکیں	کس کی مڑگان	اولیٰ/۶۶
۲/۱۱	دل میں ہر تارے کے روزن ہو گیا سینہ افلاک روزن	۲/۱۱
۴/۷ عشق نے ایڑا عشق نے پاؤں تک	۱۲/۱۱
۵/۷	مزدہ نہ زخم کا کچھ بھی لاکہ وہ کس دن	وہ نہ زخم کون سا آیا مرے کہ سو سوار	۶۶/۱۱
۶/۷	ترا تو روئے غلطا خدا کی قدرت ہے	میں تیرے روئے غلطا پہ سخت حیراں ہوں	۲/۱۱
۴/۷	لباس گل کی طرح قابلِ رونو در ہا	کہ جیب گل کی	۱۱/۱۱
۱۰/۷	ہوا ہوں ناقراں ایسا میں اس کے شوقا برو میں ناقراں اتنا میں غم چلی اس کی ابرو کے	۱۱۰/۷
۱۶/۷	وماغ اتنا تو ہم سے باغباں کا اٹھ نہیں سکتا	کہ اب ہم سے وماغ اس باغباں	۱۱/۷
۱۶/۷	قہج کی جگہ ہے یہ کہ بعد مرگ بار و لے	قہج یہ ہے کہ بعد از مرگ میرے ایڑے پلندا	۱۱/۷
۱/۶۲	تیرے یار کی حالت یہ دیگر گوں ہے کدورت کہ آج	۵۴/م
۴/۷ جو کوئی لے کے چراغ جو کہیں لے کے	۵۶/۷

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۶۲	کس طرح چین سے سوؤں کہ شب بھر بچے	چین سے کیوں کہ میں سوؤں.....	۳۱/م
۷/۸	کچھ کر ہاتھ وہ دہر پر سے اٹھائیں	ہاتھ گدگدہ کے وہ در.....	۲۲/۸
۸/۸	ستم تو ہوتا ہے پر یہ ستم نہیں ہوتا	... ہوئے لیے یہ ستم....	۴۹/اول
۹/۸	بہار آئی ہے اور باغبان کی غفلت سے	ہے رت بہار کی اور باغبان کی حلت ہے	۸/۸
۱۰/۸	غضب ہے کچھ کے آنے میں جب وہ تینہ دو دم	ہمارے قتل کو کچھ ہے جب وہ.....	۸/۸
۸/۸	ہائے مہم میں اس وقت دم نہیں ہوتا	غرض کہ ہم میں تو اس وقت.....	۸/۸
۱۱/۸	پہنچے ہیں جو حرم تک بھی ہم ضعیف کبھی	حرم تک جو پہنچے بھی ہیں بعد محنت	۸/۸
۱/۶۳	اے مصحفی آ یا نہ نظر صبح کے ہوتے	پایا نہ تجھے مصحفی میں صبح.....	۵۱/۸
۸/۸	کیا تو بھی شب بھر چراغ سحری تھا	لے سوختہ جاں کیا تو چراغ...	۸/۸
۵/۸	دل سے جو مویج اٹھی اس کا ہم کچھ نہ لیا	دل سے جو مویج اٹھی میرے اس کو ناز عشق نے	۴۶/۸
۸/۶۳	اس کے مزار پر تو آنا خاتم کو اک شب آنا روا ہے اک.....	۲۷/اول
۸/۸	حسرت کو اپنی حسرت کے ساتھ لے کے بھا	... کو اپنے دل کی جو ساتھ.....	۸/۸
۹/۸	قبروں پہ ان کے ہم نے یک.....	تربت پہ ہم نے ان کی یک.....	۸/۸
۲/۶۴	لاشے پہ مصحفی کے کچھ ہیں لوگ آکر	لاشے پر اس کے ہر دم کچھ.....	۵۹/۸
۲/۶۴	ہو کیوں نہ ترشخو تو ہم سے یکسوں کا	ستشہ انھوں وہ ہم سے بے بیوں کا	۷۵/۸
۲/۸	ناخن بدل زن ایسی تھیں انگلیاں منہ کی بدل زن انہیں تھیں.....	۸/۸
۸/۸	سینے پہ میرے نقشہ اب تک ہے ان دونوں کا نقشہ ہے اب تک دسوں کا	۸/۸
۸/۸	کیا کشتہ جو ناحق دلہا کے ہاتھ کب آیا	مجھے کشتہ ناحق.....	۳۲/۸
۱۰/۸	جانشینا رخ ترا خط مہینہ چوکیا رخ پر ترے خط.....	۲۹/۸
۸/۸	ان دونوں کے طویل روز و شب برابر ہو گیا	اس برس کے جلد روز.....	۸/۸

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۶۵	مور ہے بیسے کسی ہل دماں کے زیر پا	مور پہ آجا دیں جوں پیل ...	اول/۹۰
۲/۱۱	شاخ گل کا ٹکڑو ہم جھکنا دکھا دیں گے نسیم	... لا جھکنا نہم جھکنا دکھا دیں	۱۱/۱۱
۳/۱۱	خون کس کا	خون کسی کا	۱۲/۱۱
۴/۶۵	... میں کیوں یوں جان دیتا کوہ پر	... میں یوں کیوں جان دیتا خم باز	۱۳/الف
۹/۱۱	... جس جا کہ بڑے تھے کشتے	... جس رہ میں بڑے تھے کشتے	۱۴/ب
۱۰/۱۱	... ہے کہ نظروں سے وہ پہچان گیا	... ہے وہ نظروں میں وہیں بوجھ گیا	۱۵/۱۱
۱/۶۶	جب نسیم سہری کا	جب کہ باد سہری کا	۱۶/الف
۲/۱۱	کوئی نظر سے گذرنا مشوق	کوئی نظر پڑا کیا مشوق	۱۷/۱۱
۶/۱۱	... قدموں پہ اپنی قدموں پہ اپنی	۱۸/الف
۱۱/۱۱	تو وقت نزع اجل کو	میں وقت نزع اجل کے	۱۹/۱۱
۹/۶۶	فلک نے ایک بھی دانہ کبھی نہیں دیکھا	وہ سنگسار ستاروں سے ابھی تھا گرد	۲۰/ب
۱/۶۶	... کھدو آئے ادھر	... کھدو آئے گھا	۲۱/ب
۲/۶۶	ساتا ہے پیام وصل کچھ کو ہر سر جو ہوتا	پیام وصل لا دیتا ہے کچھ کو	۲۲/موم
۵/۱۱	کہا تھا ایک دن میں نے کہ ظالم تجھ پر نہا ہوں	کہا تھا ایک دن میں نے میں ظالم	۲۳/۱۱
۱۱/۱۱	مجھے وہ آج تک سمجھا ہے سمجھے ہے	۲۴/۱۱
۶/۱۱	... جو نہ تہا راتھ بیٹھا	... بیمار راتھ	۲۵/۱۱
۱۱/۱۱	جو تو آیا تو بستر سے وہی بیمار راتھ بیٹھا	تیرے آتے ہی آنکھیں کھول کر کھپا راتھ ...	۲۶/۱۱
۷/۱۱	کہ پیش از سر تر از سر زیدار راتھ بیٹھا	تیرا کشتہ دیدار ...	۲۷/۱۱
۹/۱۱	جانب ہی کچھ اشاروں سے بنا کر رہ گیا	جی کی جانب کچھ اشارے سے	۲۸/۱۱
۱۱/۶۶	... سرفی کہاں سے اس کے بھرا آئی	... اس کے آئی ہے	۲۹/موم
۱۱/۱۱	جو تیرا تر قاتی خون دل میرا نہیں پیتا	... تیرا میرے خون	۳۰/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۶۸	لگے پرغیر کے جلتی ہے تیغ تیز روز اس کی	چلے ہے روز فیروں کے گلے تیغ تیز اس کی	سوم/۲۵
۲/۶۸	ثبات کس کو کہاں ہے دم بھر سے ننگ لاپرواہی کا	بکھلا اس سے بدن کی خوبی نہ رنگ کچھ اس بنا کا	۱۲/۱۱۱
۶/۱۱	سوزِ دل کو اتر گیا، یہ دل سے یاروں کے دوائے قسمت	غریب دیا دان و دوستاں کچھ ایسا چست سے اتر گیا	۱۵/۱۵
۶/۶۸	کہ خواب میں بھی مرے نہ آیا	نہ خواب میں بھی مرے تو آیا	۱۵/۱۵
۷/۱۱	بجائے تیرے ہے ناخن تم جگر خراشی سے کہتے قسمت	ہر اک سخن میں جگر پر تیرے لگے ہے میرے زبان ہلاستے	"
۱۱/۱۱ کہوں جو قصہ میں کو کہن کا کہوں فسانہ میں کو کہن کا	"
۸/۶۸	بامِ ننگ اس کے	بامِ پر اس کے	دوم/۸۵
۹/۱۱	مر گئے ہم تو دلانا دل ہی	تو دلانا دل ہی	"
"	نظر آیا نہ کسی شب اثر نالہ شرب	ہم نے اک روز نہ دیکھا اثر ..	"
۱۰/۱۱	وقتِ شب آؤ تماشے کو کہ زنداندار	تو بھی آؤ جو تماشے کو تو زند ..	"
۱۱/۱۱	معبودِ نعت جگر کیسے گرے پلکوں سے جگر کیوں مرے پلکوں سے گرے	"
"	مصحفی ہم نے	مصحفی میں نے	"
۱۲/۱۱	بات کرتے ہی سناتی ہیں گالی کیا خوب	ہم کو دینے لگے تم چھوڑ کے گالی ..	"
۱۲/۱۱	آپ نے ہم سے نئی چھیر نکالی کیا خوب	آپ نے ہم سے بھی یہ چھیر نکالی ..	"
۲/۶۹	آر سی لے کے ذرا تو بھی تو دیکھ اپنی زیب تو بھی دیکھ اپنے لب	۸۵/۱۱
"	لب کی مٹی پہ کھیلے پان کی لالی کیا خوب	مٹی پر کھلتی ہے یہ پانوں کی	"
۳/۶۹ رہے بھی تو کم فرستی کے ساتھ رہے تو یہ کم فرستی کے ساتھ	۱۱/۱۱
۴/۶۹	میں خستہ تمام	یہ خستہ تمام	اول/۱۳۲
"	جادو کہ کام	بس اپنا تو کام	"
۵/۱۱	زلفوں میں پھر اس نے منہ چھپایا	روٹھا رہا وہ یونہی تو اپنا	"
۹/۱۱	دھو سیاہی سے مرے اندامِ اعلیٰ کو خوب	دھو سیاہی کو مرے	"

صفحہ/اسطر	دلیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۷۰	ہوئے آنکھوں سے رداں گفٹ جگر آفرشب	راہی آنکھوں سے ہوئے گفٹ	۷۰/م
۲/۷۰	بات کہہ جی جلی تھی شب و صلت میں ہری	تھی شب و صلت میں ہری	۷۰/م
۳/۷۰	گون ہوتا ہے مرے گھرے اپنی رخصت	آج کس کا ہے مرے گھرے سہر آفرشب	۷۰/م
۴/۷۰	کہ بھرے آتے ہیں یہ دیدہ تر آفرشب	جو بھرے آتے ہیں	۷۰/م
۵/۷۰	گرچہ خوبی میں ترا بردے خدا ہے خوب	اس کی ابرو کے تو سونے میں نہ چوکے لیے چوٹی	۷۰/م
۶/۷۰	ہاتھ آجائے ہمارے تو یہ تلوار ہے خوب	مصحفی ہاتھ گرا لے تو یہ	۷۰/م
۷/۷۰	خوب رویوں سے کبھی دل کا لگاتا نہیں خوب سے دلائی کا لگاتا	۷۰/م
۸/۷۰	یہ تو سب خوب ہیں لیکن یہ زمانا نہیں خوب تو ہیں خوب ولیکن	۷۰/م
۹/۷۰	اب تو بے رحم	اب تو کم بخت	۷۰/م
۱۰/۷۰	کیوں نہ پھر موج فنا	کیوں نہ نت موج فنا	۷۰/م
۱۱/۷۰	کیوں نہ اس مست کو پھر پیوس	کیوں نہ وہ شمع کرے پھر پیوس	۷۰/م
۱۲/۷۰ جگر لپا کے وہ اپنا رہ جائے جگر اپنا وہ لپا کر رہ جائے	۷۰/م
۱۳/۷۰	لاکھ پردوں میں	لاکھ پردے میں	۷۰/م
۱۴/۷۰	ہر چند اس نے میری طرف سے بتائی بات تیری طرف	۷۰/م
۱۵/۷۰	قاصد کو اس کے سامنے کہہ کہ نہ آئی بات سامنے پر کہہ	۷۰/م
۱۶/۷۰	پیک صلتے اس کے دہن کا کیا بوز کر	اس گل کی باغ میں جو صلتا چلائی بات	۷۰/م
۱۷/۷۰ میں نے پائی بات ہم نے پائی	۷۰/م
۱۸/۷۰ کہاں کوئی مصحفی کب کوئی مصحفی	۷۰/م
۱۹/۷۰	کہتے ہیں جبریل مجھے سن تو بھائی بات	روح القدس کہہ ہے مجھے سنو بھائی بات	۷۰/م
۲۰/۷۰	منم مٹ مٹ ہے گزرا رنگ و فشت	منم تو جو رہا ہے	۷۰/م
۲۱/۷۰	دب جائے گا گوی تہ دیوار سنگ و فشت	کیجے کو جائے گیو کہ یہ مہار سنگ	۷۰/م

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۷۲	مجنوں کے قبر کی کہوں کیا غم بھرتی	مجلوں کی دہان کے کیا میں کہوں غم بھرتی	۹۶/۴۰
۱۱/۸	لعل و گہم کلام نہ کیا جانتے ہیں وہ	... گہم کی قدر کو کیا	۹۶/۸
۲/۸	جو عمر بھر ہے ہیں	بھر عمر جو ہے ہیں	۸/۸
۱۴/۷۲	پختہ عیث بناتے ہوں زہد کی قبر کو	سنگی عیث بناتے	۹۶/۴۰
۱/۷۲	نہ کر لے دل تو اظہار محبت	برابر ہوتا ہے اظہار محبت	۱۴۲/۱۲۲
۸/۸	غضب ڈھالے گا اقرار محبت	نہ کیجئے لگے اقرار	۸/۸
۲/۸	کیا ہے گرم	کیا پھر گرم	۱۴۱/۸
۵/۸	ذرا طاقت نہیں ہے دل میں لیکن	برائیں نازک تخیل و امعیت	۱۴۳/۸
۸/۸	ہے اب بھی ناز بردار محبت	ہوا تو ناز بردار	۸/۸
۹/۸	نہ دیکھو چشم کم سے مصحفی کو	چشم کم نہ دیکھو مصحفی کو	۱۴۱/۸
۹/۸	جس نے کہاں کے پیا جام محبت	اس میکدے سے جس نے پیا ...	۱۵۲/۸
۱۰/۸	بیشتر خلق میں ہیں پیر و جوان پیر و دست	اور دیاں پیر و جوان جتنے ہیں پیر و دست	۱۵۰/۸
۱۲/۸	عشق میں آئی نہ دس بیس نہ دو چلہ کی موت	اس کی ابرو سے کچھ آئی نہ تھی دو چلہ ...	۱۴۴/۸
۸/۸	کتنے اس کھیت میں لائے گئے تھواری کی موت	کتنے اس شے میں مارے گئے	۸/۸
۱۳/۸ مرض ہے وہ بھی کہتا ہے مرض ہو وہ	۸/۸
۱۴/۸	روح کو اس تن خالی میں ہو راحت کیونکر	آب و دانے کا لگہ تجھے نہیں لے صبا د	۸/۸
۸/۸	ہے فقط قید نفس مرگ گزرا کی موت	ہے مگر قید	۸/۸
۲/۷۴	افسوس آشتیاں پہرے برق گزری	ہے کہ آشتیاں پہرے برق ہے گری	۱۵۰/۸
۳/۸	بڑھتا ہے کون پرزے اڑا تار بادہ شمع	نت پرینے پرینے کر کے اڑا تار	۱۴۹/۸
۴/۸ قافلہ یاروں کا چل چکا لہ چکا	۸/۸
۸/۸	ہم سے نہیں ہوا ابھی ساز خود دست	اور ہم سے ہو سکا بھی نہ ساز	۸/۸

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۴۹	ہرغہ دیکھا اے رکھدی زمین پر پشت دست	دیکھا اے خورشید نے رکھدی.....	سوم/۹۱
۱۱/۱۱	اس کے کپے میں مرا خون بنادست بدست	اس کے مقتل میں.....	۹۰/۱۱
۱۲/۵	یوں ہی اس گل کو مرانا دیکھا دست بدست	یوں ہی اس کو میں مارنا دیکھا.....	۹۰/۱۱
۲/۴۵ نشتر پر خار ہے پنہاں نشتر صدغا رہے پنہاں	۴۵/۴ الف
۲/۱۱	جو کرتی ہے عاشق.....	جو کرتی تھی عاشق.....	۱۱/۲
۴/۱۱	خوشی کو کیا کوئی ڈھونڈے کرنام.....	خوشی کا نام جو ڈھونڈھو نہ نام.....	۴/۱۱ ب
۵/۱۱ ہوئی جان زار سے..... ہوئی جسم زار سے.....	۱۱/۵
۶/۴۵	لے دل تلاش یار میں پرتا ہے تو عبث	اس پرغ خود مراد سے اس کے مصال کی	۴۵/۶ اول
۹/۱۱ کی وہ بھی سہی کی وہ بھی سہی	۱۱/۹ ب
۱۰/۴۵	کیا وجہ جو آرام میں آیا ہے محل آج	آرام و سکون میں نظر آتا ہے محل آج	۴۵/۱۰ اول
۱/۴۶	آفاق میں کل عالم تصویر تھا جن پر	تھا ان کے بھی اوپر کبھی تصویر کا عالم	۴۶/۱
۱۱/۱۱ وہی قمر و محل آج جو یہ قمر و محل...	۱۱/۱۱
۲/۱۱	مدت سے ہمیں فکر تھی اثبات دہن کی	مدت سے تو ہم تھا ہمیں انکے دہن کا	۱۱/۲
۱۱/۱۱	عقدہ یہ بوجھ بیش لب سے تری محل آج	جنینش میں لب کی یہ عقدہ بوجھ محل آج	۱۱/۱۱
۲/۱۱	اس لہر شمسان سے جلتے جو سنبل آج	... لہر شمسان سے جو جاتے ہیں سنبل آج	۱۱/۲
۴/۱۱	پڑھے نہیں کیوں آپ کوئی ناز غزل آج	... نہیں ہو تم جو کوئی شوق غزل...	۱۱/۴
۸/۱۱ ماسی گھر اپنے طیب گھر کو لے طیب	۱۱/۸
۹/۱۱	میں نے عیسا سے.....	میں نے عیسا سے.....	۱۱/۹ سوم
۱۱/۱۱	اس زلف کو جو رشتہ کی صورت لگائے ہاتھ	جوں شاد جس نے ہاتھ لگایا ہونہا کو	۱۱/۱۱ دوم
۱۲/۱۱	مجبور ہوں کروں یرقان کا علاج کیا	موئے سپید پر بھی یہ اتنی بری نہیں	۱۱/۱۲
۱۱/۱۱	نرگس سے کب ہوز ردی رخسار کا علاج	نرگس کرے ہوز ردی.....	۱۱/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۷۷	تجہ سے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ تلوار نہ کھینچ کہ تو تلوار	اولیٰ/۱۶۱
۲/۱۱	آئینہ ہو جوا لگ یار سے اتنا میں کہوں	وہ لگا آئینہ خانے میں تو لے آئیے	۱/۱۱
۱۱/۱۱	سامنے رہنے جسے تو بیچ میں دیوار نہ کھینچ	میرے اور یار کے بیچ آنے کے دیوار ..	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	روکے کوئی سوار اسے کیا غناں کی طرح	کس طرح کوئی روک رکھے اس کو کیا کرے	دوم/۱۱۷
۵/۱۱	عموں ہوں کس طرح نہ منگ کرے یار کا ہوں میں جی سے منگ	۱۱/۱۱
۷/۱۱	تم گھر میں جا کے میرے راحت سے سو رہے	تم جا کے گھر میں میرے دواں سو رہے میاں	۱۱۸/۱۱
۱۱/۱۱	آنکھوں میں اپنی رات کٹی پاساں کی طرح	آنکھوں میں رات کا ٹی میں یاں پاساں ..	۱۱/۱۱
۹/۷۷	بولی کہی نہ مصحفی خوش بیاں کی طرح مصحفی سے خوش زیاں کی ..	دوم/۱۱۷
۱۱/۱۱	جنش میں ہے وہ ابرو سے خدا رہے طرح	چلے ہے کچھ وہ ابرو سے	سوم/۱۰۸
۱۲/۱۱	سینے سے ترے جلوہ نما ہے ضیائے صبح	سینے سے جلوہ گر ہے ترے بتائے صبح	دوم/۱۱۹
۱۱/۱۱	گل کھاتی ہے	گل کھائے ہے	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	لے ماہ خاگی ترے برقع کو دیکھ کر	لے ماہ شستگی ترے برقع کو دیکھ کر	۱۱/۱۱
۲/۷۸ اسٹاٹکار اب تلک تھا جواب تلک	۱۱/۱۱
۳/۱۱ جو ہو مطلوب وصل دوست جو تو چاہے ہے وصل ..	۱۳/۱۱
۵/۱۱	دیکھ کر نے گل گستاں میں ترے آنے کی طرح	دیکھ اس رنگب پری کے بان میں آنے ..	اولیٰ/۱۶۵
۶/۱۱ کو لے ہم نشین کو تو ہم نشین	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	ہاتھ ساعد سے جدا کر تو مرا شانے کی طرح جدا ہوئی مرا شانے	۱۱/۱۱
۷/۱۱	گر نہیں ہے محفل عالم میں کوئی شمعرو	میں بھی ہوں اس شعلہ سرکش کا عاشق اسٹاٹ	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	آسمان پہر تا ہے کس کے گرد پروانے کی طرح	رات دن پہر تا ہے جس کے	۱۱/۱۱
۸/۱۱	ایک دم حصے میں میرے ایک دم فزوں کے پاس	گاہ حصے میں مرے گاہ بہ کام دیگرے	۱۶۶/۱۱
۱۱/۱۱	صاف ہے اس دولت دنیا میں جانے کی طرح	ساری اس کی چشم میں نکلے ہے پیا تے ..	۱۱/۱۱

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵۷/۷۸	لباس پہنے ہوئے ہے وہ شوق پہنے ہے اکثر وہ	دو/۱۲۲
۱۲/۷۸	دل گداختہ پہلو میں یوں نظر آیا پہلو سے یوں	۱۲۲/۷۸
۷۸/۷۸	کہ جیسے کورہ عدا میں ہوا آن سرخ	... کورہ آتش میں ہوئے آپن ...	۷۸/۷۸
۱۳/۷۸	کہ ہم کو لئے نظر	کہ مجھ کو لئے نظر	۷۸/۷۸
۱۴/۷۸	شہید اگر نہیں	شہید اگر نہیں	۷۸/۷۸
۷۸/۷۸	نرنگ خون سے ہے کیوں مصحفی کا دامن سرخ	رہے ہے خون سے کیوں مصحفی کا دامن سرخ	۷۸/۷۸
۱/۷۹	میں چورتا ہوں جوان کو بلیس کہتے ہیں	... جو اس کو کہے ہے کٹ کے تقیب	اول/۱۶۹
۲/۷۹	اس پر غار کے ہوں میں مدقے کو ایک جا	اس چشم پر غار کے مدقے کو اک جاگ	اول/۱۷۰
۶/۷۸	گلشن میں میرے داغ جگر کہیں نہیں	دیکھنا تیرے رنگ کا اک اس چمکے پتے	۷۸/۷۸
۷۸/۷۸ ہاتھ ہیں ان کے ہاتھ ہیں اس کے	۷۸/۷۸
۷۸/۷۸ ان کو یوں ابتدا سے سرخ اس کو تو میں	۷۸/۷۸
۷۸/۷۸ زرد ہو گئے زرد ہو چلے	۷۸/۷۸
۱۰/۷۸	یوں دل ہوائے دامن جاناں سے زندہ ہے	دل جی اٹھے ہے جنبش دامن میں یاری	۷۸/۷۸
۷۸/۷۸ ہو کوئی ہو کبھی	۷۸/۷۸
۱۱/۷۸	معلوم اپنے روتے کا ہو کچھ تو ہم کو رنگ	گریے کا رنگ اپنے تو معلوم ہو نہیں	۷۸/۷۸
۱۲/۷۸	کیا جس طرح میرے منہ پہ در بند	کیے جس دھبے کا سننے چاک در بند	۷۸/۷۸
۷۸/۷۸	کرد یوں میرے چاک جگر بند	وہ کرتا کاش یہ چاک	۷۸/۷۸
۱۴/۷۸ نہیں ہوتا ہے دل نہیں ہوتا جو دل	۷۸/۷۸
۱/۷۸ کس راہ سے چلئے کس رہ سے جا لہے	۷۸/۷۸
۲/۷۸	مری آنکھوں سے باہر چائے کیونکر باہر کیوں کر چائے	۷۸/۷۸
۲/۷۸	قفص میں ہیں جو کچھ ہے بال و پر بند	قفص میں تھے ہمارے مشیت پر	۷۸/۷۸

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۸۰	بت کا کوش سے	بتاں کا کوش	۱۴۵/۸
۶/۸۰	پھر نکلتا ہے بسان مرغ پر بند ہے بڑا جمل مرغ	۱۴۶/۸
۷/۸۰ اس نے قاصد اس نے یارب	۱۸۰/۸
۱۲/۸۰	کچھ قدر مداح کی اپنے تو بھی	کچھ قدر شاعر با خلاق پیش آ	۵۱/۷
۷/۸۱	جب میں کرتا ہوں دیکھ کر اس کو	دیکھا اس نکل کو جب میں کرتا ہوں	۱۴۷/۸
۱۱/۸۰	جھوٹ ہے جو مرے نفس پر ایسیں سے گرد نفس آتشیں	۱۱۸/۸
۱۲/۸۰	جاتا ہوں میں جو میر نہ پا	جاتا ہوں مگر میں بر نہ	۸۸/۸
۱۲/۸۱ کہ شبنم تمام شب جو شبنم ..	۱۱۸/۸
۶/۸۲	کافہ کچھ کہ اس پہ ہی ہم کچھ رقم کریں	... کچھ کہ اس پہ بھی ہم کچھ کریں رقم	۱۴۳/۸
۲/۸۰	رخت سفید کا ترے کشتہ ہوں کیا عجب	سے رنگ ہو گئے ہیں کچھ اس کا عجب نہیں	۸۸/۸
۸/۸۰	لالہ ہو میری خاک سے پیدا اگر سفید	لالہ ہماری خاک سپید	۸۸/۸
۷/۸۰	گویا کہ ایک قطرہ خون جسم میں نہیں	گویا کہ قطرہ خون نہیں اس میں دیکھو	۱۴۴/۸
۸/۸۰	چہرہ ترے مریض کا ہے کس قدر سفید	چہرہ مریض کا ہے ترے کس قدر سفید	۸۸/۸
۵/۸۰	ہے بھر بار میں یہ مری چشم ترانگ	نچہ ہنر رنگ ہے مری چشم پاب کا	۸۸/۸
۸/۸۰	ہو میں طرح کسی کا سپیدی سے گھر سفید	ہوئے کسی کا جیسے سپیدی سے گھر سفید	۸۸/۸
۷/۸۲	شتاب فتنہ کر اب کیا	کرے گا ذبح تو پھر کیا	۵۲/۷
۸/۸۰	کہ جان میری اسیری	کہ جان میری بھی اسیری	۸۸/۸
۸/۸۰ میں پھول نہ رکھ میں گل کو نہ رکھ	۸۸/۸
۱۱/۸۲ ہے نفس سے نہ ذبح کرتا ہے ہے مجھ تو نہ ذبح کرتا ہے	۵۲/۷
۲/۸۳	شوق میں لکھے	شوق سے لکھے	۱۸۷/۸
۱۵/۸۷	کلیات میں اس شعر کے معنی صریح لک اشعار میں موجود ہیں۔		جلد ۲۵-۲۴

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۳۸۳	پرنسے پرنسے جسے ہونا ہودہ لکھے نامہ	... پرنسے جو کوئی ہو سو لکھے نامہ شوق	اول / ۱۸۹
۴/۵	یوں تو وہ پھر صفا یوں تو تو ...	۱۸۵/۱
۵/۱	کئی دور پر کاغذ	... ترسہ دیر پر کاغذ	۱۸۵/۱
۶/۱	سر پہ آگیا	... سر پہ آگیا	۱۹۳/۱
۷/۱	مد نظر بنے جو نہ تھے اس کے سامنے	تھا دیدنی ہی حال مراتب تورہ روں	۱۹۳/۱
۸/۱	کیوں نہ لے گیا مری تصویر کھینچ کر	اس کو سے لے گئے مری تصویر ...	۱۹۳/۱
۹/۱	اس حسن لایزال	اس حسن لایزال	۱۹۳/۱
۱۰/۱	پکیاں ودل ہیں ایک کما ناز دیکھ تو	مست کھینچ کر کو تیرے یوں ورنہ تو میاں	۱۹۳/۱
۱۱/۱	بننے سے مرے	... جگر سے مرے	۱۹۳/۱
۱۲/۱	جاتا میں اپنے پاؤں	جاتا تھا اپنے پاؤں میں	۱۹۳/۱
۱۳/۱	لا لے آگئے ہیں شہیدوں کی مگد سے اب تک	لا لے کر کھینچے ہے خاک شہدا سے اب ...	دوم / ۱۳۱
۱۴/۱	پس پھر گئے آپ	... بس پھر ...	دوم / ۱۳۱
۱۵/۱	مے کر ہوئے نام کیسے	... دے کر کے پشیمان ہوئے	۱۳۱/۱
۱۶/۱	مسیحا کو دوا دکھا کر	... مسیحائے	۱۳۱/۱
۱۷/۱	کیا قیامت ہے کہ وہ شوخ چھپا لے پھر نہ	پھر قیامت ہے جو شوخ چھپا لے منہ کو	۱۳۱/۱
۱۸/۱	نیچے جاتے ہیں ہم دل کو تو کہتے ہیں رقیب	دل کو ہاتھ اس کے بچوں ہوں تو ...	۱۳۱/۱
۱۹/۱	لے چلو تم لے	... لے چلو تم لے	۱۳۱/۱
۲۰/۱	نامہ کچھو اسبت سے جدائی کا لگد	... کچھو قاصد مرے پیلے سے	۱۳۱/۱
۲۱/۱	حسن کہتا ہے کہ عارضے الٹ دے پردہ	... ہے لے پردہ اٹھا لے، پر شرم	۱۳۱/۱
۲۲/۱	شرم کہتی ہے لے منہ کو چھپا دکھا کر	یوں سکھاتی ہے کہ لے منہ کو ...	۱۳۱/۱
۲۳/۱	مصحفی میں تو اسے حال چلا دکھا کر	مصحفی میں اسے حال اپنا چلا ...	۱۳۱/۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۸۴	یوں پرہز ہے اس کافر پر کے منہ پر	یوں ہے وہ نقاب میں بستہ پیر....	۱۳۸/م
۱۰/۸	کیا جانے کسے ذبح کیا تو نے سم گر ذبح کیے آئے ہے کافر	۸/۸
۱۱/۸	ہے فیر کی خواہش جو ترے دل میں تو پیار	گو فیر کی خواہش ہے ترے... تو جو سے	۸/۸
۱۲/۸ صید کی مرغانِ حرم میں صید کی کچھ صید حرم....	۸/۸
۱۲/۸	برسات میں شق ہوتی نہیں بھیگ کے دیوار شق پڑتی ہیں اس میں منہم	۸/۸
۸/۸ مری تیر کے منہ پر تری تیر....	۸/۸
۱۲/۸	رخ جس نے کیا تیری طرف آنکھ نے تری	منہ جس نے کیا تیری طرف، چشم نے تری	۸/۸
۸/۸	تیر مشہور مارا سے بچ کر کے منہ پر	جو تیر کے مارا اسی.....	۸/۸
۱۵/۸	لازم ہے تجھے قدر مری زخم کہن کی	مت چشم عقارت سے مران زخم جگر دیکھ	۱۳۹/۸
۱/۸۵	اس ترک تیغ زن کو مرے دل کی کیا خبر	اس تیغ زن کو یار و مرے دل سے کیا خبر	اولیٰ/۱۸۹
۸/۸ بسمل کی کیا خبر بسمل سے کیا خبر	۸/۸
۲/۸۵	آوار گاہن عشق کو منزل کی کیا خبر	آوار گاہن شوق کو منزل سے کیا خبر	اولیٰ/۱۸۹
۳/۸ عیش کی محفل کی کیا خبر عیش کی محفل سے.....	۸/۸
۵/۸	ناگاہ اڑا دینے.....	یک بار اڑا دینے.....	۱۹۵/۸
۶/۸	ظاہر میں نہیں حکم مرے قتل کا اچھا	ظاہر نہ کیا کرو مرے قتل کو اس سے	۱۹۶/۸
۸/۸	آنکھوں سے اشارہ سو جلا دیا کر	آنکھوں میں اشارہ سوے جلا دیا....	۸/۸
۷/۸	مکن نہیں ہم شیخ تری.....	کیا ذکر ہے ہم شیخ تری.....	۸/۸
۸/۸	تو اپنے مریدوں سے یار شاد.... مریدوں پہ کو ار شاد....	۸/۸
۶/۸	ڈرتا ہوں میں سینہ کہیں پھٹ جائے نہ تیرا	ڈرتا ہوں کہ تیرا کہیں سینہ نہ ترقی جائے	۸/۸
۱۰/۸	دیکھی ہے نور تن کی پہن جب سے ڈنڈ پر	کندن سے نور تن کی پہن دیکھ ڈنڈ پر	۱۹۶/۸
۸/۸	سنتا ہوں شیخ شہر بہت ہے خضاب دوست	از بس خضاب دوست ہیں امت سے شیخ بختی	۸/۸

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۷/۸۵	رہتی ہے اس کے ہاتھوں	رہتی ہے ان کے ہاتھوں	اول/۱۹۷
۱۲/۸	ہوا تو آگے سبب سبب	ہوا تو آگے شب اسباب	۱۸۸/۸
۱۲/۸ گل کریں احباب گل کر لے نامح	۱۸۹/۸
۱۴/۸	کہاں گئے تھے میں مصحفی بتاؤ تو	گئے کہاں تھے میں مصحفی	۸/۸
۱/۸۹	ہے آئینے میں اس کے خط	ہے اس کے آئینے میں خط	۱۹۲/۸
۲/۸ کشنوں کو پا مال کر دیا کتنوں کو	۸/۸
۸/۸	بہر خد کرے کوئی اس	کیونہ خدا کے واسطے اس	۸/۸
۲/۸	نالوں سے اپنے ہو گا پیا اور تازہ حشر	اک حشر تازہ ہوئے گا دیوان حشر میں	۸/۸
۴/۸	مشاقق بوسہ رکھتے ہیں ہنٹال پر نظر منہنٹال	۸/۸
۵/۸	ایسا یہ دل غنی ہے کہ جو بیڑوں بھی مصحفی	اتنا یہ دل غنی ہے کہ بندے کی مصحفی	۸/۸
۶/۸	کر تا نہیں کہیں میں زرو مال پر نظر	نے چشم جاہ پر نہ زر	۸/۸
۸/۸۶	بڑے کے اکدم سے نہیں گشتی ہستی کی ہمد	اک دودم بیش نہیں گشتی	اول/۱۹۳
۹/۸	منہ سے برقعہ نہ کسی روز تارا آخر برقعے کو مری جان تارا	۱۹۸/۸
۱۰/۸	کام بجلی کا کرے گا	کام آتش کا	۸/۸
۱۲/۸	رکھتا تھا نہ جویت کہیں زنا کر کرید	جس بت نے نہ باندھا کہیں	۸/۸
۲/۸۸	عجب ڈھنگ عالم کی آنکھوں کا دیکھا	میں آنکھوں کا تیری عجب رنگ دیکھا	۲۰۰/۸
۲/۸	سرخ و یوز ب	سرخ و یوز ہو	۸/۸
۴/۸	ہوا جلد گر چاند اس را زمین پر چاند تارا	۲۰۴/۸
۷/۸	مدت سے اپنا کشور دل بے چارے ہے	مدت سے شہر دل کا رہے بے چارے ..	۲۰۴/۸
۸/۸	نہ مصحفی کے دل کو چکنا نہ ہاتھ سے	مدت مصحفی کے دل کو چک اپنے ہاتھ سے	۸/۸
۱۱/۸ فلک کا گلہ فلک سے گلہ	۲۰۵/۸

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/۸۷ ہوس میں رہا ہوس میں ہوا	۳۶/۱
۳۶/۱۱ ظالم رکھ اپنے ہاتھ کو چل بے رکھ	" / "
۱۳/۱۱ کشتے کا تیرے اور نہ ہم کو لاشن مدنوں کا تیرے کھوج نہ ثابت لاگر	۲۰۱/۱۱
۲۰/۱۱ دوچار استخوان اک چنڈا استخوان	" / "
۱۰/۸۰ تو گلے سے مرے لگ گلے سے کبھی لگ	۱۹۵/۱۱
۲۰/۱۱ ہم تو بدم ہیں ترے غیر ہم تو اپنے ہیں میاں غیر	" / "
۲۰/۱۱ سمجھ لوں گا کبھی سمجھ لوں گا میں خوب	" / "
۴/۱۱ غیروں کی تربت اوروں کی تربت	" / "
۵/۱۱ ہر جو کچھ کام کبھی ہم سے بھی فرمایا کر کبھی کچھ کام تو ہم کو بھی تو فرمایا کر	" / "
۸/۱۰ آخر گئے تھے تجھ کو وہ گئے تھے ہی تجھ کو	۱۹۰/۱۱
۱۰/۱۰ رونے لگا میں آخر کچھ مدعا آخر کو رو دیا میں کچھ	" / "
۱۱/۸۸ دل اس کو بے دیا تھا کچھ آشنا میں اس کو دل دیا تھا یا آشنا	۱۹۰/۱۱
۱۲/۱۱ کیا جلتے زیر لب کیا اس نے کہا سمجھ کر اس نے بھی زیر لب ہی کچھ کہا	" / "
۱۳/۸۸ جو گیا یہاں سے گیا حسرت و ارماں لیکر یہاں سے گیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لیکر	۱۹۰/۱۱
۱۵/۱۱ کس قدر شاد ہوا کرتی ہے مجا ہی میں جی ہی جی بیچ بہت شاد ہوا کرتی ہے	" / "
" / " تری آنکھوں کی بلاییں ترے عارض کی بلاییں	" / "
۳/۸۸ مجھے دولوں سے مجھے ہریک سے	۱۹۰/۱۱
۴/۸۸ ساتھ آیا ہے ساتھ آتا ہے	۱۹۰/۱۱
۷/۸۸ آئے نگلی سے اس کی ہم خون میں نہا کر آئے تری نگلی سے ہم	۱۹۹/۱۱
۱۰/۱۱ طائر ہے کون ایسا مشتاق ہے جو اس کا مت اس چمن کے یار دم گل کا نگ پچھو	۲۰۰/۱۱
۱۱/۱۱ پلکوں سے گر پڑیں تو پلکوں سے گر دیں تو	" / "

صفحہ/سطر	دلیان معصفتی	کیات معصفتی	جلد/صفحہ
۱۳/۸۹	رکھ ہے آج اس نے سروہی	قاتل نے پھر رکھی ہے سروہی	ب ۵۸/۶
۱۵/۸۹	کب میں تیر لگی طرف کی کبھی نظر	دیکھا ہے کب میں لگی اس کا خیال ہے	"
۱۶/۸۹	اک لحظہ چھوڑنا نہیں	ایک لحظہ چھوڑنا نہیں	"
۱۷/۸۹	ہیں کر کے ہیں بدو قتل	ہیں جو کر کے ہیں بدو قتل	"
۵/۹۰	کس طرح وہ سلجھائے	کس طرح سے سلجھائے	دو/۱۲۶
"	جو ہاتھ کہ رہتا ہو گویاں ...	یہ ہاتھ تو رہتا ہے گریباں ...	"
۶/۸۹	دل پہ تاسف	دل کا تاسف	"
"	پنیر مٹر گاں	صف مٹر گاں	"
۱۰/۸۹	شعلہ کی طرح دل جو بھڑک اٹھتا ہے ہر دم	میں آگ کے شعلے سے بھڑک اٹھتا ہوں سارا	"
"	کیا جانے کدھر کو گئے	کیا جانے کدھر گئے	"
۱۱/۸۹	ناز کی اس کمری کیا کیجیے	لاغری اس کمری کو دیکھو	"
۱۵/۸۹	زخم اس تیغ کے ہیں میرے تن لاغر پر	زخم سینے میں لگے ہیں میرے اس تپنے کے پو	"
۲/۹۱	ہاتھ جس طرح کہ جاڑے میں رہیں مجر پر	ہاتھ جاڑے میں رہیں جیسے سدا مجر پر	"
۲/۸۹	بہرتے ہیں کافر جو ترے بال	کافر یہ جو کبھرے ہیں ترے بال	"
" حال ہوا پر حال ہوا پر	"
۴/۸۹	بر باد گستاخ میں ہوا کون یہ طائر	بہل وہ مولا کون گستاخ میں کرم کے	"
۵/۸۹	گھر گھر کے نہیں اب رہیے آتا ہے ساقی	یہ اب رہیے تباہ نہیں آئے گیا ہے	"
"	مستوں کا یہ ہے نامہ	عاشق کا ترے نامہ	"
۶/۹۱ اب تک ہے آسمان ہے اب بھی آسمان	دو/۱۴۸
۷/۸۹	گھنٹا رہیں گے وہ جہان کنکاشی کر	جب وہ گیا چین میں لے ہاتھ میں کنکاشی کر	"
۸/۸۹	صیاد بیلوں نے کیا کیا نہ داغ اٹھائے	مری گئے نہ بیل صیاد کیا کیا یہ	"

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کیات مصحفی	جلد / صفحہ
۶۶۱	سکھنا نہ تھا قفس کو دیوارِ بستان پر دیوارِ بستان پر	۱۳۶/۴
۱۰/۵ وہ آہ چل دیا تھا وہ مہ چلا گیا تھا	۱۳۶/۵
۱/۹۲	آیا جو وہ بیت تیر.....	آیا جو وہ گل تیر.....	۱۳۶/۵
۲/۵	گلید میں نہ راتوں کو لے آہ تھا پیر راتوں کو تو گلیوں میں نہ لے	اول / ۱۹۱
۲/۵	یہ دیدہ تر وہ ہیں اگر خوش پر آئیں تر وہ ہیں کہ گر خوش پر آویں	۱۱/۵
۴/۵	باندھ آیا ہے کمر.....	باندھ آیا تھا کمر.....	۱۹۶/۵
۵/۵ کل ہم ہم کل	۵/۵
۵/۵	کل بھٹکل لے گئے تھے..... کل بہ خواری لے	۵/۵
۶/۵	ساتھ بیکان کے نکل آیا جو دل لپٹا ہوا گل جو بیکان ساتھ اپنے دل لے لٹھکرا	۵/۵
۸/۹۲ شعلہ ہے یا شر برق ہے یا شر	۵۵/۴
۹/۹۲	چشم مردم کش ہے تیری.....	چشم مردم کش سے تیری	۵۵/۴ الف
۱۱/۵	خاتمہ حسن معیناں کا ہوا ہے تجھ پر	خاتمہ حسن کا خوباں کے ہوا تجھ پر ہے	۵۵/۴ ب
۱۲/۵ میری یہ اشر دکھایا میری جہاں اس کو کیا	۵۵/۴ ب
۱۳/۹۲ سے نہ ہوا امید سے تو امید نہ ہو	۵۵/۴ الف
۱۴/۵ چہی نالے ہیں تو دکھائیں گے تاثیر آخر کر رہیں گے یہ دم سرد بھی تاثیر آخر	۵۵/۴ ب
۱۵/۵ دی اپنی کلاہ پر دی تیری کلاہ پر	۵۵/۴ الف
۱۶/۵ چنی بنا چے گل چنی بنا ہے گل	۵۵/۴ ب
۱۷/۵ کرتا ہے برق بھی تو گیم سیاہ پر اکثر گری ہے برق گلیم سیاہ پر	۵۵/۴ ب
۱۸/۹۳ گئے گئے بٹ گئے گئے میں بٹ گیا	۵۵/۴ ب
۱۹/۵ کیا آسمان سے ہے تجھے کام مصحفی کیا کام آسمان سے تجھے مہمنے مصحفی	۵۵/۴ الف
۲۰/۹۴ گریہ پر وہ نشیں ہے تو گر صدمہ پر ہنگی ہے تو	۵۵/۴ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۹۴ میں آنکھ سے..... میں چشم سے.....	۴/الف
۲/۵	ایسا تو ظلم لبیل.....	ہے ہے ظلم لبیل.....	"
۲/۵	تراپنی سرگزشت.....	اپنی تو سرگزشت.....	"
۴/۵	یائے میں یار سے کہتا ہے عکس یار	کہتا ہے آئین میں ترا عکس تجھ سے یوں	" ب
۴/۵	ہاں مجھ کو دیکھ سیگل واپس سے نہ کر	مجھ کو ہی دیکھ سیگل وگل میں نہ کر	۴/۵ ب
۴/۵ آنکھوں سے قاتل کھول کر آنکھوں کی قاتل کھول کر	"
۸/۵	چمکی چوری جب کہی جاتی ہے مجھوں کی طرف	چوری چوری ناد کو ہانکے چم میں دم سونے نجد	"
۱۰/۵ عاشق پہ رعیا زار زار عاشق پہ لب کا لگا گیا	۵۹/۵ ب
۱۲/۵ پاؤں رکھتا بھی نہ تھا..... پاؤں رکھتا ہی نہ تھا.....	۵۹/۵ ب
۲/۹۵	تھا تنہا میں مری نامدبری کی بیتاب	ہو میں نامدبری میں مری مرا تنہا بھی	" ب
۳/۵	ابھی بیٹھے سے.....	ابھی بیٹھے سے.....	"
۳/۵	جب تھے جوان تھا.....	ہم تھے جوان تو تھا.....	۶۴/۵ ب
۵/۵	سہ جی میں شب بھر.....	چاہوں ہوں شب بھر.....	"
۵/۵ نہیں ہوں میں روادار نہیں خود میں روادار	"
۶/۵ لگے ہیں بتوں سے لگے ہیں بتوں سے	"
۶/۵	پرٹے ہیں عشوق نصیبوں سے وفادار	یہ حق کی عنایت ہو پر عشوق وفادار	"
۴/۵	گر ہم شب بھراں میں نہیں دل کے عزادار	گر ہم شب بھراں میں ہیں دل کے عزادار	" ب
۸/۵	نام ست فقط معشوقی ترستہ و گر بیچ	نامے بھراں ماندہ و دیگر گر بیچ است	"
۱۵/۹۵ صیلا اس کو باغ سے صیلا لبیل کے تینوں	۱۲۵/۵ ب
۲/۵ رو کے لبیل نے کہا تیری..... منہ سے نکلا اسکی یہ تیری.....	"
۱/۹۶ وفا کا پھر وہم کو اعتبار وفا کا اعتقاد ہو مجھ کوئی	"

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	تفہیم مصحفی	جلد و صفحہ
۶/۹۶ اک دن دیکھنا اک دن دیکھو	۳/۱۰۵
۸/۵ لے نہ جاؤ باغ میں مجھ کو باغ میں مت لے چلو مجھ کو	ب
۲/۵ دیکھوں میں گریبان بہار دیکھوں گا گریبان بہار	"
۱۳/۹۶ یاد آتا ہے جس وقت وہ ہزار تر افش یاد آئے ہے جب مجھ کو ترے پیر کا نقشہ	۱۳۰/۱۳۰
۳/۹۷ کل اس نے مصحفی شب اس نے	۱۳۲/۱۳۲
۴/۱۱ دوڑے کیسے گلاب لیکر دوڑے دوں ہی	۱۴۵/۱۱
۵/۱۱ خدا کرے کہ دیکھے سرزبانیں مجھ سے کرے جو تر اس کے قوجے سے کہے	۱۴۶/۱۱
۶/۹۷ جلوں کیوں کر خبر مجھ کو دی ہے قاعدے یہ سوز دل نے خبر مجھ کو دی تھی لے قاعدہ	۱۴۶/۱۳۶
۱۰/۱۱ خون تر یاد ہے..... اس سے خون فر یاد ہے..... ان سے	۱۳۷/۱۱
۱۲/۹۷ ہوگا ہوں میں وہ رہرو ہوگا میں وہ ہوں جس نے	۱۵۴/۹۷
۱۱/۱۱ دے ہیں تازیانے کھاکے بوسے دست رہنمابر دے ہیں تازیانے کھاکے بوسے دست رہنمابر	"
۲/۹۸ لگیں تلواریں پلے اس ادھر ہاگوں تر چوں میں گئی تلوار پلے اس ادھر پر بانگے بیڑ ہوں پر	"
۵/۱۱ فلک نازک دلوں کا ہے جگر بیدو نہیں رہتا فلک نازک دلوں کا ہے جگر بیدو نہیں رہتا	"
۷/۹۸ مجزوں قری کو بے حقوق اپنا اپنی گزند پر مجزوں گشتا نہیں قری کو اپنا اپنی گزند پر	۱۵۴/۹۷
۸/۱۱ جہاں آتش پہ رکھا..... جہاں آتش نہیں رکھا.....	"
۱۱/۱۱ روش یہ ہے تو تھوکر کھائیں گے سوائے شقائق قدم یہ ہیں تو تھوکر کھائیں گے سوائے شقائق	"
۱۰/۱۱ اویا ہے تو تلواریں پلیں گئی تری چوں پر رکش یہ ہے تو تلواریں پلیں گئی تری چوں پر	"
۱۳/۱۱ وہ اسب سوز گئی ہزار کیا رکیں نہیں لے مصحفی رکھے جو اسب سوز ہر	۱۵۵/۱۰۵
۱۰/۱۱ خبر میں جو جن کو عرف کچھ مٹنے کے سوزن پر خبر میں انھوں کو عرف ہے مٹنے کے سوزن پر	"
۱۵/۱۱ دل جلا دے کتنی میں..... دل جلا دے کتنی میں.....	ب
۱۱/۱۱ کیا کرتا ہے خبر تیرے سر سے سنگ و قنبر میں سل جھوٹے رکھ دے ہر گنگا چو قنبر	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ/سطر
۱۶/۹۸	حیاتِ ان شوقی پر لڑا صدق ہے جنتین پر	حیاتِ ان شوقی ہے جمہ صدق ہے جنتین پر	۱۵/۵۵
۱۶/۱۱ گنتی کیا لطف دیتی ہیں گنتی یہ لطف دیتی ہیں	۱۰/۱۱
۱۱/۱۱	جنا ہے جو پوناگ کوئی اسوار ناگن پر	سوار اک اور ناگن دوسری ہو بیسے ناگن پر	۱۰/۱۱
۲/۹۹	عجب کیا کام بندوں سے نکلے اگر ایوں کا	جہاں میں کام ہے قد صدق نکلے ہے ایوں کا	۶/۱۱
۳/۱۱ کی دھڑی ایسے کی دھڑی جس نے	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	جو ہر دم تیرے خونریزی گہمائے سوسن پر	مکران ہے خونریزی کی خاطر برگ سوسن پر	۱۱/۱۱
۴/۱۱ پیونر ہے پردھیان انا بھی پیونر کو پردھیان انا بھی	۱۱/۱۱
۶/۱۱ عزمت ایسی نعل پائے تو سن پر عزمت اب کی نعل پائے تو سن پر	۱۱/۵۹
۱۰/۹۹	کس کے مجروح ہیں مدفون یہ تر خاک ہنوز مجروح یہ مدفون ہیں تہ	۱۱/۵۹
۱۲/۱۱	ابتدا عشق کی ہے لے دل صد چاک ہنوز	ابتدا عشق کا ہے لے دل غم ناک ہنوز	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱ ہے اس کو بچے میں ہیں اس کو بچے سے	۱۱/۱۱
۱۴/۱۱ آنکھیں یہ دیکھی ہیں کہ جو جارہی ہے آنکھیں میں دیکھی ہیں جو چلے ہے پڑا	۱۱/۱۱
۲/۱۰۰ یہ جوش جنوں یہ دشت جنوں	۱۱/۱۳۹
۳/۱۱	طہر تیغ جسے کو کھن و واق و قیاس	یار ما سے گئے سب کو کھن	۱۱/۱۱
۶/۱۱ شاید نہیں ہوئی شاید ہوئی نہیں	۱۱/۲۰۳
۷/۱۱ عاشق کا ہے خیال عاشق سے کیا خبر	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱ نہیں شاید ہوا ہنوز نہیں اسی کو ہوا	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	آوارہ پھر رہی ہے جن میں ہوا ہنوز	آوارہ چمن ہے نسیم و صبا ہنوز	۱۱/۱۱
۱۶/۱۱ معصی نے کہاں اس کو ایک دن معصی کو کہاں میں نے ایک دن	۱۱/۲۰۳
۱۷/۱۱	سادن کا ہیٹا ہے ترے ہر میں ہر روز	سادن کا سا گندے ہے ہر لکھ پتہ ہر روز	۱۱/۲۰۳
۱۴/۱۱ ہے وہ طول و طویل ہے یہ طول	۱۱/۲۰۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۱۱	آجکا خط بھی سر مو	آجکا خط پہ سر	اولہ/۲۰۷
۲/۵	قصہ اک واریں	قصہ اک تیغ میں	سوم/۱۵۱
۶/۱۱	اس باغ میں رعنا نہیں تملج تکلف	اے مصحفی رعنا	اول/۲۱۰
۷/۱۰۱	گلگستہ مرا ہاتھ ہے یا شبہ پر لاؤس	سارے نظر آتا ہے مرا شبہ پر	" / "
۸/۱۱ سانپ کی صورت مار کی صورت	" / "
۱۰-۱۰۱	یوں اس دل آوارہ میں ہیں داغ توں کے دل سی پارہ میں ہیں داغ توں کے	اول/۲۰۹
۱۱/۱۱ وضع پرک رنگ فلک ہے وضع نہیں رنگ فلک کا	" / ۲۱۱
۱۲/۱۱	مصحفی تیغ ناز خواں سے	مصحفی دست دینہ خواں سے	" / ۲۱۲
۱/۱۰۲ بد کہے وہ یار افسوس بن کہے ہی یار	" / "
۲/۱۱ سمجھے میں قسمت میں	" / "
۱۱/۱۱	حسن گیسو کا ہے کیا بار کے رخسار کے پاس	کیوں نہ یہ زلف پیچے اب ترے رخسار	" / ۲۱۴
۱۲/۱۱	قامت یا رکاشید اکوئی ہمساکم ہے	حق تو یہ ہے کوئی کم ہوئے گام ساجاناز	" / ۲۱۵
۱/۱۰۳	تو نہ لے گا تو دم تن سے نہ لے گا کبھی	کون آتا ہے عیادت کو دل زار کے پاس	" / ۲۱۵
" / ۱۱	جمع کیوں لوگ ہوئے ہیں ترے بیمار کے پاس	لوگ سب جمع ہیں اس ترے بیمار کے پاس	" / "
۲/۱۱	مول لینے کا تو عقد در نہیں بوسف کے	ہم پر وہ مایہ کہاں لیک زروسے قریب	" / "
۳/۱۰	روسیہ زلف کو کس طرح نہ سمجھوں میں رقیب	... کو کیونکر نہ کہوں اپنا رقیب	" / "
۴/۱۱	لے دیتا ہے نہیں بزم میں اپنے وہ کب	ہم بدمنت اے اب گھر میں بگڑ دیتے ہیں	" / "
۵/۱۱ دم بھرنے دیا ہم کو نہ دیا	" / ۲۱۶
۶/۱۱	بیٹھنا صوفی کا اچھا نہیں بیٹھوار کے پاس	بیٹھنا خوب نہیں صوفی کو بیٹھوار	" / ۲۱۷
۷/۱۱	ہم کو تو ہے لے لے کرے	رہتی ہے ہیں اک ترے	" / ۲۱۸
۸/۱۱	ہے مرہم کافور کا ظلم اس پر لگانا	ہے ظلم اے مرہم کافور کا لگانا	" / ۲۱۹

صفحہ ہسٹل	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۶/۱۰۳	جس زخم کو ہے	جس زخم کو ہو	اول ۲۳۷
۱۱/۱۱	کس ساعت بدی ہے بنا خانہ ...	بد ہوگی بنا	۲۱۸/۱۱
۶/۱۱	گھر کو مرے جب نہ تب آتش	گھر کے تئیں جب	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	نہیں ہم بیٹھے	نہیں بیٹھے ہم	۲۱۶/۱۱
۱۱/۱۱	مثل شمع سحری ہم کو	چوں چراغ سحری	۱۱/۱۱
۲/۱۱۳	آئینہ دل کی قدر کیا ہو	کیا جانے وہ قدر صافی دل	اول ۲۳۱
۴/۱۱	دیکھ کر آئینے میں اپنی ہمد ...	دیکھ آئینے میں وہ اپنی ہمد ...	۲۳۳/۱۱
۶/۱۱	چشم الفت سے وہ ہوتا ہے ...	پیار کی نظر سے ہوتا ہے ...	۱۱/۱۱
۶/۱۱	اس سے دعویٰ	اس کے دعویٰ	۱۱/۱۱
۷/۱۱	کبچہ کے جس دم تری تصویر گلستان کو گئی	عالم نیر درخی کو تری تصویر کی دیکھ	۱۱/۱۱
۸/۱۱	پیر کسی نے نہ کیا پاک غبار عارض	کر نہ چھاؤ کسی نے ان کا غبار ...	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	اللہ سے تری	اللہ سے تری	۲۳۲/۱۱
۱/۱۰۵	کبھی نہ دیکھے	کبھی نہ دیکھے	۱۱/۱۱
۲/۱۱	خال کے گرد ہوں چہرہ دلا رکاز خط	ہوں ہر اک دور فلک مرکز عالم کا محیط	دوم ۱۶۲
۳/۱۱	ہم نے کیا کیا نہ ترے زخم ستم	ہم نے اک عمر ترے زخم	۱۱/۱۱
۴/۱۱	اک گفت جگر لیتی جا	جگر کو لے لے جا	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	گلشن ہے ہی مرغ	گلشن کی یہ ہے مرغ	۱۱/۱۱
۸/۱۱	لاہے مجھے زندگی	لاہے ذرا زندگی	سوم ۱۶۲
۲/۱۰۹	کے ہوا اعتبار شمع	کے ہوا اعتبار	اول ۲۳۸
۲/۱۰	کس طرح رشک آئے نہ اس کے نصیب پر	ہے رشک مجھ کو اس کے نصیب پر کیا کہو	۱۱/۱۱
۴/۱۱	تلیک گو ہے راہ عدم ہوں گے ہم رواں	گو ہو راہ عدم جاویں گے چلے	۱۱/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰۶/۲	کچھ وہ نہیں ہیں ہم کہ کریں اشعار شمع	کچھ وہ نہیں... جو کریں انتظار...	۱۲۸/۱
۵/۵	ہیں زیر خاک دل پہ ہستی قاتلوں کے دلغ	لے کر گیا ہوں داغ ہستی قاتلوں پر خاک	۱۲۸/۲
۱۱/۱۱	کنا مرے مزار	کیجو مرے	۱۲۸/۳
۹/۹ میں شب بھر نہاں جلتی... میں یوں تو نہاں	۱۲۸/۴
۱۱/۱۱	یہی صدل جلتا ہے مرا پر کہاں جلتی	دل جلتا ہے جس طرح میرا کہاں	۱۲۸/۵
۱۰۶/۱۰	تو نہیں ہوتا ہے محفل میں تو اے طلل داغ	تو جو مجلس میں نہیں ہوتا تو پیالے تجھ بغیر	۱۲۸/۶
۱۱/۱۱ ہے مثل استخوان ہے اور چون استخوان	۱۲۸/۷
۱۲۸/۱۲ کا کھلکا ہے اسے کا خطر ہے اسے	۱۲۸/۸
۷/۷	سکری سے ہے غفلتیں روز سے خاک وار	جو بے دیکھی ہے ترے شانے پر بیزلف ہیاہ	۱۲۸/۹
۱۱/۱۱	اپنے زلف دود کو	اپنے جو دود کو	۱۲۸/۱۰
۸/۸	بزم سے اشعوائی جانی کب نہیں رعدانہ شمع	دیکھ لو اشعوائی جلتے بزم سے رعدانہ شمع	۱۲۸/۱۱
۹/۹	کچھ نہیں پروا لائی برقی نے اس سے جو اکھ	برق کی چٹک گئی جیسا کہ ہے اس سے چوا	۱۲۸/۱۲
۱۰۶/۱۰	فنا ہوئے اے میری شب تیرہ کا حال	جاننا لگے کچھ اس کو تیرہ شب کا اپنی حال	۱۲۸/۱۳
۱۲/۱۲	وصل کی شب بھائی گویا ہر فندقی	وصل کی شب ہو گئی ہر فندقی	۱۲۸/۱۴
۱۲/۱۲	تا سحر کر تا تھا میں سیر گل	تا سحر کر تا تھا وہ سیر گل	۱۲۸/۱۵
۱۲/۱۲	تیرے اللہ جانے سے محفل ہو گئی بزم مزار	ایک ہے جو اس کے فندقی کی آغلا کا لگا شمع	۱۲۸/۱۶
۱۵/۱۵	منہ دکھائے شام کو کس طرح شب	منہ دکھائے کیر کے وقت شام شب	۱۲۸/۱۷
۱۶/۱۶	وہ تو ہوا سب بر تقدیر کرے اس سے گریز	وہ تو ہونے اس پہ جھٹکے وہ کرے اس سے گریز	۱۲۸/۱۸
۱۸/۱۸	اس نے پروانے کے اُصید اس نے	اس نے پروانے جلائے اس نے	۱۲۸/۱۹
۲/۲	جلس احباب میں شب ہم گئے تو لطف کیا	جلس ہستی سے وہ اندر ہو گئے وضعت طلب	۱۲۸/۲۰
۴/۴	داغ سینے کا وہی ہے سختی ہجر اس وہی	منکسر اس قد کا بھی آئینہ لوح مزار	۱۲۸/۲۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۱۰۸	قلعہ کریمہ عدم ہوشب کو بے کھلے زواں	منزل ملک عدم طے کر تو بے کھلے ہی یار	۷۲/۷ ب
۷/۱۱ فانوس کپڑے کی کوئی..... فانوں جیسے کی کوئی.....	" "
۱۲/۷	شب کہ تھا پیش نظر اس.....	شب کہ پیش دیدہ تھا اس.....	۷۳/۷ الف
۱۳/۱۱	دل جلوں کے تن پہ ہے ہر پرین فانوس دار	جامہ جوں فانوس بہتر دل چلے کے تن سے دور	۷۴/۷ ب
۱۵/۱۰۸	دل میں روشن ہے جو یار داغ.....	ہے مرے سینے میں روشن داغ.....	۱۹۹/۱۰۸ د
" "	صبح محشر تک نہ ہو گل یہ محبت.....	گل نہ ہو ہرگز الہی یہ محبت.....	" "
۱۶/۱۱	یار کا نقش قدم تھا میری تربت.....	تھا ترافض قدم ہی میری.....	" "
۱۷/۱۰۹	داغ دلی کو کیوں لے پھرتا.....	داغ دے دلی کو لے پھرتا.....	" "
" "	میں نے کیا اس کو.....	میں اب اس کو.....	" "
۲/۱۱ معصی ہنگام شب معصی اپنے تئیں	" "
۶/۱۰۹	بوسہ لاندہ دست حنائی یار کا	بوسہ بھی ہم تو رنگ حنا کا نہ لے سکے	۷۷/۷ ب
۷/۱۰	داغ سے روشن.....	آہ سے روشن.....	۷۸/۷ ب
" "	میرے ہاتھ آیا ہے یہ شام.....	میرے ہاتھ آیا ہے شام.....	" "
" "	ہو گیا کیا سدا اس روئے آفتاب سے	سامنے سے جب ہوا اس روئے آفتاب کے	" "
" "	ہر گھڑی خم کو پکڑتا ہے جو زنداں میں چراغ	وہ دم پکڑے خم کو اپنے زنداں میں چراغ	" "
۱۲/۱۱	دیکھتا گرد ال کر مٹھ کو گریباں.....	دیکھتا گرد ال کر سر کو گریباں.....	۷۹/۷ الف
۱۳/۱۱ نہیں آگاہ ہم نہیں ہم کو خبر	" "
۱۴/۱۱	جل گئے سو غمین گل جب.....	جل گئے سو آشیانہ جب.....	" "
۴/۱۱۰	عکس داغ عشق میرے لعلت لخت دل میں ہے	لخت لعلت دل میں ہے عکس فروغ داغ عشق	۱۶۰/۱۱۰ د
۵/۱۱ ستارے بوج ہیں دلی پر مرے ستارے شب کو نت دل.....	" "
۶/۱۱ کس کو تو نے آج کس کو جو تیری	۲۲۹/۱۱۱ الف

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۶/۱۱۰	تاقبضہ جو بھری ہے ہوں میں تمام تیغ	تاقبضہ بھری ہے ہوں سے تمام	۱۲۹/۱
۷/۱۱ طرز غلام تیغ طرز سلام تیغ	" "
۹/۵	بچانہ ابرو و مشرکان مارے کوئی	نہیج کے آیا کوئی اس کے آبرو و مشرکان سے	۲۳۰ "
۱۰/۵ خون میں نہائی تیغ خود میں اب نہائی	" "
۱۱/۵	بھپٹ کے جوم لیے میں نے دونوں ہاتھ اسکے	میں ہاتھ جوم لیے اس کے دوڑ کروں ہی	۲۳۱ "
۱/۱۱۱ بے سرنخی بن سرنخی	" "
۲/۱۱ دیا ہے ماہ کو کیا ہے ماہ	" "
۴/۱۱ پہلو کو دیکھو پہلو سے دیکھو	" "
۷/۱۱۱	ہجر کی شب چاہے گیلے بت پر فن چراغ	گودھرا ہوسانے با آتش و روغن چراغ	۱۲۹/۱۱
۵/۱۱ بکھ گیا جو جس بکھرا جو جس	" "
۸/۱۱ اپنے بالا دست کو اپنے غالب دست کو	۱۲۹/۱۱
۹/۱۱ دنیا سے بس درگ ہم دنیا سے یعنی بعد درگ	" "
۱۰/۱۱ ہو نہیں سکتا چراغ کس طرح ہوئے چراغ	" ب
۱۱/۱۱	دل نہایت گنگ ہے چھٹا وہ جامہ زریب	خارجہ بہم دور سے رکھتا ہوں میں تا بیک ونگ	" "
۱۲/۱۱ چاہے ہوا مکان کا دیدہ چاہے اس گھر کا ہونے دیدہ	" "
۱۳/۱۱	تشنہ دیدار کی جلتی نہیں تازیت پیاس	تشنگی عاشق کی سیسے جی ملک جاتی نہیں	۱۲۹/۱۱
۱۴/۱۱ جس طرح ہوتا ہے آتش بج ہے کرتے ہیں سب آتش	۱۲۹/۱۱
۱۵/۱۱ مصحفی شمع تجلی مصحفی برق تجلی	۱۲۹/۱۱
۲/۱۱۲ تو حیران رہ گیا تو حیران رہ گیا	۱۲۳/۱
۳/۱۱	کھنچتا ہے کرشش میں مکاندار دل مرا	ہر اک کشش میں اس کی کھنچا جا ہے جی مرا	۱۲۳/۱۱
۴/۱۱ ساری خلق ساری ہی بزم	۱۲۳/۱۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	تکلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۳۰	آیا نہ تو صورت پروانہ جل گیا	پروانہ وار تو جو نہ آیا تو جل گیا	۲۳۳/۱۰
۸/۵	برہن ہے جو گرد ترے رخ کے	گرد گل مار حلقہ زن ہے	۲۳۵/۱۱
۱۱/۵	کیا ہاں ہاں.....	یا ہاں ہاں.....	۱۱/۱۱
۹/۵	... بھلا ہے کیا ہے اب مجھے کا لطف	... بھلا اب کیا رہا مجھے.....	۲۳۷/۱۱
۱۰/۵	... پھیرا تو اس کا نور.....	... پھیرا اور اس.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	... ہے مگر گریبان بہار.....	... ہے چاک گریبان نگ بہار.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	ان سے مشوقوں کو بوجھ چاہیے سینے کا لطف	ایسے مشوقوں..... کیجئے کا.....	۱۱/۱۱
۴/۱۱۳	آنکھیں کس پر ہرزے کرتی ہیں دید	نظری کس..... ہیں سیر	۲۳۷/۱۰
۵/۱۱	چاہیے پر ہرز اس سے مصحفی	عشق مت کر عشق مت کر مصحفی	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	دیکھ لے ناداں.....	مان اسے ناداں.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	گالیوں سے ٹپیں نہیں ممکن	کوئی ان گالیوں سے ٹپتے ہیں	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	کسی سے میں نے از خود.....	کسی پر میں نہ یاں از.....	۲۳۸/۱۱
۱۴/۱۱	یہ اس کے حسن کی نیرنگیاں ہیں	یہ سب چھلپیں ہیں اس کی ہی طرف سے	۱۱/۱۱
۱۵/۱۱	عبث رسوا کیا یاروں نے مجھ کو	کیا رسوا عبث یاروں نے والقد	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	مجھے تو دیکھنے کا اس کے تھا.....	مجھ کو دیکھنے کا اس سے تھا.....	۱۱/۱۱
۲/۱۱۴ ایذا سے عشق ایذا سے خلق	۱۱/۱۱
۴/۱۱ غوغائے عشق غوغائے خلق	۱۱/۱۱
۵/۱۱۴	کیا مورد عتاب فلک ایک ہیں ہیں	کیا مورد عتاب فلک ایک ہیں ہیں	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	تارے ہیں ہم پکیوں.....	تارے ہیں مجھ پکیوں.....	۱۱/۱۱
۶/۱۱ نے مارا ہے مصحفی نے دکھا ہے مجھ کو	۱۱/۱۱

صفحہ/صفحہ	دلیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۱۱۴	پرخشا سا آگیا ہیں..... آگیا وہیں.....	اول/۲۳۱
۸/	پھر زلف کو جوئی ہے..... پھر جھوٹ کو.....	”/”
۱۲/	بھڑکی ہے آگ لگی کی جو خار غریب..... پروانہ کیا اڑے ہے چو زلفاں میں تو نہیں.....	”/”
”/ پہنچا نہ کوئی شعلہ..... پہنچا جو کوئی.....	”/”
۲/۱۱۵	چمن ہے دیدہ خوبناری سے سرخ..... ادھر آدیکہ چشم خون فشاں میں.....	”/۲۳۰
۴/	خاک حزار بھی مری جلتی ہے بے تلک..... تربت کی میری خاک بھی جلتی.....	جلد دوم/۱۶۷
۶/	نظارہ باز گل کے اڑا لے گئے نازے..... باندید بھی گل کا اڑا گئے.....	”/”
۸/۱۱۵ ہے طرفہ یہاں موسم ہاراں..... یہ طرفہ کہ یہاں موسم ہاراں.....	۸/۱۱۵
۱۰/ رنگ ان کی لبوں پر..... رنگ اس کی لبوں پر.....	”/”
۱۱/۱۱۵ تجھے جلوہ نما..... جلوہ کنناں.....	اول/۲۳۲
”/ ہم نفسو..... ہم نفساں.....	”/۲۴۵
۱/۱۱۶	کب مثل روئے یار ہوا..... ہرگز نہ تیری مدد نہ ہوا.....	ب/۸۵
”/ شبنم نے کی تم میں بہت..... شبنم نے کی اگرچہ بہت.....	”/”
۴/ شاید چمن میں عطر لگا کر گب تھا یار..... شاید لگا کے عطر چمن میں گب تھا یار.....	”/”
۵/ دشمن تو اس کی جان کالے مصحفی بہر..... اے مصحفی تو جان کا دشمن نہ اس کی ہو.....	”/”
۷/ کان رکھ کر کہی سن یار مری زار مری دل..... کان دھ کر ترے کوچے میں سنوں زار مری دل.....	”/۸۶
”/ تاہم معلوم تجھے حال اگر دتا تھا دل..... تاہم معلوم تجھے دید و گزشتہ ری دل.....	”/”
۸/۱۱۶ پاس سے اس کو کسم دم نہ سرکے دیتا..... پاس سے اس کو شب غم نہ سرکے دیتا.....	۸/۱۱۶
۹/ بجاڑ میں جلد پر پڑے چہلے ہیں..... بھاڑ میں جاڑ پڑے چہلے ہیں.....	”/”
”/ اب مجھ سے تو غم نہ لے..... اب مجھ سے بھی غم نہ لے.....	”/”
۱۰/ نہ پوئی گہمت گل سے بھی..... نہ ہوئی باد صبا سے بھی.....	”/”

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کیا تہ مصحفی	صفحہ نمبر
۱۳۶/۱۹	محکم نہیں ہے یہ کہ کر کہیں ہر شاک و آہ	مجبور ہوں میں کیوں کہ کروں ضبط گریہ	۱۵۰/۱
۱۳۶/۲۰ جو لے کے وہ کو لے کے وہ	۱۵۰/۲
۱۳۶/۲۱	شاید چوٹی ہے اس کو چوائے	اس بت کو پھر ہوئی ہے چوائے	۱۵۰/۳
۱۳۶/۲۲	مٹا نہیں مجھے تو کوئی راز دار دل	... نہیں کوئی مجھے تو راز دار دل	۱۵۱/۱
۱۳۶/۲۳	پہنچ کیا رشک سے کھاتے چمن میں سنبل	پہنچ گلابی کے تری رشک سے بل کھاتی ہیں	۱۵۱/۲
۱۳۶/۲۴ ہماری برق ہماری خاک پہ	۱۵۱/۳
۱۳۶/۲۵ جذب دل نے جذب عشق نے	۱۵۱/۴
۱۳۶/۲۶	لائق ہے دیکھنے کو ہمارے بند مری	ہے دینی ہمارے بند کی مرے کہیں	۱۵۱/۵
۱۳۶/۲۷	گلے جگر کے سر پہ رہے ہیں بجائے دل	گلے جگر کے رہے ہیں سر پہ بجائے گل	۱۵۱/۶
۱۳۶/۲۸	آیا تھا کون بند کھلے رات باغ میں	آیا تھا رات بند کھلے کون باغ میں	۱۵۱/۷
۱۳۶/۲۹ کیا کام معصی کیا ربط معصی	۱۵۱/۸
۱۳۶/۳۰	چشم بدور محب تو نے لگایا کاجل	چشم بدور دیاں تو	۱۵۱/۹
۱۳۶/۳۱ یہ تل لے حیار یہ تل کاجل کا	۱۵۱/۱۰
۱۳۶/۳۲ چشم نہ در پردہ چرایا چشم نہ غلام رہے چرایا	۱۵۱/۱۱
۱۳۶/۳۳	اس نے رو کے وہاں اپنا	اس نے وہاں رو کے سب اپنا	۱۵۱/۱۲
۱۳۶/۳۴ پیچھے میں داغ غم نہ کھجو پیچھے پہ داغ غم تو نہ جان	۱۵۱/۱۳
۱۳۶/۳۵	ہے ہی عشق کے چمن کا گل	ہے کسی کے یہ چست گن کا گل	۱۵۱/۱۴
۱۳۶/۳۶	دیوان ہی میرا تمام نام اعمال	تھا آپ ہی دیوان مرا نام اعمال	۱۵۱/۱۵
۱۳۶/۳۷	ٹائے کو مرے شے کے ہوا تازے بولا	ٹائے کو ہوا شے کے مرے ہوا تازے بولا	۱۵۱/۱۶
۱۳۶/۳۸ جنوں باعث آفرینش جنوں موعج بہر نش	۱۵۱/۱۷

صفحہ/سطر	دلیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۱۸	کیا ساتھ.....	یاں ساتھ.....	۱۸۳/۲۵
۲/۱۱	ہے کہ کوچے میں بتوں کے.....	ہے جو کوچے میں بتوں کے.....	۱۸۳/۱۱
۴/۱۱	اے آہ شریر یا تجھے دیکھ لیا بس.....	اے آہ اشرار دیکھ لیا بس میں نے ابھی.....	۱۸۳/۱۱
۶/۱۱	اشکِ ندامتِ مجھے.....	اشکِ پشیمانی سے اپنے.....	۱۸۳/۱۱
۱۲/۱۱	ہوں نہ بیمار اگر ہوں نہ.....	ہوں نہ بیمار میں اگر ہوں نہ.....	۱۸۳/۱۱
۱۲/۱۱	عقدے زنجیر صفت اس میں بیڑے ہیں لاکھوں.....	مثل زنجیر گرہ اس میں.....	۱۸۳/۱۱
۱۱/۱۱	وہ زلف ہے زحمت.....	یہ زلف ہے.....	۱۸۳/۱۱
۱۲/۱۱	کوچے میں کیا شب کو تو دل کھو آیا.....	کوچے میں دل اپنے کو میں شب کھو آیا.....	۱۸۳/۱۱
۱۱/۱۱	کچھ بھی خبر داری.....	مجھ سے خبر داری.....	۱۸۳/۱۱
۱/۱۱۹	تو بیٹھا دیکھتا ہے.....	تو بیٹھا سوگنتا ہے.....	۸۲/۱۱۹
۲/۱۱	یوں کیا افسردہ حسن.....	یوں کیا افسردہ حسن.....	۸۲/۱۱
۲/۱۱	توسوم کے روز.....	توسیم کے روز.....	۸۲/۱۱
۴/۱۱	صبح کو تھے چاندنی پر.....	صبح تھے اس چاندنی پر.....	۸۲/۱۱
۵/۱۱	وہ بت بند قبا.....	وہ کل بند قبا.....	۸۲/۱۱
۶/۱۱	پہیں یوں داغ، جبریں مٹھتی.....	پہیں یوں پیسے کے گل میں مٹھتی.....	۸۲/۱۱
۶/۱۱	جس طرح غفلتِ سپاہی کے.....	ہو دیں جو غفلتِ سپاہی کے.....	۸۲/۱۱
۸/۱۱۹	رکھ گئے رکشیاں میں.....	رکھ دیں گئے.....	۳۹۱/۱۱۹
۱۰/۱۱	جان و جاہ میں کوئی فرق نہیں.....	ہیں تجلی ذات کے تیری.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	ایک پردہ ہیں درمیان.....	پردہ سادہ میان.....	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	گلے سے لٹ لٹ کر.....	گلے سے لٹ لٹ کر.....	۲۹۲/۱۱

بلکہ دو اشعار سے دو معرودے کی ایک شوقیہ نثر ہیں۔

صفحہ/سطر	دیباچہ مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۱۱۹	سراسر جان جاناں پر.....	سر اپنے کو تجھ پر.....	۱/۱۵
۱۶/۱۱	کبھی کام.....	کبھو کام.....	۱/۱۶
۴/۱۲۰	جائیں.....	جاویں.....	۱/۲۵
۷/۱۰	یہ چال ہے کون آہ.....	کوئی چال ہے یہ بھی.....	۲۵۵/۱۱
۸/۱۱	غیروں کو تو روز دیکھنا ہے.....	اوروں کی طرف تو دیکھتا.....	۱/۱۱
۱۱/۱۱	مجھ پر بھی کوئی نگاہ.....	ایدھر بھی تو کر نگاہ.....	۱/۱۱
۹/۱۱	اب تک نہ جہاں.....	ہے راست تو یہ کہ میں نہ دیکھا.....	۱/۱۱
۱۰/۱۱	کس کس کو ٹپکی حسیں یاد.....	کچھ رحم بھی ہے، تری جفا سے.....	۱/۱۱
۱۲/۱۱	کہدو کوئی جا کے مصحفی سے.....	اے مصحفی دل کہیں نہ دیجئے.....	۲۵۶/۱۱
۱۳/۱۱	کس لطف سے.....	کیا لطف میں.....	۲۳۶/۱۱
۱۶/۱۱	وہ سر دہوا اور وہ.....	وہ میٹھی کی بو چھاریا وہ.....	۱/۱۱
۱/۱۲۱	اے مصحفی عشرت میں کہ عسرت میں بسو.....	ہم مصحفی خانہ ہیں یہ خشک و تر گیتی.....	۱/۱۱
۲/۱۱	ہم کو تھا اس بے وفا سے کام.....	ہم کو کبھی تھا ریا سے کام.....	۲۵۹/۱۱
۵/۱۱	آنکھیں اک بت سے لڑا.....	ایک سے آنکھیں لڑا.....	۲۵۴/۱۱
۶/۱۱	بدحواسی سے شب اس کو بزم میں.....	بے حواسی..... اس کی بزم.....	۱/۱۱
۷/۱۱	بے بلائے.....	بن بلائے.....	۱/۱۱
۸/۱۲۱	چھیڑنا ہے کیا نہ دکھلا آئینہ.....	چھیڑت ہر دم نہ آئینہ دکھلا.....	۱/۱۲۱
۱۱/۱۱	... کہستم تیرے اٹھانے کے نہیں ہم.....	... تری گالیاں کھٹنے کے.....	۲۶۲/۱۱
۱۲/۱۱	جتنا کہ ہیں خوار یہ رکھنا ہے شب و روز.....	... کہ یہ دنیا میں ہیں خوار رکھے.....	۱/۱۱
۴/۱۲۲	مر جائیں گے اے باد صبا دور چمن سے.....	جاویں گے صبا باغ میں گلگشت چمن کو.....	۱/۱۱
۱۰/۱۱	شمع رجبیں جاویں پر دانے.....	شمع رواہیے کے پروانے.....	۱۹۱/۱۱

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	حکایات مصحفی	جلد نمبر
۱۰/۱۲۲	اس محبت کے بھی	اس غمراست کے	۱۱/۴
۱۱/۵	ہر طرح تیری ہے میں جو کہہ کر ہیں	الغرض جو کہہ میں تیرے ہیں میں	۵/۵
۲/۵	آشنا ہیں خواہ	آشنا ہیں یا کہ	۵/۵
۱۲/۵	ان پر ہی رو دیوں سے کیسی بیدل سے ہو دیوں کے جفا	۵/۵
۱۳/۵ بھرے دامن بھر دامن	۱۸۹/۵
۱۱/۵	کب صاحب دولت ہو یہ بل نہیں معلوم	کس وقت یہ دل ہو گیا بل	۵/۵
۱۵/۵	پیدا ہیں مرے دل	تکلیں ہیں مرے دل	۵/۵
۶/۱۲۳	کس جرم کا خواہاں ہوں	کس چیز کا	۵/۵
۲/۵	لاح کو کیا نوع کو راسل نہیں معلوم	پہنا ہے نظر آنکھ ہے راسل نہیں معلوم	۵/۵
۵/۵ زمانے کی گر زمانے میں گر	۱۸۹/۵
۶/۵ اب گھر میں ذرا سونے کو اب گھر کو ذرا سو دیں گے	۵/۵
۷/۵	یا نہ آئے تھے کبھی گلشن سے کاشانے کو ہم	یا تو گل دیتے تھے جہاں کو نوش و بیگانے کو ہم	۲۶۰/۶
۸/۵	شعلہ سہر کے تو کسی کے آتش رخسار کا	یار دامن سے ترے کوئی شعلہ سہر کا چاہیے	۵/۵
۱۱/۵	صورت خاشاک پھر	جوش و خاشاک پھر	۵/۵
۹/۵ تیرے آجاتا ہے یاد تیرے یاد آتا ہے بار	۲۶۱/۵
۱۱/۵	دیکھ لینے ہیں جو پائے	دیکھتے ہیں جب کہ پائے	۵/۵
۱۱/۱۲۳	صبح کر دیں گے گہری چیمپنی	صبح کو یوں ناگہر چیر دیں	۲۶۱/۵
۱۲/۵	دل کا ناخوشی سے اپنا ہی تو اب گھر آگیا	معتدی ہرگز کسی کی بات کو مستانہ نہیں	۵/۵
۵/۵ سمجھا لیں سمجھا دیں	۵/۵
۱۳/۵ کچھ لے باد صبا رزم ٹک لے باد	۱۹۰/۵
۳/۱۲۴	پر وہی اب بھی ہے نظروں	پر ملا سارے ہے نظروں	۹۲/۵

صفحہ/سطر	دیوانے مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۱۳۳	کچھ ہے کہ عجیب قاتانہ.....	عالم کے میاں خانہ.....	۲۵۲/۱
۵/۱۰	پہنچو قبا جامے گلدوزی تم نے	پہننے سے میاں جامے گل دوز کے بریں	۱۰/۱۰
۶/۵	پچھلے تمہیں تازہ نہ لانا جن کیا	نسبت تمہیں کیا تازہ نہ لانا جن سے	۱۱/۱۰
۷/۱۰	مرغان جن کرتے ہو کیا.....	کرتے ہو کیوں.....	۱۲/۱۰
۸/۱۰	گلشن میں اگر زمر زمرہ.....	باغ میں جاز زمرہ.....	۱۳/۱۰
۱۰/۱۳۴ ہیں بس اس..... ہیں اب اس.....	۱۴/۱۰
۱۱/۱۰	ہے دل میں آگ میں نری آتشیوں میں ہم	دیوں کے اکند آگ لگا آتشیوں میں ہم	۱۵/۱۰
۱۲/۱۰	آگھیں ہیں بند ہیں ابھی خواب.....	بچی ہے نیند میں ابھی خواب.....	۱۶/۱۰
۱۳/۱۰	سر کھدم نہ لاکھ پڑے سرخ ظلم	تیر حفا کا اس کے نشا تہ ہے دھام	۱۷/۱۰
۱۴/۱۰	خکر خدا کہ ٹھہرے ہے امتحان.....	خکر خدا نکلے گئے امتحان.....	۱۸/۱۰
۱۵/۱۲۵	دیکھو مری جان آئند دیکھا.....	تو جان مری آئند دیکھا.....	۱۹/۱۰
۱۶/۱۰	میں دخل کسی بات میں کرتا ہوں تو کافر	بات سنا میں بولوں ہوں تو جھنجھلا کے وہ کافر	۲۰/۱۰
۱۷/۱۰	عاشق ہو کی قتل اگر گھر میں بلا کر	یار و جو میں دل اپنا گویا تو تمہیں کیا	۲۱/۱۰
۱۸/۱۰	اے مصحفی سنئے بھی ہو اس روتے سے حال	سنئے ہو میاں مصحفی اس روتے سے.....	۲۲/۱۰
۱۹/۱۰	سرفی سی.....	اک سرفی سی.....	۲۳/۱۰
۲۰/۱۰	کیوں جلتے نہ بے پوچھ ہوئے مصحفی اس پاس	دیوانہ سا جاتا ہے بلا مصحفی.....	۲۴/۱۰
۲۱/۱۰	دنیا میں مسافروں نہیں کوئی نہیں ہم	غافل تو ہوا ہم سے ذرا بھی تو نہیں ہم	۲۵/۱۰
۲۲/۱۰	پھر دل کو لگائیں گے سر سے کہیں ہم	کوئے سر سے لگا دیں گے کہیں.....	۲۶/۱۰
۲۳/۱۰ پھرتے ہیں ہر ایک جن میں ہیں ہم کو چہ یہ کوچہ	۲۷/۱۰
۲۴/۱۰	گردیدہ تحقیق سے اے مصحفی دیکھیں	میاں مصحفی گردیدہ تحقیق سے دیکھیں	۲۸/۱۰
۲۵/۱۳۶ رہا گوئے یار میں رہا اس غلی کے بیچ	۲۹/۱۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کیاتے مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۱۲۶	کریں قفس میں کھول کے دل خوب پیچھے	کچھ قفس میں خوب ہے کریں پیچھے	۸۹/۶ ب
۵/۱۰	پھر دیکھنا کہ شیشہ ہے ساغر ہے.....	نزدیک صیو کہ شیشہ و ساغر ہے.....	" "
۷/۱۰ عشق کے ہاتھوں شب وراق عشق کی دولت شب وراق	" "
۸/۱۰	تا صبح شمع سال مشرہ.....	جوں شمع تا صبح مشرہ.....	" "
۸/۱۲۹	دل نہ رک ایک یار پری وشن کو کرچکے	دل نہ رک رکچے ہیں پری وشن کے ہوسوہو	۸۹/۶ ب
۱۰/۱۰	یادگار اس کا زمانے میں.....	یادگار اس کی زمانہ میں.....	۹۰/۶ الف
۱۱/۱۲۹ ہوا گرم صبا گرم	۱۸۸/۱ سوم
۱۳/۱۰	خورشید نے کولاپے سوگند کیا گرم	خورشید نے کھلنے کو قسم کو لیا کیا گرم	" "
۱/۱۲۷ لیلیٰ نہ کہیں ہو لیلیٰ تو نہ ہوئے	" "
۲/۱۰	ہر عضو پہ دکھتا ہے پلا.....	ہر عضو دکھلتا ہے.....	۱۸۹/۱۰
۵/۱۰	کفر کی کیوں نہ زمانے میں سیاہی چھائے	میں ہوں اس کفر کے حدت کے بڑیں جس سیاہ	۱۹۰/۱ اول
۸/۱۰ زلف پر سی..... زلف تری.....	" "
۹/۱۰	نیری آنکھوں کی فلش اس کو سب لڈے پسند	بے تکلف تری آنکھوں سے لے کیا نسبت	" "
۱۱/۱۰	کیوں نہ سوزن زد ہو.....	کیونکہ سوزن زد ہے.....	" "
۱۲/۱۰	کیا ہے صیا د جو لے نہیں اب سوئے چین	کوئی صیا د نہیں سوئے چین رو کر تا	" "
۹/۱۰ تو کیوں تو پھر	۲۵۹/۱۰
۱۱/۱۰ یہ پیر ہی تمام کیوں پیر ہی	" "
۱۲/۱۰ چہرے پہ..... کھڑے پہ.....	۱۹۵/۱۰ دوم
۱۳/۱۰ تیرے نم وضو..... تیرے ہم وضو.....	۱۹۶/۱۰
۱۴/۱۰ حلقہ نہیں یہ کاکل ساقی میں بلکہ..... حلقہ نہیں یہ زلف میں ساقی کے لکڑے.....	" "
۱/۱۲۸ مگر نہ ہو ولے نہ ہو	" "

صفحہ/اسطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۲۸	نہ حلق خو پچکاں	سے زخم خو پچکاں	۲۰۶/۴
۳/۵	اتنا تو جانتا ہوں کہ آفت رسیدہ ...	عاشق ہوں میں کسی کا اور آفت	۳/۵
۲/۵	عمر گزشتہ ہوں کہ میں ہوش رسیدہ گزشتہ پاکر غزال رسیدہ	۳/۵
۴/۵	پہلے میرے دماغ سے اک سوزش جنوں	نکلے ہے میری دماغ سے اک	۳/۵
۷/۵	ہملت نہیں مجھے کہ ذرا آرمیدہ نہیں ہے اتنی کہ ملک آرمیدہ	۳/۵
۸/۵	میرے یہ مصحفی	میرے جو مصحفی	۳/۵
۱۱/۱۲۸	جان پر اپنی جو کھیل ہے جدائی میں تری	... اپنی میں کھیل ہوں جدائی ...	۲۰۳/۴
۱۴/۵ یاں سے تجھے قصد سفر یاں سے تر اعرام سفر ...	۲۰۴/۵
۱۵/۵	اس کے در پر جو میں بیٹھا تو یہ جھجھلا کے کہا	... پر ہی جو رہتا ہوں پڑا میں دن رات	۳/۵
۱۵/۵	مصحفی جا بھی یہاں سے ترا گھر	مجھ سے جھجھلا کے کہے ہے ترا	۳/۵
۱/۱۲۹ دکھائی ہے دکھائے ہے	۲۰۸/۵
۳/۵ عمر میں عمر سے	۲۰۹/۵
۳/۵	ساتھی جو تجھے چلے گئے سب چھوڑ ..	ساتھی چلے گئے ہیں سبھی چھوڑ ..	۳/۵
۵/۵	کہتے ہیں رخ اس آئینہ خانے میں ہم جدھر	دیکھے ہیں ہم اس آئینہ خانے میں ہم کدھر	۳/۵
۳/۵	اپنی ہی شکل آتی ہے ہر جان نظر ہیں	جز روئے دوست کچھ نہیں آتا نظر ہیں	۳/۵
۶/۵	کیا جانتے تھے ہم کہ خفا ہو گا باغیاں ہم کہ وہاں تو بھی ہوئے گا	۲۰۸/۵
۷/۵ اختلاط کسی ہوں مصحفی اختلاط خاص و خاں ہو کر یاں	۲۰۹/۵
۹/۵	میرا بھی تو ہے	میرا بھی ہے	۲۱۲/۵
۱۱/۵ کے نہیں لب کے نہیں رخ	۲۱۳/۵
۱۲/۵	پڑ گئی کیب تری نگاہ کہیں	کھائے اک ناوک نگاہ نہیں	۲۰۶/۵
۱/۱۳۰	آتی ہے شرم اس کی میں نفور کیا کروں	آتی ہے شرم میں اسے نفور کیا کروں	۲۰۶/۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۳۰	مجھے بھی نہیں ہے خند	مجھے بھی نہیں ہے بخی	۲۴۵/۵
۲/۵	قائل نہ یہ کہا	قائل نہ یوں کہا	" / "
۲/۵	بے دیکھے	بن دیکھے	" / "
۵/۵	پوچھا جو معصومی	پوچھا میں معصومی	" / "
۴/۵	دیکھے جو کہیں اس بت	دکھلاؤ کی اگر اس بت	دو/۲۵۵
۸/۵	آنکھوں سے رخ کا نظارہ	آنکھوں سے تراویکھ لیا ہے	" / "
۹/۱۳۰	حیرت زدہ ہر وقت رہی دام کی آنکھیں	نت دیدہ حیراں ہی رہی دام کی آنکھیں	۳۳/۳۵
۱۰/۵	آئی ہے اگر رگستان کو یہ خوش چشم	کیا دور ہے اس شوخ سے آنے جو چمن میں	" / "
" / "	تلواروں کے تلے طئی ہیں بادام کی آنکھیں	لڑا اے جو تلواروں کے تلے بادام	" / "
۱۵/۵	ان کو بھی شوق	اودھر سے شوق	اول/۲۸۶
۱۴/۵	ان کی مکر تو	اس کی مکر تو	" / "
۱/۱۳۱	ہیں دیسی ہیں گالیاں	ہے دیسی ہی گالیاں	۲۸۵/۵
۲/۵	خون سیکڑوں ہے جرم معصومی	خون سیکڑوں عاشق کو معصومی	۲۸۴/۵
۶/۵	ہر دم مجھ اس کو	ہر دم کی اس کو	۳۹۵/۱۱
۴/۵	بے بادہ قہر دل سے	مستی میں قہر دل سے	۲۹۸/۵
" / "	پھر لب	پھر لب	" / "
۹/۵	بس گب اوہ نگار آنکھوں میں	ہے بگل غدار آنکھوں میں	۳۱۴/۵
۱۰/۵	پچ بتا رات تو کہاں جاگا	رات جاگا ہے تو کہاں جو تری	" / "
۱۱/۵ شمشیر سا چمکتا شمشیر سا چمکتا	۳۱۵/۵
۱۵/۵	سب شب انتظار	میں شب انتظار	" / "
۱/۱۳۲ جانیں تلف جی کو تلف	۳۱۹/۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۳۲	فلک جب کسی کو ہنساتا ہے مجھ پر	فلک گر ہنساتا ہے مجھ پر کسی کو	۲۱۹/۱۰
۳/۱۱	یہ برہم ہوئی تیری پلکوں سے محض	نہ یہ وہ زمین ہے نہ وہ آسمان ہے	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	کہ الٹی ہوئی.....	کچھ الٹی.....	۱۱/۱۱
۵/۱۱	مشرہ پر جو لے مصحفی ہے یہ آنسو	جب آیا ہے مشرکان پہ آنسو میں اس سے	۲۲۰/۱۱
۷/۱۱ چاہو گر تم بہانے..... چاہو تم تو بہانے.....	۲۱۶/۱۱
۱۱/۱۱	ہزاروں مکان ہیں ٹھکانے.....	جگہیں سینکڑوں ہیں ٹھکانے.....	۱۱/۱۱
۹/۱۳۲	بہو کن سمجھ کر ذرا آتش لگی	بہو کیو مجھ کر تک لے آتش.....	۲۱۶/۱۱
۱۱/۱۱	نہ بیٹھو ابھی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر	لگا تیر کوئی جسے چاہے پیارے	۲۱۷/۱۱
۱۱/۱۱ ہاتھ میں لو..... ہاتھ میں لے.....	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	ہنسیں کعبہ و دیر پر مغفر کچھ	بتوں کے نقشہ کا کیا ذکر کیجئے	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	کہ ایسے یہاں کارخانے.....	خدائی ہے یاں کارخانے.....	۱۱/۱۱
۱۵/۱۱	معشوق ہوں یا عاشق معشوق نما ہوں	مخلوق ہوں یا خالق مخلوق نما ہوں	۲۳۲/۱۱
۱۷/۱۱ ہست مگر ہستی عالم..... ہست تو پرستی عالم.....	۱۱/۱۱
۱۳۳/۱۱ منظر انوار خدا..... منظر آثار خدا.....	۱۱/۱۱
۷/۱۱	جان سے اس نے لاکھوں مارے ہیں	جان سے لاکھوں س نے مارے ہیں	۲۲۶/۱۱
۹/۱۱ چھاتی انھیں لگا رکھوں..... چھاتی سے میں لگا.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	داغ سینے کے مجھ کو.....	داغ چھاتی کے مجھ کو.....	۱۱/۱۱
۱۰/۱۱	مصحفی آنسوؤں پر اتنا ناز	مصحفی کیوں نہ ہاتھ آویں گے	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	ایسے کیا عرش کے یہ تارے ہیں	ایسے کیا آسمان کے تارے ہیں	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	وہی فرقت میں اس کی زاریاں...	وہی آہ و فغاں و زاریاں.....	۳۱۱/۱۱
۱۳/۱۱ احوال میرا..... احوال دل کا.....	۳۱۲/۱۱

صفحہ نمبر	دیوان معصی	کلیات معصی	صفحہ نمبر
۱۲۳/۱۲۲	کئی دل کو مرے چاریاں.....	کواس دل کو گئی چاریاں.....	۱۲۳/۱۲۲
۱/۱۲۳ طرح کسی گل کا ہے عاشق طرح سے عاشق ہے کسی کا	۱۲۵/۱۲۳
۱/۱۲۴	ای لالہ بت داغ ہے کیوں تیرے جگر میں بتا کیوں ہے تیرے داغ جگر میں	۱۲۵/۱۲۴
۲/۱۲۴	روز کو پہ میں اس کے جاتا ہے	تو جو اس کی گلی میں جاتا ہے	۱۲۶/۱۲۴
۴/۱۲۴	خوش رہو بے سبب غما ہو اگر	کس طرح مجھ کی گلی میں جاتا ہے	۱۲۶/۱۲۴
۱/۱۲۵	نہ بتو تم سے خدا تو.....	ہے وہ بت تب ہی کہ خدا تو.....	۱۲۶/۱۲۵
۵/۱۲۳	پوچھنے کیا ہو حال دل میرا	پوچھنا کیا ہے حال دل کا مرے	۱۲۶/۱۲۳
۱/۱۲۵	ہے عیاں تجھ.....	اومیاں تجھ.....	۱۲۶/۱۲۵
۶/۱۲۵	یوں جو منہ کو بنائے بیٹھے ہو	یوں جو تو منہ پھرائے بیٹھا ہے	۱۲۶/۱۲۵
۱/۱۲۵	پچھو مجھ.....	کیوں میاں مجھ.....	۱۲۶/۱۲۵
۴/۱۲۵	معصی کیوں غما سے بیٹھے ہو	معصی پچھو کہہ تو روٹے ہیں	۱۲۶/۱۲۵
۱/۱۲۵ نے تمہیں کہا..... نے تجھے کہا.....	۱۲۶/۱۲۵
۹/۱۲۵	خوف ہے فرق نہ لے مرے بینائی میں	یا گذرتی تھی ہم عالم یکبائی میں	۱۲۶/۱۲۵
۱/۱۲۵	جاگن سخت ہے مشکل شب تنہائی میں	جاگنا مجھ کو پڑا یا شب.....	۱۲۶/۱۲۵
۱۰/۱۲۵	آتش گل ذرا سمجھ کے بھڑک	آتش گل بھڑکیوں پچھ کے ذرا	۱۲۶/۱۲۵
۱۱/۱۲۵	تجھ سے دل لگ گیا ہے درد مرے ہے یوں تو مرے	۱۲۶/۱۲۵
۱۲/۱۲۵ آگے وہ اب..... آگے وہ اب.....	۱۲۶/۱۲۵
۱/۱۲۵ تیرے بعد ہے..... تیرے اور ہے.....	۱۲۶/۱۲۵
۱/۱۲۵	ہاں ایک قصر.....	الاکہ قصر.....	۱۲۶/۱۲۵
۲/۱۲۵ آئیے تو کہیں تو..... آئیے تو کہیں تو.....	۱۲۶/۱۲۵
۳/۱۲۵ اس کی دل کا جو سودا کیا کبھی اس کی ہم نے جو سودا کیا کبھی	۱۲۶/۱۲۵

صفحہ/سطر	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	صفحہ/سطر
۲۵۸/۱	علقوں کو تیری زلف کے اس وقت	فلوت کو تیری زلف کی اس وقت	۴/۱۳۵
" / "	ہم روز عیش دیکھ چکے صبح حشر بھی	ہم روئے سیش دیکھ چکے روز حشر بھی	۵/۱۱
" / " وہ مجھ سے ملے خیر ہوئی وہ مجھ سے گر خیر ہو گئی	۶/۱۱
۲۵۹/۱ دکھاؤں گا گریہ کا اپنے رنگ دکھاؤں گا روئے کا اپنے رنگ	۹/۱۱
۲۵۹/۲	لکھا ہے اس نے خط میں ہر اک ..	لکھا ہے خط میں اس نے ہر اک ...	۱۰/۱۱
" / "	اک اس میں نام بندہ	ایک اس میں نام بندہ	" / "
۲۵۹/۱	بیٹھے ہیں چپکے کس سے سرف واکرین	بہا لیں دل کو کس سے کبھی ہو کے ہم سخن	۱۲/۱۳۵
۱۹۹/۲	وابستہ بہار طرب غم	وابستہ سپن طرب و غم	۱۵/۱۱
" / "	... نہال جتنے ہیں دلی کے ہر ہیں	نازک نہال شہر کے البتہ قبریں	۱/۱۳۱
۲۰۰/۱	... عمر تو یاں کون عمر یہاں کون خوش رہا	۲/۵
" / " جو یک دم بہت جو اک دم بہت	" / ۵
" / "	زلفوں کے پیچے ہی نکلتا ہے اب بھلا	تم کو نصیب روزِ نہا زلف کا	۳/۱۱
" / "	یعنی کہ حال اپنا تو درہم بہت	اپنا تو حال برہم و درہم بہت	" / "
۲۰۱/۱	اب تو یہی دعا ہے مری دام عشق میں	اب تو دعا مری ہے یہ صیاد دام میں	۶/۱۱
۲۱۰/۱	خضر آئے نظر ... اس کو	خضر آئیں نظر ... ان کو	۷/۱۱
" / " منزل کو	کچھ ڈر نہیں منزل پہ	۸/۱۱
۲۱۱/۱ چیز ہے گر مجھ سے نسا ئی چیز ہے پائیں جو نسا ئی	۹/۱۱
" / "	ہم کھر سے پہ	ہم چھر سے پہ	" / "
۲۱۲/۱	جو کبہ رواں ہو دیں وہ	جاتے ہوں جو کبے کو وہ	۱۲/۱۱
۲۲۳/۱	مالے تھا فرشتہ بھی نہ پر	جلتے تھے فرشتوں کے بھی پر	۱۳/۱۱
۲۲۵/۱	یار وہ کسی کو بھی دکھاتا ہے منہ اپنا	چہرہ وہ کسی کو بھی دکھاتا نہیں اپنا	۱/۱۳۷

صفحہ نمبر	دلیوات مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۲/۱۳۷	ہر سمت سے	ہر پاس سے	۲۳۵/۲
۳/۱۱	تو ذرا بھی نہیں ہم کو	تو ہرگز نہیں ہم کو	۳/۱۱
۴/۱۱	رہتا ہے نیا روز سفر	رہتا ہے میں روز	۲۳۶/۱۱
۵/۱۳۷	وہ گل بیرون صنم	وہ پیرا بن جاں	۹۱/۱۷ ب
۷/۱۱	آئسو نہیں ہیں عشق	آئسو نہیں یہ عشق	۹۲/۱۷ الف
۸/۱۱	اسکھوں کے دونوں ساجد ہیں دھرتی	ساجدوں سے وہ تو چشم کے دھرتی	۱۱/۱۱
۱۰/۱۱	گلشن فراق میں نظر	تجربہ بن چمن مجھے نظر	۱۱/۱۱ ب
۱۱/۱۱	نوجندی آئی دھوم سے چل	نوجندی پختہ ہے چل	۱۱/۱۱ الف
۱۳/۱۱	رہا ہے حسن	رہا ہے حسن	۱۱/۱۱ ب
۱۴/۱۱	ہر ایک دوست ز رقلب ہے نہیں خالص	رکھے ہے دوست ہر یک حکم قلب و کش کا	۱۱/۱۱
۲/۱۳۸	وہاں باغ میں ہنسنا گل تر بیول	آئے ہی قفس میں جو یہ گھر بیول	۹۷/۱۷ الف
۳/۱۱	پر داز چمن یہاں مرے پر بیول	پر داز چمن کو مرے پر بیول	۱۱/۱۱
۴/۱۱	یاران عدم مجھ کو گر	یاران عدم ہم کو گر	۱۱/۱۱
۵/۱۱	آئے ہی جو راہ اہل نظر	آئے ہی یہاں اہل نظر	۱۱/۱۱
۶/۱۱	جاؤں میں کس کے پاس مرا	میں کس کے پاس جاؤں مرا	۱۱۲/۱۷ ب
۷/۱۱	دنیا میں بے وفا	ہم شکل بے وفا	۱۱/۱۱
۹/۱۱	یہ آئینے میں میری طرف	یہ آئینہ میں تیری طرف	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	ہاتھوں میں بتوں کے ہے	ہاتھوں میں بتوں کے ہے	۱۱۲/۱۷ ب
۱۴/۱۱	گنجشک کو جس صورت نادان	گنجشک کو جس صورت نادان	۱۱/۱۱
۱۴/۱۵	انسان کا رنگ آنسو انسان	انسان کا رنگ دلو انسان	۱۱/۱۱
۱/۱۳۹	خواہش یہ جب نظر	خواہش یہ گر نظر	۹۷/۱۷ الف

صفحہ نمبر	دلیوان معنی	کلیات معنی	جلد / صفحہ
۱/۱۳۹	خانی کی چنگیاں نہ	خواری کی چنگیاں نہ	۱/۹۴/الف
۲/۱۳۹	افسوس کی جگہ ہے کہ وہ گل کرے بناؤ	افسوس کی ہے جانو کرے اپنا وہاں بناؤ	۲/۹۴/ب
۴/۱۳۹	دلان تو رات بھر محبت رہی ہندی انگلے کی	دلان محبت رہی ہندی سے جلیں کی نکال کی	۴/۹۴/الف
۵/۱۳۹	چہاں دیوانہ نہ ہو کر اور	تو بہاں دیوانہ ہو کر اور	۵/۱۳۹
۶/۱۳۹	کبھی نکالا کبھی زاری کبھی چہاں ہو شب بھر	کبھی نکالا کبھی زاری کبھی چہاں ہو شب بھر	۶/۱۳۹
۷/۱۳۹	... کیا یہ غم اٹھانے کو خدا یا میں	... کیا یہ درد دکھ پہننے خلیا میں	۷/۱۳۹
۸/۱۳۹	سوارز وے نکشت	صد آرزوے نکشت	۸/۱۳۹
۹/۱۳۹	یہ کہتے ہوں گے ان کو لا	یہ کہتے ہوں گے ان کو لا	۹/۱۳۹
۱۰/۱۳۹	لے لے کاش اس سے روز جزا وہ دو چار ہوں	لے لے کاش ان سے روز جزا وہ دو چار ہو	۱۰/۱۳۹
۱۱/۱۳۹	شیریں کی حسرتیں	شیریں کی حسرتیں	۱۱/۱۳۹
۱۲/۱۳۹	اپنی جان	اپنا جان	۱۲/۱۳۹
۱۳/۱۳۹	پھول پان	پھول و پان	۱۳/۱۳۹
۱۴/۱۳۹	شب آہارے پاس	شب آہارے پاس	۱۴/۱۳۹
۱۵/۱۳۹	لاکھ چاہا نہ میں پہ بیٹھ رہیں	ہم نے چاہا بہت کہ بیٹھیں لے	۱۵/۱۳۹
۱۶/۱۳۹	چوین کب آسمان دیتے ہیں	بیٹھے آسمان دیتے ہیں	۱۶/۱۳۹
۱۷/۱۳۹	چھٹ گیا اوسکا گریاں جب سے	چھٹ چکا جب سے گریاں تب سے	۱۷/۱۳۹
۱۸/۱۳۹	چھوڑ ہم کو نہ بھرے	چھوڑ ہم کو مت بھرے	۱۸/۱۳۹
۱۹/۱۳۹	ہے کر آپ	ہے جو آپ	۱۹/۱۳۹
۲۰/۱۳۹	غم کی خم ہو گئے خالی مرے پیٹے ہی	خالی مرے پیٹے سے	۲۰/۱۳۹
۲۱/۱۳۹	مبہ بیلے میں خم ہے نہ تری شے میں	نہی جام میں اب ہے نہ تری ...	۲۱/۱۳۹
۲۲/۱۳۹	ترے حسن کی پرواز کہاں	ترے حسن کا پرواز کہاں	۲۲/۱۳۹

صفحہ نمبر	کلیات مصحف	دیوان مصحف	صفحہ نمبر
۲۴۰/۴	دیکھو پہنچی ہے یار و مری پرواز ۲۴۰/۴	دیکھو پہنچی ہے جن میں مری پرواز ۱۲/۱۴۰	۱۲/۱۴۰
۲۴۱/۴	عاشق عالم خط قد رتری کیا جانے ۲۴۱/۴	حسن بر اپنے جہ مہر کو ہے ناز بہت ۱۲/۴	۱۲/۴
" / "	کیونکہ نسبت دوں رنگ گل کو کرے تری " / "	دووں میں تشبیہ رنگ گل کو کرے ترے کیا ۱۴/۴	۱۴/۴
" / "	ناز کی اس کی سلم ہے یہ ناز کہاں " / "	ناز کی اس میں سلم ہے مگر ناز کہاں " / "	" / "
" / " ہیں والدہ " / " ہیں میرے ۱۵/۴	۱۵/۴
" / " کہوں اپنا میں ہوا " / " کہوں کوئی ہے ہوا " / "	" / "
" / " و غور شد ہی منہ اپنا چھپا " / " ماہ و غور شد ہی منہ اپنا چھپا ۱/۱۴۱	۱/۱۴۱
" / " ترے دام کے بیچ " / " ترے دام میں ہائے ۲/۴	۲/۴
" / " میرے بگڑے " / " اپنے بگڑے " / "	۴/۴
" / " ہوا جاتے ہیں " / " صبا جاتے ہیں " / "	" / "
" / " بہار آئے ہے " / " بہار آتی ہے " / "	۵/۴
" / " یہ جاں آیا ہوں " / " برنگ آیا ہوں " / "	۴/۴
۲۴۸/۴ جان بھی ۲۴۸/۴ جان ہی ۴/۱۴۱	۴/۱۴۱
۲۴۹/۴ جب بتاں زلف ۲۴۹/۴ جب یہ بت زلف " / "	" / "
" / " جو شش پر " / " جو شش میں " / "	" / "
۲۴۹/۴ جوئے ۲۴۹/۴ جوئے ۱۲/۴	۱۲/۴
" / " جو کہ دیکھا نہیں ہم نے وہ دکھا " / " نہیں دیکھا ہے جو جلوہ وہ دکھا " / "	" / "
" / " یعنی جاتے ہیں " / " دیکھو جاتے ہیں " / "	۱۳/۴
" / " یہ بگڑے جو یہاں اٹھتے ہیں محرابے کعبہ " / " یہ بگڑے جو جوتے ہیں بیا باں میں بلند ۱۴/۴	۱۴/۴
۲۴۹/۴ عشق ہے ان کو حیرت ہوئے کوچ میں ترے ۲۴۹/۴ رنگ امر و نگہ جو ہے ہم کو ترے کوچ میں ۱۶/۴	۱۶/۴
۲۴۹/۴ یہ وہ محرابے جہاں راہوں کے چلنے والے ۲۴۹/۴ یہ وہ کوچ ہے جہاں راہ کے چلنے والے ۲/۱۴۲	۲/۱۴۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۴۲	پاؤں رکھتے ہی تر خاک سا.....	چلتے چلتے ہی زمین بچ سا.....	دوم/۲۳۹
۳/۱۱	مصحفی درد محبت سہ نہاں کیا دل میں	مصحفی کیوں کر چھپے ان سے مراد و نہاں	۱۱/۲
۹/۱۱ لا اب تو سراہ کہیں ملائے تو سراہ.....	۵/۲۳۲
۱۰/۱۱	نہیں ملتی شب تیرہ میں مجھے راہ کہیں	شب تاریک ہے اور ملتی نہیں جاہ کہیں	۱۱/۲
۱۱/۱۱	آشنائی کا مرے ساتھ دم بگرتا...	دوستی کا تو مرے ساتھ تو دم...	۱۱/۲۳۳
۱۲/۱۱	غیر..... ہو جائے.....	دشمن..... ہو جائے.....	۱۱/۲
۱۲/۱۱	اٹھ گیا جب وہ مرے پاس سے پھر مجھ کو کیا	جب مرے پاس سے یا راٹھ ہی گیا مجھ کو کیا	۱۱/۲
۱۳/۱۱	خواب اب.....	خواہ وہ.....	۱۱/۲
۱۳/۱۱	خوف آتا ہے مجھ سے یہ زمانہ الٹا	آہ کرنے سے دلا تر ہے مجھ پر ڈر ہے	۱۱/۲۳۴
۱۴/۱۱ مجھ پر مری..... مجھ پر تری.....	۱۱/۲
۱۴/۱۱	دم الجھتا ہے تڑپتا ہوں ذرا تاب نہیں	جی دراز کدے تو اب اس کی جنگ آیا ہے	۱۱/۲
۱۴/۱۴۲	یار کی جاہ کا مذکور کیا کرتا ہے	جاہ کا اس کی ہی تو ذکر کیا کرتا ہے	۱۱/۲۳۳
۱۴/۱۴۳	مصحفی تجھ کو نہ رسوا کرے یہ جاہ کہیں	تجھ کو رسوا نہ کرے مصحفی یہ جاہ کہیں	دوم/۲۳۳
۱۵/۱۱ ہم ناکر کر سکیں ہم آہ کر سکیں	۱۱/۲
۱۵/۱۱ شوق..... عشق.....	۱۱/۲
۱۶/۱۱	تیزی جو پاؤں میں ہو تو راہ.....	گر پاؤں اٹھائیے تو یہ راہ.....	۱۱/۲
۱۶/۱۱	کبھی اسی جہ سے بنا دیر.....	عاشق کا بنا ہے حرم و دیر.....	۱۱/۲۳۱
۱۶/۱۱	جاتا ہوں جو میں بزم میں کہتا ہے.....	بیٹھوں ہوں جو اس کو میں تو کہتا.....	۱۱/۲
۱۶/۱۱	مذکور جو اس شوخ کا گستاخ ہوں میں سبب میں	مذکور جو کرتا ہوں میں اس شوخ کا ہر جا	۱۱/۲
۱۶/۱۱	... ہوئے جاتے ہیں سن غیر.....	... ہوئے جاتے ہیں بس غیر.....	۱۱/۲
۱۶/۱۱	ہے تیرگی میں کس کو سفید و سیم.....	دیکھو میں کسے ہے سفید و سیم.....	سوم/۱۹۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۴۲	یوں رو کے	یوں رو رو	۲۰۳/۲۳
۲/۱۴۲	رستے میں جیسے رہ رہو برسات ...	رستے میں جوں مسافر برسات ...	" / "
۲ / "	کرتے ہیں زندگی کیا اس ترک کی گلی میں	... کیا ہم خاک اس گلی میں	" / "
" / "	سائے میں تیغ کے ہم اوقات ...	نت زیر تیغ بیٹھے اوقات ...	" / "
۴ / "	یہاں زریست شمع ساں ہے تلوار ہی کی بچے	ہر زیر تیغ اپنی جوں شمع زندگانی	" / "
" / "	... سرکنا کر ہم رات سرکے ٹپے تب رات ...	" / "
۵ / "	جن جن کو بات کرنا	میں جن کو بات کرنا	" / "
۶ / "	اوروں سے تو ہیں اس بت سے سنیں است بت ...	۲۲۳/۳۰
۷ / "	کرتے ہیں	کرتے تھے	" / "
۹ / "	... باغ میں جلتے ہوئے تو نے	... باغ کو جاتے ہوئے تو بھی	" / "
" / "	سن لیں نہ کبھی مرغ	سنتی نہ گئی مرغ گر	" / "
۱۰ / "	... سنتا ہے یہ عالم کی سنتا ہے یہ ہر اک کی	" / "
۱۱/۱۴۳	ہر روز	ہر روز	۲۲۳/۳۰
۱۲ / "	لے مصحفی	میان مصحفی	" / "
۱۳ / "	... جس درد کا چارہ جس کا کوئی چارہ	۲۲۴ / "
۱۵ / "	... کو جو دیکھا کا جو	" / "
۲/۱۴۵	تکیہ بنا کے بیٹھ رہا کوچے میں ترے	تکیہ لگی میں اس کی بنا کر رہا میں بیٹھ	۲۲۵ / "
۵ / "	اس قدر قتل میں میرے تجھے جلدی کیا ہے	قتل کرنے میں میرے اتنی تشابہ کیا ہے	۲۲۳ / "
۶ / "	... ایسا ہے کہ اتنا ہے کہ	" / "
" / "	... تیز قدم گرم رواں	۲۳۱ / "
۹ / "	... برا ہو کہ میں اس کے برا ہو دوسرے کو جس کے	" / "

صفحہ/سطر	دیوانِ مسحف	کلیاتِ مسحف	جلد/صفحہ
۹/۱۳۵ خورشید کے خورشید میں	۲۳۱/۲۵
۵/۱۴۶ مرے تیرے سوا تیرے میرے سوا	۲۲۸/۱۱
۶/۱۱	لارساں میں ہی نہیں داغ بدل چیں بچیں	میں ہی جوں لالہ نہیں داغ بدل خوں بچوں	۲۲۸/۱۱
۸/۱۱ اپنا جو میں نذر کر دیں اپنا جو بچوں اس پاس	۲۲۹/۱۱
۱۱/۱۱ مجھ سے کہ لا اور مجھ سے لے آ اور	۲۲۹/۱۱
۱۲/۱۱ عید گاہوں میں یہ ہنگامے حشر کے روز یہ ہنگامے	۲۲۹/۱۱
۱۱/۱۱ کیوں کر کیوں کہ	۲۲۹/۱۱
۱۲/۱۱	اپنی خوشی سے جس کو خواہ کیا ہے دل	... خوشی سے دل کو دیا ہو میں جس کا تھ	۲۱۳/۱۱
۱۳/۱۱	... دیا ہے اس کو تو اسے مصحفی دیا	... دیا میں اس کے تیں مصحفی دیا	۲۱۳/۱۱
۲/۱۴۷ وہ تو جو	۲۰۰/۱۱
۴/۱۱	گھر کے ناشندہ	گھر میں باشندہ	۲۰۳/۱۱
۵/۱۱	یک بیک حسرت پر داز سے مرعات ہیں	یک بیک موسم پر داز میں مرعات ہیں	۲۰۳/۱۱
۸/۱۴۷ آشک یوں ہے آشکھوں میں آشک ہے وہ آشکھوں میں	۲۸۱/اولیٰ
۱۱/۱۱	جس طرح سے کنویں	جیسے اس سے کنویں	۲۸۱/۱۱
۱۰/۱۱ کھول لاپے عبث تو کامت بھول کر یہ لوگ	۲۷۸/۱۱
۱۱/۱۱	رکھتے ہیں یہ فرقہ زنا	خرقہ کتے رکھتے ہیں زنا	۲۷۸/۱۱
۱/۱۴۸	سیر و جہاں	سیر جہاں	۲۳۵/۲۵
۲/۱۱	دیکھے جو	دیکھے ملک	۲۳۵/۲۵
۳/۱۱	بہودہ تین و تیر سے کرتے ہوا امتحان	کیا امتحان کرو ہو ہار بہ تیر	۲۳۵/۲۵
۵/۱۱	خوبوں	خوبیاں	۲۳۵/۲۵
۸/۱۱ کے لیے کے تیں	۲۳۵/۲۵

صفحہ نمبر	دلیلات مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ نمبر
۱۰۲۸	اگلی سی شورشیں نہیں.....	۷۷ شورشیں رہیں نہیں.....	۲۲۵/د
۱۴/۵	اس قدر آپ کو پرہیز ہے کیوں عاشق سے	انتابہ پر ہیز بحث کرتے ہو تم عاجز سے	۲۸۹/ا
۱۴/۵	بات جو سوچے ہو تم اپنے.....	تم جو کچھ سمجھے ہو سو اپنے.....	۱۴/۵
۱۵/۵	جو لطافت کہ مرے بار کی رفتار میں ہے	وہ جواک ناز خواہش میں تری نکلے ہے	۱۵/۵
۱۶/۵	معتفی آئی نزاں ختم ہوا موسم گل	معتفی بے رخی گل سے بھی نالاں ہیں	۱۶/۵
۲/۱۴۹ رکھ پھریں..... رکھ کے پھریں.....	۲۰۴/س
۲/۵	دیکھتا تھا خواب میں اس کا میں داماں...	خواب میں دیکھتا تھا میں ہے اس کا داماں...	۲۱۲/۵
۵/۵	اب ہم غوں کی پاتے ہیں تری...	اب تلک پاتے ہیں لو ہو کی تری...	۲۲۳/۵
۶/۵ نہ رہتا غافل نہ رہتا غافل	۲۲۳/۵
۷/۵	میں نے تیرے لئے مانگی ہیں دعائیں....	میں ترے واسطے مانگی.....	۲۱۰/ا
۸/۵	ناز بردار یہاں ہم.....	ناز بردار بتاں ہم.....	۲۱۰/۵
۹/۱۴۹ شفا ہم کو..... شفا مجھ کو.....	۲۱۰/ا
۱۰/۵ مرض غم..... مرض دل.....	۲۱۰/۵
۱۰/۵ میں جس کی ہیں..... میں ہیں جس کی.....	۲۱۱/۵
۱۱/۵ رات جو میں جا نکلا رات میں جا نکلا تھا	۲۱۱/۵
۱۲/۵ دوڑیں اٹھ اٹھ کے مرے پیچھے..... دوڑیاں اٹھ کے مرے پیچھے.....	۲۱۱/۵
۱۳/۵ اٹھتا ہے ایک فتنہ جہاں..... فتنہ اٹھے ہے ایک جہاں.....	۲۱۳/۵
۱/۱۵۰ کیا خوشی ہے مجھ کو کہ..... کیا خوشی ہے مجھ میں کہ.....	۲۱۳/۵
۱۵/۵ اٹھتا نہیں وہاں سے جہاں بیٹھتا..... سو رہتا ہوں وہی کا جہاں.....	۲۱۳/۵
۱۶/۵ عالم کو سوچ کر..... عالم پر نظر.....	۲۱۳/۵

صفحہ/سطر	دیجات مصحف	کلیات مصحف	جلد/صفحہ
۲/۱۵۰	جی تو ہوتا نہیں جانے.....	جی تو کرتا نہیں.....	۱۹۹/۱
۴/۱۵۰	جان تو.....	جان جو تو.....	۱/۱
۵/۱۵۰	ہے وہاں.....	ہے انہیں.....	۱/۱
۱۱/۱۵۰	لوگ کیوں سوئے عدم یہاں سے چلے.....	یار کیوں خاک کے پے میں چلے.....	۱/۱
۶/۱۵۰	کیوں کر.....	کیوں کہ.....	۳۵۵/۱
۸/۱۵۰	گھر نہ رہو رات.....	گھر تو نہ رہ رات.....	۱/۱
۹/۱۵۰	کہا ہے گراس کا ڈر ہے.....	کہا میں تو قتل یہ ڈر ہے.....	۱/۱
۱۰/۱۵۰	ایسے دیوانے کو ہو جائے.....	ایسا دیوانہ رکھے جائے.....	۳۷۶/۱
۱۲/۱۵۰	لکھا تم نے مرے نام کا ہے.....	لکھا آپ نے مرے تیل ہے.....	۱/۱
۱۱/۱۵۰	یہ بھی لے جان ہے تحریر کا عنوان.....	خط کے لکھنے کا بھلا ہو ہے یہ عنوان.....	۱/۱
۱۳/۱۵۰	طرح بھرے آتے ہیں یہ دیدہ تر.....	طرح سے آتے ہیں بھرے دیدہ تر.....	۳۷۶/۱
۱۱/۱۵۰	مجھ کو اندیشہ ہے لائیں نہ.....	مجھ کو یہ ڈر ہے کہ لاویں نہ.....	۱/۱
۱۴/۱۵۰	قتل تم مصحفی خستہ کو کرتے ہو عبث.....	مصحفی کے تیل تم قتل عبث کیے ہو.....	۱/۱
۱۱/۱۵۰	خلق ہوتے نہیں اس طرح کے انسان.....	پیدا ہوتے ہیں بھلا ایسے بھی انسان.....	۱/۱
۱۶/۱۵۰	گھر کا دروازہ جو ہم صبح دا.....	صبح اٹھ ہم جو درخانہ کو دا.....	۳۷۳/۱
۱/۱۵۱	وقت رخصت کا ہے لے تجھ کو دعا.....	رخصت ہے اب ہم تجھ کو.....	۱/۱
۲/۱۵۱	نظر جان سے مارا.....	نظر حیلے سے دوں ہی مارا.....	۱/۱
۱۱/۱۵۱	اندا ز کے کب تیر.....	اندا ز کوئی تیر.....	۱/۱
۴/۱۵۱	ان کو سمجھا جو ترے کوچے میں رہتے ہیں ملام.....	ان کو سمجھا کہ ترے کوچے کے رہنے والے.....	۳۷۴/۱
۱۱/۱۵۱	رات یہ آوازے.....	رات دن آوازے.....	۱/۱
۵/۱۵۱	ہے جہاں.....	ستھی جہاں.....	۱/۱

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۶/۱۵۱	پھول اس خاک سے لالے کے اگا....	پھول لالے کے کئی دلیں سے اگا....	۲۷۲/۱۵۱
۷/۱۵۱	کچھ ان دنوں.....	پھر ان دنوں.....	۲۷۰/۱۵۱
۹/۱۵۱	رودتا پھروں نہ کیونکہ میں قافلہ میں ہوں	رفتہ پھروں ہوں تنہا میں قافلہ میں ہوں	۲۷۱/۱۵۱
۱۰/۱۵۱	کیا مصحفی میں روؤں یا روں کی صحبتوں کو	لے مصحفی میں روؤں کیا پہلی صحبتوں...	۱۰/۱۵۱
۱۲/۱۵۱ چمن..... قفس.....	۳۰۸/۱۵۱
۱۱/۱۵۱ پلے اس نصیب کے..... اپنی بد نصیبی کے.....	۱۱/۱۵۱
۱۲/۱۵۱	اک روز اس... اٹھا میں گئے...	اک دن اب اس... اٹھا لیگئے...	۱۲/۱۵۱
۱۵/۱۵۱	لیکوں نے اس کی جان پھوڑی کسی طرح	لوٹے مزے اسی نے جہاں جس دیج کے	۲۷۶/۱۵۱
۱/۱۵۲ بدھ کو در..... بدھ کو تک.....	۲۷۷/۱۵۱
۲/۱۵۲	... مرین عشق ہوئے ہے یہ باغبان	... مرین ہے یہ نہ کچھ دیکھتا ہوں	۲/۱۵۲
۹/۱۵۲	عبث لوگ یہ افترا.....	مرے دل پر یہ افترا.....	۲۷۳/۱۵۲
۱۰/۱۵۲	دیا سردکب ان کی آنکھوں میں میں نے	میں کب سرد آنکھوں میں اس کی دیا ہے	۲۷۳/۱۵۲
۱۰/۱۵۲	غلط فحہ پر سب تو طیا باندھے...	یوں ہی یا راک تو تیا باندھے...	۲۷۳/۱۵۲
۱۱/۱۵۲ ان شاعروں کو..... ناشاعروں کو.....	۲۷۴/۱۵۲
۱۲/۱۵۲	کس دن سرشوریدہ نہیں چاک.....	ہے نت سرشوریدہ مرا چاک.....	۲۷۱/۱۵۲
۱۳/۱۵۲	رکھے وہ ایسے ہاتھ پہ یا کچھ قفس میں	خواہی ایسے ہاتھوں میں رکھے خواہ قفس میں	۲۷۲/۱۵۲
۱۴/۱۵۲	شیخ سحر ہی نہیں کچھ عمر کو وقفہ	جون شیخ سحر اتنا نہیں عمر کا وقفہ	۱۴/۱۵۲
۱۵/۱۵۲	اس طفل پر مرتے ہیں لوگ ہیں ہزاروں	کم عمری میں جو دیکھے ہیں اس کا کچھ ہے	۲۷۱/۱۵۲
۱۶/۱۵۲	کیا جانے کیا قبر جو دو چار....	یہ طفل غضب ہوئے گا دو چار....	۱۶/۱۵۲
۱/۱۵۳	کیا جانے اب ناقہ لیلیٰ کو ہوا کیا	کیا جانے کیدھر کرگیا محل لیلیٰ	۲۷۳/۱۵۳
۱۷/۱۵۳ فریاد جرس..... آواز جرس.....	۱۷/۱۵۳

صفحہ نمبر	دبیات مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۳/۱۵۳ کبھی اچھی کہیں اچھی	۲۰۳/۱
۱۰/۰ لاشیں جو اس کے کشتوں کی اپ تک کشتوں کی اس کے لاشیں جو اب تک ...	۲۲۶/۲
۲/۱۱ دفن بھی دفن انھیں	۲/۱۱
۱۱/۱۱ منہ کو پھر کے کہنا منہ پھر کے وہ کہنا	۲/۱۱
۱۲/۱۱ ہرگز یقین اب تک یقین	۲/۱۱
۱۴/۱۱ کوئی کسی جگہ ہے پڑا اور کوئی کوئی کہیں ہے پڑا	۲/۱۱
۲/۱۵۴ ہم کو اس کو ہم سایہ ہم کو اس کا ہم سایہ	۲۰۵/۱۱
۳/۱۱ وہ بچہ کو مے تم کو	۲/۱۱
۴/۱۱ نہیں کوچے میں رہنے ہے ہم کو اور کچھ حاصل ہمیں اس کو ہی رہنے کا نہیں کچھ اور تو حاصل	۲۰۶/۱۱
۵/۱۱ لئے کاش زمیں کی کہیں یا رب کر زمیں کی کہیں	۲۲۹/۱۱
۶/۱۱ کرتے ہیں ترے بالے کی نگاریں کا مدد سے قوت سے ترے ہائے نگاریں کی کریں ہیں	۲/۱۱
۷/۱۱ اتنا تو بتا کہ کو کہاں ذبح کیا ہے اس سختی سے کہ کسی کے تین ذبح کیا ہے	۲/۱۱
۷/۱۵۴ خون سے تر ہیں تری تلوار جو خون میں بھرے ہیں تری	۲۲۹/۲
۱۰/۰ اوراق جو ہیں پیش نظر ارض و سما کے افراد ہیں یہ جتنے کہ عرض و سما دی	۲۳۰/۱۱
۱۱/۱۱ ہیں یا رے کچھ پر لقا ہیں ہیں مہرہ بازی کی لقا ہیں	۲/۱۱
۱۱/۱۱ لئے مصحفی کیا خاک کوئی نہ کادھوئی لئے مصحفی اب کچھ موزہ نہ رکا تم نے	۲۳۱/۱۱
۱۳/۱۱ پلکیں مژگناں	۲۳۸/۱۱
۱۱/۱۱ علیاں تری کشتوں سے قاشا نہ ہوئیں آہوں کی مری جھنڈیاں برپا نہ ہوئی	۲/۱۱
۱۴/۱۱ نہ ہوئیں نہ ہوئی	۲/۱۱
۱۵/۱۱ ان کو بھی کیا محو بھی لہجہ یا	۲/۱۱
۱۶/۱۱ نہ ہوئیں نہ ہوئی	۲/۱۱

صفحہ نمبر	دو ابواب معصن	کلیات معصن	جلد / صفحہ
۱۶/۱۵۴	اب تو مجھے کچھ یاد نہیں ورنہ شب وصل	مجھ کو ہی نہ کچھ یاد رہیں ورنہ	۲۲۸/۴
" / " نہ ہوئیں نہ ہوئی	" / "
۱/۱۵۵	اب ہر کو بھی کرن ہی شرمندہ یہ بکلیں	ندیاں مری آنکھوں سے بڑی ہستی تھیں لیکن	۲۲۹/۵
" / " نہ ہوئیں نہ ہوئی	" / "
۲/ "	اے معصنِ وزیدہ نگہ کی تھی نہ جب تک	دیکھے تھامیں وزیدہ کی سہی طرف کو	" / "
" / " نہ ہوئیں نہ ہوئی	" / "
۲/ "	گالیاں اس بت بے ہمر کی	ایک دو گالیاں اس شوخ کی	۲۴۳/۱
" / " ہے وہ ہے سو	" / "
۵/ " کہاں اپنا گذارا ان تک کہاں بار ہیں اس کو میں	۲۴۴/۶
۷/ " کو بچے سے لے کو سے ہم لے	۲۴۴/۱۱
" / " جاہلین تو ہم صبح جاویں تو پھر صبح	" / "
۸/ "	جی سہے یا نہ سہے اس کی	جی رہو یا نہ رہو اس کی	۲۴۴/۱۱
۸/ ۱۵۵	ہم تو لے معصنِ مشتاق جفا رہتے ہیں	معصنِ ہم کوئی ان باتوں سے کیا رہتے ہیں	۲۴۴/۱۱
۱۰/ ۱۵۵	مجھ سے تو لطف ہی نہیں	مجھ پر لطف ہی نہیں	۹۶۷/ ب
۱۳/ " مجھ کو زمانے کے رنگ سے مجھ کو بھی کسی کسی کے رنگ سے	۹۶۷/ الف
۱۵/ "	جنسِ نفیس ہے دل صد پارہ معصن	جنسِ نفیس تھا دل صد پارہ معصن	" "
" / "	سبھیوں جو تاقی	کچھ ہے تاقی	" "
۱۶/ " لے ہم صغیر لے ہم صغیر	۱۰۴/۷ ب
" / " جہاں ہیں اور نفسِ میل میری قفسوں اور میں جو مل میری	" "
۵/ ۱۵۶	کے اپنے ہمد کے	کے اپنے وقت کے	۱۰۵/۷ الف
۱۱/ "	پائیں جو دل مرا بھی لے جائیں خور و	زن بازی خانہ میں لے گا عالم بیکہ لہا	۱۰۶/۷ ب

صفحہ/سطر	دلیوں معصی	کلیات معصی	جلد/صفحہ
۱۲/۵۸	ہم غمگین ہیں رہتے ہیں ملناک۔۔۔۔۔	رہتے ہیں غمگین ہے غمناک۔۔۔۔۔	۱۲/۵۸
۱۳/۵۸ ہم تو سفر..... ہم بھی سفر.....	۱۳/۵۸
۱۵/۵۸	جا کر ہر دھواؤں کو رز لینا شیخ و گل	لیجاؤں گوہر پر نہ زلفا کے شیخ و گل	۱۵/۵۸
۱۶/۵۸ نہ کھینچنا نہ کھینچو	۱۶/۵۸
۱۷/۵۸ تھے وہ ہرے کھنٹی تمام رہتے سو گئے رخصتی گذر	۱۷/۵۸
۱/۱۵۹	پیری میں کیونکر اپنی جوانی.....	پیری میں آہ کیوں کے جوانی.....	۱/۱۵۹
۲/۵۸	اکدم گلے سے مل لو بوس.....	اکدم گلے سے لگ کر بوس.....	۲/۵۸
۳/۵۸ یارو چلو بھر کر یارو بھر کے چلنا	۳/۵۸
۴/۵۸ ظالم نے اتنی نوابازت ظالم اتنی تو بے نصرت	۴/۵۸
۵/۵۸	شہباز سے نہیں کہہ ان بتوں کی آنکھیں	میں جیسے بازو بھرے ہندی بتوں کی آنکھیں	۵/۵۸
۶/۵۸ چاہیں دم میں..... چاہیں پل میں.....	۶/۵۸
۷/۵۸ ہے تکیوں کی ہم آغوشی میں ہے نالوں کی ہم آغوشی میں	۷/۵۸
۱۰/۵۸	دل سے خواہش ترسیدار کی جلنے کی نہیں	خواہش روئے نگو دل سے تو جانے کی نہیں	۱۰/۵۸
۱۲/۵۸	شبِ غمت میں اگر جہ سے بھی ہے نفرت	وعدہ وصل وہ محشر پہ کرے گا کہ کبھی	۱۲/۵۸
۱۳/۵۸	صبح محشر بھی اجلِ نکل دکھانے...	صبح محشر میں منہ اپنا وہ دکھانے...	۱۳/۵۸
۱۴/۵۸	لے خوشحال جو ہیں غرق تصور میں ترے	لے خوشحال انھوں کو جو تصور میں ہیں غرق	۱۴/۵۸
۱۵/۵۸	کنجِ عزالت میں خبر سائے زلٹنے کی نہیں	کچھ خبر ایسے ہی لوگوں کو زلٹنے کی نہیں	۱۵/۵۸
۱۶/۵۸ میں بھی باقی ہے میں اگر باقی ہے	۱۶/۵۸
۱/۱۵۹ ترسے غم میں کم مر جائیں کہیں ترسے غم میں گذر جائیں کہیں	۱/۱۵۹
۲/۵۸	کیوں ترپتے ہیں یہ بسمل کہو مر جائیں کہیں	کیوں ترپتے ہیں یہ بسمل کہیں مر جائیں کہیں	۲/۵۸
۵/۵۸ دکھائے جو ہر دہر کو تو دکھائے ہر دہر کو تو	۵/۵۸

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۱۵۸	سے اگر چائیں کہیں	سے یہ گر چائیں کہیں	۱۵۸/۵
۶/	نہیں مجھ کو نگہ	نہیں میرا نگہ	۱۵۸/۶
۷/	میں تو بھنبھلا کے کہا	میں تو بولے وہ لطیف	ب
۸/	انہیں دیکھو تو	انہیں دیکھ تو	ب
۱۰/	مصحف بھیج نہ قاصد کو یہ تعیل ہے کیا	مصحف بھیج قاصد کو شاہی کیا ہے	الف
۱۲/۱۵۸	باہر وہ رکھتا ہے قدم	باہر رکھے ہے وہ قدم	سوم/۲۰۷
۱۱/	دیکھتا ہے جب	دیکھ لے ہے جب	ب
۱۵/	شعر و سخن میں	شعر و سخن پر	۲۰۷/
۱/۱۵۹	تھا چونک بار وندے دل کے زخم	تھا فون تاروں نے مرے ہر زخم	۲۱۷/
۲/	سر پہنکتی جاتی ہے اپنی عاری	سر پہنکتی جاتے ہے اپنا عاری	ب
۳/	دلا تو مید کیوں ہے وصل سے	دلا تو مید مت ہو وصل سے	ب
۵/	گو میں نہ تو جھک جھک	ہر چند میں جھک	۲۳۹/
۱۰/۱۵۹	ماہ و خورشید جو اس	ماہ و خورشید گر اس	۹۱/الف
۱۱/	خوبرو گردل پیا رکھا چالا	خوبرو بیاں جو مرے درد کا چالا	۹۰/
۱۲/	مصلحت ہے کہ ترے در کی سنگھائی مٹی	مصلحت ہے یہ جھگو کرے سنگھائی مٹی	ب
۱۳/	ہیں لوگ پکارا نہ کریں	ہیں یاد پکارا نہ کریں	ب
۱۴/	چاہیں یہ بت	چاہیں خوبیاں	ب
۱۵/	سخن اس میں ہے ہیں	حرف چاس میں ہیں	ب
۱/۱۶۰	ہوں یہ کہدوان سے	ہوں میں کہدوان سے	۹۱/الف
۲/	فراد مرئی سمت گزرا نہ کریں	فراد مرئی سمت گزرا نہ کریں	ب
۳/	سے کبھی راہ کو طے کر نہ سکیں	سے نہ منزل کو کریں طے کریں	ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ/سطر
۳/۴۹۰ ہوتیوں کو ہرگز ہوتاں کو ہرگز	۹۰/الف
۴/۱ تادہ آئینے تاکہ آئینہ	۹۱/ب
۵/۱	لے جنوں قیس کا اس دشت میں ہمدوش ہوئیں	دست تجرد میں جنوں سے فرد کو ش ہوئیں	۹۲/ب
۶/۱	مشرقی کو یہ ہوس ہے کہ درگوش ہوں میں	مشرقی کو یہ تمناؤں درگوش ہوں میں	۹۳/ب
۷/۱ عشق کا دہوش ہوں میں عشق کا مے نوش ہوں میں	۹۴/ب
۸/۱۶۱	قیس کیا منتظر تاؤں لیلیٰ ہیں مدام	رہتے ہیں منتظر تاؤں لیلیٰ شب و روز	۱۰۰/الف
۹/۱	شامیانہ بھی نہیں قبر پران کی پس مرگ	سائباں ان کے مزاروں پہ نہ ہولنازم ہے	۱۰۱/ب
۱۰/۱	نغمہ سنجی میں کر لگا کوئی گیا مجھ سے بحث	نغمہ سنجی کا مرے شور بہا ہے جیسے	۱۰۲/ب
۱۱/۱ سنجی سخن جیتے ہیں سنجان پن جیتے ہیں	۱۰۳/ب
۱۲/۱	حلقہ در حلقہ جو وہ زلف مسلسل دیکھی	حلقہ در حلقہ تری زلف مسلسل سے صنم	۱۰۴/ب
۱۳/۱	وہ حسن ہے کہ کسی کو کوئی کلام نہیں	ہے برگ گل کا تو کیا منہ جو ہو دو چار پس سے	۱۰۵/ب
۱۴/۱	کردت دفن بھی یاروں کا ازہام نہیں	کرد دفن بھی یاروں کو اذن عام نہیں	۱۰۶/ب
۱۵/۱۴۲	لاکھوں گلوں پہ صورت مخمور.....	لاکھوں گلے پہ خوں دم مخمور.....	۱۰۷/ب
۱۶/۱	پہنچانہ میری آبلہ پانی کو کچھ ہزر	نشر رسیدہ ہیں مرے پاؤں کے آبلہ	۱۰۸/ب
۱۷/۱	صحرا میں فرش خاک پر اکثر.....	صحرا میں لوک خار پہ اکثر.....	۱۰۹/ب
۱۸/۱	باقی وہی ہے باد یہ گردی میں آبرو	گر مجھ کو بخت بد نے گرا اسے خاک پر	۱۱۰/ب
۱۹/۱ غلطان برگ دانہ غلطان ہر ایک دانہ	۱۱۱/ب
۲۰/۱	بد صبر مجھ سا بھی نہ کوئی ہوگا مصحفی	مجھ سا بھی بے شور کوئی ہوگا مصحفی	۱۱۲/الف
۲۱/۱	اس کا یہی سبب ہے جو گرم فغان نہیں	اس کا سبب یہ ہے جو میں گرم فغان نہیں	۱۱۳/ب
۲۲/۱	سرکشہ کیا کوئی عقبہ کاروں نہیں	و اما نہ کیا کوئی بے پس کاروں نہیں	۱۱۴/ب
۲۳/۱	حادثہ جو ہو تو بوجھ نہیں ہے جو غم	عاشق کو تیرہ بجی لازم ہے ہونہ رنج	۱۱۵/ب

صفحہ/سطر	دیباچہ مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ/سطر
۱۱/۱۶۲ سر پہ کسی کو گرلی نہیں سر پہ کسی کے گریو نہیں	۱۰۸/۷
۱۲/۱۱	ہے شکر کی جگہ کہ دم امتحان اُسے	ہے یہ بھی جائے شکر کہ اس سمت ناز کو	ب "
۱۳/۱۱	یہ ہم زار روح کو کیونکر وبال ہو	پہنچے گا مجھ سے ربخ نہ جمال مدح کو	۷ "
۱۴/۱۱	اب دل سے عشق زلف درخ یار مل گیا	کیا کام ہم کو روئے محفوظ کے عشق سے	" "
۱۵/۱۱	قرآن میں میرے سورہ	قرآن دل میں سورہ	" "
۱۶/۱۱ کہ میں تجھے نذر کیا کروں کہ میں تری نذر کیا کروں	۹۹/۷ ب
۱۷/۱۶۳	پیر مصحفی سا شاعر جادو بیباں نہیں	پیر مصحفی سا شاعری جادو بیباں نہیں	۱۰۸/۷
۱۸/۱۱ بنا کے بک کر فرو رواں کروں بنا کے اپنا ملک کو روں کروں	۱۱۱/۷
۱۹/۱۱	غمخوار ہو تو تم ہو اگر یار ہو تو تم	غمخوار ہے تو تو ہے دو گریا رہے تو تو	۱۱۲/۷ الف
۲۰/۱۱ جو تم سے غم مل جو تجھ سے غم مل	" "
۲۱/۱۱	سبب روشنی چشم بشر ہے	سبب روشنی نور نظر ہے	ب "
۲۲/۱۱	وہ چمک ہے کسی نے کبھی دیکھی نہ سنی	گل نزاکت میں نہیں چاندنی کی لگنی آئے	" "
۲۳/۱۶۱	مہر تاباں ہے الہی کہ قمر	ہے صباحت کا یہ پتلا کہ قمر	۱۱۲/۷ ب
۲۴/۱۱	وہ لطافت وہ صفائی ہے اللہ اللہ	عضو عضو اس کے سے ہوتی ہے صباحت پید	" "
۲۵/۱۱ ہیں جو دھنسنے جاتے ہیں ہیں کہ گھسے جاتے ہیں	۱۱۴/۷ الف
۲۶/۱۱	دیکھ تو عشرت	دیکھ تو عشرت	" "
۲۷/۱۵	دلے تقدیر کہ میں آج گرفتار نفس	اپنے پاؤں کو ہوا آہن زنجیر نصیب	" "
۲۸/۱۱	یاد وہ دن	یاد وہ دن	" "
۲۹/۱۶۴	جنس مقصود مقدر ہی سے ہاتھ آتی ہے	رتبہ و عشق کوئی پاؤں سے ہر اہل ہوس	" "
۳۰/۱۱	جو چین کے آتے ہیں فشاں ہر اہل حینوں میں	حینوں کے رہتے ہیں فشاں چہ حینوں میں	" "
۳۱/۱۱ جو بیٹے پہ دنگدنگی اُس کی جو بیٹے کی اربسی اس کی	ب "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۱۴۴	شفق نہیں ہے یہ افلاک	شفق نہیں ہے نہ افلاک	۱۱۳/۶ ب
۷/۱۴۴	وہ بگڑے دم میں جو	وہ بگڑنے پل میں جو	” ”
۸/۱۴۴	حضور آئینہ ہوتا ابھی	دو چار آئینہ ہوتا ابھی	” ”
۹/۱۴۴	جھکی ہوتی ہے نظر جس کی شرکینوں میں	جھکی ہوتی ہے نظر اس کی شرکینوں میں	” ”
۱۰/۱۴۴	باندھوں ایسے کا میں کس طرح خیال گردن	باندھوں ایسے کا میں پھر کوئے خیال گردن	” ۱۰۹/۶
۱۱/۱۴۴	جس کو ہو دست تصور	جس کے ہوں دست تصور	” ”
۱۲/۱۴۴	سنان بجز میں ہے ساقی	سنان سا ہے تجھ بن ساقی	” الف
۱۳/۱۴۴	غم خشک سب پڑے ہیں خلی ہیں جو سب میں	غم خشک ہو رہے ہیں خلی پڑے سب میں	” ”
۱۴/۱۴۴	غبت میں بھی تصور ملتا نہیں ہے اس کا	غائب میں بھی تصور ملتا نہیں ہے از بس	” ”
۱۵/۱۴۴	شب ہائے بجز میں بھی ہم اس کے	شب ہائے بجز گویا ہم اس کے	” ”
۱۶/۱۴۴	مدت سے گل چین میں مشتاق	مدت سے گل تہائے مشتاق	” ”
۱۷/۱۴۴	چرخ دستارہ دونوں سرگرم	چرخ دستارہ اب تک سرگرم	” ”
۱۸/۱۴۴	نہیں پہلو میں تو ہم فرقت میں	نہیں پیانے تو ترے بحر میں ہم	” ۱۱۵/۶ ب
۱۹/۱۴۴	کے نیا آیا ہے	کے عجب آیا ہے	” ”
۲۰/۱۴۴	تہائے کوچے میں اکثر دہائیاں ...	سدا گلی میں تہا رہی دہائیاں ...	” ۲۰۵/۴
۲۱/۱۴۴	ہار ہی ان کی کسی دن موافقت نہ ہوئی	ہوئی نہ ساز مری اس کی محبت تک شب ہائے	” ”
۲۲/۱۴۴ ہاتھ سے دامن ہاتھ میں دامن	” ۲۱۶/۴
۲۳/۱۴۴ نہ رکھنا نہ رکھو	” ۲۲۳/۴
۲۴/۱۴۴ محفل میں ملے ہیں یہ حالت ہوتی ہے اپنی مجلس میں ملے ہیں تو ہو جاتی ہے یہ حالت	” ”
۲۵/۱۴۴ بھی تجھے فکر بھی تمہیں فکر	” اولیٰ ۲۸۴/۴
۲۶/۱۴۴	کبھی یہ بات کبھی کہتے تو	جوں ہی یہ بات کبھی اس سے تو	” ”

صفحہ نمبر	دیوان معصی	کلیات معصی	جلد نمبر
۸/۱۶۶	تا بعد ورے ہم نے بہت	اپنا سا ہم نے تو اس دل کو بہت	۲۸۷/۱
۱۱/۱۶۶	ڈوبو جھلے کے اپنا کا غنہ	ڈوبو جھلے کر پنے کا غنہ	۲۸۷/۲
۱۲/۱۶۶	طوفان رونے کا	طوفان گریے کا	۲۸۷/۳
۱/۱۶۷	بھنورے گرد اپنے خط سا عکس مرنے کھینچا ہے	بھنورے عکس مرنے گرد اپنے خط سا کھینچا ہے	۲۸۷/۴
۳/۱۶۷	نئے ہم معصی لئے گنہ گار اس کے کیا کہئے	نئے ہم معصی لئے گنہ گار اس کا کیا کہئے	۲۸۷/۵
۴/۱۶۷	ڈوبو یا ہم کو	ڈوبو یا مجھ کو	۲۸۷/۶
۵/۱۶۷	تھا کسی کی میں بلائیں	تھا کسی کی	۲۸۷/۷
۶/۱۶۷	وہ اتنے ہیں اور مانگ رہا ہوں میں دعائیں	ان باتوں سے اب مانگوں ہوں دن رات دعائیں	۲۸۷/۸
۷/۱۶۷	کبھی یہ مزہ تر	کبھی اک مزہ تر	۲۸۷/۹
۹/۱۶۷	گر یہ عاشق	گر چہ عاشق	۲۸۷/۱۰
۱۰/۱۶۷	چشم ماہی کو	سچ ہے ماہی کو	۲۸۷/۱۱
۱۱/۱۶۷	دیکھ کر سر نہ کہیں مردم آبی پلکیں	ابھی سوہٹ چلے جاویں گے سب ہی گھر	۲۸۷/۱۲
۱۲/۱۶۷	کھل گیا ہم پہ پالے ہیں یہ گھر دیالوں کے	یہ وہ آنکھیں ہیں کہ گھر دیال کے پہلے کی طرح	۲۸۷/۱۳
۱۳/۱۶۷	ہیں دیدہ تر آٹھ	ہیں گریے سے اب آٹھ	۲۸۷/۱۴
۱۴/۱۶۷	جس طرح ہو کسی دریا میں چراغاں	کبھی دیکھی بھی ہے دریا پہ چراغاں	۲۸۷/۱۵
۱۵/۱۶۷	یوں جھلکے ہیں مرے دیدہ تر پانی میں	یوں جھلکے ہیں مرے نکت جگر پانی میں	۲۸۷/۱۶
۱۶/۱۶۷	جانشینم کا وہ پیٹے تو بدن یوں جھلکے	جھلکے ہے یوں وہ بدن جانشینم سے تمام	۲۸۷/۱۷
۱۷/۱۶۷	سیکڑوں لاکھوں پڑیں جاں اگر	سیکڑوں جاں بھی دل ڈالیں اگر	۲۸۷/۱۸
۱/۱۶۸	رنگ رونے کا ہم اس شوخ کو	رنگ گریے کا ہم ان آنکھوں کو	۲۸۷/۱۹
۲/۱۶۸	آکے چمکا جو	آن جھمکا جو	۲۸۷/۲۰
۳/۱۶۸	ایک دم بھی نہ گیا دل سے خیال	اک گھڑی یاد سے بھولا نہ خیال ..	۲۸۷/۲۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۱۶۸	نہ بخشایہ ترے چہرہ نورانی نے	میں نظر بھی نہ کروں ان پہ کیسی گزردہ سال	اول/۲۹۶
۴/۵ ہے مرا نقش..... ہے ترا نقش.....	دوم/۲۱۸
۴/۱۶۸	گل کھلائے نہ کوئی اس کی بہار.....	کہیں کچھ گل نہ کھلائے یہ بہار.....	دوم/۲۱۸
۵/۵ اس کا بھی..... اس کی بھی.....	۲۱۴/۵
۶/۵ کسی کا یہ..... کسی کی یہ.....	"/۵
۷/۵ نہ ضائع ہو کہیں رنگینی..... نہ بے صرف بہار رنگینی.....	"/۵
۸/۵ تو اس کی کہ بہت گام..... تو تو اس کی کہ بہت گام.....	۲۱۹/۵
۹/۵ چمن مجھ کو..... چمن تجھ کو.....	۲۱۴/۵
۱۰/۵	اور ہی کچھ ہوئی چنت سے بہار..	دیکھوں چوٹی کی چنت یا کہ بہار..	"/۵
۱۱/۵	... جامہ پوشتم کا اگر زیب بدن	... جامہ شبنم ہو گرا اس کے بریں	۲۱۸/۵
۱۲/۵ مہر گئی گریہ خونیں سے ادھر..... بہہ گئی گریہ خونیں کی ادھر.....	"/۵
۱۳/۵ مہر گئی گریہ خونیں سے ادھر..... مہر گئی گریہ خونیں کی ادھر.....	۲۱۹/۵
۱۴/۵ گوہر بن گیا ہے..... گوہر ہو گیا ہے.....	اول/۲۱۴
۱۵/۵ ہیں وہ سب غمناک..... ہیں سبھی غمناک.....	۲۸۰/۵
۱۶/۱۶۹ رونا آئے..... رونا آئے.....	۲۹۹/۵
۱۷/۵ اور پچھلے..... اور جو پچھلے.....	"/۵
۱۸/۵ قسمت ہے کہ..... قسمت تھی کہ.....	"/۵
۱۹/۵ تلمیخیز و ترش دعویٰ درباں دیکھوں تلمیخیز و ترش دعویٰ.....	"/۵
۲۰/۵ وصل کا روز ہے کہتے ہیں سیال بہاں کہتے ہیں جسکین وصل کا دن دنیا میں	۳۰۰/۵
۲۱/۵ دیکھا پورے روز وصل دیکھا اپوں میں رستے شب وصل	"/۵
۲۲/۵ پورا نہیں آنکھوں..... کیوں کہ ان آنکھوں.....	"/۵
۲۳/۱۶۹ داغ سینے پر کروں نقش ترے چھلوں کی ہوں تو پرے داغ تھا دل میں اس کے	"/۵

صفحہ/صفحہ	دیوان معصنی	کلیات معصنی	جلد/صفحہ
۱۶۹/	جی میں آئے تماشائے.....	نہ آیا کہ تماشائے.....	اول/۳۰
۱۰/۱۶۹	قصد ہوتا ہے کہ اب چل کے....	جی میں آتا ہے کہ تک جا کے....	اول/۳۰
۱۴/۱۶۹	ہستی فانی نہیں.....	ہستی فانی نہ تھی.....	۱۰۶/۱۶
۱۶/	چھوڑ کر مجھ کو گئی یہ ہستی.....	پھینک تو مجھ کو گئی لے ہستی.....	" "
۲/۱۷۰	دیکھئے تلو اب کس کی گردن پر چلے	تیغ برکھ جس نے دیکھا اس کو جی میں یہ کہا	" "
۳/	عرش کیا کیا آدم خاکی نے لالہاں	لالہاں سیری کا دعوا آدم خاکی کو ہے	" "
۴/	نہ یہ طاقت کے اس کی بزم سے ٹھکریں گھر جاؤں	نہ یہ طاقت کہ بزم اس کی سے اٹھ کر اپنے گھر جاؤں	۱۰۶/۱۷
۱۶/	مجھ کو کہ قرباں ہو کے مر جاؤں	بھٹک کر ہو قربان مر جاؤں	" "
۵/	شمشیرِ بدم میں گذر جاؤں	شمشیرِ کد گذر جاؤں	" "
۶/	نہ ہو میں یار کے دل سے اتر جاؤں	نہ ہو میں ترے جی سے اتر جاؤں	" ب
۷/	کارواں میرا.....	کارواں اپنا.....	" "
۱۱/	غفلت سے اس کے آگے روپوش....	غفلت سے عشق کے میں روپوش....	۱۱۷/۱۷
۱۲/	جاؤں میں بات کیا بناؤں	جاؤں تو بات کیا بناؤں	" "
۱۲/	قدرت نہ اس قدر بھی مجھ کو سپرندی	اتنی بھی دست قدرت مجھ کو نہی ٹھکت	" "
۱۳/	جو شہر کے کتلے اک جھوٹے پڑبٹاؤں	دیر یا ہی کے کنارے اک جھوٹے پڑبٹاؤں	" "
۱۳/	لے معصیٰ جو آؤں.....	لے معصیٰ گراؤں.....	" "
۱۴/۱۷۰	کاہے لے میرے انسان....	کاہو دے سو کوئی انسان....	۲۵۳/
۱۵/	گردش کہاں یہ.....	گردش کدھر یہ.....	" "
۱۶/	دیکھا جو اس کو قفس کیا اب کیسے دل کو خیر	دیکھ اس کو جوں ہی قفس کیا یہ بھی نہ جانا ہم نے پھر	۱۶/
۱۷/	ہلے دے بھی کوئی.....	ہلے دے تو کوئی.....	۲۵۳/
۱۸/	لے جائے ہمیں.....	لے جا دے مجھ.....	" "

صفحہ نمبر	دیوان مصنف	کلیات مصنف	جلد/صفحہ
۲/۱۵۱	گلیوں میں بکسر دھوم	گلیوں کے اندر دھوم	جلد ۱/۲۷۳
۵/۱۱ اب جا کر دیا اب جا کے دیا	جلد ۱/۱۱
۶/۱۱	اب تو اس کوچ میں سب چھوڑ کے جا بیٹھا ..	جی تک دام محبت میں لگا بیٹھا	جلد ۱/۲۳۱
۷/۱۱	ڈھونڈتا پھرتا ہے وہ تیغ بکف اور	ڈھونڈتا ہے وہ مجھے تیغ لے اور	جلد ۱/۱۱
۸/۱۱	قسم لے گل تری زلفوں	قسم اس شوخ کی زلفوں	جلد ۱/۱۱
۹/۱۱	پیشتر گنج شہیدان میں میں جا ...	سب سے پہلے میں ہی میدان میں جا ...	جلد ۱/۲۳۲
۱۰/۱۱	... ہے شب وصل کہ قصور کی طرح	... ہے کہ خلوت میں شب وصل کے بچے ..	جلد ۱/۱۱
۱۱/۱۱ کہ جا بھی تجھے کیا کہ چل بے تجھے کیا	جلد ۱/۱۱
۱۲/۱۱ زلفے شعر نہ کہ شعر	جلد ۱/۱۱
۱۱/۱۱ سے میں اپنی خفا سے اپنی میں خفا	جلد ۱/۱۱
۱۵/۱۵۱ چوکتے ہیں شب بھر جوکتے ہیں، ہم نے	جلد ۱/۹۶/۵
۱۶/۱۱ سینے پر تو نانا اک موتیوں کا مالا سینے پر تو نانا اک موتی کا مالا	جلد ۱/۹۸/۵
۲/۱۵۲ تھوڑی باتیں تھیں درمیاں تھوڑی چاہت تھی درمیاں ...	جلد ۱/۲۳۱
۱۱/۱۱ چھایا یہ رعب لگنت پھر بات کہتے لگنت	جلد ۱/۱۱
۵/۱۱	تیرا اس تک ہے تیری سو نازک ہیں	صورت پر اس کی یاد جاتی ہے جان اپنی	جلد ۱/۲۳۲
۴/۱۵۲	بھولے ہیں اس کو جس سے ہے سچائی کی رونق	مبداع کوئی اب تک آف نہیں ہے ہے	جلد ۱/۲۴۲
۹/۱۵۲	اب تک ہے روح میری سما	اب تک ہے روح اپنی مسمی	جلد ۱/۱۱/۵
۱۱/۱۱	معلوم کیا میں کس کے آنے کا منتظر تھا	کیا جانے منتظر تھا آنے کا کس کے میں جو	جلد ۱/۱۱
۱۱/۱۱	تھیں بد مرگ بھی جو آنکھیں کھلی کھن میں	تھیں بد مرگ میری آنکھیں کھلی کھن میں	جلد ۱/۱۱
۳/۱۵۲	دنبار دار سرمد سولی ہوا بلا کو	دنبار دار سرمد سولی دہیں لے آیا	جلد ۱/۱۱/۵
۷/۱۱ فتنے کے ہاتھ بانٹھے اس زلف نے فتنے کے ہاتھ بانٹھے جب زلف نے	جلد ۱/۱۱

صفحہ/سطر	دلیان معصی	کلیات معصی	صفحہ/سطر
۱۲/۱۲	ہم یاد کیا کریں ہم جا کر کسی چمن میں	ہم جا کے کیا کریں گے باد صبا چمن میں	۱۱۰/۵
۱/۱۵۳	کوئی کہہ نہ وہ دیکھنے کو لے	کوئی کہہ نہ دیکھنے کو لے	۱۱۱/۱۵
۲/۱۵	سدر منق ہے باقی اب تک بھوکہ کن میں	سدر منق سی باقی اب تک ہے کون کن میں	۱۱۲/۱۵
۳/۱۵	مانگیں ضرور صدقہ چاند گیا گمن میں	مانگیں ہیں بھیک سایل چاند آدھے جبین میں	۱۱۳/۱۵
۶/۱۵	کیا دانتوں کی چمک سے بھلی گری	چمکی جو دانت گویا بھلی گری	۱۱۴/۱۵
۷/۱۵	روئے سیر سے بھاگے اے معصی فرشتے	بادل کو رفت لے برق چہندہ تر بھی	۱۱۵/۱۵
۹/۱۵	میں ہی واقف ہوں جو کچھ مجھ چٹائیں کہیں ہیں	میں ہیں جانوں ہوں جو کچھ مجھ سے ادائیں کی ہیں	۱۱۶/۱۵
۱۰/۱۵	غیر پروئے نے ادائیں سے ادائیں کہیں ہیں	تیری آنکھوں نے حیا میں سے حیا میں کی ہیں	۱۱۷/۱۵
۱۱/۱۵	کرتبہ واسطے راتوں کو دعائیں کہیں ہیں	میں ترسہ واسطے راتوں کو دعائیں کی ہیں	۱۱۸/۱۵
۱۲/۱۵	زلف شب نگ کا بال ایک سے ہے ایک بلا	جعد کا بال ترے ایک سے ہے ایک بلا	۱۱۹/۱۵
۱۳/۱۵	جمع کس کے لئے تم نے یہ بلائیں کہیں ہیں	جمع کس کے لیے اس نے یہ بلائیں کہیں ہیں	۱۲۰/۱۵
۱۴/۱۵ نظر سے بھی ادائیں کہیں ہیں نظر میں بھی ادائیں کہیں ہیں	۱۲۱/۱۵
۱۵/۱۵	معصی پھر تری تفسیر کو کس طرح صاف	معصی پھر تری تفسیر بھلا کیوں کے صاف	۱۲۲/۱۵
۱۶/۱۵ خطائیں کہیں ہیں خطائیں کی ہیں	۱۲۳/۱۵
۱۷/۱۵	منہ پھر کر چلے ہوا جی	ہے ہر ملک اس طرف کو جی	۱۲۴/۱۵
۱۸/۱۵ کا جاتا ہے کا جاتے ہیں	۱۲۵/۱۵
۱۹/۱۵	منہ پھر کر چلے تھے جہن سے کہ	وہ منہ پھر اچن سے چلے تھے کہ	۱۲۶/۱۵
۲۰/۱۵	پاس سے دیکھ	پیار سے دیکھ	۱۲۷/۱۵
۲۱/۱۵	آبد تو پاؤں میں لائے	آبد پاؤں میں تو لائے	۱۲۸/۱۵
۲۲/۱۵	صاف طے کر گئے	بھول گئے طے کر گئے	۱۲۹/۱۵
۲۳/۱۵ کھینچ نہ بڑھ کر چلو کھینچ میں تم اتنا نہ چلو	۱۳۰/۱۵

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۵۱/۱۷۴	دین زخم بھی دیتے	استخوان بھی مرے دیتے	الف ۱۱۲/۷
۱۳۱/۱۷۴	آتا ہے آج	آیا ہے آج	ب ۱۱۲/۷
۵/۱۷۵	ہے تم کو جو میری	ہے کر تم کو میری	صوم ۲۷۰/۷
۷/۷	بھی دور و ز عشق	بھی چاہو تو عشق	" / "
۶/۷	ہو نڈر ادھر دیکھو	ہو بہت نڈر دیکھو	۲۷۱/۷
۷/۷	لاکھ راہیں بتائیے دل کو	آگ میں گلو بجائیے دل کو	" / "
۸/۷	جور اٹھانا	ہاتھ اٹھانا	۲۷۲/۷
۹/۷	کو ایک نظر	کوئی پھر کے نظر	۲۷۳/۷
۷/۷	جاتے ہو کہ میرے ادھر	جاتے تو ہو گھر	" / "
۱۰/۷	ہے بندے کا بھی گھر	ہے عامی کا جو گھر	۲۷۵/۷
۱۱/۷	میرا بھی ذرا داغ	میرا بھی تو دک داغ	" / "
۱۲/۷	لے ہم نضو بیٹھو شب بھر مرے پاس	لے ہم نفسان بیٹھو شب بھر میں مجھ پر	" / "
۱۳/۷	تم ادھر جا کر گریاں	تم ادھر میرے گریاں	۲۷۷/۷
۱۵/۷	کہ چکے سیرگستاں تو مبارک ...	گر چلے سیرگستاں کو مبارک ...	" / "
۲/۱۷۶	ایسی طہی ہے جگہ اور	جاگہ تجویز کریں اور	۲۷۸/۷
۲/۷	منہ لگاتا ہے سہلاک صفت آئینہ	کیونکہ حیراں نہ رہیں، ہم کہنے ہم کو	" / "
" / "	دی ہیں آنکھیں مجھ اس نے نگراں ...	دی ہیں جوں آئینہ آنکھیں نگراں	" / "
۱۳/۱۷۶ میں کیا ہے تو میں کیا ہے تو	۲۷۸/۷
۱۴/۷	پر چھا اس نے کیوں	پر چھا مجھ سے کیوں	" / "
۱/۱۷۷	رات دن میری ہی آغوش میں	رات دن تو ہے مری آغوش میں	" / "
۳/۷ مرے نالے میں اثر مرے نالے کا اثر	۲۷۸/۷

صفحہ نمبر	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	صفحہ نمبر
۲۵۱/۴۵ مرنے کا خطر..... مرنے سے خطر.....	۴/۱۷۷
" / " میں تو لوں مول اے موت.... میں سمجھاؤں مول کہیں موت....	" / "
۲۵۰/۸ ہم سے پائی نہیں جاتی کمر اس کا... نظر آتی نہیں ہم کو کمر اس.....	۵/۸
۲۵۱/۸ ہوں میں عجب کیا اس کا ہوں عجب ہی کا کیا ہے	۶/۸
" / " گرمی..... گرمی.....	" / "
۲۵۲/۸ نخل ماتم ہے مری آہ شمر اس کا دل بے آتش آہ مری ہے تو عجب کیا ہے	۷/۸
" / " فحجہ کو پھر فکر دہن اس کی کر سہ ہے حیراں گم کرے پھر مجھے اس کی ذہن تنگ کی فکر	۸/۸
" / " لائیں اک سر کو تو پھر دوسرا.... ایک سر جو قلم دوسرا.....	۹/۸
" / " سلسلہ رونے کا میرے نہیں ہوتا بریم لطف رونے کا تو یہ ہے کہ سو صد چاک جگر	۱۰/۸
" / " اشک رہ جائے تو پیر رفت.... ساتھ ہر اشک کے اک لغت....	" / "
" / " قسمت تھی کر لے جاویں... قسمت ہے کر لے جائیں....	" / "
" / " کو چہ بھی عجب بھول بھلیاں ہے جہاں کو چہ عجب بھول بھلیاں کہ جہاں	۱۱/۸
" / " گاڑ دیوں مجھے جس خاک میں با چرو زرد زردی چہرہ پس مرگ بھی دکھ لے اثر	۱۲/۸
" / " پھر عجب کیا ہے گر اس خاک.... کیا عجب ہے کہ مری خاک....	" / "
" / " درگزر قتل سے میرے کہ پشیمان ہو گا مصحفی قتل وہ کرتا ہے تو بھٹکتے گا	۱۳/۸
" / " سخت مشکل ہے..... غیر ممکن ہے.....	۱۵/۸
۲۵۳/۸ اس نے یہ چھیڑ..... واہ کیا چھیڑ.....	۱۶/۸
۲۵۴/۴۵ کیا بٹے..... پھر بٹے.....	۱/۱۷۸
" / " اب دل نہیں..... اب جی نہیں.....	۲/۸
" / " اٹھ جاویں گے..... اٹھ جائیں گے.....	۴/۸
۲۵۹/۸ مرے یار کا..... مرے تیر کا.....	۵/۸

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۱۷۸	بہ جان نہ کرو جان مری.....	میں جان بلب آپسی ہوں مری...	۲۰۹/۴۵۵
۶/۱۷۸	دی جان تلک تم کو غضب ہے اگر اب بھی	سج روز نکالوئی تم اپنی صفوں سے	"/۱۷۸
۱۱/۱۷۸	تم دل.....	اور دل.....	"/۱۷۸
۷/۱۷۸	غدہ بچہ چہر عشق میں طمد نہیں کوئی	طمد ہوں اگر میں تو بھلا اس سے نہیں کیا	۲۶۰/۱۷۸
۸/۱۷۸	ہی کچھ مصحفی.....	ہی ہے مصحفی.....	"/۱۷۸
۱۰/۱۷۸	تم چلے گئے.....	تم بچلے گئے.....	۲۶۵/۱۷۸
۱۱/۱۷۸	تمہیں سمجھاؤ.....	لک تو سمجھاؤ.....	"/۱۷۸
۱۲/۱۷۸	کاٹ کر سر.....	کاٹ کے سر.....	"/۱۷۸
۱۳/۱۷۸	جب کیا ترک مال و کشور سب	جب کہ سب ملک و مال چھوڑ گیا	"/۱۷۸
۱۴/۱۷۸	کس نے یہ حال جسم زار لکھا	سو کہ کر رہ گیا ہے کاغذ وار	"/۱۷۸
۱۵/۱۷۸	فروغ گل نے پھوڑا مکان...	نہ برق گل نے جلایا مکان...	۱۲۱/الف
۱/۱۷۹	سے کہ کم نہیں ہے آتش گل	سے کہ بھی نہیں یہ آتش عشق	"
۲/۱۷۹	فوزی نے کیا کیا گل نے	فوزی نے کیا کیا گل کے	"
۳/۱۷۹	ہر اک طرح سے مصیبت....	ہر اک طرح کی مصیبت....	"
۶/۱۷۹	اتنا بھی ستا تارا بھاتا نہیں مجھ کو	اتنا تو صنم کوئی ستا نہیں مجھ کو	۱۱۹/ب
۷/۱۷۹	ہر دم کا ترنا ناز.....	ہر دم کا ترے ناز.....	"
۸/۱۷۹	کس کو یہادی تھا لذت	کس کو میں یہادی تھا لذت	الف
۱۰/۱۷۹	فردس کا بولے سے.....	جنت کا میں بھولے سے.....	ب
۱۳/۱۷۹	اس ترک کی محفل میں ہے کیوں جسم میں ریشہ	کیوں بنم میں اس شمع کے جانے سے ڈرتے ہیں	"
۱۵/۱۷۹	پر دانے کو.....	پر دانے کو.....	"
۱۶/۱۷۹	کب شمع پر گر کر رہ.....	کب شمع پر جل کر رہ.....	"

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۱۸۱	پس مرگ کفن	پس از مرگ کفن	۱۸۱/الف
۱۶/	نہیں نکلاں میں اب کوئی شہنا میرا	رفت و آمد سے جو اس کو چپ کے ہیکم مجھے	" "
۱۱/	تو ہے وحشت دل سے یہ خیال	تو پھر درشت دل کہتی ہے	" "
۳۰/	روک رکھیں کہیں کانے نہ جن میں تجھ کو	باغیاں جلنے نہ دیوے گا چمن میں تجھ کو	" "
۱۲/	رہنے کی کوئی راہ نکالو	رہنے ہی کی کچھ راہ نکالو	۱۲۲/ب
۱۳/	لو بادلو پرشش	ہو بادلو پرشش	" "
۳/۱۸۲	ہم بھی آمادہ ہیں دنیا	آئے ہیں ہم بھی تو دنیا	۳۵۳/اولیٰ
۵/	چاہئے کچھ اس پر	چاہئے ہے اس پر	۳۶۱/
۶/	ایب اک ترسے	ایب جو ترسے	۳۶۲/
۸/	نہ کہے کوئی	نہ کہو کوئی	۶/
۱۱/	خیمے گھڑی لے بیٹھے	خیمے گھڑی ہوئے بیٹھے	۳۶۳/
۲/۱۸۳	ہے اگر سر	ہے کو گر سر	۳۵۲/
" "	بنائے ابھی جبریل	بنادے پر جبریل	"/
۴/	ہم کو بھی کرنا	ہم کو بھی کیجیو	"/
۵/	آہ سے	آہ کا	۳۵۴/
۶/	لائے	لاوے	"/
۶/	کچھ شرم بھی ہر ایک کیوں رو برو	ہر اک کے اس طرح سے میں رو برو	۳۶۲/دوم
۹/	طرح جو رہتا ہے	طرح سے پھرتا ہے	۳۶۳/
۱۰/	ڈر ہے مجھے اس سے	ڈرتا ہوں میں اُسے بھی	"/
۹/	اس ناتواں خوف پہ تلوار کھینچنا	اس ناتواں پہ حیف ہے تلوار کھینچنے	"/
۱۱/	ہستی کہاں ہماری اگر ہم	ہم ہو یں پھر کہاں کے اگر ہم	"/

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۱۸۳	مارے حیا	مارے عتا	۲۶۳/۲۵۵
۱۴/۵	غالب کے بعد مرگ	اغلب کے بعد	۲۵۸/۵
۱۶/۵	لے دل کہاں ملک یہ گراں جانیاں تری	لے دل بھلا روا ہے گراں جانی اس قدر	۵/۵
۱۷/۵	وہ ترے	یہ تری	۲۵۹/۵
۱/۱۸۴	مرد کی	تربت کی	۵/۵
۲/۵	تو جانیاں اسی کا یہ ہے صید مصحفی	تو جانیاں یہ اس کا ہی زخمی ہے مصحفی	۵/۵
۱۲/۱۸۴	نکلتا	اچھلتا	۲۶۸/۲۵۵
۹/۱۸۴	دل کو اک رنج	دل پر اک رنج	۱۲۱/۷
۱۰/۵	قیس کو ناقہ ریلی کا بتا تلا ہے	دیوے مجنوں کو کبھی ناقہ ریلی کا پتا	۵/۵
۵/۱۸۵	بزم کی زینت تو رہی	بزم کی منت نہ رہی	۲۶۳/۲۵۵
۶/۵	اس گلی میں میں جہیں چھوڑ گیا تھا شب کو	میں یہ جانا تھا کہیں بگھر سرد حاسے ہو گئے	۵/۵
۵/۵	تب سے ہیں	تب کے ہیں	۵/۵
۱۰/۵	چاک جگر کی	چاک جگر کا	۲۶۴/۵
۳/۱۸۶	چلے ہیں یار کے کوچے میں پر یہ کھٹک ہے	لے تو ہیں یہ ہی دل میں سوچ رہتا ہے	۲۶۷/۵
۴/۵	شب وصال تو سب ان سے جنگ میں گذری	شب فراق میں دیکھا جو کچھ کہ میں دیکھا	۲۶۸/۵
۵/۵	سحر ہوئی ہے	سحر ہوئی یہ	۵/۵
۶/۵	عجیب حال ہے کچھ مصحفی کا الفت میں	ہاں ہے ساتھ مری جان و کوستی میں تری	۵/۵
۸/۵	کوچہ ہو تریا کسی فضل کی زمین ہو	کوچے میں ترے گو کے نہ چالنے تئیں ہو	۲۶۶/۵
۵/۵	مرتا ہی نہیں قد نظر ہے تو کہیں ہو	مرتا ہی جب آیا تو مری جان کہیں ہو	۵/۵
۱۱/۵	گہہ دیر میں	گہہ دیر میں	۲۶۷/۵
۵/۵	پر دل کی تسلی نہ ہیں	تسکین دل اپنی نہ ہیں	۵/۵

صفحہ/سر	دلیات مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۱۸۹	رکھ دیکھئے اس کو بھی ذرا.....	رکھ دیکھ تو اس کو ذرا.....	۳۶۶/۱۸۹
۱۳/۱۸۸	مجھ کو نامحو.....	مجھ کو ہر گھڑی.....	۳۶۴/۱۸۸
۱/۱۸۷	اب کبھی میری تمہاری نہ صفائی ہوگی	آپ کی میری کسی طرح نہ ہونے کی صلح	۲۵۸/۱۸۷
۲/۱۸۶	وہ ناز تو دیکھو.....	ٹلک ناز.....	۳۲۹/۱۸۶
۳/۱۸۵	ہر گلا آپ پامال ہی ہو لیکر کھلاؤں	ٹھاؤں پری جلوئے کو ٹھکرانے چلے ہے	۱۸۵/۳
۵/۱۸۴	گر حال اپنا تم سے بہت تنگ ہے.....	گر اپنا حال تم سے ترے تنگ.....	۳۴۱/۱۸۴
۶/۱۸۳	دل تو بہت قریب ہے کہ لیں گے سجدہ ہم	کیے کا جانا فرض نہیں ہم کو مصحفی	۱۸۳/۶
۸/۱۸۲	کبھی جو.....	کبھی وہ.....	۳۴۲/۱۸۲
۹/۱۸۱	غیر سے الفت.....	غیر سے.....	۳۴۳/۱۸۱
۱۰/۱۸۰	جہاں ہو بند دم بیت خوف قاتل سے	جہاں کے ہو دم شمشیر تنگیز ملت	۱۸۰/۱۰
۱۱/۱۷۹	غیر ممکن ہے فقیر.....	یہ نہیں ممکن فقیر.....	۱۷۹/۱۱
۱۲/۱۷۸	مانگی میں کیا ہو منزل پر پہنچنے کی امید	گو کہ دن ہر دھ بڑا پر ایسی منزل کے تئیں	۳۴۴/۱۷۸
۱/۱۷۷	پردہ لٹھے پانڈاٹھے اس کے چہرے سے نگر	گو نہ اٹھے تو نہ اٹھے اس کے چہرے سے نقاب	۱۷۷/۱
۲/۱۷۶	یار جب پہنچے خبر کو بھی نہ کوئی آدمی	نہ وہ آپ آئے نہ قاصد دریاں سے دور ہو	۳۴۵/۱۷۶
۳/۱۷۵	کیا غضب ہے کہ ایسی فعل میں لے باغیاں	کیا روا ہے یہ کہ ایسی فعل لگیں باغیاں	۱۷۵/۳
۴/۱۷۴ صحن بوستان سے..... لپٹے آشیان سے.....	۱۷۴/۴
۵/۱۷۳	بخت پہچانے تو مجھ کو باز تک اے مصحفی	اب کے گر آیا تو میں بھی منہ سے اس کے منہ لگا	۱۷۳/۵
۶/۱۷۲	ہم ادھر پار کے خواہاں ہیں ادھر تو لے دل	میں ادھر پار کا خواہاں ہوں ادھر.....	۳۵۲/۱۷۲
۷/۱۷۱	یاد آئی جو تری زلف پریشان مجھ کو	یاد آئے جو ترے مونے پریشان مجھ کو	۳۶۶/۱۷۱
۱/۱۷۰	پر بڑا عیب یہ ہے تم میں کہ...	پر بھی عیب ہے اک تم میں کہ...	۳۶۱/۱۷۰

صفحہ/سر	دو این معنی	کلمات معنی	جلد/صفحہ
۳/۱۸۹	دلوں سے	بیستوں سے	۲۹۱/۲۵
۶/۵	تو ہم بھی بیٹھے ہیں یہاں دل ..	تو ہم بھی رکھتے ہیں اک دل ..	۲۶۴/۵
۷/۵	دفاشار جو پودہ دفاشار نہو	دفاشار جو پوسو دفاشار نہو	۲۴۷/۵
۸/۵	ذرا تھر دل کی مبر کیا ہے بے مبری	ذرا تو رہ دل بے مبر کیا ہے ..	۵/۵
۱۰/۵	ہوائے لار و گل جس کو ساز دار نہو	ہوائے خندہ گل جس کو ساز دار نہو	۵/۵
۱۱/۵ ہیں لالہ خوں ہیں لار خوں	۲۴۹/۵
۵/۵	کسی شہید کا تازہ یہاں مزار نہو	کسو شہید کی یان تازہ کو ڈھ مزار نہو	۵/۵
۱۲/۵	بچھلے ہیں ترے کوچے میں نے خار مزہ	کے ہیں فرش میں اس کی گلی میں خار مزہ	۵/۵
۱۴/۱۸۸	... شباب مرے مرغ دل کی لے صیاد	.. شباب لے اس مرغ دل کی لے صیاد	۲۴۸/۲۵
۵/۵ ہاتھوں سے ہاتھوں میں	۵/۵
۱۵/۵ قدم گھر سے یار باہر قدم شب کو گھر سے باہر	۵/۵
۱/۸۹ زمیں کا سدا رہ زمیں کا ہر گز	۵/۵
۲/۵	بلا مزہ ہوا اگر در پہ پردہ ..	مزہ تو ہے جو کبھی در پر ..	۵/۵
۵/۵	لاکھ زنجیروں میں جکڑ دیں روک ..	گھر کے زنجیروں میں ..	۲۵۹/۵
۶/۵ گل پھولوں کے گل پھل کے	۵/۵
۵/۵	یک قلم ساعد مشابہ	جو مرا ساعد مشابہ	۵/۵
۷/۵ ملتا ہے میں کو دور رہنے ہی ملتا ہوں کو دور گردی میں ..	۵/۵
۵/۵	اس کو کیا پروا جو باہر	چاہیے وہ شخص باہر	۵/۵
۸/۵	دیکھتا ہوں جب پریشان حال پاتا ہوں تیرے	میں بظاہر مد پریشان	۵/۵
۵/۵ کچھ اٹھنے کچھ میاں معنی	۵/۵
۱۰/۵	کیا خبر دیا ہے قسمت نے ہمارے کچھ کو	از بس بھلا لگے ہے تو میرے یار ..	۲۶۵/۵

صفحہ نمبر	حدیث اور معنی	کلیات معنی	جلد / صفحہ
۱۰/۱۸۹ اس پر تجھ پر	دوم / ۳۷۵
۱۱/۱۸۹ قفاظوں سے قفاظوں نے	۱۱/۱۸۹
۱۲/۱۸۹ قفس میں گزری ساری بہار قفس میں رکھا فصل بہار	۱۲/۱۸۹
۱۳/۱۸۹ آنکھوں نے یہ کیا ہے کس سے دوچار آنکھوں سے یہ کیا ہے کس کی دوچار	۱۳/۱۸۹
۱۴/۱۸۹ تقدیر گونسی ہو جو تدبیر کا لگو تقدیر گھونٹنے ڈالے ہے تدبیر کا لگو	۱۴/۱۸۹
۱۵/۱۸۹ ایسا بھی کوئی دشمن اہل سخن نہ ہو بس اس قدر بھی دشمن شعر و سخن نہ ہو	۱۵/۱۸۹
۱۶/۱۸۹ بے خود ہے کیسے موج ہوا بونے خوش سے کج بے خود ہے آج موج بونے خوش سے ہائے	۱۶/۱۸۹
۱۷/۱۸۹ ہو کر سفید پوش ہو کر سفید پوش	۱۷/۱۸۹
۱۸/۱۸۹ شادی کی کوئی زیر زمین انجن نہ ہو کچھ عیش کی زمین تلے انجن نہ ہو	۱۸/۱۸۹
۱۹/۱۸۹ لے آؤ لے نالہ	سوم / ۳۸۲
۲۰/۱۸۹ فرصت نہ جس کو اپنی گزریاں دریا سے ہو فرصت نہ ہو جس کو گزریاں سے ایک دم	۲۰/۱۸۹
۲۱/۱۸۹ پھر ہاتھ وہ ہاتھ	۲۱/۱۸۹
۲۲/۱۸۹ سخی کیا سخی کا	سوم / ۳۸۵
۲۳/۱۸۹ جلوہ محسن سے یوں دل ہے ہمارا سوزاں جلوہ محسن سے ہے نالہ گرم عاشق	۲۳/۱۸۹
۲۴/۱۸۹ جس میں انداز دکھاتا ہے تری چٹک کا جس میں چٹک کا ترسہ نکلے ہے انداز منم	۲۴/۱۸۹
۲۵/۱۸۹ ناکتا ہوں میں شب ہیرا سی تارے کو میں شب ہیرا میں نکتا ہوں سی تارے کو	۲۵/۱۸۹
۲۶/۱۸۹ دل نہ بھوکو فرشتوں نے جلانے کیلئے دل نہ بھوکو دل سوزاں کو کوئی صانع نے	۲۶/۱۸۹
۲۷/۱۸۹ ہے تری گریہ و زاری جھکو مری گریہ و زاری جھکو	۲۷/۱۸۹
۲۸/۱۸۹ گولہ جو کوئی اٹھتا ہے گولہ جو کسی اٹھتا ہے	۲۸/۱۸۹
۲۹/۱۸۹ میں نہ تھا وہ کہ کبھی وطن رقیباں مٹا میں وہ تھا جو نہ کبھی وطن رقیباں مٹا	۲۹/۱۸۹
۳۰/۱۸۹ کب تک شب فراق میں دل درد مند ہو طول شب فراق سے کب تک گزند ہو	سوم / ۳۸۷

صفحہ نمبر	دو زبان معنی	کلمات معنی	جلد / صفحہ
۲/۱۹۳	تا چونکے پز آفت ہجران	چونکے پہ تا مصیبت ہجران	۲۷۳/م
۶/۱۹۳	خون ناحق ہوں وہ کس طرح سے کھوئے جھکو	خون ناحق ہوں میں کیونکر کے وہ کھوئے جھکو	۱۷۶/۶ الف
۷/ "	میں وہ بے کس	استا بے کس	" "
۸/ "	کوئی آنکے نہ روئے جھکو	کوئی پیسے نہ روئے جھکو	" "
۸/ "	تو پانی نہ ڈبوئے جھکو	تو دبیان نہ ڈبوئے جھکو	" "
۱۰/ "	لایا ہوں یہ تحفہ ذرا چھکو	لایا ہوں میں بے ہنسی چھکو	۱۳۳/۷ ب
۱۱/ "	رہا ہے گل سے	سہ ہے گل سے	۱۲۵/۸ الف
۱۲/ "	دے گا کس طرح خواب گراں جھکو	دے گا کیوں گئے یہ خواب گراں جھکو	" "
۲/۱۹۴ رکھ دیتا رکھ دیوے	" "
۷/ "	پڑا ہوں شاخ سے گر کر میں برگ	پڑا ہوں ہاتھ میں سے کے میں برگ	۱۲۹/۸ الف
۸/ " لے جائے اب یاد نراں جھکو لے جائے یاد نراں جھکو	" "
۹/ "	رہا کچھ آسرا سے میں منزل پر پہنچے گا	گیا میں بیٹھ آ کر کو قدم اٹھنے رہے میرے	" "
۱۱/ "	نوا سبجوں میں بہتر	نوا سبجوں سے بہتر	" "
۱۲/ "	میں ذی حق ہوں ہمارا قہر لے سادیاں جھکو	تو خالی چل ہمارا قہر لے	" "
۱۵/ "	نام عشق اب تو نہ لیس گے کسی عنوان ہم تو	نام اب عشق کا لیس گے نہ یاراں ہم تو	۱۷۸/۸ الف
۱۶/ " ارزاں ہی سے ارزاں ہم تو ارزاں سے بھی ارزاں ہم تو	" "
۵/۱۹۵ رکھ دیا خود رکھ دیا خود	۱۲۹/۷ ب
۶/ "	مصور نہ دکھایا درد حسن و عشق کا نقشہ	محب کے کشش کا اپنے نقشہ کشی نہ دکھایا	" الف
۸/ " نہیں کچھ اس میں خلقت نہیں آپس کا خلقت	۱۳۷/۷ ب
۹/ "	ایک سا چاہتے ہیں	یار ہو چاہتے ہیں	" "
۹/۱۹۵	بے خبر گئے ہیں	اور ہم گئے ہیں	" الف

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد و صفحہ
۱۶۵/۱۲	بدگمانی سیرگشتن سے ہوتی جو یار کو	بدگمانی جو ہوئی سیرگشتن سے یار کو	۱۲۵/۷ اب
۱۶۵/۱۲	عادت دامن کشی کس نے سکھائی خدا کو	عادت دامن کشی سکھائی کس نے خدا کو	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	ہجر کی شب کیوں ملد مجھ ناکش کا ہونہ چرخ	ہجر کی شب ہر ستارا ہے مرے ناکش خیم	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	کہنہ ہوتی ہے تو کوئی لگتی ہے دیوار کو	جب ہوئی کہنہ تو کوئی لگتی ہے دیوار کو	۱۲۵/۷ الف
۱۶۵/۱۲	گر نہ ہو اس میں تمہارے لعل	گر نہ ہوئے اسی میں ترے لعل	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲ کو حاصل دم سے ہوتا ہے فروغ کو دم سے ہوئے ہے حاصل فروغ	۱۲۵/۷ الف
۱۶۵/۱۲	نوجوانی کھو کے یوں پیری میں غفلت بڑھ گئی	جب جوانی ہو چکی پیری میں غفلت آ گئی	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب	صبح کو نیند آتی ہے ہر شخص شب	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	میرے مرے کی خبر دینا نہ چشم یار کو	میرے مرے کی کہومت کوئی چشم یار کو	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	دل کروں کیونکر میں اپنا نہ چشم یار کو	کیا کر دھاؤں میں دکھا کر شیش چشم یار کو	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	ہلکشاں نے اور بھی بے قدر گردوں کو کیا	موقوفم سے کھینچ منت نقاش چشم یار کو	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	گاہ گاہ اس سے شماع حسن آتی ہے نظر	اس سے گاہے تو شماع حسن آتی ہے نکل	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	یا خدا رکھنا سلامت روزن دیوار کو	حق سلامت رکھے اس کے روزن دیوار کو	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	زہر ہے یہ ترک کر دنیا کی لذت لے مرے میں	لذت کوئی دنیا کے تئیں سمجھا جو شہد	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲ لے کر کیا زبان مار کو لے کر وہ زبان مار کو	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	بوجھ عھدیاں کا ہمارے تو دم میں بیٹھ جائے	بار عھدیاں کا ہمارے تو وہ بھی بیٹھ جائے	۱۲۵/۷ الف
۱۶۵/۱۲ لپٹے نہ دربان لپٹے نہ نگہ بان	۱۲۵/۷ سوم
۱۶۵/۱۲	نہ نسیم نامہ بر ہوا نہ	نہ نسیم نامہ مانگے نہ	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	تری دونوں گیسوؤں میں ہی رات مشور تھے	تری دونوں زلف باہم یکسر ہی تھی مشورت رات	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲	دل و جان کے جو طالب ہو تو منت دار کر رکھو	مطیع و بندہ و مستقو و منت دار کر رکھی	۱۲۵/۷ ب
۱۶۵/۱۲ میں ہی جلتے ہیں میں ہم جلاتے ہیں	۱۲۵/۷ ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کیا یہ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۱۹۷ دیدہ خونبار کر رکھو دیدہ بیدار کر رکھو	۱۱۹/۷ ب
۱/۱۹۸ تم کو یہ کہتا ہوں تم کو میں کہتا ہوں	" "
۶/ " دکھانا ہے مجھے کل داور دکھانا ہے مجھے کل داور	۱۱۹/۷ الف
۷/ " تال شرط ہے لے مصحفی چوڑی تال شرط ہے لے مصحفی چوڑی	" "
۹/۱۹۸ صدقے میں اک ذرا ادھر صدقے تیرے میں ٹک ادھر	اول/۳۹۹
۱۲/ " زلف کا بوجھ یوں کر پہ نہ ڈال زلف کو بوجھ دے کر پہ نہ جاں	" "
۱۳/ " کسل گئی ہوا آنکھ کسل گئی ہوں ہی آنکھ	" "
۱۶/ " یہ رسم پر رسم	" ۳۸۹/ "
" " اپنے نامہ بر اپنا نامہ	" "
۱/۱۹۹ آنکھوں میں ذرا آنکھ کی تو عیون راتوں کو ستاروں کی ذرا جلوہ	دو/۲۸۱
" " جو نیت جگر ہے وہ عقیق کیا جھکیں ہیں غافل عقیق	" "
۲/ " مرے مرا	" "
۳/ " مرا جی گلابی	" "
" " بیڈول نہ رکھ پاؤں نسیم یوں پاؤں نہ رکھ اپنا نسیم	" "
۴/ " صیاد نہ کر صید مجھے کچھ نفیس میں صیاد نہ رکھ میرے تئیں کچھ	" "
۶/ " ظاہر ہے کہ اس میں تری زلف کا پرتو ہر آنکھ کے قطرے سے جلد آنکھ لڑی ہے	" ۲۸۷/ "
۷/۱۹۹ جب بوش جنوں ہو گائیں تب تجھ آیا جو جنوں مجھ کو تو میں تجھ	دو/۲۸۷
۹/ " آنکھ نیچی ہیں سر جھکا ہے کچھ بیچ بگڑی کا کسل رہا ہے کچھ	" ۲۸۳/ "
۱۲/ " آنکھ ان کو نہیں شناخت کہاں ان کی فصد کا ہوں دیوانہ	" "
" " لوگ کچھ یار کچھ	" "
۱۳/۵ سرو خوبی کو کب پہچانتا ہے سرو کب فدا کو حیرت پہنچے ہے	" "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۰۰	ہجر گروہ مال کے ساتھ	ہجر کی شب وصال ...	۲۸۶/۲۰۰
۲/۲۰۱	خدا ادھر	لنگ اک ادھر	۲۸۶/۲۰۱
۲/۲۰۲	ناسور سا جاری	ناسور سی	۲۸۶/۲۰۲
۱۶/۲۰۳	بلا کے ساتھ	ہوا کے ساتھ	۲۸۶/۲۰۳
۱۶/۲۰۴	دل جانتا ہے خوب نہ ہو گا کبھی اثر	عالم یہ کچھ ہے اپنی دعا کا کارن دلوں	۲۸۶/۲۰۴
۱/۲۰۵	مانی نے لکھ کے پہلے شب	مانی تو پہلے لکھ کے شب	۲۹۲/۲۰۵
۲/۲۰۶	ہو جائے ہاتھ کیوں نہ مصور	ہو جائے کیوں نہ دست مصور	۲۹۲/۲۰۶
۶/۲۰۷	کو مانی نہ تو دکھا	کو نقاش نہ دکھا	۲۹۳/۲۰۷
۸/۲۰۸	یوں نفس	یوں نفس	۲۹۳/۲۰۸
۹/۲۰۹	جس طرح عابد میں گنگنا	جوں صالحوں میں ہونے گنگنا	۲۹۳/۲۰۹
۱۱/۲۱۰	کے اگر دیکھتا ہے زلف اپنی	کے جو دیکھے ہے جود کو اپنی	۲۹۴/۲۱۰
۲/۲۱۱	تو سوچتا ہے یہ	کہے ہے ہائے یہ	۲۹۴/۲۱۱
۱۷/۲۱۲	کروں میں دل پہ تصدق نہ کیونکر اپنی	میں کیوں کہ دل پہ تصدق کروں نہ اپنی	۲۹۴/۲۱۲
۲۵/۲۱۳	مر مٹا	مر گیا	۲۹۴/۲۱۳
۱۴/۲۱۴	کے بچے کو جو سکراتا ہے	کے کیوں بچے کو مسکراتا ہے	۲۹۴/۲۱۴
۲/۲۱۵	خبر نہیں ہے مجھے کیا قصہ ہے	خبر نہیں مجھے یہ کیا ادا ہے	۲۹۴/۲۱۵
۱۶/۲۱۶	اڑتا تھا کیا کبوتر بام	اڑتا تھا کبوتر بام	۲۹۴/۲۱۶
۲/۲۱۷	مگر چہ ہے بوسہ تری ہر عضو کا شیریں منم	مگر چہ ہے ہر عضو کا بوسہ ترہ شیریں میاں	۲۹۴/۲۱۷
۲/۲۱۸	کچھ اور لذت	کچھ زور لذت	۲۹۴/۲۱۸
۲/۲۱۹	بسکہ ہے قبر شہید ناز پر	خاک پر کشتی کی اس کے بس کہ ہے	۲۹۴/۲۱۹
۱/۲۲۰	نہ ہر کھائیں گے مقرر ہے یہ	نہ ہر کھام جائے بس ہے یہ	۲۹۴/۲۲۰

صفحہ نمبر	دیوان مصحف	کلیات مصحف	جلد / صفحہ
۵۰/۲۰۲	مرکز لگاتے ہیں یہ بلا بسطوں کے ساتھ	تلوار کے سوا جو سمجھتے ہی کچے نہیں	۲۸۸/۲۳
۶/	فرقت میں کیا کہوں ترسے بیمار کا طلق	تجربہ بن قلق میں کیا کہوں بیمار کے ترسے	" / "
۸/	سوائے نغموں نہیں زیر	بغیر از نغموں	۲۸۹/ اول
۱۰/	... دنیا نہ ہم کو فکر دیں دنیا ہے یاں نے فکر دیں	۲۸۹/ "
۱۲/	... کہ اب تلک کہ دم بدم	۲۸۵/ "
" /	... فکر ہے ہزاروں بھرتے ہیں فکر ہے جگر کے بھرتے ہیں	" / "
۱۴/	... شمع قلم ہو شمع کما ہو	" / "
۲/۲۰۳	... نے نمان نے اک عالم	۲۸۸/ "
۴/	... لعل تو زین کا طرح راہ مانند زین کا تو سراہ	۲۸۹/ "
۶/	... لے معنی آیا ہے اگر بزمِ بہت میں	... لے معنی کیا دیکھے ہیں بچے مجلسِ خواباں	" / "
" /	... اک آدھ پر ہی سے تو کہیں آنکھ اک آدھ سے تو بھی کہیں یاں آنکھ	" / "
۷/	... دیکھ لیتے تھے بھانک لیتے تھے	۷۸۳/ سوم
" /	... دیکھیں اب کون سی نکلے ترے دیار دیکھیں کیا نکلے ہے اب یار کے دیار	" / "
۹/	... بسمل کا عاشق کا	" / "
" /	... آخر کار وہ نکلا لب سونا آخر شمسب وہ ہو کا لب	" / "
۱۰/	... روزن رخنہ	۲۸۴/ "
۱۱/۲۰۳	... ہیں جو پینے سے مانے ہیں ہیں کہ جو پینے سے مانے ہے	۲۸۴/ سوم
" /	... ان سے ہم پوچھتے ہیں خانہ ان سے ہی پوچھیں ہیں ہم خانہ	" / "
۱۲/	... شکر ہے بند جو روزن تھے وہ دو ایک کلمے	... کوئی غریب سے کوئی در سے تجھے بھانکے ہے	۲۸۵/ "
۱۳/	... کیسے ٹھٹھ لگ گئے ہیں بندے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے ہیں	۲۸۴/ "
۱۴/	... وہ سو	۲۸۵/ "

صفحہ نمبر	دلیان مصحف	کلیات مصحف	جلد / صفحہ
۱۵/۲۰۲	کھوٹی ہوتی ہے پس اب نامہ بریا کی راہ	ہوئے کھوٹی نہ کہیں قاصدہ طواری کی راہ	۳۸۵/۳۳
۲/۲۰۴ تیری ان آنکھوں کے تری اس چشم کے	۲۷۰/اول
۴/۲۰ لاؤ کہیں جلد کہاں لاؤ بھی کیدھر ہے کہاں	۳۸۲/۲۰
۵/۲۰ روئے کا گریہ	۲۰/۲۰
۶/۲۰ لائے یہ اُسے لائے وہ اُسے	۲۸۲/۲۰
۷/۲۰	دل بھرا رہتا ہے اپنا الفت سے مدام	شیشہ خانے میں تھمے مجھے سچ کھد بخو	۲۰/۲۰
۸/۲۰	کوئی ایسا کہو لے شیشہ گراں ..	شیشہ کوئی اس دل سا بھی لے ..	۲۰/۲۰
۸/۲۰	... اس کو جو اک جام بھی ہوئے اس اس کو گر اک جام بھی ہے ہوئے اس ...	۲۰/۲۰
۲۰/۲۰	دست نازک پہ نزاکت سے گراں	تیرے ہاتھوں کی نزاکت پہ گراں	۲۰/۲۰
۹/۲۰	مصحف دیکھ کے بھرتے نہ کیوں دل اس کو	... کے دل کیوں نہ بھرتے اس کو	۲۰/۲۰
۱۰/۲۰ تازہ جواں سج کا جواں	۲۰/۲۰
۲۰/۲۰ سخا پیکان سخا یہ مکاں	۲۸۵/۲۰
۲۰/۲۰	آج تو کچھ مرے پہلو میں نزا در د ...	جائے دل اب مرے پہلو میں نزا در د ...	۲۰/۲۰
۱۲/۲۰	چمن آرا ہے کیا ہمار تو دیکھ	چمن آرا ہے تو ہمار تو دیکھ	۳۸۹/۲۰
۱/۲۰۵ ہے قتل کے بعد ہے کر کے قتل	۲۰/۲۰
۲/۲۰۵ عجب کیا ہے عجب بھی نہیں	۲۰/۲۰
۲/۲۰۵	اس کو تربت	اس کی تربت	۳۸۹/اول
۱۲/۲۰	کئے کسی عہد معنی ہی ہا سوس نے بند	گھر کے جا سوس عہد معنی ہی لپٹے دینے	۳۹۴/۳۳
۲/۲۰۹ میرے جو بھی ہے میرے پاس مردن	۳۸۲/۳۳
۲/۲۰۹ میرے تیرے لئے شوخ ستا دیکھ تو اک تری خاطر میں ستا	۳۸۰/اول
۹/۲۰ ہوا سائے جہاں نہ دیکھا ہوا سوتو سمجھوں نہ دیکھا	۳۸۱/۲۰

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۷/۲۰۶	ہم نے کچھ قدر نہ کی.....	ہم نے ہی قدر.....	۱۰۸/۲۸۹
۸/۲۰ طرب میں..... طرب کا.....	۲۸۰/۲۸۰
۹/۲۰ میں نے الفت میں تری ترک..... عشق میں میں نے ترسہ ترک.....	۲۸۱/۲۸۱
۱۰/۲۰ ہائے یہ کس سے کہوں..... ہائے میں کس سے کہوں.....	۲۸۲/۲۸۲
۱۱/۲۰ نام بھیجا جو اُسے اس نے اڑائے پرینے رہتا پھر تاجہ کا کارسُرخاک کے بیچ	۲۸۳/۲۸۳
۱۲/۲۰ قسمت میں..... طالع میں.....	۲۸۴/۲۸۴
۱۳/۲۰ خوں عالم کے کئے پر ایسی ہوتا ہے حیاں کون جانے ہے کہ نظارہ کش شوقیوایں	۲۸۵/۲۸۵
۱۴/۲۰ رنگ لائے کا ترانگ حنا..... رنگ دکھلائے ہے وہ رنگ حنا.....	۲۸۶/۲۸۶
۱۵/۲۰ لان رکھ کر..... لان دھر کر.....	۲۸۷/۲۸۷
۱۶/۲۰ آتی ہے دل..... آئے ہے.....	۲۸۸/۲۸۸
۱۷/۲۰ لاکھوں میں پیج ہے بھیجی..... لاکھوں کے پیج.....	۲۸۹/۲۸۹
۱۸/۲۰ نشان تک نہ رہا..... نشان بھی.....	۲۹۰/۲۹۰
۱۹/۲۰ پھر کوئی خاک..... کیا کوئی خاک.....	۲۹۱/۲۹۱
۲۰/۲۰ منہ دیدہ رخ جانان سے نہ کر لے ناچے دیدہ بازی کا مزہ شیخ بھی کیا جانیں	۲۹۲/۲۹۲
۲۱/۲۰ اپنی تو آٹھ پہر..... ان کی تو آٹھ.....	۲۹۳/۲۹۳
۲۲/۲۰ اب تو دہر پر وہ ہوا ہے..... اپنے پرے میں ہوا ہے.....	۲۹۴/۲۹۴
۲۳/۲۰ رخک میں چنتا..... رنگ میں چگتا.....	۲۹۵/۲۹۵
۲۴/۲۰ پھیرے گا اس سے منہ لے گا اگر تو رفت زریب کر سوتے ہیں سے کد رنگ دو چار آئینہ	۲۹۶/۲۹۶
۲۵/۲۰ کبھی..... کردہ.....	۲۹۷/۲۹۷
۲۶/۲۰ دیکھتا..... دیکھو.....	۲۹۸/۲۹۸
۲۷/۲۰ دل کو یوں ربط ہے اس..... دل کو ہے رفتگی اس.....	۲۹۹/۲۹۹

صفحہ نمبر	کلیات مصحفی	دوایں مصحفی	صفحہ نمبر
۲۸۳/۲۰۸	میں سپاہی کے شہنشاہ ہو ...	عشق جس طرح سپاہی کو چھوڑا ...	۲/۲۰۸
۲۸۵/۱۱	آرزو میں تیرے زہر و عین تاروں کی	آرزو چھ ترے دیدار کی ایسی کہ دلام	۵/۱۱
۱۱/۱۱ رخِ دیوار روزِ دیوار	۱۱/۱۱
۲۸۶/۱۱	مصحفی معرعت کی کروں کیا تشریف	وصفِ اقلیمِ محبت کا کہ کیا کوئی	۸/۱۱
۱۱/۱۱ ویدے ہوئے آنکھ ہوئی	۹/۱۱
۲۸۷/۱۱ جوں جوں الفت جتنی الفت	۱۲/۱۱
۲۸۷/۱۱ دن بہ دن ہر گھڑی	۱۳/۱۱
۱۱/۱۱	ایک جب تک چلوں ہوں میں دل سے	وصل میں مصحفی خزانہ سے بھی	۱/۲۰۹
۱۱/۱۱ پھر مصیبت کچھ مصیبت	۱۱/۱۱
۲۸۱/۱۱ کو نہ دیکھ اُسے منہ چھپا کو نہ اس سے منہ اپنا چھپا گئی	۳/۱۱
۱۱/۱۱ دل پہ دل کو	۴/۱۱
۲۸۲/۱۱ تیرے صدمے گیا کہ وہ نکاو تیر کا دارفتہ ہوں کہ وہ	۵/۱۱
۲۵۵/۱۱ کوئی جب نظر جو کوئی نظر	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱ آفت اک تازہ آفت تازہ	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱ کھڑے پہ چہرے پہ	۱۳/۱۱
۱۱/۱۱ کیا اسیرانِ قفس کیا اسیروں کو قفس	۱۶/۱۱
۱۱/۱۱ جب کبھو باغ سے باد بوسے گل کے جو باد کھر	۱۱/۱۱
۲۵۵/۲۰۹	گرچہ وہ جست نہیں لنگ میں میرے تو بھی	مگر چہ گریہ نہیں لنگ میں میرے لیکن	۱۶/۲۰۹
۲۵۶/۱۱ پر تجھ سے کہے اتنا یہ پر منہ کر کے تجھ کو یہ	۲/۲۱۰
۲۵۸/۱۱ کہنے لگا کہنے لگے	۴/۱۱
۱۱/۱۱ چل دور ہونا بہ خاکوش ہونا بہ پسور	۵/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان معصوم	کلیات معصوم	صفحہ/سطر
۸/۲۱۰ حماقت سے جو ہم کو سے میاں ہم	۲۵۲/۴۵
۹/ " اس پر قس پر	۲۵۱/ "
۱۲/ " ترسے پیکان کبھی پیکان	۲۵۲/ "
۱/۲۱۱	اس واسطے رکھتا ہوں میں بڑا نگہ شب بھر	کیا سہمیں کو نہ گیا یا ر تو کس روز	"/ "
۳/ "	جہ مرگ یہ عادت کبھی انسان ...	مشکل ہے یہ عادت اگر انسان ...	"/ "
۶/ ۵	جو طفل میں دیکھا اُسے دایہ بولی	کہے تھی طفلی میں دیکھ اس کو دایہ	۴۱۸/ اولیٰ
۱۰/ ۵ کہ اس در پہ کوئی آنے کہ دہنک کوئی یاں آنے	۴۱۶/ "
"/ " آجائے تو آوے بھی تو	"/ "
"/ "	ہے مالک ہستان کا یہ حکم	یوں صاحب ہستان کا ہے اب	"/ "
۱۲/ ۵	ہم پہلے ہی مانیٹھے میں مغل میں تہ کی	تو آگے ہی جا بیٹھ دلا بزم میں اس کی	"/ "
"/ " کچھ انھیں کچھ اسے	"/ "
۱۳/ ۵	آتی ہے کہ ترک جو تری زلف تو آئے	تو شوق سے چوکا قد جوں شاع گل اپنا	"/ "
"/ " کہ رنج سے بن کہ رو کیجئے بل کھانے	"/ "
۱۴/ ۵	لے مٹھی تیسیر کرے نقش قدم کیا	کیا خاک کرے سحر ترے نقش قدم کی	"/ "
۱۶/ ۵	یقین ہو گیا ہم کو تم راہ بھولے	کہیں راہ بھولے ہو شاید تمہارا	۴۲۹/ "
۱/۲۱۲ یہاں تک ہیں پھر کا کہ میں پھر کا ہوں یاں تک کہ	"/ "
۲/ ۵ اس کی ان کی	۴۳۰/ "
۳/۲۱۲ نہیں خون کا ایک قطرہ اب تک میں نہیں خون کا اک قطرہ اب تک میں باقی	۴۳۰/ اولیٰ
۶/ ۵ ایسے ہیں کہاں نصیب رہیں گے ایسے کہاں	۴۳۹/ "
۷/ ۵ نے گل نے گل	۴۳۴/ "
۹/ ۵ کام کرتا کام کرتا	"/ "

صفحہ نمبر	دلیان معنی	کلیات معنی	جلد نمبر
۱۲/۲۱۲ بکھا ہے لکھی ہے	۲۲۵/۱
۱۴/۷ تیری روشنی سخی تیری روشنی سخی	۱۱/۷
۱۵/۷ راہ میں دیکھ کے مجھ کو یہ کہا آشنا سا نظر آتا ہے تو یار	۲۵۲/۷
۱۶/۷ میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی نہیں جب میں کہتا ہوں کہ کوئی نہیں	۱۱/۷
۱۷/۷ وہ یہ کہتے ہیں کہ تب یہ کہتا ہے کہ	۱۱/۷
۱۸/۲۱۳ چمکا ہوا ہے فعل ہماری سے داغ دل آئی ہوئے ابر تو کیا دل خشک ہوا	۲۴۲/۱۱
۱۹/۷ اس گل نے بند قبا کرتے ہو اس گل بدن نے بند قبا میں ہی دیکھ	۲۴۲/۱۱
۲۰/۲۱۳ ایک ستم گری مدد از بس ستم گری پر دل	۱۳/۱۳/۱
۲۱/۷ کوچے میں قتل ظلم کا بازار گرم ہے ہر گام پر لگنے میں تلوار گرم ہے	۱۱/۷
۲۲/۷ ہر ایک گل کا آج ہر رنگ گل کا آج	۱۱/۷
۲۳/۲۱۴ تیرے چاہے کبھی جوئے نہ مصحفی رکھ مصحفی ہیئت تو تیرے کا خیال	۱۱/۷
۲۴/۷ جاتی نہیں ہے تیرے بھانجے کہتے ہیں عشق جس کو یہ آزار	۱۱/۷
۲۵/۷ بے ترے لئے ہیں ہم باغ سے گھبرا گئے ہوئے یار بن باغ سے ہوتے ہیں دکھ پائے ہوئے	۱۳۵/۱۱
۲۶/۷ کیا جاوے کاغذیں کس سے اپنے ہے جواب آنکھ سپید صحرایی نہیں کرتا کہ غافل ہوئے گاہ	۱۱/۷
۲۷/۷ آری پر وہ نظر کرتے ہیں شرارے ہوئے آری وہ ناز سے دیکھتے ہیں شرارے ہوئے	۱۱/۷
۲۸/۷ چہ کہ اب ہنر سے فنا کیا کیجئے ہے اب ہی ہنر سے فنا کیا کیجئے	۱۲۷/۱۱
۲۹/۷ ہے تو بہار گلشن آفاق دیدنی چھوٹے ہے کون منہ پر تیرے دیکھ تو گلاب	۱۳۸/۱۱
۳۰/۷ آنکھیں کبھی تولے دل آنکھیں ذرا تولے دل	۱۱/۷
۳۱/۲۱۵ جتنے ہیں گل جن میں گریا کر رہی قبا دوکان گل ہو تیرے جو آتی ہے بلانی	۱۱/۷
۳۲/۷ بند قبا اگر وہ قبا بند قبا وہ سرو قبا	۱۱/۷
۳۳/۷ تو میل میں تو عرصہ میں	۱۳۹/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۲۱۵	جب گناہوں سے نادر بھری ہے	جب گناہوں کی نادر بھری ہے	۱۰۳/۵
۱۰/۱۱ کے قدر دانوں سے کیوں مقبول سے	" "
۱۳/۱۱	ہیں میر گاہ سینہ	ہیں چاکہائے سینہ	۱۵۵/۵
۱/۱۱ کہ پھینکوں میں اس کہ پھینکوں کا اس	" "
۱/۲۱۹ لگے اب تو مصحفی لگے تیرے مصحفی	" "
۱/۱۱	پھر چشمہ داہنی رو خون	پھر چشم کی طرف رو خون	" "
۳/۱۱	گرد کسا دو گری	رنگ کسا دو گری	۱۶۹/۵
۴/۱۱	تج ایک ہاتھ میں ہے جوں خانہ جنگ کے	گر ایک ہاتھ میں ہے مرے خانہ جنگ کے	" "
۶/۱۱	اس بوستان میں	اس گلستان میں	" "
۸/۱۱ ایک ایسے جس کی کان میں ایک تھیں کان میں	" "
۱۰/۱۱	دیکھو اگر بچشم	دیکھو تو کز بچشم	۱۶۷/۵
۱۲/۲۱۹	مجھ کو وہ بد نصیب کہتے ہیں	مجھ سے تم پھر گئے یہ اس خوبی	۱۳۷/۱۱
۱۴/۱۱	یہاں پیش چشم نامہ	یہاں پیش دیدہ نامہ	۱۴۸/۵
۱۵/۱۱	میری تو جان کو	اپنی تو جان کو	" "
۱۶/۲۱۵	راہ عدم میں خاک ہوئے یا فنا ہوئے	جانے سے ان کے ہمنو نعم مبتلا ہوئے	۱۶۸/۵
۱۷/۱۱	گل تم کو آپ یاد کیا	گل آپ ہم کو یاد کیا	" "
۱۸/۱۱ فراق میں ہائے رسا ہوئے فراق کے آخر رسا ہوئے	" "
۱۹/۱۱	نواہاں ہے یہ دل آرزوئے زعمد گرا	چاہے یہ دل آرزوئے زعمد گریں	۱۶۸/۵
۱۲/۱۱ کسی بے حرم کا کسی کا بے گناہ	۱۶۸/۵
۱۳/۱۱	اسیں تو یہ گناہا جاتا	اسیں تو یہ گناہا جاتا	" "
۱۱/۲۱۸ بننا ہم جو اپنے ساتھ بننا ہمارے اپنے ساتھ	۱۵۳/۵

صفحہ نمبر	دیوان معصوم	کلیات معصوم	جلد و صفحہ
۱۲/۳۱۸	تو اس چمن میں نہ ہم	تو اس چمن سے نہ ہم	۱۵۴/۱۶
۱۳/۲	ہوتا معنوں کو لازم تھا	ہوتا معنوں کو لازم تھا	" "
۱/۲۱۹	ہوئے پیشتر آپ دشمن انہیں کے	میاں پہلے دشمن ہوئے تم انہیں کے	دوم ۱۱/۴
۲/۲	یہ نالہ مرادیکھنا ایک دن تم	خدا کی قسم ہے کیا اگر میں نالہ	" "
۳/۲	الف دیکھنا	الف دیکھیو	" "
۴/۲	کب تھی کہ	کب ہے کہ	۴۰۶/۲
۱۲/۲	فاتح کا بھی تو تمنوں نہیں میں تجھ سے	فاتح کا بھی تو تمنوں نہیں میں تجھ سے بھلا	۲۹۶/۲
۱۳/۲	آئے تو کچھ مزا	ہوئے تو اک مزہ	۲۹۱/۲
۱۵/۲	بتائے صاف گلابی	خبر تو لیجو گلابی	" "
۱۶/۲۱۹	فدا ہو جان مری کیوں نہ اس	میں کیوں کر جان نہ دوں اپنی اس ---	دوم ۳۹۱/۲
" "	جو پور پور میں چپلے ہیں تو عجب بھی ہے	ہیں پور پور میں چپلے تو عجب حنا بھی ہے	" "
۲/۲۲۰ کس کی کیوں کہ	" "
۴/۲	جواب نامہ کہاں کا کوئی یہی پوچھے	جواب نامہ تو کیسور یا یہ پوچھو کوئی	۳۹۲/۲
۵/۲	... ہے اسی خط میں میں نے کوئی بُنور	... ہے میں نامے میں اس کو لیک بُنور	" "
" "	اگر پڑھے تو دعا بھی ہے دعا بھی ہے	کوئی پڑھے تو دعا ہی میں مدعا بھی ہے	" "
۸/۲ نہ دیکھوں کہ نہ گھوروں کہ	۲۸۸/۲
۱۰/۲	جان رکھ لی ہے	جان رکھی ہے	" "
۱۱/۲ ہے یہی ہے ابھی	۲۸۲/۲
۱۲/۲	بے خبر	بے خبر	" "
۱۳/۲	... میں سجدے کو ترے ملک عدم	... تیرے سجدے کو میں خواب عدم	۲۸۲/۲
۱۴/۲	سوائے کے مانند اٹھایا نہ قدم	ہوں سوائے کے نہ کبھی سر کو قدم	" "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۱/۲۸	کیسے کو جو ہم جانتے ہیں کیا خاک پھری گئے	کیسے کو تو ہم جانتے ہیں پر کیوں کر پھریا گئے	۲۸۵/۲۵
۲/۵ رفو نہ ہو گا یہ زخمِ بزرگِ مسیح رفو نہ ہوئے گا زخمِ دلِ لے مسیح	۲۸۶/۵
۴/۵	آنکھیں کرے جو بند تو آئیں تجھے	آنکھوں کو موند لے تو کر آویں تجھے	۵/۵
۵/۵	مستی کی ان بیوں پر دھڑی پانا قہر ہے	مستی کی ان بیوں کی دھڑی پانا قہر ہے	۵/۵
۶/۵ دل میں دل میں	۶/۵
۷/۵ عرقِ عیالوں ہے رختِ بجا بیک عرق میں ہے ہر رختِ بجا بیک	۷۵۸/۵
۸/۵ دل کو لگا ہو کہیں نہ داغ دل کو تو پہنچا نہ ہوئے داغ	۵/۵
۹/۵ دل کا رے دریاں دل اپنے کا رے دریاں	۲۸۱/۵
۱۰/۵ ہے کیا میں نے گریباں صد چاک ہے کہ میں اس کو کیا سو ٹکڑے	۵/۵
۱۱/۲۸	گو تو زار مرا خاک ہوا خاک سے گرد	دستِ رس اس کی گریباں پہ نہیں ہے تو نہ ہو	۲۸۱/۲۵
۱۲/۵	مصحفی کیوں کہ عدو دعویٰ تیر کرے کیا دشمن	مصحفی کیوں کہ عدو دعویٰ تیر کرے	۲۸۲/۵
۱/۲۸۲ ان سے اس سے	۲۸۲/۵
۲/۵	یہ تو واضح ہوئی ہم سے	غیر اس کے تو نہ کچھ ہم سے	۵/۵
۳/۵	ہے ہے یہ کس کا خون	ہے ہے کسی کا خون	۲۸۵/۵
۴/۵	نورِ شہنشاہ کو ہوگی ایسی گر پڑیں گلابیں	ظالمِ خدا کے واسطے بیٹھا تو رہ ذرا	۵/۵
۵/۵	کرتا نہ ہاتھ اپنا جدا	ہاتھ اپنے کو نہ کر تو جدا	۵/۵
۶/۵ عارض پہ عارض سے	۲۸۲/۵
۸/۵	... تو غیروں میں کھلے بالِ پھوے	... تو غریبوں میں پھوے بالِ کھلے	۵/۵
۱۰/۵	آرزو ہے کہ وہ پہلے مجھے	میں یہ چاہوں ہوں وہ پہلے	۲۸۳/۵
۱۱/۵	... حال کہ جو لوگ ترسے کو کہے حال انھوں کا جو ترسے	۵/۵
۱۲/۵	دشمن و دوست ہیں ترسے ایک نہ بیزا	... دوست کو الفت نے ترسے ایک کیا	۲۸۲/۵

صفحہ نمبر	دیوان مصحف	کلیات مصحف	جلد نمبر
۱۳/۲۳۳	شیخ کے ہاتھ پہ ہر ہاتھ برہمن ...	ہاتھ پہ ہاتھ دیکھو شیخ و برہمن	۳۱۲/۲۵
۱۵/۱۱ تیری طرح میری طرح	۳۱۳/۱۱
۲/۲۳۳	آستین دیکھ تری خون	آستین تری سرے خون	۳۱۴/۱۱
۴/۱۱	... ہے اس تین ہے یاں تین	۳۱۵/۱۱
۵/۱۱ کو پچے میں کو پچے سے	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱ وہ خاک واں خاک	۱۱/۱۱
۶/۱۱	میں شب بھر بول ٹاٹھ کے بن کے مائے	ہے شب بھر بول ٹاٹھ کے قلق کے مائے	۳۱۶/۱۱
۷/۱۱	قبر کے مہمئی بالیں سے ہے اٹھا اس کا	تو جو بالیں سے مری اٹھ کے لگے ہے چلنے	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	اُس کے اٹھتے ہی	تیرے اٹھتے ہی	۱۱/۱۱
۱۱/۲۳۳	جیراں سا کھڑا ہے	حیراں کھڑا ہے	۳۱۷/۲۵
۱۲/۱۱	لا لے لارنگ	لا لے کا پھول	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	وہ مہمئی کی قبر کو رستے میں دیکھ کر	تو سادگی تو دیکھ کر تربت پہ میری آ	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	لوگوں سے پوچھتا ہے یہ کس کا	پوچھے ہے مہمئی سے یہ کس	۱۱/۱۱
۳/۲۳۳	کہتا ہے یہی ہے میرا عاشق	خلوت ہو کبھو تو یوں کہے وہ	۳۱۸/۱۱
۱۱/۱۱	جو در سے	کوئی در سے	۱۱/۱۱
۷/۱۱ رقم کی ہے رقم میں ہے	۳۱۹/۱۱
۱۱/۱۱	... خط یہ رلف یہ گیسو بنا سکے	... خط یہ چہرہ یہ نقشہ بنا سکے	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	ہو جس آرزوئے باغ کے	ہے تمنائے سیر باغ	۳۲۰/۲۵
۱۱/۱۱	نکبت گل کا ہے دماغ	گل سے سازش کرے دماغ	۱۱/۱۱
۱۴/۱۱	لے فلک لالہ دل نہیں میرا	لالہ دیکھ اس کی چھب کر کہتا تھا	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱ مے رہا ہے مے گیا ہے	۱۱/۱۱

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۱۵/۲۲۳	مصحفی اب بھی نام روشن ہے	گواندھیری ہے مصحفی شب بھر	۲۲۵/۲۳
" / "	قبر پر خواہش	پر ہوئی خواہش	" / "
۲/۲۲۵	جو ہنس رہے ہو	جو تم ہنسو ہو	۲۶۳/۲۰
۵/۰	پوچھے کیا ہوا سیروں سے جن	کیا گرفتار سے پوچھو ہوں جن	۲۵۹/۲۰
۶/۰	آغوش فرمیں	شب بزم فرمیں	۲۲۲/۰
" / "	کہ ہم وہی کچے	کہ یار بھی کچے	" / "
۸/۰	مخمر کے دن وہ آنکھ نہ کھولیں گے خواب سے	انٹھے کے خاک سے نہیں وہ روز مشرب	" / "
" / "	جو پاؤں تیرے کو پے میں پھیلا	جو اس گلی میں پاؤں کو پھیلا	" / "
۹/۰	تن میں میرے فقط اک دم	یوں ہی اک تن میں مرے دم	۲۵۸/۱۱
۱۲/۲۲۵	تو تری رنگ	تو ابھی رنگ	۲۵۹/سوم
۳/۲۲۶	ہم ل تو	ہم من تو	" / "
۶/۰	ہیں رشک خوں	ہیں اشک خوں	" / "
۷/۰	جو قدرداں سخن کے تھے وہ	سخی جن سے گفتگو یہ ہیں وہ	۳۶۹/۱۱
" / "	جنس گراں بہا کے خریدار	جنس سخن کے اپنی خریدار	" / "
۹/۰	سر پہوڑ پھوڑ کر پس	مرکز بک بک پس	" / "
۹/۰	گل صحن باغ	گل ان کو باغ	" / "
۱۲/۰	وہ سب یار	سوئے یار	۲۸۰/۱۱
۱۳/۰	ہو جس سے چشم وہ بجز جفا نہ کرے	کسی کے دل میں تمنا کسی کی جان نہ کرے	۲۷۶/۱۱
۱۳/۰	لئے ظالم	لئے ظالم	" / "
" / "	ہے کہیں کوئی بد دعا	ہے کوئی شخص بد دعا	" / "
۱۵/۰	شکی مگر یہ ہے دل میں	شاکي پچھی یہ چاہے ہے	" / "

صفحہ نمبر	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	صفحہ نمبر
۱۳۸/۱	بھی سر کچے.....	بھی سر کچے.....	۴/۲۲۶
" / "	دیکھتے ہو..... کیا میاں	دیکھتے ہیں..... کیا حضور	۸/ "
" / "	غیر کو جادیتے ہو گھر میں اگر	غیر کو دیتے ہو جو گھر میں بگد	۱۰/ "
" / "	بیرے تیں شہر.....	بگد کو ابھی شہر.....	۲/ "
۵۲۴/۱	ہر اک نے دکھا ہوں سے مجھے ڈال...	گردن میں ترے ہاتھ صنم ڈال...	۱۲/ "
" / "	کیا میرے تیں عشق نے.....	کیا مجھ کو مرے شوق نے.....	۲/ "
" / "	کہ حریت نے.....	کہ عبرت نے.....	۱۳/ "
" / "	ہنسنے ہو تو ابھی طرح مجھ پہ ہنسوتا	ہنستا ہے جو منگور مجھے کھل کے ہنسو تم	۱۵/ "
" / "	جوں منہ میں میاں کا ہنہ کو رو مال	کیا خاکہ ہے منہ میں جو رو مال...	۲/ "
۵۲۴/۱	ہر لنگہ گرفتار ہوں اک تازہ الم میں	رکھتا ہے مجھے قید بلا میں ہمیشہ	۱۶/۲۲۶
" / ۹	یہ عشق کونجی کو مرے جمال.....	دل مجھ کو نہیں جان کا جمال.....	۲/ "
۵۲۸/۹	لاکھوں کو لگا اس نے لیا ہی.....	اس نے تو ہزاروں کو لے نہیں.....	۲/۲۲۸
۳۳۳/۱	کٹے ٹکے تو کیونکر.....	بسر کی ہے کیونکر.....	۴/۲۲۸
" "	نہیں جہلت اک دم کی دیجی اے	امید اس سے غفلت کی کیا ہو مجھے	۴/ "
" ۲۵۱/۶	اسی جہد سیاہ کا بھ کو	اس زلف سیاہ کا بھ کو	۱۶/ "
۱۹۳/۱	تری شمشیر سے ٹپکے	تری پتھر سے ٹپکے	۱۲/ "
" "	مائی میں بندھے کاش	مائی سے بندھے کاش	۲/۲۲۹
۱۹۴/۱	گر عالم طوی ہو بھی تو زیہ خانہ	کیا سخت دل ہے کہ جو لبہ خاک میں ل جائے	۴/ "
۱۳۶/۱	موجود ہیں ساقیوں میں کیا.....	موجود ہے مرے پاؤں ہیں کیا.....	۵/ "
" "	چلتے ہیں جو.....	چلتے ہیں جو.....	۲/ "
۱۹۴/۱	تو کیوں نہ نصاحت.....	کیوں نہ نصاحت.....	۶/ "

صفحہ/سطر	دیون مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۲۸۹	نگاہ نازان کی آنسوؤں تو	نگاہ نازان کی آنسوؤں تو	۱۸۵/۱۰ ب
۲/۵	جگا کے نلے آئے اس کو ساتھ	جگا کے نلے آئے نہ ہم کو ساتھ	" " "
۱۱/۸	چھوڑ دیا.....	چھوڑ دیا.....	" ب
۱۲/۸	ہوں میں نقد دل دہاں کو	ہوں مجھے نقد دل دہاں	" ۱۹۶/۱
۱۵/۸	کایہ عالم ہے تو اک دن	کایہ انداز ہے اک دن	" " "
۲/۲۸۸	لائے کبھی بازار.....	لائے مجھے بازار.....	" " "
۶/۸	تھا اگر سبز خط نے	تھا دلے سبز خط نے	۱۸۶/۱۰ الف
۸/۸	کچھ اور ہی آرائش رخسار نکلی	کچھ اور ہی زیبائش رخسار نکلی	" " "
۷/۸	پہروں تری تصویر کو دیکھا شبِ فرقت	پہروں ہیں میں دیکھا کیا تصویر کو تری	" ب
۸/۸	مجموڑی میں.....	مجموڑی میں.....	" " "
۹/۲۸۸	آواز جو لے مرغ.....	گربانسی بھی لے مرغ.....	۱۸۶/۱۰ ب
۱۷/۸	سے پلو چھے ہوئے.....	بن پلو چھے ہوئے.....	" الف
۱۴/۱۰	تناسے جو روح نکلی پھر.....	یعنی کہ بعد مردن پھر	۱۹۶/۱۰ ب
۱۵/۲۸۸	کے باہر نکل.....	کے اپنے نکل.....	۲۹۰/۱۰ د
۱/۲۸۱	ہو چکے.....	ہو چلے.....	" " "
۲/۸	پردہ افوں کے دل آتش.....	پردہ آنے رات آتش.....	" " "
۳/۸	چاں تھی.....	چال ہے.....	" " "
۸/۸	زیر قدم ترسے.....	پاؤں تلے ترسے.....	" " ۶
۴/۸	چکا مرا ابھی ہوش.....	چکا ہے کب کایہ ہوش.....	" " "
۸/۸	پردہ دیکھ کیا یہ آج گئے خواہ کل...	سن لیجو ہم کہ یہ بھی میاں آج کل...	" " "
۵/۸	کو چاک کر کے گریاں نکل...	کو حبیب بھاڑ کے اپنی نکل...	۲۸۹/۸

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۶۷۳	ظفان اشک کی بھی عجب خوبصورتی	کیا خوبری پڑی ہے یہ ظفان اشک کی	دوم / ۲۸۹
۶/۰ فراق بھی ستم فراق اور ستم	۱۵۰/۰
۰/۰	دل کی طرف سے پاس بھی ہے خوف جاں ...	اس عشق میں نہیں دل و بیم جاں	۱۱/۰
۹/۰ غمار کہاں ہے شراب غمار نہیں یہ شراب	۰/۰
۱۰/۰	دیکھوں نفس میں گر کسی مرغ	دیکھوں ہوں میں نفس میں جو مرغ ...	۰/۰
۰/۰ اتنا کہوں کہ کچھ اتنا کہوں ہوں کچھ	۰/۰
۱۲/۰ خار پہ خار سے	۲۹۴/۰
۰/۰ جاپر جاپہ	۰/۰
۱۳/۰ گھر میں گھر بھی	۰/۰
۱۴/۲۲۱	ہائے گھر تو وہ بیگانہ خوب نہیں آتا	وہ آئے اس کا تو مذکور کیا ہے ہاں مجھ تک	دوم / ۲۹۸
۱۵/۰ الٹ کے پردہ پردہ سجدہ نقاب ہو وہ	۲۹۹/۰
۱/۲۲۲	سفید ہوتا ہے بھلت ہی بیش دیدہ تر	مرے بھی دیدہ خون بار کیا ہی برس ہیں	۰/۰
۰/۰ مقابلے کو جواب مقابل ان کے جب جواب	۰/۰
۲/۰ بھڑائی میں مصحفی جس دم بھڑ آویں ہیں مصحفی کو دیکھ	۲۹۸/۰
۳/۰ تری گلی میں بحال جب اس گلی سے بحال	۰/۰
۵/۰ باغبان تو باغ باغبان، باغ ...	۳۰۲/۰
۰/۰ صیاد سے کہہ دے مرے صیاد ہی یہ مرے پر	۰/۰
۹/۰ ہو چلے ہوس تو ہو حسرت دل تو	۳۰۳/۰
۵/۰ گو کہ اے لاکھ گو کہ افسوس لاکھ	۰/۰
۸/۰ ہم نشینوں کی ہم سے ہر اک کی	۰/۰
۹/۰ صفائی نہیں صفادہ نہیں	۰/۰

صفحہ نمبر	دلیان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ نمبر
۱۰/۲۳۲	ایسی.....	ایسا.....	۲۰۲/۴۵
۱۲/	تینے سے سر کاٹا احسرت مرے دل سے	تین کو لا جی کی حسرت نے مرے جی سے...	۲۰۵/
"/	لینا.....	لیجو.....	"/
۱۴/	لٹے ہو ہزاروں مجھ کو لطف	نکلیں ہزاروں ہیں لطف ہائے	"/
۱/۲۳۳	کیا جانے اکیر کر عقابے یہ کیا ہے	سننے تو ہیں اکیر سے عقابے ہا ہے	۲۰۶/
"/	ملتی نہیں جو چیز.....	کیا جانوں میں کیا چیز.....	"/
۲/	کیا جانوں میں کیا.....	کیا جانے کیا.....	۲۰۷/
"/	پھر شام سے.....	پھر رات سے.....	"/
۴/	۲۰۸/
۵/۲۳۳	آگاہ ہے تو مصحفی خستہ سے کچھ بھی	فلک دیکھ تو تو مصحفی خستہ کی جانب	۲۰۹/۴۵
"/	کن پیار.....	کیا پیار.....	"/
۹/	اڑ گئے.....	اور گئے.....	۲۱۰/
۱۱/	زلف بگڑ جائے.....	زلف اکڑ جائے.....	"/
"/	قسمت ہے بری مجھ پہ کوئی سچ نہ پڑ جائے	قسمت ہے ہاری کہیں کچھ پہنچانہ.....	"/
۱۲/	کرتا ہوں جو نالے تو مجھے کوستے ہیں وہ	کرتا ہوں میں نالے تو وہ یوں کوستے مجھ کو	"/
۱۳/	کوچے میں ترے یار ٹھہر سکتا ہے کوئی	کیا پاؤں کرے بند وہ پھر کوستے بناں میں	"/
"/	جو پاؤں جلے وہیں دم اس کا.....	اس کو میں قدم رکھتے ہی دم جس کا.....	"/
۱۴/	تو لے جو گلگشت کو لے.....	دیکھے جو تری فد کشی لے.....	۲۱۱/
"/	ابھی گڑ جائے.....	وہیں گڑ جائے.....	"/
۱۵/	قطرے تری پیشانی پہ ہیں سیر جن.....	ہو کر کے گھر بدوش تو آیا ہے جن.....	۲۱۲/
۱۶/	ڈرتا ہوں کہ پھولوں.....	جی دھڑکے ہے پھولوں.....	"/

صفحہ نمبر	دلیات مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶/۲۳۳	بطرح نظر ہے طرف آئینہ تیری	دیکھے ہے توجہ طرح کچھ آئینے میں ظالم	۳۰۹/۲۵
" / ۰	ڈرتا ہوں تیری آنکھ کہیں تجھ سے نہ ...	ڈرتا ہوں کہ تجھ سے ہی تری آنکھ نہ	" / "
۱/۲۳۴	جب تک نہ ملے پھر ترے کو پہچنے سے نہ جائے	لے کر ہی ملے پورے میاں ترے لبوں کا	۳۱۰/ "
۲/ ۰	کون گلزار سے	کون اس باغ سے	" / "
۳/ ۰ میں جو دو وقت دیا میں دو وقت جو دیا	" / "
۴/ "	دل دھرا کے کا	دل کے دھڑکوں کا	۳۱۱/ "
۵/ ۰ نہیں دیکھ کے رفتار تری نہیں کب سے ترے کوچے میں	" / "
۶/ ۰	پوچھے کچھ صفحہ ہستی پہ نہ حال انسان	پوچھ مدت صفحہ ہستی پہ مثال انسان	۳۱۰/ "
" / "	ہے عجب نقش کہ یہ آپ مٹا	ہے یہ وہ نقش کے بن بیٹھ مٹا	" / "
۹/۲۳۴	... کو نہ ادب ہے نہ بلاؤں کا ہے ڈر	... کے تئیں مطلق نہیں صحبت کا شور	۳۱۱/۲۵
" / " شائہ کیسا تری شائہ کتنا تری	" / "
۱۰/ " کے میاں میں کی وادی میں	" / "
۱۱/ ۰ کوئی اس سمت بھی کوئی ایدھر کو بھی	" / "
۱۱/۲۳۴	بگر بھر مدد سے غم کے لیے تو دل میں جوشِ لال بھی ہے	بگر بھر مدد سامنے ہے کہ تو دل ہی دل میں لال بھی ہے	" ۱۸۶/۶
۱۲/ ۰	جوندہ رہو ہوتی جاتی ہے یہ	جوندہ رہتی جاتی ہے یہ	" "
۱۴/۲۳۴	جو دوست ہمارا تھا وہ ہے دشمن جانی	اس ظلم کی آفت کسی ہم فن پہ نہ ہوشی	۳۱۲/۲۵
۱۵/ ۱۱	ہر لحظہ زلف اس	ہر لحظہ جلد اس	۳۲۰/ "
۱۶/ ۰ جو بیان کا جو دہان کا	" "
۱۷/ ۱۱ دلی چٹکیوں میں ملتا دلی ایڑیوں میں ملتا	" ۱۸۸/۶
۳/۲۳۵	سرسر فقط ہم یا ہماری ناتوانی ...	فقط اک ہم ہیں بس بڑے اور ناتوانی ...	۳۲۷/ ۰

صفحہ/سطر	دلیان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۲۲۵ تیرے پس کیا تیرے پھر کیا	۳۲۱/۲۵
۵/۵ پردہ اب جایا پردہ ہو جایا	۳۲۲/۵
۶/۵ سرخ آتی ہے نظر جو اس کے جائے ہیں سرخ یوں لگتی ہے اس کے بڑھ جائے پر	۳۲۳/۵
۸/۵ یہ گویا کہ گویا	۳/۵
۹/۵ ان کے اس کے	۵/۵
۱۰/۵ کہیں کیا آہ ہم نے بھول ہی اب کریں کیا آہ ہم نے مصحفی اب	۵/۵
۱۱/۵ کہے جو قہر چلنے کا لے دسار ہے کشتی خلل سا آگیا ہے جلوہ دامن درازوں میں	۳۲۱/۵
۱۲/۵ نہ کیوں کر جان سے اپنے نہ اپنی جان سے کیوں کر	۳۲۲/۵
۱۳/۵ کہ چلنے میں تمہارے موج دنیا کی روانی خرام اس کے میں اک آب رواں کی سی روانی	۵/۵
۱۴/۵ گفتگو بھاؤ کر کیوں کر نہ اٹھیں گے رعد اٹھیں کیوں کر نہ رعد کے وقت خرام اس کے	۳۲۳/۵
۱۵/۵ ترے نالوں نے تری باتوں نے	۵/۵
۱۶/۵ چپ ہو یہ چپ رہ یہ	۵/۵
۱۷/۲۳۵ یہ کسی طرح یہ کس طرح	۳۲۴/۲۵
۱۸/۲۳۶ پردے پردے میں مرا طالب دیدار بھی ہے کچھ تغافل چلو کچھ لطف کا انکار بھی ہے	۳۲۵/۵
۱۹/۵ ہوں میں دل شاد اپنا ہوں دل اپنے کو میں شاد	۵/۵
۲۰/۵ مجھ سے کہتا ہے کہ لگیوں میں لے پھر ہر دم یوں جو پھر تارے تو لگیوں میں پڑا ہوتا خوار	۵/۵
۲۱/۵ ترا کوئی کوئی تیرا	۵/۵
۲۲/۵ خانہ میں ہے رونق خانہ ہے اور رونق	۳۲۸/۵
۲۳/۵ میں جدائی نہیں میں تغایر نہیں	۵/۵
۲۴/۵ خدمت کو خدمت میں	۵/۵
۲۵/۵ ہاتھ اگر آجائے میں ہاتھ گراؤں تو میں	۳۲۹/۵

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۱۰/۲۳۶	جو دیکھی ہم نے تو اس.....	جو کچھ کر دیکھی میں اس.....	۳۵۳/۲
۱/۲۳	پیشوں سے خلق کو جی جب آستین...	جینے سے ہم نے نک آستین.....	۳۵۵/۱
" / "	ٹالوں نے میرے سر پر ساری زمیں....	تو دل نے نالے کر کے سر پر زمیں....	" / "
۲/ "	انکار کیوں ہے اتنا.....	ہو ناچ کیوں تو منکر.....	" / "
۳/ "	دھوکے میں کیا عراجی.....	کم بخت تے عراجی.....	" / "
۴/ "	ہتاب داغ اب بھی رکھتا ہے اس کی درکا	نقش جبین ہمارا اس در پر رہ گیا گر	" / "
" / "	ہر چند سجدہ کر کے اپنی میں....	جوں ہر سجدہ کر کے ہم نے جبین....	" / "
۵/ "	بیٹھے بیٹھے آستان یار مر جائے	آستان پر اس کے بیٹھے بیٹھے ہی مر جائے	" / "
۶/ "	عرمیر بال و پر آئیں تو....	گر ہم ہوں بال و پر اپنے تو....	۳۶۶/۶
۷/ "	کھولنے دروازہ.....	کھولنے دروازہ.....	" / ۱
۸/ "	کو جو آتا ہے.....	کو گر آتا ہے.....	" / "
۹/ "	آپ کا میں نے کیا اب تک بہت پاس ادب	آپ کا بس بس بہت میں نے کیا اب تک ادب	۳۶۷/۱
۹/۳۳۷	کھینچے تین زبان ہر دم نہ بھر پر....	کھینچے ہر دم میں صاحب نہ بھر پر....	۳۶۷/۳۳۷
۱۱/ "	مصحفی کہتا ہے مجھ سے یار دربان بھی	کاش یہ بخت نہ ہوتی اس گل میں کب تک	۳۶۷/۱
۱۳/ "	بہار لالہ و گل.... طغیاں پر آئی ہے	بہار و موسم گل.... طغیاں پر آئی ہے	۳۶۸/۱
" / "	جیب پر دانا لہر آئی ہے	جیب اور دانا لہر آئی ہے	" / "
۱۴/ "	دولان پر آئی ہے	دولان پر آئی ہے	" / "
۱۵/ "	جیواں پر آئی ہے	جیواں پر آئی ہے	۳۶۹/۱
۱۶/ "	قیامت سے قیامت شہر ہندستان پر آئی ہے	قیامت ان سے ہی شہر ہندستان پر آئی ہے	" / "
۲/۲۳۸	انساں پر آئی ہے	انساں پر آئی ہے	" / "
۴/ "	امتحان مجھ پر کیا بار نہ ہنستے.....	پیلے مجھ پر ہی لگایا اسے ہنستے.....	۳۷۰/۱

صفحہ نمبر	دلیان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ نمبر
۲/۲۳۸	کبھی بازار سے مولیٰ جو شیریں...	گر کبھی اس نے خرید کا کوئی شیریں...	دوم/۲۴۰
۵/	کون کچھ خراس بزم کی کھجور برب	بات کو کسی کی ہیں باور کروں اس مصل سے	۱۱/
۱۱/ آتا ہے..... آوے ہے.....	۱۱/
۶/ نقشے کو ذرا غور کرو نقشے پہ ذرا غور تو کرو	۱۱/
۷/	شو کریں ان کے لئے اہل ہر میں جتنے	کس سے یہ بٹھو کریں بیکھلے خدا را بچ کہہ	۱۱/
۱۱/ لئے فلک پیر..... لئے بت بے پیر.....	۱۱/
۸/ نہیں کہہ ڈر اس کا نہیں اس کا کچھ ڈر	۲۴۱/
۱۱/ لیک سینہ نہ دو پٹے..... لیک سینہ تو ڈو پٹے.....	۱۱/
۹/ چہرہ صاف سے پردہ..... منہ سے یک بارگی پردہ.....	۱۱/
۱۰/ نہیں اختیار ہی ہیں نہیں غیروں کے تیں	۱۱/
۱۱/ کو سکھایا..... کو سنگھایا.....	۱۱/
۱۱/ کالو کام..... کاسو کام.....	۱۱/
۱۳/۲۳۸	اگر ربط دلی حاصل ہو باہم کوئی مٹا ہے	مزا ہے میرے سروی کا کھونا سخت مشکل ہے	۲۴۲/م
۱۱/ ہوتا نہیں شیر..... ہوتا ہے کوئی شیر.....	۱۱/
۱۵/ جو تم نے بے پلائی غیر..... تجھے پانی پلائے غیر.....	۱۱/
۱۱/ اپنا ہو گیا اس..... اپنا تو ہوا اس.....	۱۱/
۱۶/ رہا رہتا ہے..... رواں ہوتا ہے.....	۲۴۱/
۲/۲۳۹ نظر بھی آشنا..... نظر خود آشنا.....	۲۴۴/
۵/ کر ڈالے ہیں پرزے فصل گل میں نے کر ڈالے ہیں پرزے فصل گل ہے	۲۴۶/
۷/ گر تریا یہ پھول سا چہرہ گر یہ تیرا پھول سا کھڑا	۱۱/
۱۱/ کیوں عالم میں تاش..... کیوں گلشن میں تاش.....	۱۱/

مذہب	دلیان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۳۹	سنا ہے آگ لگی ہے چین میں ہم نفسو	کہیں ہے آگ لگی ہے چین کو بے درود	۴۷۸/۲۰
۱۰/۵	خبر تو لے کوئی.....	خبر تو لو کوئی.....	۱۰/۵
۱۲/۱۱ قافلہ رہرواں..... قافلہ رفتگان.....	۲۷۹/۱۱
۱۶/۱۱ آنکھ ہم دمو آنکھ اک ذرا	۱۰/۱۱
۲/۲۳۰ لاپ یروں..... ملو بیروں.....	۲۸۵/۱۱
۳/۱۱ قفس میں پھوڑے سر قفس کدے کے قریب	۱۰/۱۱
۱۱/۱۱ کہا جو آئے..... کہا تھا آئے.....	۱۰/۱۱
۴/۱۱ ہزار دیں مومن..... ہزار مومن.....	۱۰/۱۱
۵/۱۱ ہوں ایسا کہ..... ہوں اتنا کہ.....	۲۸۶/۱۱
۶/۱۱ کشادہ من کی اس شہر میں دہائی... کہ اس نگر میں شہر حسن کی دہائی...	۱۰/۱۱
۸/۱۱ تو پچ گئے تو سمجھے کہ پچ	۱۰/۱۱
۱۰/۱۱ آنکھ دکھلا کر وہ بھاگے..... اک ادا دکھلا کے بھاگے.....	۱۰/۱۱
۱۳/۲۳۰ اٹھڑ لے طائر دل دیکھے ہوتے کیا آپڑی ہے اب دلوں میں صید دیکھیں ہوتے کیا	۲۸۷/۲۰
۱۵/۱۱ ہیں وہ سر..... ہیں مے سر.....	۱۰/۱۱
۱۷/۱۱ بحر آفت سے نکلتی بھی ہے گر..... عشق کے ورطے سے نکلے ہے گر.....	۱۰/۱۱
۳/۲۳۱ بچ کے چلنا نہ ترا..... بچ کے چلو نہ ترا.....	۲۸۸/۱۱
۱۰/۱۱ سے اٹھا لے مجھے..... سے لے چلے مجھے.....	۳۰۱/۲۰
۱۱/۱۱ جس میں کہ ہوں نہ نہیں نئی آسماں... پوچھا جگہ زمین نئی آسماں...	۱۰/۱۱
۱۲/۱۱ گر ان کو..... گر اس کو.....	۳۱۰/۱۱
۱۳/۱۱ ہے یہ اس کو..... ہے نہ اس کو.....	۳۱۹/۱۱
۱/۲۳۲ کر کہتا ہے..... مکر باندھے ہے.....	۳۲۰/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ/سطر
۳/۲۲۲	... یکتہ سینے میں ہائے یوں یکتہ اب سینے سے میو یوں	سوم/۳۱۰
۶/ "	... معشوق پر کچھ کم معشوق ہو پر کم	۳۲۰/ "
۷/ "	... ہم درد سے ہم مرے سے	۳۲۱/ "
۹/ "	... اس پر گوہر ان پر گوہر	"/ "
۱۰/ "	... تن پر نشتر تن کے نشتر	۳۲۲/ "
۱۳/ "	... سلک گوہر کا موتی مالاکا ...	۳۲۳/ "
۴/۲۲۴	... اس جگہ کہ جہاں اس نگہ میں جہاں ...	۳۲۵/ "
۷/ "	... جو کل تھی کیا یہ قرار ہم تھے جو تھی کل ہم بیکلی کے مارے ...	۳۲۳/ "
۸/ "	... گذر سے کل گذر میں کل ...	۳۲۶/ "
۹/ "	... دم بھر تو یہاں ناقد اس جا پہ ذرا ناقد ...	۳۲۸/ "
۱۲/ "	... کبھی در کو تک کے کھڑے ... کبھی آہ کبھوں تک کے در کو کھڑے ... کبھو آہ ...	"/ "
۱/۲۲۴	... نہ انیس ہے اب انیس ہے ...	"/ "
۲/ "	... دل مرا اچھلتا ہے دل پڑا اچھلتا ...	۳۳۰/ "
۳/ "	... سحباں کو عیسیٰ کو ...	"/ "
۶/۲۲۴	... ہم کو کچھ زریست ہم کو اک زریست ...	۳۳۰/۳۳۰
۹/ "	... جب خواب ہیں وہ آئے منہ کو چھپا گر خواب ہیں بھی آئے تو منہ چھپا ...	۳۳۱/ "
۱۱/ "	... ہم کو لگاؤٹ نہیں ہم کو رکاوٹ نہیں ...	۳۳۶/ "
۱/۲۲۵	... اک حسرت ہے اک حسرت ہے ...	۳۹۰/۲۵۰
۲/ "	... صحنیں پرشیدہ ہوں ہیں تہ خاک صحنیں غائب ہوئیں اس خاک کے بیچ ...	"/ "
۴/ "	... ایک اک پھول ایک گل پھول ...	"/ "
۶/ "	... سب طاقت ہے سب قدرت ہے ...	"/ "

مؤاخر	دوایں مصحف	کلیات مصحف	طبر مرق
۸/۲۴۵	دور تاج پر میں شکل جلتی ہے نظر	خوب رو دیکھ کے دوٹو ہے یا نیکے پیچے	۳۹۱/۴
۹/۲ میں مرے پائے میں تیرے پائے	۳۹۲/۴
۱۰/۲	مصحف کو نہیں رہتی ہے کبھی فکر معاش	مصحف کے تئیں از میں کے نہیں عقل معاش	۳۹۳/۴
۱۱/۲	پھیرنے میں منہ کے تو پائے	منہ پر الہیے میں تو پائے	۳۹۵/۴
۱۲/۲	راست و چپ یوں دیکھتے	دائیں بائیں دیکھتے	۳۹۶/۴
۱۳/۲	جس نے دیکھا اس کا نقشہ ہاتھ ل کر یہ کہا	جس نے چہرے کی ترے تصویر دیکھی یہ کہا	۳۹۷/۴
۱۴/۲ ہے واہ کیا ہے اور کیا	۳۹۸/۴
۱۵/۲ کرتے ہیں ورنہ ہمدنو کرتے ورنہ دوستو	۳۹۹/۴
۱۶/۲	صاف چہرے	جان چہرے	۴۰۰/۴
۱۷/۲	... کہ چہرہ روی میں یہ ممتاز ہے	... کہ اوروں سے ذرا ممتاز ہے	۴۰۱/۴
۱۸/۲ ہے توہر کہ یہ آگ مبادا یہ خون نہیں آتش ہے مبادا	۴۰۲/۴
۱۹/۲ ساقی کو مرے حال سے گر ہے ساقی کا مرے حال سے گر ہے	۴۰۳/۴
۲۰/۲ ہے ماروں کا اک روز سرتانیں ہو سے ہے سرتانیں ماروں کا اک روز سب سے	۴۰۴/۴
۲۱/۲ جتنا میں ملتا ہوں اتنا وہ بگڑتی ہے جتنی میں بناؤں ہوں وہاں بگڑتی ہے	۴۰۵/۴
۲۲/۲ کوئی آٹا نہیں کوئی آٹا نہیں	۴۰۶/۴
۲۳/۲ عالم آکے اس عالم اور اس	۴۰۷/۴
۲۴/۲ کوئی اٹک ایڑاں ہے کوئی روتا آتا ہے	۴۰۸/۴
۲۵/۲ ہزاروں حوادث ہیں سدا فکر و فزی ہے	۴۰۹/۴
۲۶/۲ بھی زندگی ہے جو جینا ہی ہے	۴۱۰/۴
۲۷/۲ نہ ہم سے کہ نہ اپنا کہ	۴۱۱/۴
۲۸/۲ میسما ترا پری روتا	۴۱۲/۴

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۴۷ اپنی ہیلاں ہے اپنی ہی یاں ہے	۲۹۸/م
۴/۱۱	جناب لب جو ہے ہستی ہمارے	کہاں ہوا کہ رہا ہے تو ناداں	۲۹۹/۱۱
۱۱/۱۱	کدوم مارتے ہیں ہوا	کہ پل مارتے ہیں ہوا	۱۱/۱۱
۷/۱۱ اے شمع رو اے شمع شمع	۲۰۹/۱۱
۱۱/۱۱ دوائے ناکامی انھیں دوائے رسوائی انھیں	۲۱۰/۱۱
۱۲/۱۱	جن کی آرایش پہ ہے دل لوٹ اپنا مصحفی	سادگی پر جن کی کی لوٹے ہے اپنا مصحفی	۱۱/۱۱
۱۵/۱۱ کوسب مرے ساتھی کہ ہر پاں میرے	۲۰۲/۱۱
۴/۲۴۸ مجھے کرنا تو سراہ گلستان مجھے کچر سراہ چمن میں	۲۰۸/۱۱
۵/۱۱	خسنگہ چشم دہیں لائے کا پھر شوق	اٹھتے تو ہیں غلیبیاں پر میں ہوں حیراں	۱۱/۱۱
۶/۱۱	کب کوئی	کم کوئی	۲۹۵/۱۱
۱۰/۱۱	شہر معلو ہے ترے	پڑے ہے اک شہر ترے	۲۳۸/۱۱
۱۱/۱۱	خوب رو آپ ہے تو ہاتھ	خوب رو خود ہے تو بس ہاتھ	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	یہ ستم اس پہ ہوا	یہ ستم ان پہ ہوا	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	پاؤں باہر کبھی رکھا نہیں دروازے	سر نہ لگتے نہیں دیکھا کسی دروازے	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱ جگر آئے لگے جگر جانے لگے	۲۲۶/۱۱
۲/۲۴۹	جاؤں راتوں کو جو اٹھ اٹھ کے گھر	جاؤں اٹھ اٹھ کے جو راتوں کو گھر	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	چین گھر میں تجھے ظالم کوئی	چین بستر پہ بھی تجھ کو کوئی	۱۱/۱۱
۳/۱۱	یوں ہی	یوں ہیں	۲۴۷/۱۱
۴/۱۱	ویران ہے	ویرانہ ہے	۲۴۸/۱۱
۷/۱۱ غافل نہ ہو کہ غافل نہ رہ کہ	۲۵۲/۱۱
۹/۱۱	دل بیتاب مرا کوئی گھڑی ہے شاید	ساعت میسویاں ہے کہ مراد دل میں ہیں	۲۵۴/۱۱

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد و صفحہ
۱۰/۲۳۹ سے ہے وصل..... سے تھا وصل.....	سوم/۲۵۳
" / " تری بیداری شب..... تری بیداری شب.....	" / "
۱۱/ " کھڑکیاں بند ہوئیں روزن..... کھڑکیاں چھاپی گئیں روزن.....	۳۵۶/ "
۱/۲۵۰ طالب دید بھلا..... در پہ ہم لوگ بھلا.....	" / "
۲/ " چلے آؤ یہاں..... چلے آؤ کہیں.....	" / "
" / " کوچے سنان ہیں ہمسایوں... کھڑکیاں لگ گئیں ہمسایوں.....	" / "
۳/ " میں نے کئے ان کو رقم..... میں نے لکھے تھے اں کو.....	۳۵۷/ "
۴/ " کس خرابی..... ہجر بسر میں..... اس خرابی..... ہجر سحر میں.....	۳۶۰/ "
۵/ " میری اس کی جو سر راہ ملاقات ہوئی ایک دن مل جو گیارہ بت کا فرس راہ	" / "
۶/ " قتل ہے مرغوب ان کو کج کو جفا شاق ہے اس کو بے چینی وہاں یاں ملاقات اپنی طاق ہے	۳۵۸/ "
۹/ " تیرا علی گیا جب خاک میں تیرا جب یہ عمر دی مٹا	۳۶۵/ "
۱۰/ " کہ آخار جنوں دور ہوئے کہ ناسور کہیں دور ہوئے	۳۶۸/ "
۱۲/ " ہم سے بد بخت..... ہم سے کم بخت.....	" / "
۱۳/ " سنتا میں رہا طعن زلوں کے..... سنتا رہا میں نیش زلوں کے.....	" / "
۱/۲۵۱ عکس آئینے میں دیکھا تو کیا ہاتھ سے دل بچ سے اٹھ گئے ہم آئینہ ہاتھ میں ہے	" / "
" / " آپ ناظر ہوئے وہ آپ ہی..... آپ ہی ناظر ہوئے اور آپ ہی.....	" / "
۲/ " بگڑتی ہی گئی..... بگڑتی ہی رہی.....	" / "
" / " جو جوں چاہا اُنھیں وہ اور بھی... جو جوں چاہا میں انھیں اور بھی...	" / "
۳/ " ضحیف کے عالم میں کیوں کر اس کے گھر... چاہئے جس کو پھر اس کے کیوں کر گھر...	۳۶۵/ "
" / " آئیں مہن سے گرا پئے در تک..... آویں راہ میں گرا پئے در تک.....	" / "
۴/ " قدر دل کو کہ..... قدر اس کو کہ.....	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۲۵۱ کیوں کر اب کیوں کر اب	۳۶۵/م
۵/ "	آرزو لب کو ہے اس لب تک سائی ہو کبھی	متصل میرے جو سوئے فرش پر شب وہ تو ہائے	" / "
۶/ " بچے جب وہ پھر لے پاؤں کے بچے جوں ہی کر لے پاؤں کے	۳۶۶/ "
۷/ " کا خوف کھا کر کا ترس کھا کر	" / "
۹/ " سے ہے ابتر حالت مرغ قصص سے بہتر ہے حالت مرغ اسیر	۳۶۷/ "
۱۱/ " باب شری باب سحر کی	۳۶۸/ "
۱۲/ " تو یاروں سے تو قاروں سے	۳۶۹/ "
" / " وہ در کی وہ زر کی	" / "
۱/۲۵۲ تھنہ گلزار اپنا تھنہ گلزار اپنا	" / "
" / " زخم کھائے ہیں زخم آئے ہیں	" / "
۲/ " ہی کرتے ہیں دعا ہی مانگیں ہیں دعا	" / "
۵/ " لاگری دوپٹے میں ملا کر یہ دوپٹے میں	۳۷۰/ "
۶/ " ہندی کی شاخیں سبز ہوتی ہیں ہندی کے پوسے سبز ہوتے ہیں	" / "
" / " الفت ہے گریباں الفت تھی گریباں	" / "
۸/ " کہتے ہو مجھ سے کیا کہ بے قتل سر جھکا چٹکے کے کھولنے میں شتابی ہے کیا میاں	۳۸۱/ "
" / " تو آپ پہلے مکر تو پہلے اپنی مکر	" / "
۹/ " سوزن کا ہے نہ کام نہ ناخن کی جگہ ہے نے سوچے کا کام نہ ناخن کی دان جگہ	" / "
" / " کیوں کر مزہ کی پھانس جگہ سے نکالے مٹر گال کی پھانس کیوں کر جگہ	" / "
۵/۲۵۳ ہے وہ دیدہ ہے سودیدہ	۳۹۰/ "
۸/ " ہے لیکن پہلو ہے وہ اور پہلو	۳۹۱/ "
۱۰/ " محروم نکلائے سے آنکھیں ہیں پسندوں سے بن دیکھے مجھے اس کے گز سے ہیں پسینے ہی	۳۹۲/ "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد
۱۳/۲۵۳ کرتے ہو یہ دُور ہے مجھے کرتے ہو سو مجھے ہے مجھے	۱۰/۱
۱/۲۵۴	پھر کہاں اس کا ٹھکانا در بدر ہو جائے گی	میرے اٹھ جاتے ہی پھر یہ در بدر ...	۱/۱
۲/۰	رکھتے تھے پرے میں ہم تو اس کی الفت آج تک	ہم تو پرے میں رکھیں تھے اس کی چاہت کے تین	۱/۱
۳/۱ میں اپنے دل میں سمجھا تھا دراز میں سمجھا تھا ابھی ہے یہ دراز	۱/۱
۱۰/۱ جن دنوں اغیار سے جن دنوں میں غیر سے	۱/۱
۱۱/۰ دشنہ ہے جملہ ہے	۱/۱
۱۳/۱	تیری کلاہ سرخ کالے گل یہ رنگ ہے	دستار باندھوں کا ترے ہے یہ رنگ شوخ	۲/۱
۱۱/۱ کچھ بھی کرے یعنی کرے	۱۱/۱
۲/۲۵۵	کیا جنوں میں کہوں میں حبیب کا حال	پوچھتا کیا ہے حال حبیب جنوں	۵/۱
۶/۱ کو جلوہ نہ کو کھڑا نہ	۸/۱
۱۰/۱	مرے بھی یہی اس نے	مرے ہوئے بھی اس نے	۹/۱
۱۲/۱ ہم بنے ترے جب رقم کیا ہم سے ترے جب لکھا گیا	۱۰/۱
۶/۲۵۶	لے اٹھ کے تو اس وقت ہو قربان ...	اس وقت تو ہواٹھ کے تو قربان ...	۱۳/۱
۷/۱ خبر ایسی سنائی ہے کہ جس سے خبر تس پسنائی وہ کہ جس سے	۱۱/۱
۸/۱ تجھے کچھ طالب دیدار پر اپنے تجھے بھی خود بخود بیمار پر اپنے	۲۳/۱
۱۰/۱ ڈالے ہیں ادا پر ڈالے اس ادا پر	۱۱/۱
۱۲/۱ سے روز طو سے گرم طو	۲۶/۱
۱۲/۱ نہ ہو یہ تو ہولے دور ملک نہ ہو میں یہی جی چاہے ہے	۱۱/۱
۱۱/۱ کے نقویر پری کے انگ شکر پری	۱۱/۱
۲/۲۵۷ میں ہے کتنا تباہ قیس میں بھٹکتا پھرے ہے قیس	۲۶/۱
۵/۱ اس ماہ کی تائے اس مئی میں تائے	۳۰/۱

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۶/۲۵۷	بائے اتنی تو ہوئی تیری رسائی.....	بائے تیری ہی ہوئی اتنی رسائی.....	موم/۳۱
۷/۲	مرگیا اشک.....	جل گیا اشک.....	"/
۸/۲	اس رنگ سے.....	اس لطف سے.....	۴۲۹/۲
۱۰/۲	کیا میں کروں اس.....	کیا کروں اور اس.....	۴۳۲/۲
۱۲/۲	باہر آئے.....	باہر آئے.....	"/
۱۳/۲	پھر مے سائے وہ خواب ہیں کیونکر آئے	سائے خواب ہیں کس طرح وہ دل پر آئے	"/
۱۴/۲	اس سے کہدو.....	اس کو کہدو.....	"/
۱۵/۲	میر آئے.....	میر آئے.....	۴۳۳/۲
۲/۲۵۸	وقت تو شدت.....	وقت جو شدت.....	۴۳۴/۲
۴/۲	شہر تیرے ظلم سے لے.....	تیری بیداری سے شہر لے.....	۴۳۵/۲
۵/۲	لاکھوں لٹے اور گھر.....	لاکھوں گئے اور گھر.....	"/
۵/۲	جان کر تو وہ یثیثوں نے کی.....	بیس کہ تو وہ جان کر خوبان نے کی.....	"/
۶/۲	اس طرف شیشے بھرے مے سے ادھر.....	گرا دھر شیشے بھرے تو پھر ادھر.....	۴۳۶/۲
۷/۲	گئے سب رہ گزر.....	گئے اور رہ گزر.....	"/
۱۰/۲	استخوان نامند نے یہاں سر بسر.....	استخوان جوں نے ہلے سر بسر.....	"/
۱۳/۲	مری حالت سے جاگریوں کرے.....	مری جانب سے جاگریہ کرے.....	۴۳۸/۲
۱۴/۲	ہے کیلا جو چلا.....	ہے کہ گزری جو چلا.....	۴۳۹/۲
۱۵/۲	دھرے زانو پہ.....	رکھے زانو پہ.....	"/
۱/۲۵۹	اس سے اتنا کہدینا.....	اس کی اتنا کہہ دیجیو.....	"/
۲/۲	کبھی وہ راہ سے گزے تو اس کے.....	یہ عالم اس پری کا ہے کہ اس کے.....	۴۳۹/۲
۳/۲	کوئی تو نام پوچھے اور ڈھونڈے اس کا گھر کوئی	کوئی پوچھے اس کا نام اور ڈھونڈے اس کا گھر کوئی	"/

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۲/۲۵۹	عجب حالت ہے ان لوگوں میں اپنے طائر دل کی	بکڑیل کو کیسے لگا پیوستہ ہیں کو نکاں ہے ہے	۳۹/۳۰
" / "	کوئی پاؤں میں رشتہ باندھتا ہے اور پر کوئی	کوئی پاؤں میں ڈور سے ڈالے ہے باندھتا ہے پر کوئی	" / "
۵/ " میں کیا کرتا کر یہ ڈرتھا میں کرتا پر یہ ڈرتا ہوں	" / "
" / " آگاہے ہو جائے سپر کوئی	آگاہے ہو جائے سپر کوئی	" / "
۶/ "	ہوا تو مٹھنی ہے جاں مگر لے ڈالے تنہائی	جدائی میں تری دی مصحفی جاں بہ تنہائی	۴۰/۴۱
" / " اس کی شب بھر نوحہ اس کی ہرگز نوحہ	" / "
۱۱/ "	دم بھر نگہ طالب دیدار نہ ٹھہری	سوئے میں ترے چشم خریدار نہ ٹھہری	" / "
۱۲/ "	دیکھا لے آہ	دیکھ اس کو اک آہ	۴۲/۴۳
" / " حسرت کی نگاہ حسرت سے نگاہ	" / "
۲/۲۶۰ میں جان مصحفی جب میں جب کہ مصحفی جاں	۴۳/۴۴
۴/ "	کھا تا ہوں میں غم پر مری	غم کھاؤں ہوں منت پر مری	۴۵/۴۶
۵/ "	کب قریب کرتا نہیں ہنگامہ وہ قاتل	جہلم کے دن آتا ہے زیارت کو جو قاتل	" / "
" / "	کب خوں سے مری	کیا خوں سے مری	" / "
۷/ " زخم کوئی لطف زخم مرے لطف	۴۶/۴۷
۹/ "	وہ بچھا چھوڑتا ہے تب کہ جب گھر ...	وہ بچھا اس کا تب چھوڑے ہے جب گھر ...	۴۷/۴۸
۱۰/ "	کن آنکھوں سے	کنکھوں سے	" / "
۱۱/ " کی جب جاتا ہوں تو کس چشم حسرت سے کی جاتا ہوں تو کیا اک چشم حسرت سے	۴۸/۴۹
۱۲/ " تے تب دیدہ نے جا دیدہ	۵۱/۵۲
۱/ ۲۶۱ پوروں میں بنائے پوروں پہنائے	۵۲/۵۳
۵/ " نے لیکر چھپا نے آخو چھپا	۵۳/۵۴
" / " نہ آخو زرد نہ ہرگز زرد	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/سطر
۸/۲۶۱ گیاروں بولا گیا: بولا	۴۵۶/۳
۱۰/۲۶۱ ابھی شعلہ لپٹ..... ابھی شعلہ لپٹ.....	۴۵۶/۳
۱۲/۲۶۱ ہم رہ گئے یہ کہے گھر..... ہم رہ گئے یہ کہے گھر.....	۴۵۶/۳
۱۳/۲۶۱ ہم بھی سو جان سے عاشق ہیں مگر دیر کاں کے کرنا اندر مرا تھے چین دستان کے	۴۵۶/۳
۲/۲۶۲ مرے دریاں کے مرے دریاں کے	۳۹۰/۳
۳/۲۶۲ مرے دیکھ کے سب کہتے ہیں مرے دیکھ کے سب کہتے ہیں	۳۹۰/۳
۵/۲۶۲ بڑا قہر ہوا دے نصیب بڑا قہر ہوا یا قسمت	۳۹۰/۳
۶/۲۶۲ نہ دیکھو کہ مرے نہ دیکھو کہ مرے	۳۹۱/۳
۹/۲۶۲ گھر میں جو اپنے ہم سے تم منہ..... تم گھر میں اپنے ہم سے جب منہ.....	۳۹۱/۳
۱۰/۲۶۲ نکلی نیام سے..... نکلی میان سے.....	۳۹۱/۳
۱۱/۲۶۲ صاحب ابھی بگڑ کے تم ہم سے مل گئے تھے پیارے ابھی تو بچے تم ہم سے روٹھ کر رہے تھے	۳۹۱/۳
۱۲/۲۶۲ ہوا یہ جو منہ بنا کے..... ہوا ہے جو منہ پھر کے.....	۳۹۱/۳
۱۳/۲۶۲ لے مصحفی مٹی میں دیکھا مجھے تو بولا تب دیکھ دیکھ مجھ کو بولا یہ اس سے کہدو	۳۹۱/۳
۱۴/۲۶۲ ہم ہر کام..... ہم سب کام.....	۳۹۱/۳
۲/۳۶۳ دریا میں کل ہنسا کر اس نے جو بال باندھے جہان میں کل ہنسا کر جہاں میں نے بال باندھے	۳۹۲/۳
۳/۳۶۳ الہاس و خضر..... عیسیٰ و خضر.....	۳۹۲/۳
۴/۳۶۳ کمر سے بہر..... کمر پر بہر.....	۳۹۲/۳
۵/۳۶۳ جو چاہے ہم پہ تہمت روز..... چاہے سو کوئی تہمت روز.....	۳۹۲/۳
۶/۳۶۳ بہلتا نہیں..... پہچتا نہیں.....	۳۹۲/۳
۷/۳۶۳ اگر بعد مدت کے آئے ہیں آپ کمرے دیکھتے کیا ہو پھر آئے	۳۹۲/۳
۸/۳۶۳ نکھر ہو کیا چہرہ اس آئینہ رو کا ہے اس طفل کو دیکھو تو یہ رنگ کس کا ہے	۳۹۲/۳

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۹/۲۶۳	رکھا تھا کبھی اس نے جو دستِ خلتی کو	اس دستِ خلتی کو رکھا تھا کہیں اس نے	اول نمبر ۲۹۹
۱۰/۲	سب کلمے کھل جاتیں سے اپنے گھر.....	سب کلمے بزم سے اور اپنے اپنے گھر.....	۱/۲
۲۰/۲	مگر یہ کچھ نہیں معلوم ہم کدھر کو چلے	ولیک یہ نہیں معلوم ہم کدھر کو چلے	۱/۲
۱۱/۲	خیر یہ دل نہیں دیتا ہے اب.....	کچھ یہ پیشِ دل کے اب.....	۱/۲
۱۲/۲	یہ کیوں شتاب ہے.....	یہ کیا شتابی ہے.....	۱/۲
۲/۲۶۴ کیلچے سے ہر بار..... کیلچے میں یک بار.....	۴۰۰/۲
۹/۲۰ آہستہ رکھ اس..... آہستہ کر اس.....	۴۰۲/۲
۱۲/۲ ہرزرد و خشک..... ہرزرد و خشک.....	۴۰۵/۲
۱/۲۶۵	ہم کو تو پاؤں تک نہ رسائی ہوئی نصیب	پاؤں تک نہ ہم کو رسائی ہوئی دریغ	۴۰۷/۲
۲/۲۰	بلکیں نہ کبھی.....	مشرکان نہ کبھی.....	۴۰۹/۲
۵/۲ صناعتِ ازل نے..... صناعتِ جہاں نے.....	۴۰۹/۲
۷/۲	ٹانگے جو توڑ ڈالے ہوں غیامت کی کھینچ کر	جب ٹانگے توڑ ڈالے ہوں غیامت کی کھینچ کر	۴۱۱/۲
۱۴/۲	افزا اگر ہے جو.....	گریہ کے ہاتھ سے جو.....	۴۱۲/۲
۱۳/۲	فغان میں جاں کسل کرتا ہوں لیکن	فغانِ جاں کسل رکھتا ہوں لیکن	۴۱۳/۲
۱/۲۶۶ جامد تن میں..... جامد ہر میں.....	۴۱۴/۲
۲/۲ سے یہ پاؤں..... سے سب پاؤں.....	۲/۲
۴/۲ خبران کی قلو..... خبران کی کھک.....	۲/۲
۵/۲ کے کٹ گئی..... کے اٹ گئی.....	۲/۲
۶/۲ چھوڑنا ساتھ زلفِ مسلسل نے ایک دم چھوڑنا ایک لحظہ ترانہ نے خیال	۴۱۵/۲
۷/۲ خط سے چلا ہوئی..... رخ سے جدا ہوئی.....	۲/۲
۸/۲ ہری حضورِ غیر سے ہوتی ہو ہم سخن تو آگے میرے غیر سے باتیں کرے دریغ	۱۱/۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ/سطر
۹/۲۶۶	زرگس کی چوہہ اکٹھ نہ گل کا وہ رنگ ہے	زرگس کی مے میں نکھیں نہ گل.....	۱۱۵/۴۱
" / "	کیا ان دنوں ہوائے گلستاں بٹ گئی	کچھ اندنوں چمکی ہوا ہی بٹ گئی	" / "
۱۰/ "	ہنسو کے درد کو بجز و متر گان پہ لیکے میں	بازار میں لئے میں درافک کو رکھ	" / "
۱۳/ " صبح مری نیند صبح تو پھر نیند	۱۱۶/۴۱
۱۳/ "	قدغن ہے کہ اس درد کوئی آئے نہ پائے	قدغن ہے کہ رنک کوئی یاں آئے نہ پائے	" / "
" / "	اور بے خبر آجائے تو پھر جانے نہ پائے	اور بے خبر آجائے تو پھر جانے نہ پائے	" / "
۱۵/ "	ہے داک بستاں یہ ہی اب حکم کہ صیاد	یوں صاحب بستاں کا ہے اب حکم کہ صیاد	" / "
" / " لانے نہ پائے لانے نہ پائے	" / "
۱۶/ "	ہم پہلے ہی جا بیٹھے ہیں محفل میں بتوں کی	تو آج ہی جا بیٹھ دلا بزم میں اس کی	" / "
" / "	تا آکے کوئی کچھ انھیں سکھانے نہ پائے	تا آکے کوئی کچھ اسے سکھانے نہ پائے	" / "
۱/۲۶۷	آتی ہے کمرنگ جو تری زلف تو لائے	تو شوق سے لپکا قد جوں شام گل اپنا	" / "
" / "	پر مونسے کمر لوجہ سے بن کھانے نہ پائے	پر مونسے کمر دیکھیں بن کھانے نہ پائے	" / "
۲/ "	لئے مصحفی تسخیر کرے نقش قدم کیا	کیا خاک کرے بحر ترے نقش قدم کی	" / "
۲/ " نہ پائے نہ پائے	" / "
۴/ "	اک دم میں	اک پل میں	۱۱۷/۴۱
۶/ "	کس ناز کا آنا ہے کس تہ کا جانا ہے	اس آنے و جانے میں کیا تاز نکلتا ہے	" / "
۷/ "	تم مصحفی اتنا کہیں رویا نہ کرو شب کو	میاں مصحفی اتنا تو رویا نہ کرو صاحب	" / "
۸/ "	جب بیتنہ	جو بیتنہ	" / "
۹/ " کے انھیں دکھا دی کے لئے پہنا دی	۱۱۸/۴۱
۱۳/ " مجلس میں وہاں مجلس وہاں	۱۲۰/۴۱
۱۴/ "	یاد میں کس	یاد کر کس	۱۲۱/۴۱

صفحہ/سر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ/سر
۱۳/۲۶۷ بوند شک لعل..... بوند پیچھے لعل.....	اول/۲۶۷
۲/۲۶۸ ہم کو در بانی ہوئی..... ہم کو در بانی ہوئی.....	۲/۲۶۸
۲/۵ کیا چیز دل ہے..... دل چیز کیا ہے.....	۲/۵
۱۱/۵ پیہات کوئی میں جو کہوں مان لیجئے..... پر بات کو بھی میری ذرا مان لیجئے.....	۱۱/۵
۵/۵ تو جان نثار تہدار..... تو دوست زار تہدار.....	۵/۵
۲/۵ تو کبھی پان لیجئے..... تو کبھی پان لیجئے.....	۲/۵
۶/۵ اندیشہ ہے ہی مجھے چولی مسک نہ جائے..... اس بنی تنگ چولی پہ شک نہ کیجئے کہاں.....	۶/۵
۷/۵ متقل میں تم جو آئے ہو کشتوں کو دیکھنے..... گر و کشت گاہ پہ تم آئے ہو تو مسیاں.....	۷/۵
۸/۵ پھر وصل مصحفی..... پھر ملا مصحفی.....	۸/۵
۱۰/۵ ہو کچھ مجھے..... ہو مجھ کو ہائے.....	۱۰/۵
۱۲/۵ گالی اگر دی کیا ہوا ہے مصحفی..... گالی بھی دی تو کیا ہوا میاں مصحفی.....	۱۲/۵
۱۳/۵ سیاہی کس طرح ظاہر ہوا نہ زلفوں..... سیاہی کیا بیاں لیجئے تری زلفوں.....	۱۳/۵
۱۴/۵ کر جن کے دیکھنے سے جان..... کر دیکھے سے جنہوں کے جان.....	۱۴/۵
۱۵/۵ ترے موسے کر کو دیکھ کر حیران..... مگر کی فکر میں تری صدا حیران.....	۱۵/۵
۱۶/۵ نہیں یہاں کام کرتی عقل کچھ نازک..... نہیں کچھ کام کرتی عقل یاں نازک.....	۱۶/۵
۱۷/۵ یوں ہم دیکھتے ہیں اس کے کالوں کی..... یوں دیکھی ترے کالوں کے بالوں کی.....	۱۷/۵
۱/۲۶۸ چہچہے ہیں..... مصحفی کیسے..... چہچہے ہیں..... مصحفی کیسے.....	۱/۲۶۸
۲/۵ بلائے جاں ہوئی ہے دوستی..... بلائے جان ہو ہے دوستی.....	۲/۵
۵/۵ جس کو نہ اپنے من سے مطلق ہوا نگہی..... جب اپنے حسن سے بھی نہ ہوا اس کو آنگہی.....	۵/۵
۶/۵ کہتا ہے یار نہ جاو لکھا تو نے مصحفی..... اب بے جوڑ نہ لکھا مجھ کو مصحفی.....	۶/۵
۸/۵ حیران ہوں میں صیاد ترے ہاتھ ہیں نازک..... میں ساعد نازک ترے صمد تے ہوں چھ سے.....	۸/۵

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد و صفحہ
۱۱/۲۲۹ ہیں گریہ دزاری کرتے ہیں ناز و دزاری کرتے	اول/۳۲۶
۱۲/ " شکوہ ہی لائے شکوہ بھی لائی	" / "
۱۳/ "	تیری محفل میں نہیں دخل نہیں ہے ورنہ	بار مجلس میں تری ان کو نہیں ورنہ میاں	" / "
" / " آئے یہاں آئینہ آئے ابھی آئینہ	" / "
۱۴/ "	دخل ہی معنی نکستیاں میں نپایا ورنہ	تو کہاں کا تھا بھلا یہ تو ہیں تیرا ہے	" / "
" / "	گریہ ہم بھی صفت ابر.....	ہم بھی تنگ گریہ گراے ابر.....	" / "
۱/۲۴۰	دل کو دھڑکا ہے کہاں چین سے خواب آتا ہے	نہ کہیں صبح ہی ہوتی ہے نہ خواب آتا ہے	۳۳۲/ "
۲/ " نہیں یہ بہم نہیں اے بہم	" / "
" / " جھوٹ کہتے ہیں کہ جھوٹ کہتا ہے کہ	" / "
۳/ " اس بت بد خو سے اس لب شیریں سے	" / "
" / "	البتجا کرنے سے جھکو تو حجاب آتا ہے	مجھ کو اس بات کے کہنے سے مجاہد آتا ہے	" / "
۸/ "	کہ ذرا کھول.....	اک ذرا کھول.....	۳۳۶/ "
۱۳/ "	وہ نہیں... سینے پر اپنے	وہ نہیں... سینے پر اپنے	۳۳۶/ "
" / " بلکہ رکھ لیتے ہیں بلکہ رکھ دیتے ہیں	" / "
۱۵/ "	آگیا دھیان جو ہم کو تیری نیرنگی کا	یک بیک جا جو بڑی اس گل نازک پہ نگاہ	" / "
۱/۲۴۱	پشت پر ہیں تو کسی وقت کر کے آگے	کبھی پیچھے تو کسی ہیں دے کر کے آگے	۳۳۸/ "
۲/ " چشمہ خشک..... دجلہ خشک.....	" / "
" / " مرے دیدہ تر کے آگے مرے دامن تر کے آگے	" / "
۳/ "	مصحفی شب سے ہر آنکھیں جو مری بند تو کیا	مصحفی کیا ہوا اگر سب میں آنکھوں کو سیا	" / "
۴/ "	چمکا ہوا ہے فصل بہاری سے داغ دل	آئی ہوائے ابر تو کیا دل خشک ہوا	۳۴۲/ "
۸/ "	ہو س گل نے اپنے بند قبا جو بے سبب ہوا	اس گل بدن نے بند قبا جو بے دلی کے	۳۴۲/ "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۱۰/۲۷۱ دم کر نفضا دم تو نفضا	اولیٰ ۴۳۳
۱۱/	کافی وہ کوچہ بہر شاخائے	کوچہ ترانہ جالے تماشاخانے	۴۳۶/
۱۲/ اس سے لے اس میں لے	۴۳۷/
۱/۲۷۲	میری طرح تمام جہاں میں پیلا نہیں	میری طرح سراسر عالم پیرا نہیں	۴۳۸/
۲/	اہل بے کوی جلوۂ خالق	معنی طلب کی صورت خالق	۴۳۹/
۳/ وہ آیا ہے بزم میں وہ نکلا ہے بزم سے	۴۴۰/
۶/	اہل سخن نے جب رنگ گل کا کیا خیال	وقتے کہ شاعروں نے رنگ گل کا کیا خیال	۴۴۱/
۷/	ہم نے چمن میں آئے اگر نالہ	میں نے چمن میں آنے کے جب نالہ	۴۴۲/
۸/ کا حرمت کہاں ہے کی جرأت کہاں رہی	۴۴۳/
۹/ جب تو نے جو تو نے	۴۴۴/
۱۰/	وہ شکل اس کی اور وہ شہادت	چہرے کی اس کے اب وہ شہادت	۴۴۵/
۱۱/	وہ تیر غمزدہ دل	جب تیر غمزدہ دل	۴۴۶/
۱۲/ بات کرنے کی طاقت کہاں بات کہنے کی قدرت کہاں ...	۴۴۷/
۱۳/ سائے معنی وقاضی کو قوال سائے قاضی ومعنی و بادشاہ	۴۴۸/
۱۴/	یاروں ملک تھی رونق بزم اس کی مصحفی	تھی یاروں ملک ہی رونق بزم انجی مصحفی	۴۴۹/
۱۵/	پوچھ حالت نہ مرے اٹک کی	کیا کہوں بات میں اس گریہ کی	۴۵۰/
۱۶/ اسی سبیل نے اسی گریہ نے	۴۵۱/
۱۷/	نوبہار آتے ہی سودائے کہن تازہ ہوا	نوبہار آنے سے سودائے بسوز تازہ ہوا	۴۵۲/
۱/۲۷۳	کیا اثر ہی نہ رہا درد و زرا بھی سر میں	درد و سر کیوں کہ نہ ہو مجھ کو کہ ان ناگہموں سے	۴۵۳/
۲/	یاد آئی جو تری حندلی پیشانی کی	شکل رکھی ہے میں حندلی لگی پیشانی کی	۴۵۴/
۳/	ہوں وہ غارت زدہ بہر کو نمودار ہے صاف	وہ غارت زدہ کی طرح نمایاں ہے تمام	۴۵۵/

صفحہ / سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۲/۲۷۳	میری صورت سے حقیقت مری ویرانی کی	مرے ظاہر سے حقیقت مری.....	ادلہ ۴۶۹
۴/ "	موجودم جو ہے اپنی ہی.....	جو سدا محو رہے اپنی ہی.....	" / "
۸/ "	اپنے وہی رہے جو.....	خوش حال ان کا ہے جو.....	" / "
۹/ " کی ایک جنبش..... کی اک ہی جنبش.....	" / "
۱۱/ "	تازک کر پے آپ نے تھو ارجب سے	وقتے کو اس کر پے طینچے بچے کئی	۴۵۱/ "
۱۲/ " کیجے ذکر کہاں..... کیجے آپ ہی کہاں.....	" / "
۱۳/ " رہا کہ آج..... رہا جو آج.....	" / "
۱۴/ "	پانی میں اس نے خلا کو جو پڑھ کر ڈبوا	وقتے کہ خط کو پانی میں ان نے ڈبوا	" / "
۱۵/ " کی طلب رکھتا..... کی طبع رکھتا.....	" / "
۱۶/۲۷۴	کچھ کام نہیں اس لیے تھواری دل سے	پہونچا ہے لہو تھو کو وفاداری دل سے	۴۵۱/ "
۱۷/ " کے..... کے.....	" / "
۱۸/ "	کچھ دیدہ بیدار کی شب کو نہیں حاجت	شب دیدہ بیدار کے محتاج نہیں وہ	" / "
۱۹/ " روشن ہے مکان مشعل بیداری..... جو فیض سحر لیتے ہیں بیداری.....	" / "
۲۰/ " کیا ہے حاجت کہ پہنچتا ہے ہمیشہ کا ہے کوئیں بادہ کہ پہنچتا ہے ہمیشہ	" / "
۲۱/ " ہیں میخواری دل سے ہیں ہوشیاری دل سے	" / "
۲۲/ "	آگاہ ہے وہ خوب وفاداری دل سے	یک لحظہ جو غافل نہیں مکاری دل سے	۴۵۲/ "
۲۳/ " جب سے کہ نزاکت پہ تری آنکھ..... کس گل کی نزاکت پہ مری آنکھ.....	۴۵۸/ "
۲۴/ " جو ہی رنگ گل خدای وہ دلیں گری ہے جو ہر رنگ گل خدای نظروں میں مکاری ہے	" / "
۲۵/ " کبر طلب خون..... کہ خون خواہی کی خاطر	۴۵۹/ "
۲۶/ " ہیں پھول جے ہیں جو مرے خون کے قطرے خون کس کا کیا تو نے جو آج لے مرے قاتل	" / "

صفحہ نمبر	دوران مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۱۳۶/۴	پیشا ہوں میں جس موج سے ابرو کے گلاں میں	جس موج سے لپٹا ہوں کراہرو کا تصور	۴۵۸/۴
۱۵/۵	خکوہ کے ہزار میں آیا تو وہ بولا	کچھ ذکر تھا میرا میں آنکلا تو جس کر	"/۵
۵/۵	کیا حق کی مانند تری عمر.....	کہنے لگا وہ یوں تری کیا عمر.....	"/۵
۲/۲۵	دل خاک کر دیں رو کے غم یار.....	دل کیونکہ کریں بیٹھ کے ہم یار.....	۴۵۹/۵
۵/۵	غفل مجھے طغی نہیں اختیار.....	ہوتی ہی نہیں بزم تو اختیار.....	"/۵
۳/۵ غفل کوئی بازار..... غفل پھرے بازار.....	"/۵
۴/۵ دیکھو نیا ام اس..... دیکھو میں اس.....	"/۵
۵/۵	مرتے ہوئے اس پھرے پیر میں نہ پڑی آنکھ	پیمانہ مری عمر کا افسوس کہ بارب	۴۶۰/۵
۵/۵	پیمانہ رہا شربت.....	مرتے بھی رہا شربت.....	"/۵
۶/۵	لے مصحفی یہ نور ہے یا نور کسی کا	لے مصحفی شاید کہیں دل بند ہے تیرا	"/۵
۵/۵	یہ آنکھ کا پردہ نہیں.....	یہ آہ کا ہرنا نہیں.....	"/۵
۸/۵	لے چشم اور رو.....	لے دیدہ اور رو.....	۴۶۲/۵
۱۰/۵	نازاناں جو اس قدر نہ کند.....	مدت بھولی تو اپنی کند.....	"/۵
۱۱/۵	رو رو کے خون کیا کیا لخت.....	گہرے خون رو سے لگاتے لخت.....	"/۵
۱۳/۵ بد پری ہوں یعنی..... بد پری رہ یعنی.....	۴۶۵/۵
۱۴/۵	مار سے ہزاروں طالب دیدار ہاتھ سے	مارے لگے گئی ترسے لے یار ہاتھ سے	"/۵
۵/۵	رکھی گرنے مار سے تلوار.....	پر تو بھی تو نے رکھی نہ تلوار.....	"/۵
۱۵/۵	کیا فدا ہے دیکھتا ہے سراہ جب مجھ	اللہ نے دشمنی کہ جو چہی مجھ کو دیکھتا	۴۶۶/۵
۵/۵	کرتا ہے بند رخسار دیوار ہاتھ سے	کر لینے بند رخسار دیوار ہاتھ سے	"/۵
۲/۲۵	پوچھے وہ میرے.....	پوچھے تو میرے.....	"/۵
۳/۵	صیاد ابھی تو طائر دل کو قفس...	صیاد مرغ دل کو ابھی قفس...	"/۵

صفحہ نمبر	دیوان مصنف	کلیات مصنف	جلد/صفحہ
۴/۲۷۹	ہم کو بھی تو خاک.....	ہم کو بھی تو خاک.....	اولیٰ/۳۳
۵/۱۰	من جلتے ہو روٹے روٹے کرتم	روٹو ہو ادھر ادھر منو ہو	" / "
۷/۱۰	عاشق ہے وہی جو مثل شانہ	عشق اس کو ہے جو کہ مثل شانہ	۳۶۷/۱۰
۸/۱۰	دل نہ تو مجھے.....	اس دل نے مجھے.....	" / "
۱۱/۱۰	گل رنگ تو ہو گئے دو شانہ....	رنگین تو ہو گئے رسالے.....	" / "
۱۲/۱۰	ہوں ابھی ایک عاشق و معشوق	پردہ گردِ دریاں سے اٹھ جاوے	" / "
۱۵/۱۰	پردہ گردِ دریاں سے اٹھ جائے	اک نہاں جسم دریاں سے اٹھ جائے	" / "
۱۶/۱۰	اس نے دیکھا مجھے جو دریا کہا	دیکھ اس کو میں تجھ کو یوں بولا	" / "
۱۷/۱۰ پہلا سے اٹھ جائے یہاں سے اٹھ جاوے	" / "
۱۸/۱۰	جی میں ہے بوسے لیجئے اتنے	جی میں ہے لے بوسے لیجئے کہ آج	" / "
۱۹/۱۰ اٹھ جائے اٹھ جائے	" / "
۱/۳۷۷	آج گلزار میں کیا جانے ہوا کیسی ہے	آج کیا جانے کیا باد چلی گلشن میں	۴۷۰/۱۰
۲/۱۰	کچھ تولے ساہر و قہر کہ ایک منزل میں	ایک لے بیش رواں وقفہ کلاس منزل میں	۴۷۱/۱۰
۴/۱۰	ہرک رنگ میں جو زخمِ نیشتر.....	ہر دل پر مجھے اک نیشتر.....	۴۷۰/۱۰
۵/۱۰	امید بچ بڑتی.....	امید وصل بڑتی.....	" / "
۶/۱۰ شب میں اثر..... شب کا اثر.....	" / "
۸/۱۰ اٹھ گیا کیا وہ..... اٹھ گیا ہے وہ.....	۴۷۱/۱۰
	دل خوشی کی خبر ہم کو نہیں مدت سے	کچھ غمِ مجھ کو دل اپنے کی نہیں مدت سے	" / "
 میرے اب تک..... میرے شاید.....	۴۷۲/۱۰
	مصنف نام تو میرا ہے جہاں میں ہر چند	آبرو کی ہے نہ پاس مجھے کاٹھ پادوں	" / "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۱۳/۲۷۷	آج اس ترک نے جو تین سو سیر ..	جب سے اس شونے نے شمشیر پر ..	۱/۲۷۷
۱/۲۷۸	گالیاں روز جو اگر مجھے مل جاتے ہو	روز آ آ کے مجھے گالیاں مل جاتے ہو	" / "
۲/ "	آج روئے کا انداز جو نکالا ہے نیا	آج جو گریے کا سامان ہے بانداز دگر	۲/۲۷۸
۴/ "	... کلاں دار نے شست کلاں کش نے مگر شست	" / "
۵/ "	اول تو صہم گری رفتار	اول تو یہ دجہ اور یہ رفتار	۴/۲۷۸
" / "	اس پر تری	تس پر تری	" / "
۶/ "	... تو کرے کوئی گوارا	... تو کوئی اس کو اٹھا ہے	" / "
۱۱/ "	ڈھالے ہیں بہت خانہ دل اس نے ویسکین	معلوم ہے کھر اس کا نہیں ڈھونڈیں سو کوئی کھ	۴/۲۷۸
" / "	ثابت نہیں وہ خانہ	کیا جانے وہ خانہ	" / "
۱۲/ "	... ہے بد سارے جہاں سے نہ لاکر	... ہے بد سارے نہ لاکر	" / "
۱۳/ "	... تھے حباب سنور کر	... تھے یار نہ کہ بن بن کر	۴/۲۷۸
۱/۲۷۹	... چکا ہے وہی ان کی شان باقی ہے	... چکا ہے ہنوز اس کی آن باقی ہے	۴/۲۷۸
" / "	... وہی آن بان باقی ہے	... وہی غلم و شان باقی ہے	" / "
۵/ "	جس میں ہم رہتے ہیں ساکن وہ جہاں اور ہی ہے	ہم جہاں رہتے ہیں یار وہ جہاں اور ہی ہے	۴/۲۷۸
۶/ "	یوں تو عالم میں ہزاروں ہیں حسین آفت جاں	قد نوز نہیں آفت جاں اور ہی ہے	۴/۲۷۸
" / "	... اپنا قدا ہے	... اپنا گیا ہے	" / "
۷/ "	پر حسینوں کو مرے حق میں گلاں ...	لیکن یاروں کو حق میں گلاں ...	۴/۲۷۸
۸/ "	دیکھ آئیے کی جانب بھی ذرا مغل میں	اک ذرا جھانک تو تو خاک کے پرے سے ابھر	۴/۲۷۸
" / "	تا نظر آئے یہ کچھ کو کہ جہاں اور ...	تا تجھے بھی نظر آئے کہ جہاں اور ...	" / "
۹/ "	گرچہ شاعر ہی زمانے میں ہزاروں لیکن	مصحفی گرچہ یہ سب کہتے ہیں ہم سے بہتر	۴/۲۷۸
" / "	... مصحفی رخنہ کوئی کی نہاں	اپنی پر رخنہ کوئی کی نہاں	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلمات مصحفی	صفحہ/سطر
۱۲/۲۷۹	روک، لو ہاتھ آپ یہ بسمل	تو کھڑا رہ کر آپ بھی یہ بسمل	۱۰/۱
۱۳/۱	ودھہ اک رات تو وفا ہو جائے	ایک دن آکے لی بھی جا پیارے	۱۰/۲
۱/۲۸۰	آپ اپنی بھی	ٹکڑی پتی بھی	۱۰/۳
۵/۱	میری نشست گاہ تو اکثر زمین ہے	نت منصف سے فائدہ یہ سر زمین ہے	۱۰/۴
۶/۱	... خاکساروں کی بستر بچشم کم	... خاکساروں کو ہرگز بچشم کم	۱۰/۵
۷/۱	ہم جانتے ہیں کوچہ جانان کا مرتبہ	کوچہ میں اس کے کشتوں کا سر زمین ہے	۱۰/۶
۸/۱ بویا تو جل گیا بویا سو جل گیا	۱۰/۷
۱۰/۱	کس بات پر ترا ہے دماغ آسماں پر	مت کہنے آسماں پر خود کو آخرش	۱۰/۸
۱۲/۱	دیں تجھے اللہ نے آنکھیں تماشہ	حق نے گردیں ہیں تجھے آنکھیں تماشہ	۱۰/۹
۱۳/۱	ہم نشیں رکھتا ہے گر تو چشم بیت	چاہئے کیا ہم نشیں گر تو ہے بیت	۱۰/۱۰
۱۵/۱	... چاند سا چہرہ یہ تیرا دیکھ لے	... چاند سا تیرا یہ کھڑا دیکھ لے	۱۰/۱۱
۱/۲۸۱	... تو اس کے پاس خود جائے گا تو	... تو تو جاوے گا آپہں اس کے پاس	۱۰/۱۲
۲/۱ یہ مری بدستی یہ تری بدستی	۱۰/۱۳
۱۱/۱	... خیر ہے گھر ہے کہیں جاؤ بھی	... خیر ہے تم گھر کو کہیں جاؤ بھی	۱۰/۱۴
۱/۱ کیا مجھے ترساتے ہو کیا ہمیں ترساتے ہو	۱۰/۱۵
۱۱/۱	آؤ نزدیک گلے سے مرے لگ جاؤ بھی	لے ہو اب تو گلے سے کہیں لگ جاؤ بھی	۱۰/۱۶
۷/۱	جا کے ہم اس کی گلی میں کیا کریں	جانے لاکچھ اس گلی میں ڈر نہیں	۱۰/۱۷
۸/۱	قصہ غم کیا لکھوں دم بھر میں طیں	قصہ غم میں اگر لکھوں تمام	۱۰/۱۸
۱۱/۱	آغوش میں جھپٹ کے تمہیں ہم نے لے لیا	ہم نے تو تم کو دوڑ کے گودی میں بھر لیا	۱۰/۱۹
۱۲/۱	کون سی رات خلک تک	کونسی شب کر خلک تک	۱۰/۲۰
۱/۲۸۲	دلی جو میں نے چشم	لال جوں ہی دلی چشم	۱۰/۲۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۲۸۶	غالب کہ حشر.....	اغلب کہ حشر.....	۱۵۵/۱
۵/ "	جو آئے تیرے کو پہ میں.....	جو آئے اس کے کو پہ میں.....	"/ "
۱۴/ "	یہ شرم و محراب.....	بس شرم و محراب.....	۲۹۴/ "
۸/۲۸۳	کیا اس نے اک دن نہ ملنے.....	کیا اس نے کا ہے نہ ملنے.....	"/ "
۹/ "اپنی گیسو کی صورتاپنی جوں زلف خوباں	۲۹۸/ "
۱۰/ "ہیں آخر کارمجھے آخر کار	"/ "
۱۲/ "تری مثل گرد بارتری جیسے گرد بار	۲۹۹/ "
"/ "	ہم اپنی خاک آپ ہی بر باد کر گئے	ہم آپ اپنی خاک کو بر باد کر گئے	"/ "
۱۳/ "	نقصان باغباں کا ہے کیا ہم جو باغ میں	کیا ڈر ہے باغباں جو کبھی آگے باغ میں	"/ "
"/ "دم بھر نظارہ گلہم بھی نظارہ گل	"/ "
۱۴/ "	اس شوخ کی گل میں کبھی آگے مجھ میں	گرا گئے نگلی میں تری ہم کبھی تو یار	"/ "
۲/۲۸۳	... شاع نگل سے دل کے خوب دودوں	... شاع نگل کے لگ کر گئے سے روؤں	۵۰۰/ "
۴/ "آگے ہم کو لازمآگے تیرے لازم	"/ "
۵/ "گردوں کے پارگردوں سے پار	"/ "
۶/ "ہاں جرم عاشقیاس جرم عاشقی	"/ "
۷/ "	... تیری اب تک جیتا رہا یہ محروں	... تیرے جیتا رہا ہے اب تک	"/ "
۹/ "	غیر کی باتوں میں تو آجائے.....	غیر کے قابو میں لیوں آجائے.....	۵۰۱/ "
۱۰/ "	خاک بھی میری نہ پہنچی.....	خاک بھی اپنی نہ پہنچی.....	"/ "
"/ "بر باد میں مشتبر باد یہ مشت	"/ "
۱۳/ "	ترسیں روز عید بھی دیدار کو ہم.....	عید کے دن بھی رہیں محروم ہی ہم.....	۵۰۲/ "
"/ "	یار یوں انیسار سے ہو ہم کنار.....	یار یوں غیروں سے ہو مجھے ہم کنار.....	۵۰۲/ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحف	کلیات مصحف	جلد/صفحہ
۱/۲۸۵	دیتے نہیں جو داد.....	کرتے نہیں جو داد.....	۱/۵۰۲
۲/۰	خاطر کو غم کی قید سے آزاد کیجئے	خاطر کو بند غم سے ملک آزاد کیجئے	۵۰۲/۰
۳/۰	خارا کئی سے سیدہ تراش بھی کم نہیں	صنعت پہ آئے تو ابھی رنگ سخت میں	۵۰۲/۰
۴/۰	رکھے صدا بلند.....	رکھے نوا بلند.....	۵۰۲/۰
۵/۰	نائی کی طرز.....	تالے کی طرز.....	۰/۰
۶/۰	پڑی باقی ہی مصحفی.....	پر میں کہاں مصحفی مگر.....	۰/۰
۷/۰	عاشق سے اپنے قطع مروت نہ کیجئے	عاشق کو اپنے متع محبت نہ کیجئے	۵۰۲/۰
۸/۰	جو محبت نہ کیجئے.....	جو مروت نہ کیجئے.....	۰/۰
۹/۰	جس وقت دسترس.....	وقتے کہ دسترس.....	۵۰۵/۰
۱۰/۰	آوارگان عشق کو.....	میری تو کیا ہے شہر کو.....	۰/۰
۱۱/۰	یہ لذت پیش ہے کہ ہے قصد مصحفی	گر یہ بخش ہے دل کا تو شاید کہ بعد مگر	۵۰۴/۰
۱۲/۰	مضرو پر آتی ہے مشکل سے کوئی بوند کبھی	مضرو سے جتنی سی آتی ہے کوئی بوند کبھی	۰/۰
۱۳/۰	ہلکے دیدہ حیرت کو دیکھتا ہے کون	میں دیکھتا ہوں طرف اس کی اور بزم مری	۵۰۶/۰
۱۴/۰	سلوک عاشق و معشوق کو گیا جانے	میں جانتا نہیں تڑپ ہے کون خوں میں مگر	۰/۰
۱۵/۰	مرے دشمنوں سے.....	مرے ہم سروں سے.....	۰/۰
۱۶/۰	پر بعض لوگ.....	پر بعض لوگ.....	۰/۰
۱/۲۸۸	مزا چار مار گرجے سے راستی پر ہے	مزا چار اس کا اگر گرجے سے استخا پر ہے	۰/۰
۲/۰	تیرا تو کیا گیا وہی.....	تیرا تو کیا گیا وہی.....	۰/۰
۳/۰	زینت بھائی ہے.....	باز نچے میں ہے.....	۵۰۹/۰
۴/۰	صنم وہ ہر.....	بتاں وہ ہر.....	۵۱۰/۰

لے دوں مصرعوں کا پہلا حرف جو ملتا ہے کہ "تالے" ہو۔

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۲۸۹/۹	وہ چشم لطف وہ اپنی نگاہ.....	ہائے حال پر کرنی نگاہ.....	۵۱۰/۱
۱۰/۵	کل اس نگلی میں جو پیچھے تو.....	نگے کل اس کی نگلی میں تو.....	۵۱۰/۱
۱۱/۵	مست سے دل.....	دن رات دل.....	۵۱۱/۱
۱۲/۱۱	کہتے تھے سب آپ ہی سا تجھ کو	ہر اک تجھے آپ سا کہے ہے	۵۱۲/۱
۱۲/۱۱	قصہ و آفتاب.....	قصیدہ و آفتاب.....	۵۱۲/۱
۱/۲۸۸	میں تری محبت خال.....	میں میان تری محبت.....	۵۱۲/۱
۲/۱۱	بہ چہرے بھی بیچ.....	بن چہرے ہی بیچ.....	۵۱۲/۱
۲/۱۱	تو دقت کھر بھی خواب.....	اب تک تو دولے خواب.....	۵۱۲/۱
۶/۱۱	کیوں یہاں سے اڑے کس لئے برباد ہو کوئی	کیا یہاں سے اڑ کر کہیں برباد ہو کوئی	۵۱۵/۱
۹/۱۱	اس گلشن برباد میں.....	اس گلشن ناشاد میں.....	۵۱۵/۱
۹/۱۱	قاصد کوئی تم کا ہے کو بھیجو تمہارے پاس	تم بھیجو تمہارے پاس میں کا ہے کو قاصد	۵۱۵/۱
۱۰/۱۱	نامہ تو وہ لکھے کہ جسے.....	قاصد تو بھیجے کہ جسے.....	۵۱۵/۱
۱۰/۱۱	لے دل کوئی ارمان.....	لے دل تجھے ارمان.....	۵۱۵/۱
۱۱/۱۱	آئینہ نہ کیونکر گرم سے جل جاتے	ان گرم نگاہوں سے تری کوہ بھی جل جائے	۵۱۸/۱
۱۲/۱۱	تو دیکھ تو پتھر بھی پتھر ہے کہ پگھل جائے	تو دیکھے بھی یک بار تو پتھر بھی پگھل جائے	۵۱۸/۱
۱۲/۱۱	سبز پنظر میری ہے گہ آب دواں پر	گہدہ سبز کو دیکھوں ہوں گے آب دواں کو	۵۱۸/۱
۱۲/۱۱	غمدیہ کسی طرح.....	غمدیہ اسی طرح.....	۵۱۹/۱
۱۲/۱۱	چلے اگر اکھ سے میرے.....	چلے اگر اکھوں کا ہاری.....	۵۱۹/۱
۱۲/۱۱	پھر سارے زمانے کا ابھی.....	والد زمانے کا ابھی.....	۵۱۹/۱
۱/۲۸۸	ہو اگر پاؤں پھسل جائے	ہو جو پاؤں اس کا پھسل جائے	۵۱۹/۱
۲/۱۱	حاشا کہاں خط آنے پہلے پارہ گئے	خط آیا وہ ادانہ مجھے اطوار رہ گئے	۵۲۵/۱

صفحہ نمبر	دلیان مصحفی	کلمات مصحفی	صفحہ نمبر
۲/۲۸۸	لاکھوں تھے تیرے گردو.....	عشاق تھے ہزار سو.....	۵۴۵/۱
۵/۵نئی دام میں کبھینئی نہ پر دام ہی	۵۴۶/۱
۱۱/۱۱	کتنے تڑپ.....	آخر تڑپ.....	۱۱/۱۱
۷/۱۱	قد قیامت خرام.....	قد قیام اور خرام.....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	وہ بچلا وہ تمام.....	وہ جو کچھ ہے تمام.....	۱۱/۱۱
۸/۱۱	ایک تو قبر قد کا خم کرنا	ہے غضب اک تو قد کا خم کرنا....	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	اس پالاس کا سلام.....	تس پہ طرز سلام.....	۱۱/۱۱
۱۰/۱۱	دل کا دکھنا کبھی نہیں جاتا	دل دکھا ہی کرے ہے سینے میں	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	پہلی نئی صبح و شام.....	یاں ہی صبح و شام.....	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	معلوم ہو اس وقت تجھے چاہ کسی کی	معلوم ہو تب تجھ کو میان چاہ کسی کی	۵۴۸/۱
۱۲/۱۱	تو مجھ کو چار ہے بہت تیرے سوا یار	از بس کہ تو چار ہے مجھے تیرے سوا یار	۱۱/۱۱
۱۵/۱۱	افسوس کہ صحبت.....	جوں چاہیے صحبت.....	۱۱/۱۱
۲/۲۸۹	وہ بچھے تو کہنا یہ ہے درگاہ....	گر بچھے تو کہیو کہ ہے درگاہ....	۱۱/۱۱
۵/۱۱	کس نے دکھائی انھیں بنم غضب کیا جانے	جو نہی کی اس خونی عالم نے اگر اک نگاہ	۵۴۹/۱
۱۱/۱۱	وہ جو جی.....	لے جو جی.....	۱۱/۱۱
۸/۱۱	وہ خانہ جنگ جہاں.....	وہ جنگ جو جس جا.....	۱۱/۱۱
۹/۱۱	ہلتا.....	ہلتا.....	۵۵۰/۱
۱۰/۱۱	تنگدستی میں یہ نہیں معلوم	جمع رکھتے نہیں بنیں مسلم	۱۱/۱۱
۱۱/۱۱	جم کے جو سنگ کی طرح بیٹھا	جو کہ ہر ساجم کے بیٹھے ہے	۱۱/۱۱
۱۲/۱۱	کوئی یوسف چکاروان میں نہیں	گر نقاب اس کے منہ سے اٹھی نہیں	۱۱/۱۱
۱۳/۱۱	معصوفی ضبط آہ کر ورنہ.....	منہ کو مت کھول ورنہ عالم کے	۵۴۹/۱

صفحہ نمبر	دو زبان مصنف	تکلیات مصنف	صفحہ نمبر
۱۵۸/۲۸۹	ہے مراد داغ بگر.....	ہیں یہاں داغ بگر.....	۵۵۲/۱
۱۶/۱	باغبان رہنے کے گلشن میں جیسے رات کی رات	آشیاں بندی کی تکلیف نہ دے ہم کو بوس	۱/۱
۲/۱	پڑ رہیں گے کسی دیوار.....	گر رہیں گے کہیں دیوار.....	۱/۱
۱/۲۹۰	کس کو دیکھا ہے کہ بیٹھے ہوئے ہیں یوسف مصر	دیکھ پاؤں جو ترے چہلہ ذوق کو یوسف	۱/۱
۱/۱	ہاتھ رکھ ہوئے میرت سے زخماں....	ہاتھ میرت رکھے اپنا زخماں	۱/۱
۲/۱	بوس اس لب کا کسی طرح نہ پایا ہم نے	ہائے بوس نہ لیا ہم نے کبھی اس لب سے	۵۵۲/۱
۱/۱	کیوں نہ اپنے لب فوس ہوں دنداں...	نت رہا پاں لب فوس ہی دنداں...	۱/۱
۴/۱	دیکھیں جو تری پیچھے رنگت رنگاں ہو	جو چھپی احسن اس کے کو دیکھے چہ نکھے ہے	۵۵۴/۱
۸/۱	لیکے شمع.....	لیکے شمع.....	۵۵۶/۱
۲/۱	تک گل گئے.....	بجو گل گئے.....	۱/۱
۱۱/۱	بھر شبنم دی گھر دی ہے.....	پھر اب وہی.....	۵۵۹/۱
۱/۲۹۱	چل اس طرح نہ لگے ان کو مصحفی ٹھوکر	چل اس طرح کہ نہ لے مصحفی لگے ٹھوکر	۵۶۰/۱
۲/۱	بڑے ہیں سر کے تلے جو زمین پہ ہاتھ دھرے	بڑے ہیں جسے جو سر ہانے زمین پہ ہاتھ دھرے	۱/۱
۲/۱	چل اس طرح نہ لگے ان کو مصحفی ٹھوکر	چل اس طرح کہ نہ لے مصحفی لگے ٹھوکر	۱/۱
۲/۱	بڑے ہیں سر کے تلے جو زمین پہ ہاتھ دھرے	بڑے ہیں جسے جو سر ہانے زمین پہ ہاتھ دھرے	۱/۱
۴/۱	لے دل نہ خجرت نہ تڑپ اتنا بھی دم لے	خجرت لے دل نہ تڑپ اتنا بھی دم لے	۱/۱
۵/۱	ہیں اتنا تو ترسایا.....	ہیں اس وضع ترسایا.....	۵۶۲/۱
۸/۱	پکائے بھی کوئی تو گھر کے باہر	پکائے کو کوئی یوں گھر سے باہر	۱/۱
۱۱/۱	پلے آیا نہ کیجئے.....	نکل آیا نہ کیجئے.....	۱/۱
۹/۱	بل کھائے تو کھائے.....	بل کھائے تو کھائے.....	۱/۱
۱۰/۱	خطا پائیں گے اک دن مصحفی آپ	خطا پاؤ گے اک دن مصحفی تم	۱/۱

صفحہ نمبر	دیوان مصنف	کلیات مصنف	جلد نمبر
۱۰/۷۹۱ کوچہ کو جایا نہ کیجے! کوچہ میں جایا نہ کیجے!	۵۶۱/۱
۱/۷۹۲ نہ ٹھہرے دل نہ ٹھہرا رہے دل	۵۶۲/۵
" " غنیمت ہے یہ ہی کہ سوغار ٹھہرے غنیمت ہے یہ بھی جو سوغار ٹھہرے	" "
" " مانے تو ناچار ٹھہرے مانے سو ناچار ٹھہرے	" "
" " دیکھنا پاؤں دیکھو پاؤں	۵۶۵/۵
" " آج جو نوک خار آج کیوں نوک خار	" "
" " تو نے عشق سمن تو نے در ریزی	" "
۱۰/۵ لگا رہا تھا ہدف پر جو کل لگا رہا تھا نشانہ پہ کل	" "
" " نہ تھیں گرد اس کے چہرے کے نہ گرتی تھیں اس کے کھڑبے	۵۶۶/۵
۱/۷۹۳ مصحفی ہم تو ترے لئے کوئی بار آئے مصحفی ہم تو ترے لئے کوئی بار	۵۶۷/۵
" " یہ تو تیرا تو کسی وقت لے دو اے تو کسی وقت	۵۶۸/۵
" " سب سے پہلے سر سب سے آگے سر	۵۶۹/۵
" " درد دل ہے یہ چھپانے سے عشق ہے یہ تو چھپانے سے	۵۷۰/۵
" " بانگ کا عرصہ ہے تنگ بانگ پر ہے عرصہ تنگ	" "
" " یوں ہی ہوتی ہے لے تو ہائے بیتابی سوا یوں بھی ہوتی ہے لے تو ہائے بے چینی زیلا	" "
" " ایک کروٹ پر یہ جسم ایک ہی کروٹ پر جسم	" "
" " آتی ہے کچھ آتی کچھ آہ	" "
۱۰/۵ کے بھی پھر نہ باں کے یار و زباں	۵۷۱/۵
" " گھوڑا بہت منہ زور گھوڑا نہٹ منہ زور	" "
" " ہاتھ میں تیرے بھلا ہاتھ میں میرے بھلا	" "
" " اہا میں شکر کروں خاک اس کے تیروں کا اوائے فکر کروں کیا میں تیرے تیروں کا	" "

صفحہ نمبر	جوان مصنف	کلیات مصنف	جلد نمبر
۱۲/۱۹۳ کو سیاہے جوم پکیاں سے کو مرے سی دیا پھیلاں سے	۵۴۱/۱
۱۵/۱	نکل گیا ہے یہ کوسوں دیار.....	گیلے دور نکل وہ دیار.....	"/۱
۱۶/۱	میں چشم تر پہ چور کہ رکھ کے ہاتھ دیا ہوں	زبیں میں نگہوں پہ دھر دھر کا تھ دیا ہوں	۵۴۲/۱
۱/۱۹۴	بغیر قیس یہاں تک یہ دشت سوتا ہے	بغیر قیس کے پاں تک یہ دشت سوتا ہے	"/۱
"/۱	کہا گئے ہیں ہرن سارے.....	کہ دشت آتی ہے اک مایہ.....	"/۱
۲/۱	مزد ہو کانپ اٹھے دیکھ کر وہ زخم مرے	تک کو چھوٹے ہے وہ زخم پر مرے کم	"/۱
"/۱	ہے جس قدر کہ تک.....	مزد ہو جب کہ تک.....	"/۱
۳/۱	توڑ کے مٹھی خستہ مر گیا شاید	خبر تو لیجو کوئی خستہ مر گیا تو نہ ہو	۵۴۳/۱
۵/۱	ہوئے پھولے ہیں وہاں بوٹاں زمیں کے تلے	بنے ہیں خوں سے وہاں گلستاں زمیں کے تلے	۵۴۴/۱
۶/۱	کچھ کے گور غریباں پر رکھ قدم مغرور	ذرا تو گور غریباں میں رکھ سمجھ کے قدم	"/۱
"/۱ چاک سر پہاں زمیں کے تلے چھان آستار زمیں کے تلے	"/۱
۷/۱	ہو کوئی نہ کیسے دہشت سیاسی گور	زمیں کے پرے نہ ہوں کس طرح سے چاند نور	"/۱
۱۰/۱ فراق داہو شاں فراق سیم بران	۵۴۵/۱
۱۱/۱	جو مٹھی کی لہد ہرے کھول کر دیکھی	جو دیکھا کھول کے مٹی مٹھی کی تربت کو	"/۱
"/۱	پرٹے ہوئے تھے.....	گڑے ہوئے تھے.....	"/۱
۱۵/۱	کہو یہ ابرے دل.....	کہو نا ابر کو دل.....	۵۴۶/۱
۱/۱۹۵ طے سے میرا تو..... طے سے اپنا تو.....	"/۱
۳/۱ کس کا وصف کرنا تک کس کی وصف کرنا تک	۵۴۷/۱
۵/۱	فہم کے ساتھ اگر ہوتا ہاں	ساتھ فہم کی گر ہوئے تو پھر	"/۱
۶/۱	ہائے نیکی نظر اسن.....	ہائے نیکی نگہ اسن.....	۵۴۸/۱
۱۱/۱	مٹھی آدہ رسا بھی میری	آدہ میری ہے اثر سے ہم دوش	"/۱

صفحہ نمبر	دیوان مصحف	کلیات مصحف	جلد نمبر
۱۳/۲۹۵	ہر طرح.....	بہ طرح.....	۱۸۰/۱
۱۴/ "	تازک ہانے دل کا پیشہ ہے ساقیا	تازک ہے میرا پیشہ دل اس قدر کے میں	"/ "
"/ "	جب ہوا لگی.....	گر ہوا لگی.....	"/ "
۱۵/ "	مانند سایہ ساتھ مجھے دیکھ کر کہیں	جوں سایہ لگ جلا میں تو وہ مجھ کو دیکھ کر	"/ "
"/ "	خازن بے میرے.....	بولایہ میرے.....	"/ "
۱۶/ "	گلیوں میں پھر رہا ہے جو تو جنگ خراب	پھرتا ہے تو تو گلیوں کے اندر خراب و خوار	"/ "
۲/۲۹۶	آئے ہوا اگر تو بیٹھو دم بہر	آئے ہو تو کوئی دم تو بیٹھو	۵۴۲/ "
"/ "	وہ کھینچ کے تیغ مجھ.....	کل تیغ نکال مجھ.....	۵۴۲/ "
۵/ "	جو دل نہیں ٹھہرتا.....	ٹھہرتا ہی نہیں دل.....	"/ "
۶/ "	روتے ہیں سن کے سب حرا محل	معلوم نہیں کہ اپنا دیواں	"/ "
۸/ "	جب جدا ہم سے یار.....	گر جدا کب بھی یار.....	۵۴۹/ "
۹/ "	ہجر کا گلا کیسا.....	ہجر میں گلہ کیا ہے.....	۵۴۰/ "
۱۲/ "	گلشن سے صبا میرے پرو بال اڑا کر	گلشن سے اڑا کر کے صبا میرے پرو بال	"/ "
۱۳/ "	شورخ کے دل نے.....	شورخ کی دلو.....	۵۴۱/ "
۱۴/ "	نہ کہن دل.....	نہ کہن دل.....	"/ "
۱۵/ "	بندوں کا خیال اب ہے نہ کہ دھیان خلکا	نہ ذکر ہے نہ شغل ہے نہ یاد خدا ہے	"/ "
۱/۲۹۷	فراغت میں بتوں کی..... یاد آئے	فراغت میں بتاں کی..... یاد آئے	۵۴۲/ "
"/ " یاد آئے یاد آئے	"/ "
۲/ "	... بھولے ہیں ہم ایسے کہ ہم کو راہ یاد آئے	... بھولے ہوئے ایسے کہ ہم کو راہ یاد آئے	"/ "
۲/ "	کیا ترا جلوۂ قامت ہے.....	جلوہ گر یار کا قامت ہے.....	۵۴۹/ "
۶/ " کرتے ہیں لوگ کرتے ہیں	"/ "

صفحہ نمبر	دلیوان مصحفی	کلیات مصحفی	صفحہ نمبر
۶/۲۹۰	یہ عجیب طرح کی.....	یہ بری طرح کی.....	۵۲۹/۱
۷/۰	مصحفی سر پہ یہ آفت ہے.....	مصحفی سر پہ بد آفت ہے.....	" / "
۱۰/۰	پاجامہ جو وہ پہنے تو یہ بزم بدن ہے	پاجامہ جو پہنے وہ تو اس نرم بدن کے	۱۲۵/۱
۱۲/۰	برائے تھو کہو دکھایا خدا نے صلیح کارنگ	شدید کیش نے دہن میں ترسے رکھی ترمیم	" ۱۲۸/۱
۱۴/۰	بنائے لعل کے لب اور دانت.....	بنائے لعل کے گریب تو دانت...	" / "
۱۶/۰	مگر ہمارے دن ہیں کہ خود.....	مگر ہمارے آئے جو خود.....	" / "
۱/۲۹۸	جو کشتے کھا کے ترا ایک تیر تر پے ہیں	جو کشتہ تر پے ہیں ایک ایک تیر کھا کے ترا	" / "
۲/۰	ترسہ فراق میں ایسے کے کفیا فسوس	طے فراق میں یہاں تک تو میں کفیا فسوس	" / "
۳/۰ کی دل اب آہ کیا کرے کی کوئی آہ کیا کرے	" ۱۲۹/۱
۴/۰	مثل کند تو آئین بکریوں کی دھجیاں	مثل کند آئینے ہیں گریبان کی دھجیاں	" / "
" / "	دیکھوں کہ بھریش یہ شب.....	اس سے زیادہ ظلم شب.....	" / "
۵/۰	سر پہ ہے سائیں اسی کافی سپہر کا	گرا میں سائیاں درخت اس کو چاہئے	" / "
۶/۰	وہ سوچ میں کہ سر سے ملے یہ بلا کہیں	وہ سوچ میں کہ سر سے ہو داکیروں کی یہ بلا	" / "
۷/۰	دل غمزدن نہ ہوا خدا گلستاں.....	نہ ہوا شاو دل اپنا تو گلستاں...	" / "
" / "	توڑ کر بھول بھی رکھے نہ گریباں...	توڑ کر نکل نہ رکھے ہم نے گریباں...	" / "
۹/۰ کو جھٹلا کے دھوڑا میں نے کو ڈالوں گا میں جھٹلا کے دھوڑا	" / "
" / " ہاتھ جو اس..... ہاتھ گرا اس.....	" / "
۱۰/۰	سخت ظلمت.....	بس کہ ظلمت.....	۱۱۴/۱
۱۱/۰ نہیں اب دم بھر نہیں اب ساعت	" / "
۱۲/۰	آہ گس کو کیا پہلے پہل تو نے شکار	آہ کس وصل کے کہ نہ کو کیا تو نے شکار	" / "
۱۴/۰	شاید نہ آج.....	خاید نہ آج.....	" / "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۱۵/۲۹۸	صنعت سے ایک قدم یا ہمیں چلتا ہے محال	آہ ایسا تو ہمیں بھول گئی لئے وحشت	۱۵/۲۹۸
۱۶/۲۹۹	چو کوئی بھرتے تھے یادشت غزالاں...	چو کوئی ہم بھی تو بھرتے تھے غزالاں...	۱۶/۲۹۹
۱۷/۲۹۹	ہوس مٹ جائے	ہوس چاہوں ہوں	۱۷/۲۹۹
۱۸/۲۹۹	ہے فیرت کی جگہ	ہے عبرت کی جگہ	۱۸/۲۹۹
۱۹/۲۹۹	دیتا ہے بھلا	دیتا ہے میاں	۱۹/۲۹۹
۲۰/۲۹۹	کب بھلا کو چہ قاتل ہی گذرے سب کا	کوئے قاتل کی طرف کب ہے گذر ہر یک کا	۲۰/۲۹۹
۲۱/۲۹۹	گر گیا ہو جو	گو گیا ہو جو	۲۱/۲۹۹
۲۲/۲۹۹	دیکھا جو مجھے اس نے تو شمشیر نکالی	دیکھا اس نے مجھ سے شمشیر نکالی	۲۲/۲۹۹
۲۳/۲۹۹	نے دھری تیغ لگے پر	نے رکھی تیغ لگے پر	۲۳/۲۹۹
۲۴/۲۹۹	مقابل ہوں مہر و خورشید اس کے کب...	مقابل ہوویں اس کے مہر و مہکالب...	۲۴/۲۹۹
۲۵/۲۹۹	مگر دل سخت کر کے	مگر دل سنگ کر کے	۲۵/۲۹۹
۲۶/۲۹۹	ہماری آہ کے نیزے کا شاید یہ پھر ہوا ہے	یہ نیزے کا ہماری آہ کے گویا پھر ہوا ہے	۲۶/۲۹۹
۲۷/۲۹۹	صنم کرتے ہیں	بتاں کرتے ہیں	۲۷/۲۹۹
۲۸/۲۹۹	مرے نزدیک یہ پیر کلکب شبہ پہر ہے	ہماری بجائیں تیرہ کلک گویا کہ پہر ہے	۲۸/۲۹۹
۲۹/۲۹۹	ہو ہی زخم	خواہش زخم	۲۹/۲۹۹
۳۰/۲۹۹	ہم تو سمجھے ہیں کہ	ہم تو سمجھے تھے کہ	۳۰/۲۹۹
۳۱/۲۹۹	کچھ صنم رحم	کیا صنم رحم	۳۱/۲۹۹
۳۲/۲۹۹	خاشا ہار میں تندی سے چل باد صبا	اتقی تندی سے نہ چلیو تو صبا بہر خدا	۳۲/۲۹۹
۳۳/۲۹۹	تو تو سیٹی	تو جو سیٹی	۳۳/۲۹۹
۳۴/۲۹۹	میں قفس سے جو چلا سوائے	گو قفس سے میں گیا سوائے	۳۴/۲۹۹
۳۵/۲۹۹	رشتہ الچھا ہوا خار	رشتہ الچھا ابھی خار	۳۵/۲۹۹

جلد/صفحہ	کلیات مصحف	دیوان مصحف	صفحہ
۱/۲۰۱	اک ذرا آنکھ پھپکنے کی.....	اک ذرا جنبش مشروں کی.....	۱/۲۰۱
" " مریدِ مہدیٰ بیدار میں ہے مریدِ مہدیٰ بیدار میں ہے	" "
" " ہم کئے پھٹتے..... ہم کیسے پھٹتے.....	۵/ "
" "	اس گل نازک کا کلبہ میں ہناتا ہے صلاح	گل سے نازک ہوئے جاؤ تم نہانے کیلئے	۶/ "
" " ڈوب جاؤ جو عرق..... ڈوب جاؤ گئے عرق.....	" "
" " بھول گیا کیا مری پرواز..... بھول گیا ہے مری پرواز.....	۱۰/ "
" " بھلائی ہرگز..... بھلائی مطلق.....	" "
" " اثرائی تری..... اثرائی تری.....	" "
" "	جگیا ہوتے ہی بوجھل بہت خوب ہوا	جگیا ہوتے ہی پیدا ہو دی غفل ہے خوب	۱۲/ "
" " چرخِ سفا کا راس نے چرخِ ستم کا راس نے	" "
" "	نت رہا مرغِ چمن اپنی غفل پر مغرور	خوابِ صیاد کا شاکِ ہوں کہ صیاد کا میں	۱۳/ "
" "	ہر بانی یہ مرے حال ہے ہے صانع کی	ہر بانی مرے احوال ہے ہے خالق کی	۱۴/ "
" " کر رکھا ہے مجھے ہر فعل کا..... کر کیا ہے مجھے انفعال کا.....	" "
" " مصحفی کھول دی آتے ہی جو جعدِ مشکین مصحفی زلفِ جو کھولے ہوئے آیا وہ صنم	۱۵/ "
" " کر دیا گھر کو مرے کلبہ بے طار اس نے کر دیا گھر کو مرے کوچہ بے طار اس نے	" "
" " ہائے حرفِ صمد..... ہائے لفظِ صمد.....	۱/۳۴
" " اس نے جو کل..... تو نے جو کل.....	۲/ "
" " ادا ہے وہیں دم..... ادا ہے صنم دم.....	" "
" " لیلیٰ کو جبکہ شامِ غرباں نے آ لیا لیلیٰ کو شامِ غربتِ مجنوں نے آ لیا	۳/ "
" " اس نے جعد تو..... اس نے زلف تو.....	۴/ "
" " وہ دو کشتی غیر پر مغرور..... دُڑا چوں خوشامد سے وہ مغرور.....	۵/ "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۵/۲۰۰ کو کہیں غیر کا کو کسی شخص کا	۱۴۶/۵ ب
۶/ "	جنوں کو بہت نصف ہے حورائے جنوں میں	اک نصف سا آتا ہے چلا دست جنوں میں	۱۴۶/۵ الف
۸/ "	یادوں کو زباں زبہ مری چاہ کا قصہ	یادوں کی زباں زبہ مری چاہ کا قصہ	۸/۵ "
۸/ " بازار پر مشہور نہ ہو جائے بازار پر مشہور نہ ہو جائے	۸/۵ "
۹/ " گلے کے گلے سے	۸/۵ "
۱۰/ "	تالے نہیں	تالے نہیں	۸/۵ "
۸/ "	ڈرتا ہوں کہ چھٹ خانہ زنبور نہ ہو جائے	چھٹ گھر کی مرے خانہ زنبور نہ ہو جائے	۸/۵ "
۱۳/ " ہر جا پر ہر جا گہ	۸/۵ ب
۸/ " وہاں سر بھی وہاں سر بھی	۸/۵ "
۱۴/ " کے کا فردا نہ تیری کے تیجا ادانہ تیری	۱۴۶/۵ "
۸/ " آنکھوں کو خون ملایا کیا کیا حنا آنکھوں سے خون ملایا کیا فرحنا	۸/۵ "
۲/۳۰۳ کیا ہے بلبل صدائے تیری کیا یہ بلبل تو انے تیری	۸/۵ "
۵/ " دیکھ کر بولی دیکھ کھتی ہے	۱۴۶/۵ الف
۶/ " سے تو اک سے گراک	۸/۵ ب
۷/ " نہ ہو گا کبھی نہ ہو جے گا	۸/۵ "
۹/ " تو کچھ ایسی نہ تھی تو کچھ اتنی نہ تھی	۱۴۶/۵ "
۱۲/ " کرے کہ جو اس نے بھوکو زندان سے کرے کہ جو کو قاتل نے جو زندان سے	۸/۵ "
۸/ " تو مقتل تک حوا دی گئی زنجیر تو مقتل تک بہت بکٹی گئی زنجیر	۸/۵ "
۱۳/ -	لکھا ہے صاف اس میں حال قتل عاشق محروم	لکھا ہے اجڑا صاف اس میں قتل خاکساران کا	۱۴۶/۵ الف
۱/۳۰۴ کا بیوا تارزار کا بیوا تارزار	۸/۵ "
۲/ " ہو ہوا چھائی گے مانند شرار صاف ڈھا دی گئے جبر سرحد شرار	۸/۵ "

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد نمبر
۴/۳۴	کیا ہوا نکلا جو روئے یار پر غلامیہ	حصہ مؤرخہ پریشان کیوں مغلطی نہ ہو	۱۵۳/۶ ب
۵/۰	غلاب مرگ اسیران.....	غلاب موت اسیران.....	۱۵۴/۶ الف
۶/۰	نورات بند.....	دیگر بند.....	۰/۰
۷/۰	کریں گے یادیں مرگ کیا گلستان کو	کریں گے یاد گلستان کا کیا لمحہ میں ہم	۰/۰
۸/۰	نہ شاع گل بھی تو شمع سرسزار ہوئی	نہ ڈالی گل کی بھی نخل سرسزار ہوئی	۰/۰
۹/۰	جب آرسی میں.....	جب آئینہ میں.....	۰/۰
۱۰/۰	جو کھولی زلف تو.....	جو کھولی جھڈ تو.....	۰/۰
۱۱/۰ کی زشتی نے کی دوری نے	۱۵۵/۶
۱۲/۰	کبھی تنگیم کو زندوں کے جواٹھتا ہی نہیں	نہیں تنگیم کو زندوں کے جواٹھتا جاسے	۰/۰ ب
۱۳/۰	راہ لے دیر کی گروست.....	راہ حوالے اگر دوست.....	۱۵۶/۶ الف
۱۴/۰	ہیں تن قیس میں محراب کے.....	تن محبوب میں یوں بن کے.....	۱۵۷/۶
۱۵/۰	سایہ جس طرح.....	شاد جس طرح.....	۰/۰
۱۶/۰	خون میں قیس کے آلودہ ہے جو ہے سرخار	ہر سرخار سے آلودہ ہے خون مجنوں کا	۱۵۸/۶ ب
۱۷/۰	گل جو اعجاز مجسم.....	گل گرا عجیب مجسم.....	۰/۰
۱۸/۰	کب دیا القہ بنجار فلک نے مجھ کو	ہے یہ نیزے پہ ہاراں کے کہ دیوانی کے	۱۵۹/۶
۱۹/۰	ہیں سرخ ترے لب جو حقیق.....	جیسے کہ ترے لب ہیں حقیق....	۱۶۰/۶ الف
۲۰/۰	دانتوں کی چمک کم نہیں ہیرے کی...	چمکے ہیں ہنم دانت بھی ہیرے کی...	۰/۰
۲۱/۰	پایا ہے پیبر.....	پایا نہ پیبر.....	۰/۰ ب
۲۲/۰	اسباب طرب جتنے تھے موجود تھے لیکن	اسباب طرب ساتھ تھے آمادہ ولیکن	۰/۰
۲۳/۰	پانوں کے لکھوٹے سے کب....	پانوں کے لکھوٹے پر کب....	۱۶۱/۶
۲۴/۰ کرے وہ تو لے مصحفی..... کرے اس کو وہ مصحفی.....	۱۶۲/۶

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۲/۳۷۷شب بھر بدقت نکلشب وصل بدقت نکلی	۱۳۷/۵
۸/۰ایکے حشر کے دن ہیں نہرشتک نے حشر کے دن بھی نہ ..	۱۱۰/۰
۹/۰کو بھاتی سے لگایا میں نےکو میں نے لیا بھاتی سے لگا	۰/۰
۱۰/۰تراخورد مزاجتراخورد مزاج	۰/۰
۱۱/۰ہاتھ میں حور لے گا سرکف پہ یک حور لے گا سر ..	۰/۰
۱۲/۰نہیں قیدی زندان کرتےنہیں ساکن زندان کرتے	۰/۰
۱۳/۰گرچہ سواریوں تو سوار ..	۰/۰
۱۴/۳۰۸کاٹھوکیا میں کروں بلبل سےیکا کروں کیا جو گل بلبل سے	۱۳۸/۵
۱۵/۰نہیں دیتا ہے اسےنہیں دیتے لالے ..	۰/۰
۱۶/۰جھکائے رکھ سرجھکائے رکھ سر ..	۰/۰
۱۷/۰طوق بار زندگیبار طوق زندگی ..	۰/۰
۱۸/۰گھر جو ہو چکا وہ ہو چکاگھر کہ ہو چکا سو ہو چکا	۰/۰
۱۹/۰ہے وہ پھیلائےہے سو پھیلائے ..	۱۵۰/۵
۲۰/۰کیوں آج لاجا جاتا ہے دلکیوں آج لاجا جاتا ہے دل ..	۰/۰
۲۱/۰دہر عجب تنگدہر عجب تنگ ..	۰/۰
۲۲/۰میں نقش قدم صنف سے ہم اٹھ نہیں سکتےجون نقش قدم ہم سے بھی افتادہ اٹھ ہے	۰/۰
۲۳/۰وصل اجل سےوصل قضا سے ..	۰/۰
۲۴/۰سب خانہ دہر کوسب خانہ شہر کو	۰/۰
۲۵/۳۰۹خفت اشکائے آتا ہے گھرخفت اشکائے آتے ہیں گھر ..	۰/۰
۲۶/۰جو بندہ کہ کینہ فراموشجو بندہ خالی کہ فراموش ..	۲۶/۰
۲۷/۰خون اس پہ بھی عشاق لاہر گزخون اس پہ بھی عاشق کا تو ہر گز ..	۰/۰

صفحہ نمبر	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	صفحہ نمبر
۱۲۶/۵	ہے دق عشق مسیما.....	ہے تپ عشق مسیما.....	۱۲۶/
۱۲۶/۵	ذکر مدت گیسوئے سنبل کا تو کر مجھ سے صبا	ذکر کچھ گیسوئے سنبل ہی کا کر باد صبا	۱۲۶/
۱۲۶/۵	تن کے نشین سے سفر.....	تن سے عادم کاجب سفر....	۲/
۱۲۶/۵	جاویں گے ہم چین سے نہ بن جی....	جاویں گے ہم چین سے نہ بن جی....	۲/
۱۲۶/۵	تسجے کے ہوئے.....	طہنے کے ہوئے.....	۲/
۱۲۶/۵	دیدہ گریاں سے گرا چاہے ہے.....	دیدہ ترے ہے ٹپکنے والا.....	۸/
۱۲۶/۵	ہے باقی جوانی اتنی.....	ہے باقی جوانی اتنی.....	۱۱/
۱۲۶/۵	کے وہ رہ جاتے ہے ہر لفظ لگے پر.....	کے ہمہ جاتا ہے ہر لفظ لگے پر.....	۲/
۱۲۶/۵	اس شوق کے گر جا کے.....	جا کو جو کبھی اس کے.....	۵/
۱۲۶/۵	وہاں سے نہ کبھی پاؤں کیو تر.....	ہرگز نہ قدم وہاں سے کیو تر.....	۲/
۱۲۶/۵	کشتہ ترے بن سر.....	کشتے ترے بن سر.....	۹/
۱۲۶/۵	آلے اس بت.....	آکھیں اس بت.....	۱۱/
۱۲۶/۵	ظالم کو جو لوے ساقی.....	ظالم نہ پائے ساقی.....	۵/
۱۲۶/۵	بندوق کا بیاہ تھی ہے شراب سے.....	مندوق کا پیاہ ہے خالی شراب سے.....	۲/
۱۲۶/۵	پچ ہے محال ہے غشی مرگ کا علاج.....	پچ ہے کہ غشی مرگ کا ممکن نہیں علاج.....	۶/
۱۲۶/۵	بل بے گداز.....	دیکھو گداز.....	۲/
۱۲۶/۵	آہوں کا گل جو مرے دھواں.....	آہوں کا میرے شب جو دھواں سدرہا.....	۸/
۱۲۶/۵	نئے کھواریں ماریاں.....	کس ترک نیز سستا نہ چورنگ لے کیا.....	۱۱/
۱۲۶/۵	کے بحر میں.....	کے عشق میں.....	۱۲/
۱۲۶/۵	تنگ دل ہو یہ تو نازاں ملت ہو.....	تنگ و ناز پہ مفروز نہ ہو.....	۲/۴
۱۲۶/۵	رستہ میں یہ وہ مرکب ہے.....	رستے میں یہی مرکب ہے.....	۲/

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد بر صوف
۹/۲۱۳	منہ پہ کہہ دتا ہے بہ بزم میں مسکے بدو نیک	منہ پہ کہہ دیوے ہے ہر اک کا بدو نیک وہیں	۱۶۶/۱۰ ب
۱۰/۱۰	حال دریا کا بھی دیکھا ہے ترے شوق میں یار	حال دریا کو جو دیکھا میں ترے شوق کے بیچ	۱۶۶/۱۱ الف
۱۲/۱۰	... موذی کے جدا تیغ سے آپ	... موذی کا بشمشیر جدا	۱۰/۱۰
۱۶/۱۰	پوچھے ہو جو تم احوال غرباں ہم سے	تم جو پوچھو ہو سدا حال رقیباں ہم سے	۱۰/۱۰
۱۶/۱۰	دیکھ کر مجھ کو اس سخنِ مشرکان نے کہا	دیکھ کر مجھ کو تری سوزنِ مشرکان بولیں	۱۰/۱۰
۱۰/۱۰	نہ سیا جائے گا یہ چاک گر بیاں ہم سے	نہ سیا جائے گا اس کا تو گر بیاں ہم سے	۱۰/۱۰
۱/۲۱۴	... مدد ہو تو ابھی طے ہو جائے	... مدد ہو تو طے ہو جائے	۱۰/۱۰
۳/۱۰	ہم نہ شان نہ صبا پر نہیں کھلتا ہے یہ بھید	ہم نہ شان نہ صبا میں نہیں کھلتا ہے یہ بھید	۱۰/۱۰
۱۰/۱۰	ایشی ہی جاتی ہے	ایشی جاتی ہے	۱۰/۱۰
۴/۱۰	... نہ ہو کوئی تو ہے کیا	... نہ کوئی ہو تو ہے کیا	۱۰/۱۰ ب
۶/۱۰	جان کیا خاک بچے طول	دل رکائے نہ کیوں طول	۱۰/۱۰
۷/۱۰	... بڑا پسند آیا	... بڑا پسند آیا	۱۰/۱۰
۱۰/۱۰	... کا پوچھو پوچھو	... کا پوچھو پوچھو	۱۰/۱۰
۶/۱۰	کس کی آنکھوں پہ لگ رہا میں بڑی آنکھ	لگ کس گل کا جھلک نکا گیا آنکھوں میں	۱۰/۱۰
۹/۱۰	مجھ کو کھٹکا ہے نہ گردن میں کہیں بل پڑ جائے	مجھ کو ڈر ہے کہیں گردن میں نہ بل پڑ جائے	۱۰/۱۰
۱۰/۱۰	گرہ زلف کو	گرہ صید کو	۱۰/۱۰
۱۰/۱۰	... تو یہ آتا ہے نظر	... تو نظر آتا ہے	۱۰/۱۰
۱۲/۱۰	... میں صبت کیوں	... میں کہیں کیوں	۱۰/۱۰
۱۵/۱۰	ہر دم غمِ مشرکان سے جو ہے	ہر دم صفِ مشرکان میں جو ہے	۱۵۶/۱۱ الف
۱/۲۱۵	بس اتنی آرزو ہے شب	اتنی ہی آرزو ہے شب	۱۰/۱۰
۳/۱۰	... میدانِ جنگ میں	... میدانِ شروں میں	۱۰/۱۰ ب

صفحہ نمبر	دیباچہ مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۲/۳۱۵	مارا ہے آج اس.....	رکھا ہے مارا اس.....	۱۹۹/۶ ب
" "	دوانگلیاں.....	وہ انگلیاں.....	" / "
۵/ "	وڑی میر کوئی ہمارا ہے.....	جا رہا ہے کوئی پیری میں.....	" / "
" / "	کہنہ جو ہوتو.....	جب کہنہ ہوتو.....	" / "
۸/ "	وہ ناتواں ہیں کرتے.....	وہ ناتواں ہیں ہم کرتے.....	" / "
" / "	اٹھنے کی مانگ لیتے ہیں طاقت.....	لیتے ہیں مانگ اٹھنے کی طاقت.....	" / "
۹/ "	رہنے لے صبا.....	رہنے ہی لے صبا.....	" / "
" / "	بیجا غلش.....	یہ کیا غلش.....	" / "
۱۰/ "	کنج خلوت کو وہ اعلیم سلیمان.....	کنج خلوت کے تین ملک سلیمان.....	" / "
۱۲/ "	ہونہ دانستہ کسی.....	ہونہ دل بستہ کسی.....	" / "
۱۳/ "	ہمیں وہ چشم.....	جیسے وہ چشم.....	۱۶۴/۶ الف
۱۴/ "	نہ غنچہ لائے نگل ارغواں ہزار افسوس.....	نہ غنچہ لائے نگل ارغواں کبھی افسوس.....	" / "
۱۶/ "	غریباں کو روح.....	غریباں میں روح.....	" / "
۱/۲۱۶	طاقتا جس.....	طے تھا جس.....	" / "
۲/ "	جو آرسی ہوتی اس.....	ہوتی جب آرسی اس.....	" / "
۳/ "	کہ شب کو رکھ کے مرے پاس ہار.....	جو شب وہ پاس مرے اپنا ہار.....	۵/ ب
۴/ " دکاناں پہ ہو..... دکاناں سے ہو.....	" / "
" / "	کولوں پہ ایک سچ کیا بائی.....	اک سچ کو بیوں پہ کیا بائی.....	" / "
۵/ "	ساقی بھی ہے میکدہ و حشری مزہ.....	میکش ہم اس کو جانتے ہیں جس کے ساقیا.....	" / "
۶/ "	کیونکر ہو معصیتی کو فراموش.....	ہو معصیتی سے کیونکر فراموش.....	" / "
۷/ "	کیوں نہ ہو واقعہ دل ابرو کے.....	عقدہ دل واپس اس ابرو کے.....	" / "

مؤثر سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۸/۳۱۶	آئی کُچوٹ.....	آئی کوفت.....	۱۶/الف
۱۱/۰	ہے جو رخسار سے.....	ہے کیوں رخسار سے.....	۰/۰
۹/۰	رخت عروانی تو پر نہ کیوں زربندہ ہو.....	رخت عروانی مرا کیونکر نہ بھرنیہ بندہ ہو.....	۰/۰
۱۰/۰	نفرش پا صاف ظاہر ہے تری.....	نفرش پا پوچھی جاتی ہے تری.....	۰/۰
۱۱/۰	تپ چڑھ آئی ہے مجھ اب.....	مجھ کو چڑھ آئی ہے تپ اب.....	۰/۰
۱۲/۰	جس میں نہ لگے پھول نہ کوئی شہ آئے.....	نہ لگے ہی کسی جس میں لگے نہ شہ آئے.....	۰/۰
۱/۳۱۷ کا کیا یار نے تشہیر..... کا وہ تشہیر کرے ہے.....	۰/۰
۵/۰ صنم اس کو..... صنم ان کو.....	۰/الف
۱۱/۰ ہاتھوں میں یہ چندی..... ہاتھوں پر یہ چندی.....	۰/۰
۶/۰ کاشب میری زباں سے..... لاگر میری.....	۰/۰
۷/۰ سن ہائے گی کر شمع..... سن پائے گی تو شمع.....	۰/۰
۷/۰ لے مصحفی کچھ یہاں سے نہ لیجائے گا کوئی..... تو مصحفی کچھ یہاں سے نہ لیجائے گا ہرگز.....	۰/۰
۷/۰ حسرت ہی فقط سوئے عدم ساتھ..... یہ جان لے حسرت ہی ترے ساتھ.....	۰/۰
۸/۰ شب کو میں جس جاہد سب..... شب میں جہاں وہاں کی سب.....	۰/۰
۹/۰ کے ہوا ہے..... کے ہوا ہے.....	۰/۰
۱۱/۰ سے تو شرمندہ ہو کر کے آیا ہے..... سے صنم منفعل ہو آتا ہے.....	۰/۰
۱۲/۰ کہ آج یونہی سے ساری تری..... کچھ آج یونہی سے غنی کی تری.....	۰/۰
۱۲/۰ تبھی تو آنکھ مری..... تبھی تو چشم مری.....	۰/۰
۱۳/۰ کہی ہے تھی کیا تو نے آبدار غزل..... میں مصحفی نہ کہوں کیونکہ آبدار غزل.....	۰/۰
۱۴/۰ کہ شہ ترے ترے شہ..... کہ شہ ترے ترے شہ.....	۰/۰
۱۵/۰ بہار غلد بریں..... ہوائے غلد بریں.....	۱۵/۰

صفحہ نمبر	دیوان مصنفی	کلیات مصنفی	جلد نمبر
۱/۲۱۸	مشاپاس دین	شیدکش دین	۱۶۹/۶ ب
۸/۸	اسی سے جانے میں پھولے	جمیرین میں وہ پھولے	۸/۸
۶/۸	حال کچھ مرا اس سے	حال میر کچھ اس سے	۱۶۹/۶
۸/۸	اور وہاں کی کچھ پوچھوں تو	اور وہاں کی کچھ پوچھوں میں تو	۸/۸
۷/۸	صاحب جب وہ ہیں حوصلہ انہیں کا ہے	صاحب وہ ہیں حوصلہ انہوں کا ہے	۸/۸
۸/۸ گردوں کو آگ گردوں میں آگ	۸/۸
۹/۸	یار چشم دیکھ کے بیمار	مردم جو تیرے چشم کے بیمار	۱۶۹/۶ الف
۱۱/۸ جنوں کے چوش سے جنوں عشق سے	۸/۸
۱۲/۸ ہوں کہ گل مانگ رہا ہے ہوں جو گل چاہے ہے مجھ سے	۸/۸ ب
۲/۲۱۹	یہ درد تو مجھوں	یہ ذکر تو مجھوں	۸/۸
۲/۸ جاؤ کبھی پاس جاؤ میاں پاس	۸/۸
۷/۸	تیرو بختی ڈالتی ہے خاک یوں سر پر مری	خاک سر پر تیرو بختی کی سوا ہے ڈالتی	۸/۸
۸/۸	روشنائی جس طرح افروز	جس سیاہی لکھتے ہیں افزوں	۸/۸
۸/۸ کو مگر کھنا خیال کو مے رکھو یہ دھیان	۱۶۹/۶ الف
۱۱/۸	ہے ہر وہ باز بچہ لفظوں سے بھی بدتر	سمجھوں ہوں اسے ہر وہ باز بچہ لفظوں	۸/۸ ب
۱۲/۸	کب دھیان میں آتا	میں کو زحمت ہوں سدا اس کی خدا کو	۸/۸
۱۴/۸	اے معنی ادھکے کا ہے چوں	گو بول اٹھے ادھکے کی چوں	۸/۸
۱۶/۸	ہوئے افک کی بارش ہے نقل مٹرنگوں سے	رہے ہوا افک سے ہر بار نقل مٹرنگوں کا	۸/۸
۱/۲۲۰ ہے عجب کوئے ہے گر کوئے	۸/۸
۸/۸	چو احوالیک	چو اگر ایک	۸/۸
۲/۸	یہ کس نے دست نگہاری سے چھلایا اس کو	لے کیا کف پاس تری خدا را سنے	۱۶۹/۶ الف

صفحہ نمبر	دورانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد نمبر
۲/۳۳۸	پنویں گلی کو	پنویں گلی کو	۱۸۶/الف
۳/ "	ترے شہید کا خون	شہید تاز کا خون	" " /ب
۴/ " کچھ پر اس کچھ میں اس	" " /ب
۶/ "	خود کرتا ہے کاغذ پر مصحفی	کے ہے صفحہ کاغذ مصحفی	" " /ب
۸/ "	غافل ہے	غافل ہے	۱۰/ب
۹/ " قضاے آسمان گردش قضاے کاروان گردش	" " /ب
۱۰/ "	مصحفی کے پاؤں میں پکڑ نہ ہو دیکھے کوئی	دیکھو پکڑ نہ ہو مصحفی کے پاؤں میں	" " /ب
۱۲/ "	پایان زلف خداں کا نہ رخسار کا بوسہ	رخ کا نہ زلف خداں کا ہی اس کے لب بوسہ	۱۴/الف
" " باغ میں ہم باغ سے ہم	" " /ب
۱۳/ب بیٹھ گئے گھر بیٹھ ہے گھر	" " /ب
۱۴/ب اس کا کچھ اس کا بچو کچھ	" " /ب
" "	والسہ زخمی نہیں کیا پاؤں	بیرہی میں قضا کے ہیں گھر پاؤں	" " /ب
۱۵/ب	تم اپنے مرلیوں کو ذرا دیکھ تو جاؤ	موجودوں کو تجھ اپنے کی ملک دیکھ تو جاؤ	۱۸۶/ب
" "	جہان ہیں مانند شریہ کوئی	جہان یہ بجاں لے ہی کوئی ذم کوئی	" " /ب
۱۶/ب	ہرگز نہ گندا پنا ہوا کوئی	ہرگز نہ ہو پنا پنا پڑ کوئی	۱۸۶/الف
۲/۳۳۸	پتلے ہیں جو سب خاک کے پتلے ہیں یہ گلی کے	جو خاک کے پتلے ہیں یہ سب پتلے ہیں گلی کے	۱۰/ب
۵/ "	ہم نامراد باغ میں حسرت سے مر گئے	ہم آئے زخم خوردہ حیراں چمن سے آہ	۱۸۶/الف
۶/ "	طفی حسین بجان متی	دلی کے لڑکے بجان متی	۱۸۶/ب
۹/ "	دینا بڑی جگہ ہے وہ جب مالدار ہو	جب مالدار ہو کے وہ غفلت رکھے اسے	۱۸۶/ب
" "	مرتا پیر کا کیوں نہ پسر	مرگ پد رز کیوں کے پسر	" " /ب
۱۲/ "	خلعت خاک	خلوت خاک	۱۸۶/الف

صفحہ نمبر	دیوان مصنف	کلیات مصنف	جلد / صفحہ
۱۲/۳۲۱ دے ایسا کر مرے قاتل کے وہ اتنا کر ہیں قاتل کے مرے	۱۸۶/الف
۵/۵ زدہ ہیں ابھی زدہ اور ابھی	۵/۵
۱۶/۵ آنکھیں بھی مری سے دور ہیں آنکھیں مری لے دوڑیں دوڑیں	۵/۵
۱۱/۵ ان کے نتھ اس کے نتھ	۵/۵
۱۵/۵ صس کی صورت جو رہی ہے تو کرے گا بیشک اس کے سر سے مجھے ڈر ہے ہی رہا ہے نہ کرے	۵/۵
۱/۳۲۲ نہیں رہتا ہے اب آئینہ اکدم نہیں رکھتا وہ آپ آئینہ اکدم	۵/۵
۲/۵ نظر نزدیک ہی آتا ہے جو ہے دور نظر نزدیک آتا ہے وہ جو ہو دور	۵/۵
۲/۵ لہجہ کے غافل قتل کرنا تو لہجہ کے قاتل قتل تو کیجیو	۵/۵
۴/۵ کہا تو نے نہ دیکھا کر مجھے کیا عذر ہے کہ کہا تو نے نگہ پر نہ کر مدد کیا تیرے	۵/۵
۶/۵ تہا نہ جن کو کس طرح دیکھے چشم نابینا نہ سمجھے رتبہ تیرے حسن کا گوشہ غصہ نابینا	۵/۵
۵/۵ کیا جو آپ ہے معذور کیا جو ہو مجھے خود معذور	۵/۵
۵/۵ بھر کے تاکا ہے پکار نہ پڑے تھو وہ ترک بھر کے نوحوں کا سر پکار نہ پڑے تاکا قاتل	۱۸۶/الف
۱۰/۵ ٹوٹنے کی نہ سنی ایک بھی جہت تو صبرا ایک کا بھی نہ صدا ہم نے سنی ٹوٹنے کی	۵/۵
۵/۵ شیدہ دل تو گریے شیدہ کتنے ہی گریے	۵/۵
۱۱/۵ تیرے بددہنے کھینچا جو مرے پہلو سے تیرے ظالم نے جدا جبکہ کیا پہلو سے	۵/۵
۱۲/۵ کھینچتا تھا روز پیشانی پاک اپنی الف کھینچتا تھا باب پیشانی پیری کا الف	۱۸۶/الف
۶/۳۲۳ سے نکلا دانہ انگور ہے سے چکے دانہ انگور وار	۵/۵
۵/۵ یاد آتا ہے یہ کس کے کان یاد آیا کیا کسی کے کان	۵/۵
۴/۵ خاک پر پھینکا بنا کر خاک پر پھینکا بنا کر	۵/۵
۵/۵ گوشہ خلوت میں بیٹھا ان سے آخر چپ کے میں عاقبت میں روئے کران سے رہا خلوت میں بیٹھ	۱۸۶/الف
۶/۵ تو ذرا رہنے دو چپ تو بھلا رہنے دو چپ	۵/۵

صفحہ نمبر	دوایان مصحف	کلیات مصحف	صفحہ نمبر
۶/۱۱۳۳ ہو کیا ایذا مجھے ہو کیوں ایذا مجھے	۱۸۹/۷ الف
۷/ " پر حریفوں کی حریفوں کی	" / " "
۸/ " ایک دم سونے نیند بھر سونے	" / " "
۹/ "	جان تن سے دل گیا سینے سے سرے میرے ہوش	دل گیا دین بھی گیا جلا بھی گئی ہر سبھی گیا	۱۸۹/۸ ب
۱۰/ "	کچھ خبر	اور خبر	" / " "
۱۱/ " سے سزا کرتا ہے سے گذر کرتا ہے	۱۸۹/۷ الف
۱۲/ " میں عرف میں خراج	" / " "
۱۳/ " میں اگر ہو کوئی صفت باقی میں ہو کر اور یہ صفت باقی	" / " "
۱۴/ " ہو وہ کہہ لے اس سے ہو سو کہہ لے مجھ سے	" / " "
۱۵/ " کبھی ہو کا نصیب کبھی ہو شے کا	" / " "
۱۶/ " رو بہ غروب کون ہر وہ بے نقاب رو بہ غروب منہ سے کون اٹھے نقاب	" / " "
۱۷/ " کس لئے تو در پہ خواہاں جواب ناحق اس در پر پامید جواب	۱۹۰/۷ الف
۱۸/ ۳۳۳ باغ میں حیراں لب جو ہر حجاب چشم حیراں لب جو ہر حجاب	" / " "
۱۹/ " عاشقوں کے سامنے جو بے حجاب سامنے عاشقوں کے جو یوں بے حجاب	" / " "
۲۰/ " بھیک اگر دیتے نہیں بھیک کر دینا نہیں	" / " "
۲۱/ " دیر سے کوچ میں وہ خانہ دیر سے اس در پہ یہ خانہ	" / " "
۲۲/ " دوسرا تم سا کم دوسرا تجھ سا	۱۹۱/۷ ب
۲۳/ " گرچہ آنکھوں نے مری ایک گرچہ ان آنکھوں نے بھی ایک	" / " "
۲۴/ " ایسے عشق کی پھر کچھ کا پے کو تلاش ایسے عشق کی پھر کچھ کے تجسس کی	" / " "
۲۵/ " لاکھاؤں میں رنگ بتاؤں تمہیں رنگ	۱۹۲/۷ الف
۲۶/ " بھولتا ہی نہیں جو کچھ کہ سنا بھولتا دل سے نہیں ہے جو سنا	" / " "

صفحہ نمبر	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	صفحہ نمبر
۱۱۹۶/۷	علم والے نہیں خودم ترقی رویت سے	فات تک بھی ہیں لے جانے کی آخر کو صفات	۹/۱۳۳
۱۱۹۷/۸	آگ بھی دیکھ رہیں گے جو دھواں...	آگ بھی دیکھیں گے اک دن جو دھواں...	۱۰/۸
۱۱۹۷/۷	سب میں پریش کے گرفتار تیرے کوچ میں	صبح کو اٹھ کے تیرے کوچ میں جب آتے ہیں	۱۰/۸
۱۱۹۸/۸	خلق نے حشر کا.....	کچھ عجب حشر کا.....	۱۱/۸
۱۱۹۸/۸	گرج ہیں پر یہ لیسا کی شادی کے سبب	مصحفی عود جوانی تو ہے مشکل لیکن	۱۲/۸
۱۱۹۹/۷ سے بن بن برق..... سے بنکر برق.....	۱۳/۸
۱۱۹۹/۸	مضطرب صحن لگن میں.....	مضطرب یارب لگن میں.....	۱۴/۸
۱۲۰۰/۸ مجنوں کو چہ لیلیٰ..... مجنوں کا قہہ لیلیٰ.....	۱۵/۸
۱۲۰۰/۸	تین حصے میں زمین کے فرق دریائے محیط	میرے اشک واہ نے کیا ہے بنایا ہے طلسم	۱۶/۸
۱۲۰۱/۸	ظلمت زدہ ہے سرتی تیرے رنگ لال کی	کرتی ہے دور خط کو چل س کے گال کی	۱۶/۱۳۵
۱۲۰۱/۸	کھو دیوے آگ جیسے سیاہی.....	کھوتی ہے جیسے آگ سیاہی.....	۱۷/۸
۱۲۰۱/۸ صورت خیال کی صورت وصال کی	۱۸/۸
۱۲۰۱/۸ ہے تیرے بال..... ہے وہاں بال.....	۱۹/۸
۱۲۰۲/۷ آنکھ کھلتے ہی..... آنکھ لگتے ہی.....	۲۰/۸
۱۲۰۲/۸ عید کی شب پائے یار کا عید کے دن پائے یار کا	۲۱/۸
۱۲۰۲/۷ موقی پہ یہ رنگ..... موقی پہ بھی رنگ.....	۲۲/۸
۱۲۰۳/۷ سے اٹھتے ہیں شہید سے اٹھیں گے شہید	۲۳/۱۳۸
۱۲۰۳/۸ لے ہیں ترسے..... لے تھے ترسے.....	۲۴/۱۰
۱۲۰۴/۷ چھلا ترسے کا مرے ہاتھ نہ آیا	اس ہاتھ کا چھلا جو مرے ہاتھ میں آیا	۲۵/۸
۱۲۰۴/۸ جب ذبح کو آیا وہ مری سنگدلی دیکھ ہے ذبح کا تو قہر مگر سنگدلی سے	۲۶/۸
۱۲۰۴/۷ سے دل بہشت و زاری لگائے سے دل پہ ذلت و خواری لگائے	۲۷/۸

صفحہ نمبر	دیوان مصنف	کلیات مصنف	جلد نمبر
۱۳/۲۲۹ ہانڈوے نازک پنجہ نازک	۱۹۷/۷
۴/۱۱	ایسا بدن پر زخم نہ کاری لگائیے	قبضہ نہ پھل پہ تیغ کے بجاری لگائیے	۱۱/۱۰
۱۲/۱۰ آفت نہ باغ میں آفت نہ میری جاں	۱۱/۱۱
۴/۱۱ دامن میں سوسنی ٹوپی میں سوسنی	۱۱/۱۲
۴/۲۷۷ دل جو کبھی لاتا ہوں دل کو جو لاتا ہوں	۱۱/۱۳
۵/۱۱ خیالی ہوں میں خیالی ہوں ترا	۱۱/۱۴
۴/۱۱ کمرے پاس ہے اور ہے کمرے پاس ہی اور	۱۱/۱۵
۷/۱۱ کلی آپ کھلی کلی آج کھلی	۱۹۸/۷
۸/۱۱ کیوں نہ فریب نظر لائے تجھے اس زلف کیونگے فریب نہ نظر لائے تری زلف	۱۱/۱۶
۴/۱۱ جو تک کی طرح مرا خون پئے جاتی ہے جو تک سی یہ تو مرا خون پی جاتی ہے	۱۱/۱۷
۱۶/۱۱ کچھ تو جرم ہیں ترے آتے ہیں جو شاہان دہر بادشاہان جہاں آتے ہیں بن جرم کی شکل	۱۹۹/۱۶
۱/۲۳۸ جو پیرتے ہیں منم دلی جو تیرے ہیں بتاں دلی	۱۱/۱۸
۲/۱۱ ارٹھے اپنے ارٹھالے اپنے	۱۱/۱۹
۴/۱۱ کہ آج اس قافلے میں قیس کہ ساتھ اس قافلہ کے قیس	۱۱/۲۰
۳/۱۱ ہے یہ گر آتش ہے لیک یہ آتش	۱۱/۲۱
۴/۱۱ کچھ ان میں سیاہ ہوتا کچھ ان سے سیاہ ہوتے	۲۰۰/۴
۵/۱۱ دشمن اپنی نیند کے تائے ہوتے نیند کے دشمن مرے تائے ہوتے	۱۱/۲۲
۱۱/۱۱ اسی زلف سیاہ اسی جود سیاہ	۲۰۱/۱۱
۱۲/۱۱ آیا تھا آتا تھا	۱۱/۲۳
۲/۲۲۹ روندنا تمام اس کو مری روندنا اچھے تمام مری	۲۰۲/۲
۳/۱۱ ہے ہوا ساون کی ہے حواساون کی	۱۱/۲۴

خوار سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد و صفحہ
۱۰/۲۲	وہ آئے مہر کے میں تو صورت کو دیکھ کر	آئے تو مہر کے میں تو صورت کو تیری دیکھ	۱۱۹/۱
۱۱/۰	دیکھیں جو ایک	دیکھے جو ایک	۱۲۰/۰
۱۲/۰	لکھیں کو چاہئے کہ جو تو دیکھ چمن میں گل	کیا ہو دیکھ باغوں جو تو گلشن سے چمن کے گل	۱۲۱/۰
۱۳/۲۲ ہرگز منہ سے نہ کچھ کہا تھا ہرگز زیار و کہا نہ تھا کچھ	۱۲۲/۰
۱۴/۰	پوچھا جو اس سے میں نے کل	پوچھا جو ہم نے اس سے کل	۱۲۳/۰
۱۵/۰ اپنا دُزار کہ ہے اپنا رکھا چاہے	۱۲۴/۰
۱۶/۰	کوئی تو بتا دو کہ مرا	کوئی کچھ کو بتا دو وہ مرا	۱۲۵/۰
۱۷/۰	ہم کب سے چمن	ہم کب کے چمن	۱۲۶/۰
۱۸/۰ گل ہے کدھر خار کدھر ہے گل کدھر خار کدھر ہے	۱۲۷/۰
۱۹/۰ نہیں دے سکے ہو یارو نہیں دیئے ہو تو یارو	۱۲۸/۰
۲۰/۰	دیکھا جو مجھے اس نے تو گل دیکھ کے یولا	دیکھا مجھے گل اس نے تو غریب سے یہ یولا	۱۲۹/۰
۲۱/۰	جلدی کوئی لائے مری	لاؤ بھی شتابی مری	۱۳۰/۰
۲۲/۰	برسوں نہ ملے تو بھی تو	برسوں نہ ملے اس سے تو	۱۳۱/۰
۲۳/۰	ترے چہرے سے ہنگام	ترے چہرے کے ہنگام	۱۳۲/۰
۲۴/۰ سکے تو ہم کو یہ تو بہت لاؤ سکے ہو ہم کو یہ تو بہت لاؤ	۱۳۳/۰
۲۵/۲۲ کوئی تب کہ جب کوئی شب کہ جب	۱۳۴/۰
۲۶/۰	راہ چلتے کیا دو چار	راہ میں جاتے دو چار	۱۳۵/۰
۲۷/۰	پہچے پھر کر دیکھتا ہوں بھاگتا ہوں آپسے	پہچے پھر کر دیکھتا جا تا ہوں اور بھاگتا ہوں یہاں	۱۳۶/۰
۲۸/۰ منہ چھپانے سے ترے یہاں اور صورت ہو گئی منہ چھپانے ہی ترے یہاں اور ہی صورت ہو گئی	۱۳۷/۰
۲۹/۰ میں باقی تیرے ہنگام دوع میں بیاہے تیرے ہنگام دوع	۱۳۸/۰
۳۰/۰	شب تلک	جب تلک	۱۳۹/۰
۳۱/۰ بنو میں کچھ نفس میں اس کو مدت ہو گئی ہم کو اس کچھ نفس میں رہتے مدت ہو گئی	۱۴۰/۰

صفحہ نمبر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	طبرہ نمبر
۹/۳۳۱	ہائے کعبے سے.....	ہائے کعبہ سے.....	۵۳۲/۱
" / "	اس کو کیا جانے وہاں کس بت سے محبت ہو گئی	اس کو داں کیا جانے کس سے محبت ہو گئی	" / "
۱۱/ "	ہم کو کیا تھا اور بھلا پیار کس لئے	تم کو کیا تھا اور بھلا پیار کس لئے	" / "
۱۳/ "	وہ جس دم ہاتھ اپنے قبضہ.....	وہ جس دم ہاتھ اپنا قبضہ.....	۵۳۶/۱
۱۴/۳۳۲	جس کے کوچ میں نہ قاعدہ نہ کبوتر پیچے	جس گلی میں نہ بھا اور نہ کبوتر پیچے	۵۳۷/۱
" / "	کیا مرے خاک کی طاقت.....	مشت خاک اپنی کی طاقت.....	" / "
۲/ " اول ہی بڑی..... اول بھی بڑی.....	۵۳۸/۱
۴/ "	کر سلوک اب تو گریبان سے لئے دست جنوں	آگیا ہاتھ میں گرا بکے گریبان اپنا	۵۳۹/۱
" / "	چاک ہاں جھٹکے میں تا دامن.....	چاک وہ دیکھے نگر تا دامن.....	" / "
۶/ " بولنا کیا رہنا..... بولنا کیا ہنسنا.....	۵۳۹/۱
۹/ " گھر سے نکلتا ہے بن ٹھنکے..... گھر سے وہ نکلتے ہیں ٹھنکے.....	" / "
" / "	پھر اور ہی اس دم تو کچھ.....	اس وقت تو پھر اور ہی کچھ.....	" / "
۱۰/ "	لئے مٹھتی ہجراں میں کیا دل کو اذیت ہے ہجراں بھی اک طرف اذیت ہے	" / "
۱۲/ "	دل کیسوں کی جانب کیونکر کھینچا نہ جائے	دل زلف کی طرف کیوں کر کھینچا نہ جائے	۵۴۲/۱
۱۴/ "	کوئی ادھر کو اس کی.....	کوئی اس طرف سے اس کی.....	" / "
۱۳/ "	رہنے دے تا ہوں کو میرے ذرا تسلی	رہنے دے تاکہ دل کو ہواک ذرا تسلی	" / "
۲/۳۳۳	شب فراق میں بچا بشر کا ہے شکل	نہ پلے تیغ تری سر سے تیرے عاشق کی	۳۶۶/۱
۴/ " وہ سوتا ہے..... وہ سویا ہے.....	" / "
" / "	کسی کے گرد جودہ.....	کسو کے سر پہ جودہ.....	" / "
۵/ "	برقیب دیتے ہیں مرے کی میرے اس کو خیر	کوی ہیں میرے خیر اس کو میرے مرے کی	۳۱۶/۱
" / "	کہا دیتے ہی سے سن کر.....	کہہ دیتے ہی میں سے سن کر.....	" / "
۱۱/ " کی محبت سے دل..... کی تمنا سے دل.....	۵۵۰/۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۴۳۳	ذرا دلطف سخن میں ہے مزا.....	تو دوہیں شرو سخن کا سر مزا.....	اولیٰ ۵۵
۱۲/ "	خراں بہار ہواس باغ کی ہوا.....	ابھی زمانے کی لئے دوستو ہوا.....	۵۵۶/ "
۱۵/ " نہ ہوتا ج زر نہیب کبھی نہ ہو ہم کو تاج زر روزی	۵۵۵/ "
۱/۲۳۴	بلا سے پھر لیں منہ آخر آسماں پھر جائے	غم اسی کا کچھ نہیں گوجہ سے اک ہوا پھر جائے	دوم ۳۸
۲/ "	خدا کرے کہ نہ ہم سے وہ مہرباں.....	پر یہ نہ ہو کہ مر یا مہرباں.....	"/ "
۲/ "	یقین ہے راہ سے یاروں.....	تو راہ ہی میں سے یارو.....	"/ "
۲/ " قبلے سے میرے منہ کی طرف قبلے سے تیرے منہ کی طرف	"/ "
۲/ "	وہی تو مرغ چین میں ہے باغباںِ نیرک	ہے جائے رزم ہیاں اس اسیرِ یس پر	"/ "
۲/ "	قصص کو دیکھ کے جو سوائے آشیان	قصص کو دیکھ کے جو اپنا آشیان	"/ "
۵/ "	سوم نازِ بیل دکھائے کچھ جواثر	سوم آہ مریاں کو کہے ادھر تو رہی	۲۱۹/ "
۲/ " گلگون کے پہرے پر اک..... گلگون کے پہرے پر اک.....	"/ "
۶/ "	وہ در کو بند جو رکھتے ہیں یہ بھی شوقی ہے	تو در کو شوق سے رکھ بند پر نہ اتنا بھی	"/ "
۲/ " کرتے ہو کوئی..... کرتے ہو کوئی.....	"/ "
۸/ "	گلی میں اس کی جگہ دیکھ کر یہ کہتے ہیں لوگ	گلی میں اس کی جگہ سب کہیں ہے اتنا دیکھ	"/ "
۹/ "	زبانِ لعل کر آرا ہے مصحفی اپنی	ہزار بار میں جو رنگ اس سے کاٹے ہیں	"/ "
۱۰/ " کو نہ ادب ہے نہ بلاؤں کا ہے ڈر کے نہیں مطلق نہیں محبت کا شور	۲۵/ "
۲/۲۲۵	جا کر کہے یہ بات مرے یار.....	جا کر کہے یہ حرف مرے.....	اولیٰ ۵۴
۱۱/ " لکھو راہ ہے سرورِ دلدار..... بر نہ لے لئے ہے سرورِ دلدار.....	"/ "
۲/ " مر یاں تو ہوں..... تیکھے تو ہوں.....	۵۱/ "
۲/ " تم کو گلے لگائے اگر..... تم کو گلے لگائے اگر.....	"/ "
۲/ " تم کو گلے ہو کسی دار..... تم کو لگاؤ نہ مہرباں.....	"/ "
۱۲/ " ہے کس کے لئے یہ..... ہے کس کے لئے یہ.....	سوم ۴۰
۵/ " کیا جائے ہم کو کون..... کیا جائے ہم کو کون.....	"/ "

اورنگ زیب کے خطوط

(فارسی سے ترجمہ)

اورنگ زیب بہت اچھا ایڈمنسٹریٹر تھا، یہ اس کے خطوں سے ظاہر تھا بہت برا حکمران تھا جس نے ہندوستان کو اسٹوک اور اکبر سے بڑی اکائی دی۔ اورنگ زیب کے طبع شدہ مکتوبات، رقعات عالمگیری کے کئی نمونے اردو میں میسر ہیں۔ ایک شیون خان لکھی کا ہے، ایک عبدالوحید خان کا ہے، اور بھی جوں گے۔ عبدالوحید خان کا ترجمہ بوجہ بہتر معلوم ہوا، جو میں خدمت ہے۔

میں۔ خ۔

۷۸۶
(مجلہ حقوق محفوظ ہیں)

رُقعاتِ عالمگیری اُردو

یعنی

ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب شاہ شہنشاہ ہندوستان

کے

فارسی خطوط کا اُردو ترجمہ

مترجمہ

ایم عبد الوحید خان اسلامیہ کالج

لاہور

قیمت فی جلد

آٹھ آنے (۸)

اس بادشاہ (شاہ) کی تعریف بیان کرنے کے بعد جس کی سلطنت ذوال ابد تہجدی سے منقطع ہے۔ اور جس جہاں پتہ (دراصل کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصف کئے کے بعد جن کی ظاہری کا عقد کلام دنیا کے فتح کرنے والے اور تخت کی رونق دینے والے غرض فیصلہ بادشاہوں کے کھن کی نوبت ہے۔ بہت کی نہ کہ بیسیں والے حلقہ میں اور بعض دل شاہوں پر پڑیدہ نہ ہے۔ کہ اس کتاب میں جس کا نام رکھنا تھا بغیر کئی اہمیت طبعیات رنگینہ و آبیں) ہے۔ اور جو عادل و صنعت بادشاہ ابو الفخر علی الدین محمد اورنگ زیب بہادر بادشاہ ہندوستان (رضائی کی دلیل کو بدش کرے) کی کچھ ہے۔ میں میں پور خلعت (سب سے بڑا بیٹا - ولی عہد) اور فرزند سعادتمند قوم (سعدت مند دنیا) بڑے شہزادہ سلطان محمد معتمد الخلیفہ پر شاہ عالم ہند کی طرف اشارہ ہے۔ اور بعض جگہ دوسرے شہزادہ سلطان محمد اسحاق شاہ بادشاہ فرزند سلطان توم کہ لیا ہے۔ فرزند علی شاہ سلطان محمد اسحاق شاہ بادشاہ کا خاص لقب ہے۔ جہاں تھمراں سے عالمگیر کا بڑا بھائی دانا شکوہ لے وہ بچہ جو سعادتمند کے ساتھ لے کر پیدا ہوا ہو +

رقعہ ۱

میں پور خلعت فرزند سعادتمند تمام اللہ تعالیٰ جس سلاطین اور اپنی حفاظت میں رکھے چھوٹی حاکمیت فرزند سعادتمند (شاہ جہاں) اپنے قریب موردی کھوں میں بلخ۔ پشٹان۔ خراسان اور ہرات کو فتح کرنے کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس طرف ہر دو ہفت کی سب سلاطین میں دو مرتبہ شاہی فرس روانہ کیں۔ اور ان علاقوں کا بہت سا منہ فتح بھی ہوا۔ لیکن اس ہمدرد (مرد ہمت) کی کم ہمتی کے باعث جو قصد کے مقابلے بغیر دواں سے چلا آیا۔ اور ان ملک کے باشندوں اور سرداروں کی دلجوئی میں مصروف نہ ہوا۔ فتح کیا ہوا مقبوضہ علاقہ ہاتھ سے چلا گیا۔ چلے حاکمیت اور دوسرے ضائع ہو گیا۔ اسی لئے تو داناؤں نے کہا ہے۔ کہ نالائق بیٹے سے بیٹی بچتی ہے۔ جس شال کے مطابق کر + اگر چند تنہا دوسرے تمام کند۔ اگر باپ سے کوئی کام نہ ہو سکے۔ تو اسے بیٹا پورا کرتا ہے۔ اس

میرا ہے۔ فرزند زادہ عزیز اور فرزند زادہ بہادر کے صاحب شاہ عالم بادشاہ سے بیٹے عزیز عزیز اور سلطان محمد شاہ بادشاہ کے بڑے بیٹے محمد مبارک بہت بادشاہ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں فرزند زادہ عظیم القدر سے شاہ عالم بادشاہ کا دوسرا بیٹا محمد معتمد الخلیفہ ہے۔ محمد الہام اور ان خودی استغاث کی طرف اشارہ ہے۔ جو شاد فغان کی وفات کے بعد میرزا محمد کے سرخا ہوا تھا۔ خاق فیروز جنگ غازی الیہ خاں بادشاہ فیروز جنگ اور نصرت جنگ ذوالفقار خاں بادشاہ نصرت جنگ کے خطابات کا اختصار ہے۔ میرزا بخشی سے میرزا عبداللہ محمد خاں سنوئی۔ میرزا کشی سے تربیت خاں اور محمد سے عبداللہ خاں بادشاہ مراد ہیں + شہزادہ محمد خاں سے شہزادہ سلطان محمد معتمد شاہ عالم بادشاہ کے نام کئے گئے ہیں +

رقعہ ۲

فرزند سعادتمند تمام اللہ تعالیٰ جس سلاطین اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

لے مک کا بزرگ آدمی + وہ وہی جس پر سلطنت کے اہم کاموں کا اختصار ہو +

ایک بے عرض کوئی کی عرضداشت سے معلوم
ہوا۔ کہ تم نے اس سال ایمانیوں کی طرح۔ غیبت
دعویٰ درہام سے جتنی فوائدی منایا ہے۔ خدا کے
فضل و کرم سے تمہارے ساتھ درست ہیں۔ پس تم نے
یہ سزاہ پدمت کس نے سبکی ہے؟ بدنام ایسا
معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عرب نے جو سید کھانا ہے
دعا، جام لندہ بنکوا ۱۰۰ چنڈ اور چنڈ ایک ناموں
کو بدنام کرنے والا ہے۔ اس قسم کی تعلیم دی ہوگی
ہر حال چونکہ یہ دن آتش پرستوں کی عید۔ اور ہندوستان
کے ہندوؤں کے نزدیک بکرا بیت کے بولس کا
دن اور بناری صوفیوں کی ابتدا کا ہے۔ اس لئے یہ
آج سے نہ منایا جائے۔ اور اپنی جات کا اظہار
نہ کیا جائے۔ شعر۔
نقد گنہ من شدم بیدارگو از شمایک تن شد اسرار جو
میں نے کتے کتے بہت کچھ کہہ ڈالا۔ مگر تم میں
سے کوئی بھی رمز شناس نہ ہوا۔ استغفر اللہ
وہی بن کل ذنب و اقوب الیہ۔ میں اللہ تعالیٰ
سے جو میرا پروردگار ہے۔ تمام گناہوں کی معافی
ماننا چاہتا ہوں کی طرف واپس آتا ہوں +

رقعہ ۵

میں پرور خلافت! عقل مند اور خوش اخلاق
ہونے کے باوجود تم نے فتح اللہ خاں کو کہیں ٹاٹا
کر دیا۔ ہم شہزادگی کے زائے میں گمراہ سے ایسا
سلوک کرتے تھے۔ کہ سب خوش تھے۔ اور سامنے
اور پیچھے دل سے تعریف کرتے تھے۔ بلکہ
برادر ناہریان کے با اختیار ہونے کے باوجود بعض
آدمی اس کا ساتھ چھوڑ کر ہم سے الگ تھے۔
اور جن لوگوں نے برادر ناہریان کے اشارے
سے ناشائستہ حرکتیں کر کے گشتاکی کے کلمات
استعمال کئے تھے۔ ہم نے صحت چشم پریشی اور بڑبڑی

رقعہ ۳

میں پرور سلطنت! چرتے بیٹے کا منصب برعالمی
کے لئے جس سے تمہیں بہت محبت ہے۔ جو
عرضداشت تم نے بھی تھی۔ وہ میں نے پائی۔
چھوٹے کا مرتبہ برسے سے زیادہ کر دینا تمہیں
اور زیادہ عجیب بات یہ ہے۔ کہ جو فرزند اپنے
مُحَرِّک کی خبر نہیں رکھتا۔ اُسے بیٹے کے منصب کی
ترقی کا خیال کس طرح آ گیا۔ ہر حال (ع) محرم
وراثہ باد۔ کہ میں بھی نصیبت است۔ تمہاری عمر
بہی ہو۔ کہ یہ بھی نصیبت ہے۔ تمہاری دلچسپی کے
لئے کسی اور پہلو سے اس کی ترقی کر دی جائیگی +

رقعہ ۴

میں پرور خلافت! معلوم ہوا ہے۔ کہ تم فوج
اور زیادہ سزاوار والے ملازموں کی نگہداشت کرتے
ہو۔ ظاہرًا تم نے قصداً کا ارادہ کیا ہے۔ خدا
تمہیں اس کی توفیق دے۔ لیکن تم نے اس

کے بازبانے سے تم کی تنبیہ کی۔ اور انہوں نے
انصاف سے کام لے کر ہماری مالی حوصلگی کا انکار
کیا۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت رشادہ جہاں کے گوی
و پاکیزہ دل پر بھی ہماری سروادی اور ہمارے
نقل بیٹھ گیا۔ اور اس کڑو چینی کے (دھماکے)
بازوؤں کے زور سے کارائے نمایاں انجام پائے۔
تم نے فتح اللہ خاں جیسے شخص کو ناراض کر کے
ایک ایسے جفاکش بہادر سپاہی کا دل توڑ دیا۔ جو
تمہارے بہت کام آتا۔ فرد۔

مگر مدبرانِ عمل و فکر سے دی چھوٹ
دل را شکستہ نہ کر گوہر شکستہ
اگر تم ایک لاکھ لعل و گوہر اپنی دست دو۔ تو کیا
فائدہ۔ تم نے ایک بدل توڑا ہے۔ نہ کہ گوہر۔
خیبر جو ہوا سو بڑا۔ اب بھی اگر تم اس کی ویرانی
کر۔ تو ہتر اور گشتی کار کے لئے مفید تر ہے۔ چھوٹ
نصیبت کنت شلو و بہادر گیر کہ ہرچہ اس عشق گویت پیو
میں تمہیں نصیبت کتا ہوں۔ صلو اور ہما نہ تلاش
نہ کر۔ جو کچھ مرہبان نصیبت کرتے والا ہے۔ اسے
تبدیل کرو +

آئندہ تمہاری مرضی۔ اس شخص پر سلامتی ہو۔ جو
سیدے راستے پر چلا +

رقعہ ۶

فرزند سعادت توام فرماتم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت
اور اپنی حفاظت میں رکھے۔
ایک تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ تم کیسری چیرہ
سر پر ہاندے اور حلوں کا لٹکا پٹے دربار میں
بٹینے ہو۔ عمر شریف چھالیس سال کی۔ اس کا ڈیسی
مڑنگہ پر یہ تاز +

رقعہ ۷

میں پرور خلافت! منعم خاں دربار سے رخصت
ہوا۔ تاکہ بلکہ تمہارے پاس پہنچ کر وہ پیغام جو
میں نے اُسے دیا ہے۔ تم تک پہنچائے۔ مجھے اپنے
تپ کی خبر نہیں۔ کہ کون بول اور کہاں جاتا ہوں
اور اس مٹا ہوا کار شلاکار کے (میرے) سر پر کیا

اتم نے اپنے بڑے باپ کے (میرے) ساتھ کی
جی۔ ہم نے نہایت غرضی سے اس کو نام
نوش خوام ف رکھا ہے۔ چونکہ تم ہر چیز کے مطابق
نام تجویز کرتے ہیں پوری ہدایت رکھتے ہو
اس لئے تم ہمارے غائبے کے گھوڑوں میں سے
جن کی فہرست رنگ و نسل کے اعتبار سے
دروازہ اسبل کی طرف سے تمہیں پہنچے گی۔ ہر
ایک کے لئے نام تجویز کر کے لکھ بیٹھا +

رقعہ ۸

فرزند علی جاہ! تمہاری بھیجی ہوئی آموں کی ڈال
تمہارے بڑے باپ (میں) نے مزے لے لے لے
کر کھائی۔ تم نے کھام آموں کے نام تجویز کرتے
کی درخواست کی ہے۔ جب تم خود طبع سلیم
رکھتے ہو تو بڑے باپ کو کیوں ٹھٹھٹ دیتے
ہو۔ ہر حال ان کے نام "مدحارس" اور "رما
بلاس" رکھ دیئے گئے +

رقعہ ۱۰

فرزند علی جاہ! تمہاری بیانی کچھڑی کا حزمہ
سردیوں میں یاد آتا ہے۔ واللہ اسلام خاں کی
تبدلی اس کو نہیں سمجھتی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ بریانی
پٹانے والے سلیمان کو تم سے لے لوں۔ لیکن
محبت پدری اس پر رضامند نہ ہوئی۔ لہذا اس کا
کفن شاور اس فن میں سماعت رکھتا ہو۔ توین
دو۔ درنہ تین مبارک رہے وہ دن۔ کہ تم آؤ
کھاؤ اور جیہ کھاؤ۔ شکر
خوشا دقت و فتنہ روزگارے کہ ایسے برغور و ازوہل یاسے
وہ وقت کیسا اچھا اور وہ زمانہ کیسا خوشگوار ہے
جب دو دوست ایک دوسرے کی طاقات کا کھن
آٹھائیں۔ شکر

ہوس از سر یک ہیروز دقت سیاهی ز مروت و از زود رفت
میرے سر سے بال بیاہی ہو جس کا۔ ہوا نہیں
گیا۔ سیاهی بالوں سے تو چلی گئی۔ مگر محنت سے دھکی۔

نہ ایک قسم کا بے گشت ہوا۔ ۲۰ چال اور بچے کی دال کا رکھا ہوا ہے +

نڑے گی۔ اب میں سب سے رخصت ہوا ہوں
اور سب کو خدا کے سپرد کرتا ہوں +
نامور اور کامیاب پیش کو چاہئے۔ کہ ایک
دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔ اور ہندکان خدا سے
نشت و خون کو جائز نہ کریں۔ جو کہ لکھرا را
ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایک عجیب
ہنگامہ برپا ہونے والا ہے۔ دلوں کو ہل دینے
والا خدا ریاست و حکومت کے راستے پر قدم رکھنے
مالوں کو یہ توفیق عطا کرے۔ کہ وہ اس حکومت
کی مخالفت و تنگداشت کریں جو خالق کی عجیب
و عزیز امانت ان کے سپرد ہو چکی ہے +

شہزادہ محمد اعظم شاہ بہادر کے نام

رقعہ ۸

فرزند علی جاہ! تم نے اس مرتبہ تمہارے لئے
جو فرائض قدم گھولا بیٹھا ہے۔ ہم اس کی سواہی
ت بہت خوش ہوئے۔ اس سے کس جلال و
بڑے کی (تمہاری) خواہیاں یاد آتی ہیں۔ جو ہمیں

میں یوڑھا ہوسے پر بھی ہوا و جوس کا بندہ بنا
(۱) +

زقہ ۱۱

فرزند عالی جاہ ! خدا کا شکر ہے کہ فرزند نادرہ
دار خوب نکلے۔ اس کی سلطنت کا کام روز بروز
بڑھتا رہتا ہے۔ اب اس کی پردہش سے غافل نہیں
ہونا چاہئے +

مہم مہنتی کے پیش آئے اور چالوں کو تہیہ کرنے
کی صورت میں مامور کا صوبہ فرزند نادرہ ہمارے
اس بحال دہکا۔ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ دو منتخب
راہبوں میں سے راجہ بشن سنگھ کھمبار کو اپنے
ساتھ رکھے۔ اس مہم کا مصلوبہ بجلی سامان - سینگ
توپ خانہ وغیرہ کبیر آباد کے قلعہ دار سے لے
لے۔ اور نیرودہ کی اس طرف والد بزرگوار سے لے
کر براہ راست اسلام آباد قوت مختار میں پہنچ
جائے +

اور صوبوں کے کرداروں - ایجنٹوں - فوجداروں اور تاجروں
کی جاں فشانی اور حسن خدمات کے واقعات عرض
کریں ہر شخص کی امید کا دامن مراد کے پھولوں
سے بھر دیتے اور اردوں کی مدد و دلجوئی کرتے
تھے +

پھر خاصہ کے گھوڑوں اور اہلیوں کے معمولی
طالعہ کے بعد ایک چار دو گھڑی دن چڑھے دیوان
عام سے دیوان خاص کو روٹی بجھتے تھے۔ اس مقام
پر عالی مرتبہ بجٹی نئے منصب یافتوں کے حالات
عرض کئے تھے۔ ان کی حالت کا حکم لیتے۔ اور ہر مہلے
کے واقعات و حالات کا خلاصہ بیان کر کے ہر
صاحب کے مطابق حکم صادر کرنے کے لئے بادشاہ
کا فیصلہ کن فرمان مائل کرتے تھے۔ تقریباً دوپہر
تک یہ معاملات پیش دیتے تھے۔ اس کے بعد
خاصہ کے کھانے کی طرف جو محل کی کمانی سے
تیار ہوتا تھا۔ متوجہ ہو کر جسم کی مضبوطی - اور
جہاد و انصاف کی قوت حاصل کرنے کے لئے
اس میں سے تھوڑا سا ورزش جاں فرماتے۔ اور
ذلیلہ تھاروں اور روزیادوں کے کھانے پینے کے

تسلیم جن میں سے اکثر عالم - فاضل - طالب - اسکین -
غریب - یتیم - بیس اور بے یار و مددگار ہوتے تھے۔ اور
اکثروں کو اپنی خدمت پہنچاتے تھے۔ وریات کر کے
خاص خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تھے +

واں کچھ دیر تک آپ امام فرماتے تھے۔ مگر
دن بردت بیمار رہتا تھا۔ پھر دو چار گھڑی دن
گئے خواب گاہ سے باہر آکر وضو کرتے۔ اور نماز
خانے میں قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوجاتے
تھے۔ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد وظیفہ کرتے۔ اور صبح
انہ میں لے ہوئے اسد برق میں آکر کھڑے ہوجاتے
تھے۔ دیوان اعلیٰ واں حاضر ہوتا۔ اور اعلیٰ و اعلیٰ
محلات عرض کر کے اکثر کاغذات پر اعلیٰ حضرت
کے دستخط کرتا +

چار گھڑی دن رہے آپ پھر دیوان عام لگاتے
تھے۔ اس وقت بجٹی اور دیوان عالی نئے منصب
یافتوں اور جاگیر کے طلب گاروں کو حصد کے سامنے
پیش کرتے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت پورے غور کے
ساتھ ہر شخص کی تائید - ذاتی - جوہر - اور خاندانی
حالات کی تفتیش کر کے منصب اور جاگیر کی نداد

زقہ ۱۲

فرزند سعادت تمام عالی جاہ ! اعلیٰ حضرت
دشنام اعلیٰ، دنیا کرتے تھے۔ کہ شکار بگاریوں کا
عام ہے۔ انسان اگر عاقبت کے کام میں مصروف
نہیں ہو سکتا۔ تو دنیا کے کام سوارے میں کہا
جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا ضرورت الآخرة - دنیا آخرت
کی کہتی ہے۔ خود بدلت یہ نفس نفیس چار گھڑی
رات ہے۔ خواب گاہ سے باہر آکر توفیق کے
آبشار سے وضو کرتے۔ اور توفیق الہی حاصل کرتے
اور ورد و وظیفہ میں مشغول ہو جاتے تھے۔ صبح
صداق سے پہلے نماز کی اذان کے بعد فضاہ کی
کی جماعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ کر درجن کے
جمود کے میں تشریف لے آتے تھے۔ اور درجن
کرتے والوں کو فیض سے جھپے ہوئے دیدار کی
سعادت سے شرف فرما کر چار گھڑی دن چڑھے
دیوان عام لگایا کرتے تھے۔ اس جلس میں تمام
چھوٹے بڑے منصب دار حاضر ہو کر ہوا جاتے
اور دیوان اعلیٰ اور میرٹھی اہل خدمات کی نود

مقرر کرنے کا حکم صادر فرماتے تھے +
 شام کے بعد دیوان عام سے اٹھ کر مغرب کی
 نماز پڑھتے اور غاص نفلت خانے میں تشریف لے
 جاتے تھے۔ وہاں قیسری زبان مقرر - فصیح بیان
 قصہ خوان - خوش الحان نواز اور جہاں گد سنا
 حاضر ہوتے تھے۔ پروئے کے اندر عورتیں - اور
 باہر مرد - ہر شخص حضور کے خاق کے مطابق
 بزرگوں اور بادشاہوں کے قدیم حالات بیان اور
 حکوں اور شہروں کے عجیب و غریب نئے پیش
 کیا کرتا - فرض بقی حضرت آدمی رات تک اپنے
 شب و روز کے اوقات کو اس طریق پر تقسیم
 فرما کر زندگی اور حکومت کی راہ دیتے تھے +
 چونکہ ہمیں تم سے دلی پیار اور محبت ہے -
 نہ کہ جھوٹی اور پٹاؤٹی - اس لئے جو کچھ ہمیں مناسب
 معلوم ہوا - اور تم جیسے فرزند ارجمند کے حق میں زیبا
 نظر آیا - وہ ہم نے بے اختیار کہہ دیا - اور اس
 سے تمہیں مطلع کر دیا - اس وقت جو کچھ ہمیں یاد
 آیا - ہم نے تطہیر کر دیا - معاف رکھنا +

اور وہاں کی - مالیا - دواویہ کرتی اور بچروں سے
 سر بھڑتی ہوئی کہہ رہی ہے - کہ دعا،
 اگر تو نے میری داد دقت مانگے ہست
 اگر تو انصاف نہیں کرتا - جو کیا ہوا - اکثر انصاف
 کا ایک دن آجیگ - اسی بحاسب اعمال کئے واسطہ
 فرشتے - مالکوں کے ظلم کو ہمارے اور تمہارے نام
 کہہ رہے ہیں - اعمال کی سزا میں آخرت کو حق
 جان کر وہاں کے باشندوں کی یاد دہی کرو -
 ہرذ باگیر بدل دی جائیگی اور تمہیں اس کا بدلہ
 ملے گا +

رقعہ ۱۵

فرزند عالی جاہ ! معلوم ہوتا ہے - کہ تمہارا
 دیوان خاص المصطفیٰ علی بیگ اپنے فرائض نہایت
 استقامت اور ذکر اوریشی کے ساتھ انجام دیتا ہے -
 قیمت ہے - اگر تم کہو - تو اس کے منصب میں
 اضافہ کر کے اسے خانی کا خطاب دے دیا جائے
 اپنے آدمی خالص سولے کا حکم رکھتے ہیں (بہت

کیا اب اور بیش بہا ہیں) شہر
 آنچہ پر مجسم و کم و بیش و بیاراست و نیست
 بہت جزاں میں عالم کربیاراست و نیست
 جس چیز کی ہم نے بہت کشش کی - اور کم پائی
 یعنی جو بہت ہے - اور نہیں ہے - وہ اس
 جان میں انسان کے سوا اور کوئی چیز نہیں
 ہے - جو بہت ہے اور نہیں ہے +
 ایک روز سعد اللہ خاں درد و دلہ سے
 فارغ ہونے کے بعد دیر تک ڈھاکے لئے
 اتر آٹھائے را - یہ دیکھ کر ایک گستاخ مصائب
 نے پوچھا - کہ کیا آرزو پائی ہے؟ اس نے کہا
 اپنے آدمی کی ضرورت ہے! وادھ اس نے خوب
 بات کی - اگرچہ انسان میں دیانت و امانت کا جو
 قدری اور خدا داد ہوتا ہے - لیکن اس میں آقا
 کی بہت و انصاف کو بھی دخل ہے - اور اس
 کا فرض ہے - کہ اپنے ملازم کو خوش حال اور
 مدد کی طرف سے فارغ البال رکھے - تاکہ گناہ
 کی ضروریات اس کے اقتقاد میں لعل اناز
 ہوں - دعا، کہ - مزدور خوش دل کند کارے بیش -

رقعہ ۱۴

فرزند عالی جاہ محمد اعظم - اللہ تعالیٰ ہمیں سلامت
 اور اپنی حفاظت میں رکھے -
 معلوم ہوا ہے - کہ تم سواری کے وقت گھوڑے
 کو بہت تیز دوڑاتے ہو - چنانچہ تمہارا چتر بردار
 تیار گرا اور گرے ہی - تم نے ایک وقت
 تک میرے پاس رہ کر سواری کے طریقوں میں
 مہارت حاصل کی ہے - پھر تم نے اس کے نکات
 کیوں کیا! فرد
 بہت غلام بکر عزام زیر قدرت ہزار خان است
 بہتہ چل - بک - نہ چل - کیونکہ تیرے پاؤں کے پیچھے
 ہزار جاتیں ہیں +

رقعہ ۱۳

فرزند سلامت تمام محمد اعظم - اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت
 اور اپنی حفاظت میں رکھے -
 کھڑے کا چکر دار حسن بیگ - ایک مصلح نہیں ہوا

کیونکہ عیش و دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

رقمہ ۱۶

فرزند عالی باہ! تم نے نصرت جنگ کے لئے اپنی مراتب کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ تادمہ نہیں۔ کہ شش ہزاری سے کم منصب رکھنے والے شخص کو ملے مراتب مرحمت کیا جائے۔ لیکن چونکہ اس کے والد سے دو کاروائے نمایاں نمودار میں آئے ہیں اور اس کے علاوہ تمہاری دیوبلی بھی پیش نظر ہے لہذا ہم نے منظوری دے دی۔ جو ابھی مراتب وہ ملانے لایا ہے۔ ان میں سے ایک لے لے۔ اور اس بڑی بخشش کے لئے جو اس کے مرتبے سے بالاتر ہے۔ شکر بجا ملے +

لے نشن کے نامے میں ایک تیزی نشان تھا

بہال فرزند کے اتمارے! دیوان کے نائب ملکینہ کے ہاتھ سے لایا گیا۔ اور جہنم واصل ہو گیا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ شعر
اے خاقان احسان شوم! میں چہ اسانت قربانت شوم
اے خدا۔ میں تیرے احسان کے قربان جاؤں۔
یہ کہنا بڑا احسان ہے۔ میں تجھ پر خدا ہو جاؤں
اصل میں اس واقعہ کا ظہور تمہارے فیض
تہذیب کا نتیجہ ہے۔ جو لوگوں کی دلجوئی کے انیس
سلطنت کے عہد کاسوں میں مصروف رکھتے ہو
اس وجہ سے کہ غالی مبارک باد زبان پر نہ آئے
ہم تمہیں مروتوں کی مالا میں کی قیمت پچاس ہزار
ہے۔ مرحمت کرتے ہیں۔ چونکہ ملکینہ سے یہ
ضرب المثل سچ کر دکھائی ہے۔ کہ گویا چڑیا نے
بہادری سے کام لے کر باز کو مار ڈالا۔ اس لئے
ہم اسے پان صدی ذات اور دو صد سوار کا
منصب۔ رائے کا خطاب اور خلعت۔ شمشیر۔ اور
نحر بادور انعام عطا کرتے ہیں۔ تم بھی اس کے
مرتبے میں ایسا مناسب اضافہ کرو۔ جو اُسے اپنے
ہم چشموں میں ممتاز بنا دے۔ واجب ہے۔ کہ تم

اس پر تحمیں و آفرین کے پھل برسا کر اُسے مٹوے
کی نیابت پر مستقل کر دو تاکہ دوسرے لوگوں کے
دل میں حسن خدمت کا جذبہ اور پیچھے کی امید
زیادہ ہو +

رقمہ ۱۷

فرزند عالی باہ! اللہ تمہیں سلامت رکھے۔
سورٹ کی فوجداری فتح جنگ خان بانی سے حسین
کر اپنے دیوان خاند کے دادوہ کے جہانی کو دینا
امت شیشے کو اپنے ہاتھ سے توڑنا ہے۔ ہالی
تقریب سو پچاس مہکوت میں مہکوتوں سے ممتاز۔ اور
پہا کرے میں مشہور ہے۔ اس صوبے کی فوجداری
کے عہدے ان کے سوا دوسروں کو دینا عقل
ت بہید ہے۔ سورٹ ایسی جگہ ہے جہاں حسن علی
خان پسر الہ دودی خاں اور صفت ممکن خاں جیسے
بڑے ہزاری فوجدار رہے ہیں۔ اور دہان کے بندوبست
کے فرائض سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ اگر تمہارے
پیش کار شہامت خاں مرحوم کے نقش قدم

رقمہ ۱۸

فرزند عالی باہ! میرخان جو تمہارے حقدہ سپاہ
کے اضلاع کا پیش کار ہے۔ سکر کے پٹرن کو
دانگزار کر کے اس کے دھن اور جاگیر چاہتا ہے۔
تمہارے حضور میں تنخواہ کی قلت اور طلب گاروں
کی گشت ت۔ یہاں سے خود بخود است جو کچھ ہوتا
ہے۔ بلاشبہ تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ خوش رہنا ممکن
نہیں۔ تم کھو کر دوسری جاگیر کی بقایا رقم
اسے دے دیجئے +

رقمہ ۱۹

فرزند سنا ت حوام محمد علی اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت
اور بچی حفاظت میں رکھے +
صوبہ بالوہ کے واقعات۔ سے معلوم ہوتا ہے
کہ پہاڑ سگہ بہ بطن میں نے غزوہ و لکھنؤ کے
نئے میں چڑھ کر شور و خفا برپا کیا تھا۔ اور
جو قند آگینی کی جڑ تھا۔ اس عالی قدر۔ اور

پر ہیں۔ تو خوب ہے دوزیہ گرات کا صوبہ ہے۔ خدا خواست اگر سرشتیہ عمل ایک دو جگہ بھی اچھ گیا۔ تو اس کے ٹھکانے کے لئے ایک منت دلا کر ہوگی۔ آئندہ آپ ممتاز ہیں۔ شعر میں محکم کو اس میں آں کن مصلحت بین دکاؤ آسان میں میں نہیں کتا۔ کہ تم یہ کرد اور وہ کرد۔ ان مصلحت دیکھو۔ اور کام کو آسان کرد۔ عاقبت خیر ہو +

رقعہ ۲۰

فرزند عالی جاہ! جاسوسوں کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہمارے چلے سے فحشہ بنیاد تک شامراہ خطرے سے نالی نہیں۔ ڈاکو بیچاروں۔ اور مسافروں کا مال ٹوٹ پھوٹے ہیں۔ اور لوگ امن و امان کے ساتھ آدھ وقت نہیں کر سکتے۔ جب ہمارے اور تمہارے لشکروں کے قریب میں یہ حالت ہے۔ تو دو و دراز راستوں کی کینیت تو سخت افسوسناک ہوگی +

معلوم ہوتا ہے۔ کہ خبر تمہیں متبر خبریں نہیں پہنچتے۔ چونکہ غفلت و بے پروائی حکومت و چاہانی کے اصول کے خلاف ہے۔ اس لئے تم تیزی سے کام لے کر نئے محرم معز کرو۔ اور اپنے محلے کو سزا دے۔ اور ایک ہوشیار فوج مقرر کر کے ان قسم پر داندلوں کی پوری طرح بچ گئی کرو۔ اور شاہراہ کو ڈاکوؤں کی جماعت سے پاک کر دو۔ یہ ننگی کی یہ دست کب تک گوارا ہو سکتی ہے۔ شعر میں نے گویم زبان کن یا بھکر سودا ہاں اسے ز فرست بے خبر۔ ہرچہ ہاںی زودا ہاں میں نہیں کتا۔ کہ ٹ نقصان کر۔ یا فائدے کی فکر میں نہ۔ مگر اسے فرصت سے بے خبر! جو کچھ تجھے کرنا ہے۔ جلد کر۔ دعا +

رقعہ ۲۱

فرزند ارجمند عالی جاہ! چینی کا سفید خریدتے آجروہ جو اب باوجود تلاش کے دستیاب نہیں ہوتا۔ چارے پاس بطور نقد آیا تھا۔ اس ضمن

میں لکھا کہ کسی بھی فقر سے گزری۔ ہم نے یہ چیزیں اس فرزند دلہند کے (تمہارے) لئے بیچ دیں۔ تم ان دونوں چیزوں کا شکر ادا کرو۔ اور انہوں کی ڈالی بیچ کر نقصان کی تلافی میں کوشش کرو +

رقعہ ۲۲

فرزند عالی جاہ! ہمیں یاد پڑا ہے۔ کہ ایک بار ہم میںاں جد طلیعت جس مترو الشریف (ان کا بزرگ بید پاک ہو) کی خدمت میں گئے۔ اور ان کے درواں میں ہم نے کہا۔ کہ اگر اجازت ہو تو مکرکن کے کسی پاس کے چند گاؤں خاندانہ کے فوج کے لئے مقرر کر دیئے جائیں اس پر انہوں نے اپنی زبان صدق بیان سے فرمایا۔ شعر شہ ما را وہ دم منت دم رازقی رازقی بے منت دم بادشاہ ہمیں گاؤں دے کر ہمارے سر پر احسان رکھتا ہے۔ لیکن ہمارا رازقی ہمیں بغیر احسان کے رزق دیتا ہے۔ ہم نے کہا۔ ایسا ہی ہے۔

لیکن فیروز اور اللہ والوں کی خدمت کرنا تیری خیر و برکت اپنے آرام اور زیادہ نعمت و دولت کی دعا کے حصول کے لئے ہے۔ ذکر حرص اور احسان کے لئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر واقعی تمہارا ارادہ چنتہ اور نیت نیک ہے۔ تو ہم رعایا کے جتنے ہیں سے نصف نقد لے لیں گے۔ بکہ جنکاش مظلوموں کے لئے اس سے زیادہ چوبہ دیں گے۔ اور تم خدا پر بھروسہ رکھنے والے کو شرف نشینوں کے لئے جو زبان سوال بند کر کے بیاناؤں اور ویران جگہوں میں رہتے ہیں۔ دائمی وقیفہ مقرر کرو۔ اور مظلوموں کی اس طرح داد رسی کرو۔ کہ کسی کا حق خاشع نہ ہو۔ اور طاقت و کمزوریوں کو تنگ نہ کر سکیں +

دولت و نعمت کی زیادتی ملاحظہ کرو۔ پچھلے کوڑھ کے باشندوں کی تلاش کے موقع پر یہ نقل یاد آئی۔ جو بے اختیار تمہیں کھ دی گئی۔ دعا +

رقمہ ۲۳

فرزند عالی جاہ ! تم نے توپ خانہ اور دیوان
خانہ کے داروغہ کو احمد آباد کے نواح کا فوجدار
مقرر کیا ہے۔ اور اس نے قتلے اپنے رشتہ
داروں اور دشوت غار عزیزوں کے پہنچ کر دے
لیے۔ داروغہ مذکور کے خلاف تلاش کرنے والے
شہادی عدالت میں بار نہیں پاسے۔ اور دشوت
داروں کی ایک جماعت اس کے داماد کے ساتھ
تھریک ہو کر لوگوں کو تنگ کرتی ہے۔ حیران
ہوں۔ کہ جڑائے اعمال کے وقت ہم کیا جواب
دیں گے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ منصف ہے۔ اگر ہم
قلم کو مالک بنائیں۔ تو ہر وہ ظالم جو اس ظالم
کے باعث ہم پر نازل ہو۔ افسات ہے۔ اور ہم
اس کے مترادف ہیں۔ کیونکہ ظالم کو اختیار دینا اور
پڑائی کی فریاد نہ سنتا گویا ظلم کو روا رکھنا ہے۔

شعر
اندم از گندم بریدہ جز نہ بجز از مکافات عن غافل شو
چوں سے کیوں نکلتا ہے۔ اور بجز سے بجز۔ غفلوں کے

ہلے سے غافل نہ ہو +

رقمہ ۲۴

فرزند عالی جاہ ! بیجاری غاہہ ! جو جیسی بڑھا
کب تک تباہ حال اور محروم رہیگی؟ وہ ہم پر
اے۔ تم پر حق دیکھتی ہے۔ اس کے خواہوں نے
جو کچھ کیا۔ اس کا نتیجہ دیکھ لیا۔ حق تعالیٰ کسی
حالت میں بھی نہیں کرتی چاہئے +
تہیں یاد ہوگا۔ کہ جس روز فوج جنگ خاں
کے ہاتھی نے تم پر حملہ کیا تھا۔ میر میرحو نے
کس طرح بہادری سے کام لے کر ہاتھی کو شوقی
سے باز رکھا۔ اور بہادری غایت کا غفلت نہ لیا
بلکہ اس نے کہا۔ کہ میں نے غلی کا حق ادا
کیا ہے۔ ہجرت کس طرح لوں۔ خدا کے لئے اور
بہادری خاطر سے سینے کو پڑائے کینہ سے خالی
کر دو۔ اور اس بڑھیا پر جس کا تہاد سے سوا
اور کوئی نہیں ہے۔ مہربانی کرو۔ شعر
قدمان خود را بجزائے قدر کہ بجز نیاید نہ پروردہ غدر

اپنے قہم غفلوں کی عزت بڑھا۔ کیونکہ گھر کا
پالا بڑا کبھی ہے وقائی نہیں کرتا +

رقمہ ۲۵

فرزند عالی جاہ ! اعتماد خاں کی تحریر کوئی
دقی نہیں۔ کہ خواہ خواہ اس پر عمل کیا جائے
تحقیق کے بعد جو لازم ہوگا۔ حکم دے دیا جائیگا

رقمہ ۲۶

فرزند عالی جاہ ! ایک روز سعد اللہ خاں
حضور (شاہ جہاں) کی خدمت میں دیر سے
ماضی ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے سبب پوچھا۔
اس نے عرض کی۔ کہ ایک بیاض میں چند
خبرے نظر آئے تھے۔ انہیں نقل کر رہا تھا
تا کہ خدمت والا میں عرض کروں۔ فقرات = میں
مسلطت کی بنیاد کا قیام افسات سے ہے
حک اور مال کی زیادتی بہادری اور سخاوت

تہ ہے۔ عالموں اور فاضلوں کے ساتھ محبت رکھنا
اور جابلوں سے پرہیز کرنا غفلدی کا نشان ہے۔
عقیدوں پر عمل کرنا عین نصیبت کی حالت میں
مستقل مزاج رہنا۔ دنیا کے کاموں میں کوتاہی
نہ کرنا۔ تدبیر سے خوش اور تقدیر پر شاکر رہنا
خاندان کے دائمی قیام کی بنیاد۔ عقیوں پر جم کرنے
اور محتاجوں کی حاجت روانہ سے گریز نہ کرنے پر
ہے۔ یہی کام وزرا کے صلاح مشورہ سے انجام
پاتے ہیں۔ تلخ و کامزانی فقیروں کی دعا سے۔
اور سندسستی دردمندوں کا درد دکر کرنے سے
نصیب ہوتی ہے۔ فخریوں کے گناہ معاف کر کے
خدا کی جناب سے رحمت کی امید رکھنی چاہئے +
اعلیٰ حضرت نے بہت خوش ہو کر خاں
موصوف کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور شام کے
وقت اسے ایک ہی رنگ کے چند گودی خاں
جن پر ملائی کام کیا پڑا تھا۔ رحمت فرمائے۔
ہم نے پالا۔ کہ تنہا تلف نہ آٹھیں۔ اس لئے
نصیبتیں تہیں بھی کھ بیٹیں۔ خدا سب کو
عمل کی توفیق دے +

رقعہ ۲۷

فرزندِ سعادت توام محمد اعظم - اللہ تعالیٰ تیری
سلامت اور اپنی مخالفت میں نہ کے
اس فرزندِ عالی جاہ کے رہنما رہے، دیوان خانہ
کا داروغہ خانقاہ میں مجرا کیلتا ہے۔ اور افسوس
نہ افسوس کہ سلطنت کے دعوے دار ہونے
کے باوجود اس قدر غفلت اور فراموشی؟
تہارے ہر کاروں کو کیا چاہا کہ خبر نہیں پہنچاتے
شاید محزور کے ساتھ ان کی کوئی سازش ہوگی۔
اس لئے جدید محزور مقرر کر کے انہیں تنبیہ کرو +

رقعہ ۲۸

فرزندِ عالی جاہ! معلوم ہوا کہ تم ایک ماہ
تک دیوانے میں کی طرف گفت کے شکاری
مصرف ہوئے۔ اگرچہ شکار ایک شغل ہے۔ مگر
تلاشے کا تماشہ ہے۔ اور غلام کی غذا یکن سلقہ
کا، ان کی تحمیل سے بنیں فرائض نہ کئے ہیں۔

کرنا ہنشاے بر عالی ما
اسے کریم ہمارے عالی پر رحم کر +

رقعہ ۲۹

فرزندِ عالی جاہ! اگرچہ وہ جوان
باپ کا شائق نہیں۔ لیکن بڑھاپا باپ
کا بہت شائق ہے، رع
بیاد اذ دل! مگر ہمارے غم بھار
آؤ۔ اور ہمارے دل سے غم کے پار اٹھا دو +

رقعہ ۳۰

فرزندِ عالی جاہ! محرابِ سوگند گاہوں کی
پیش کاری سے قلعہ کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔
یہ تو عی بات ہے۔ کہ کمال قتل و دانش اور
قدر انہی سے چہ کو پاساں معز کر دیا جائے
ایسی بے جا تجویز آئندہ عمل میں نہ آئے +

رقعہ ۳۱

فرزندِ عالی جاہ! تشبہ دودھ جو صوبہ تجارت کے
مستقلات میں سے ہے۔ اس گناہ کار و خطاکار
کی (مینی) جاسے پیدائش ہے۔ ان کے ہتھوں
کی نفوذات واجب ہوا۔ اور کمزور ہونے کی
جو منت سے وہاں کا بھار ہے۔ دلہن کی
اور اُسے سال رہو۔ اگر خیر کے مصلحت میں کی
خان میں آیا ہے۔ کوئی خوبصورت عزا دھم اللہ
میرسا۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ
نے ان کی بیماری زیادہ کی۔ اس کی ثابت کریں
تو نہ سنو۔ شعر۔

غایت بر نیفان گوشہ چشم دگر دارو

بہر کر یک نور طعنت و بیعت شاہ را

کمزور دل پر غایت و فواش کرنا ایک نیا کلف
کہتا ہے۔ اپنے سے چھوٹے پر مہربانی کرنے میں
بادشاہوں کے لئے وہ ہی کلف ہے +

فراغت حاصل کرنے کی صورت میں آؤ ہی خوش
نما و خوش آئند ہے۔ خصوصاً ریاست کے حقوق ادا
کرنے کو جو شریعت اور عام قانون کی بنا پر واجب
ہیں۔ اور جن کی تحقیق مستبر حدیث مشہور تاجروں
اور سوانح نگاروں سے ہو سکتی ہے۔ سب کاموں
پر مقدم سمجھنا چاہئے۔ اگر تمہیں ایک صوبے کے
انتظام سے اطمینان ہو گیا ہے۔ تو تم غلام جہاں
عاقل خان شہنشاہ خان اور محمد بیگ کے متعلق
مداخلت کے بندوبست میں کیوں مصروف نہیں
ہو جاتے +

تمہیں شکار کا شوق ہے۔ اور یہیں تلے نفع
کرنے اور ریج کے بچوں یعنی باغیوں کے پکڑنے
کی دھن ہے۔ افسوس کہاں گویا اور کہاں آخرت

شعر
ہر یکے ناصح برائے دیگران ناصح خود یافتہ کم در جہاں
ہر شخص دوسروں کو نصیحت کرتا ہے۔ میں نے
جہاں میں اپنے آپ کو نصیحت کرنے والا کوئی
نہیں پایا۔ عمر مانگنا باری ہے۔ اور اللہ سے کئی
کام نہیں ہوتا۔ کل خدا کو جواب دینا ہوگا رش،

رقعہ ۳۲

فرزید عالی جاہ ! کہتے ہیں کہ محمد بیگ جو اس فرزند عالی جاہ کا دھماکا نوکر ہے۔ اور جنیل دشمن کی گمراہ جماعت میں چلا گیا ہے۔ مستعد خان دیوانی دکن اور تھارے دیوان۔ اور بخشی کے خاندان میں سے ہے۔ بے شہر تھارے نئے مصاحب یہ نہیں دیکھ سکتے کہ تم اس قدیم طرز پر نظر عنایت رکھو۔ اس کے مژرے کو بلا کر تھارے پاس بیچ دو۔ جیسی چیز خاندانی کے شہ پر ادبی جاتی ہے۔ ورنہ کھو۔ کہ اطلاع احوال کے بعد اُسے ملا لیا جائے۔

رقعہ ۳۳

فرزید عالی جاہ ! ابھی شجاعت خان اور محمد بیگ کی جڑیاں بوندیدہ اور محمد بیگ کی خدمت سے متعلق ابھی غم نہیں ہوئے۔ اس کے وارثہ ہی ایک شیشی اور دو داماد ہیں۔ ذرا سے قصور ہے

کے کاموں میں مصروف ہے۔ ایک دفعہ حصار نے اشارہ خان مصروف سے فرمایا کہ ہم نے مٹا ہے۔ کہ تھارے پاس سبک پارس ہے۔ ذرا اُسے ہمارے علاقہ کے لئے تو پیش کر دے اس نے عرض کی کہ میرے پاس غلام مختص ہے۔ جو خدمت میں تو انسان ہے۔ مگر اس میں یہ غریبی ہے۔ کہ اس کے بال بال سے سونا جھڑتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے الحمد للہ کہہ کر یوں ڈر نشانی فرمائی کہ یہ غریبی تو ہمیں تم میں ہی نظر آتی ہے۔ ہم نے وہ مختص تمہیں بخش دیا۔ ہوشیار۔ ریاست دار۔ خدا ترس اور دیوانوں کو آباد کرنے والا شخص کیا اب ہے۔ شہر آفرین پر بختیہ دم دیدیم بٹیار است ذیت نیست بڑا آدم دیں عالم کبید است ذیت ہنس چیز کی ہم نے بہت تلاش کی۔ اور کم پائی یعنی جو بہت ہے اور نہیں ہے۔ وہ اس چنان میں آدمی کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جو بہت ہے۔ اور نہیں ہے + خان مذکور آدابہ بجا لایا +

رقعہ ۳۵

فرزید عالی جاہ ! اس عالی جاہ کی (تہاری) جاگیر کے متعلق علاقہ کے ناظم کا شغل دمل واقعہ عمار کی بیٹی ہوئی فرد سے ظاہر ہوتا ہے دونوں جڑا سے غفلت گس لئے (دع) داد داد از دست غفلت داد داد غفلت کے اثر سے فریاد ہے۔ فریاد ہے +

رقعہ ۳۶

فرزید عالی جاہ ! ہم تمہیں ہر کام میں خوش تجویز اور خوش تمیز کہتے ہیں (دع) زچہ چہ بدو رب عیب ترا خدا حافظ خدا تھارے حسین چہرے کو نظر بد سے بچائے محمد بیگ خان کو تبدیل کر دینا۔ اور شیرازمانہاں کو سوئے کی فوجاری دے دینا نہایت محبت انگیز ہے۔ آدمی کی شخصیت اور شعور ہی سے اس کی قابلیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ انسان کی

رقعہ ۳۴

فرزید عالی جاہ ! مہدسہ صوبہ مالوہ کا سب سے عمدہ علاقہ ہے۔ جو تمہیں بلور جاگیر مرحمت ہوا ہے۔ پٹے سر بند خاں۔ حسن علی خاں۔ اور کم حجب لوگ مثلاً فوازش خاں مدی دلاں کے فوجدار رہے ہیں۔ وہ نور چشم (تم) دلاں ایک چہرہ کار۔ ریاست دار اور بہادر حاکم بھی ہیں۔ ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کے حصار میں ڈر ہوا۔ کہ سعد اثر خاں کے ٹھکر کی روٹی، اس کی جاگیر کے اضلاع کی آبادی اور ملی کی زیادتی، اس کے دیوان عہد انبی کے دم سے ہے۔ اور وہ خود جان و دل سے سرکار والا

شانی اس کے دلی حالات کا آئینہ ہے
نقب الدین خاں جیسے سپاہی عشق بیخ ہزاری
اس عہدے پر سرفراز رہے ہیں۔ اگر تم سید
کمال یا سید مراد کو جو اس مشربے میں نہایت
معزز و مقرب شخص ہیں۔ یہ عہد خلافت کرتے
تو مضائقہ نہ تھا۔ ہر حال ولایت مذکورہ کی
فوجداری مع اس کے مشمولہ علاقوں کے تہاری
ہائیکر میں مرحمت ہو چکی ہے۔ تم اپنے جان
نثار نوکروں میں سے جس کو لائق سمجھو۔ اس
پر مقرر کرو +

اگر امان اللہ بیگ اور بہادر بیگ خسروانی
اس درجہ چم رقم سے عیندگی اختیار نہ کریں۔
تو بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کام کے
متحمل ہو سکتے ہیں۔ دیانت داری اور حالات
سے واقفیت ملتی اور مالی معاملات کے بندوبست
کا جذبہ اہم ہے۔ کام کو بگاڑنے والے مطلب
پرست تو موجود ہیں۔ مگر کچ بولنے والے بیگ
چلن آدمی نہیں ملتے۔ حضرت عرش کشیانی
راکبر بادشاہ جن کے پاس اچھے ملازم موجود

رقعہ ۳۷

فرزند عالی جاہ ! تہادی نیت یک ہے۔
لیکن اس کے باوجود تم کھالوں کی کارستانیوں
اور اس گمراہ فرشتے کو منہ دینے سے کیوں
غافل ہو ۱ حاجی پور۔ مین پور۔ اور فوجداری
کے دوسرے علاقوں میں تو ہر روز بکڑ دھکڑ
اور سخت غم ہوتا ہے۔ ڈاکو پیر پور اور فوج
کریاں کے قریب دہزنی کرتے ہیں۔ اور شہر
کے باشندوں اور غریب مسافروں کو ہتھکڑ کر کے
جاتے ہیں۔ تم نے توپ خانہ اور دیوان خانہ
کے دادوغہ امان اللہ بیگ کو فوج کا فوجدار
مقرر کیا ہے۔ اور اس نے تھاقلوں کو اپنے
پر دیانت اور رشوت غدار عزیزوں کے سپرد کر
رکھا ہے۔ مظلوم اسے ظلم سے روکنے اور راہ
یست پر لانے کے لئے اس فرزند کے (تبار) سے
پاس فریاد نہیں کر سکتے۔ افسوس۔ افسوس۔ وقت
تعمار کی طرح گزر رہا ہے۔ اور اہل دنیا کے ملنے
اور خدائے بزرگ و برتر کا خوف دل سے اٹھ

را ہے۔ فوجداری گجراتوں میں سے کسی شخص کو
مشافہ سفر خاں ثانی یا بدلی شروانی کے کسی بیٹے
کو دغیرہ وغیرہ۔ یہ لوگ بہادری میں نیک نام ہیں
اور باشندگان شہر کے متعلق کافی تجربہ رکھتے ہیں
میں صاف صاف کہتا ہوں۔ کہ ہم قیامت میں
حاکموں سے رعبیت کرنے اور ان کے حالات سے
غفلت برتنے کی پاداش میں پکڑے جائیں گے
مختلف علاقوں میں مستبر اور ہوشیار ہر کارے اور
واقعہ نگار مقرر کر دو۔ روز جزا حاکموں کے
اعمال کا جائزہ لو۔ اور ہر وقت مجھے ہونے
کاموں کی اطلاع میں مسدوف ہو جاؤ۔ فرد
چو پریش کشمیر و جسر خاں کشکات کنالین علی پادہ کشک
قیامت کے دن جب میرے گناہوں کی پریش
ہوگی۔ تو غفلت کے گناہوں کے کائنات پادہ
پادہ کر دیئے جائیں گے +

رقعہ ۳۸

فرزند عالی جاہ! کاظمی عبد اللہ کا انتقال ہو گیا

تھے۔ اسی لئے نگار خوات اور ہت کسی مہتمم
میں مصروف رہتے تھے۔ لیکن اعلیٰ حضرت
رشاد جہاں کے زمانے میں اگرچہ نامور جان
شاد غلام۔ ملکوں کو آباد کرنے والے حاکم اور
اور ہوشیار اہل دفتر کثیر تعداد میں موجود تھے
مگر ان سب کے باوجود وہ ذات خود بھی معاملات
کے بندوبست میں دل بستگی اور ظاہر و باطن
توجہ فرماتے تھے۔ وہیں یاد ہے۔ کہ جس زمانے
میں اعلیٰ حضرت نے مراد بخش کو تعلیم علاقوں
کی تفسیر کے لئے بلج کی جانب روانہ فرمایا۔ تو
اس وقت دیوان فوج کی ضرورت تھی۔ چنانچہ
ہیں باکار اور بے کار کسی وقت مل گئے۔
لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ میں بنگالے کی
مشوبہ داری کے لئے صرف ایک شخص ایسا
چاہتا ہوں۔ جو سچائی اور تجربہ کاری کے زیور
سے آراستہ ہو۔ مگر نہیں ملتا۔ افسوس۔ افسوس
مع۔ آدمی کام کا نہیں ملتا +

اس نے اپنے فرائض کی بجا آوری سے ہمیں اور خلق خدا کو خوش رکھا تھا۔ ہمیں اس کے پیش کا کچھ حال معلوم نہیں۔ اس کا بڑا بیٹا جلالیہ خان بہت محنت تک تمہاری فوج کے ہمراہ قاضی رہا ہے۔ اگر اس میں نصیحت۔ بے غرضی اور نیکی کا جوہر ہو۔ تو مجھے کھو۔ قضا سے زیادہ اہم معاملہ اور کوئی نہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہ کے بندے قاضی کے قول اور تصدیق پر قید اور قفل ہوتے ہیں۔ قاضیوں کے لئے ضروری ہے کہ حق و باطل کی تقاضی میں نیکیوں کی توفیق سے پورے طور پر بہرہ ور ہوں۔ اچھا آدمی اللہ کا عہدہ کا عزم رکھتا ہے +

رقعہ ۳۹

فرزید عالی جاہ ! تم اپنے عرض گزار عاروط کے متعلق اشتیاق سے کام لیتے ہو۔ یہاں بیاضی میں

لے کیا چیز صدمہ کی مانند ہے +

رقعہ ۴۰

فرزید عالی جاہ ! بدعت ڈاکو چار کونڈہ سے تیار آباد تک براہِ قوت مار کرتے ہیں۔ اور بہت کم مسافر صحیح سلامت منزل پر پہنچتے ہیں۔ گمان غلب ہے۔ مگر تم اس سے بے خبر نہیں ہوئے۔ عہدہ کو اشارہ کافی ہے۔ تمہیں دُور اور نزدیک کی خبر بلکہ پہنچ جاتی ہے۔ پھر مددِ جزا کے خوفناک حالات سے کیوں آگاہ نہیں ہوتے؟ آخرت کی بھر ابھی کرنی پڑے۔ اچھے ذکر کو غایت و نوازش سے اشتیاق بخشنا اور جسے کو اعمال کی منزل دینا انصاف ہے۔ دنیا فریادِ آخرت۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ہمیں جواب کا انتظار ہے +

ایک ظالم نے ایک عالم سے کہا۔ کر میرے حق میں دُعا کیے بغیر کیجئے۔ جواب ملا۔ کہ ظالموں کے بارے میں مغفلوں کی فریاد کے سوا اور کوئی دُعا اثر نہیں رکھتی +

رقعہ ۴۱

فرزید عالی جاہ ! ہماری جان ! ہمارے عزیز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی بیاضی سے چند فقرے ہمیں پسند آئے ہیں۔ جو ہم دلی محبت کی بنا پر اس فرزیدِ ارجمند کو (ہمیں) کہتے ہیں۔ تاکہ ہم تمہارا اس سے نکتہ نہ اٹھائیں یہ چیزیں بہترین اعمال ہیں۔ بڑے آدمیوں کی طرف توجہ نہ کرنا۔ مقصد مل نہ ہونے کی صورت میں رنجیدہ نہ ہونا۔ نیک آدمیوں کو رنجیدہ نہ کرنا۔ اور ان سے نہایت عاجزی کے ساتھ دُعا مانگنا۔ آخرت میں سرفراز ہونے کے لئے نیک کام کرنے والوں کے ساتھ صحبت رکھنا۔ اور مستعدی کے ساتھ ظالم آدمیوں کی جستجو کرنا۔ جاہل آدمیوں کو اپنے پاس نہ آنے دینا۔ مستحق لوگوں کو حسبِ توفیق سہولت کرنے سے پہلے خیرات دینا۔ بزرگوں کی تعظیم کرنا۔ طبیعت کو عدل و انصاف میں مصروف رکھنا۔ اپنے سے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کی باتوں

شاہ میر کا دامن باوجود باندھ نصب ہونے۔ اور زرخیز جاگیر رکھنے کے غرض کے داخل سے آلودہ ہے۔ اور اس خدمت کے ذمہ دار کے لئے دیانت داری غمراہ ہے۔ اگر احمد الدین پسر دلاور خان میں جو تمہارے پاس ہے۔ عقل و شعور کے ساتھ یہ جوہر موجود ہے۔ تو کھو۔ تاکہ آئے یہاں بلا کر کسی عہدے پر مامور کر دیا جائے۔ یہ دل غصہ اور خود رفتہ اور غرض سے بیزار رہنا۔ انسان کی تلاش میں ہے۔ لیکن انسان متقا کا عزم رکھتا ہے +

لوگوں نے کسی حکیم سے پوچھا کہ غرض کی بیماری کا کیا علاج ہے۔ اس نے کہا بے غرضی جو ایک فطری جوہر ہے۔ اور جس کی آب و تاب کو اس آقا کے غم کی نظر اور باطن کی توجہ زیادہ کرتی ہے۔ جس کا فکر کسی حالت میں بھی تھک اور دروازہ نہیں دیتا۔ اس کا جوہر ہمیشہ روشن اور چمکتا رہتا ہے۔ اور حاجت کا رنگ اس کی صفائی پر پردہ نہیں ڈالتا +

کی طرف راغب نہ ہوا۔ صاف دل توکل پیش
لوگوں کے مخالفت سے بے خبر نہ ہوا۔ اللہ
والوں کے وجود کو جو عزم سے بیکار ہوئے
ہیں۔ فقیہت سمجھا۔ ان لوگوں کو اپنے پاس
بیکار جو دنیا اور آخرت کے کاموں کو درست
کرنے والے ہیں۔ اس زمانے میں بھی اپنے
آدمی بہت ہیں۔ لیکن انہیں تلاش کرنے والا
دل اور اپنے پاس لانے کی توفیق کہاں معلوم
ہوتا ہے۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد زمانے کے
حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔ فرد
من وضع زمانہ درگرم کہ مبادا ازیں بتر گردد
میں زمانے کی رفتار دیکھ کر اس فکر میں ہوں
کہ کہیں حالات اس سے بھی بتر نہ ہو جائیں
تم سلفیت کا ارادہ رکھتے ہو۔ ڈھونڈو۔ طلب
کرو۔ حاصل کرو۔ اور بچھاؤ رکھو +

رقعہ ۴۲

فرزند عالی جاہ! نگاہیں رساں نامی ایک پھولاری

رقعہ ۴۳

فرزند عالی جاہ! تم نے احمد آباد گزرتا میں

میر عرب ددیش کو دیکھا ہے۔ داناں دو بارہ
جاؤ۔ اور انہیں اس شرمندہ عاقبت اور
طالب دنیا رراقم کا سلام پہنچاؤ۔ دل و
جان سے انجام کار کی اچھائی اور ایمان کی
سلامتی کے لئے ان سے دُعا چاہو۔ اور کہو
کہ موت کا وقت قریب ہے۔ اور میں بیک
عمل سے دُور ہوئی۔ اس فاضل رراقم کی
عمر بے شود گزر گئی۔ اور جس قدر باقی
ہے۔ وہ بھی لا حاصل گزر رہی ہے۔ زندگی کا
قدم آگے پڑا ہے۔ اور نجات کی بھر پس
پشت ہے۔ فرد۔

آپ کا کہہ دیکھ کر خود ہیچ ثابت نہ کرو
درمیان خانہ گم کردیم صاحب خانہ ما
جو کچھ ہم نے اپنے آپ سے سلوک کیا ہے۔ وہ
کسی انداز سے بے ہی نہیں کیا۔ ہم نے گھر
کے اندر ہی گھر کے خاکہ کو گم کر دیا ہے۔

گھوڑا جو اس عالی جاہ (تم) نے ہماری سواری
کے لئے بیجا ہے۔ ہم نے بہت پسند کیا۔ اس
کی رفتار اس کی ایال اور اس کے حسن و
جمال سے اعلیٰ درجہ کا گھوڑا ہونے کی تمام خوبیاں
نمایاں ہیں۔ "نیلوفر" اور "چراچدن" پر تم ہمیشہ
سوار ہوتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم ان
گھوڑوں کی سواری سے بہت خوش ہو۔ ہم دو
شرکی گھوڑے۔ خوش خرام۔ اور "مہیا رفتار" جو
امانت خاں نے بطور پیشکش دیئے۔ اور اللہ یاد
خاں کے زیر اہتمام تیار ہوئے ہیں۔ اس فرزند
کے دقتارے، لئے بیچ رہے ہیں۔ لیکن کہیں
داروہ رقا بڑا کتا ہے۔ کہ آپ اپنے گھوڑے
کیوں دے رہے ہیں۔ ہر حال ہم مفود بیچ
دیں گے +

رقعہ ۴۴

فرزند عالی جاہ! تم نے ممبہ گھاٹ کے سفر
کی شجاعت کی تفصیل کہیں کی گھر اور جاسوس

رقعہ ۲۵

فرزید عالی جاہ! میرا بھوکہ کر کے کی بے ادبی و کشتائی کی سرگزشت اس عالی جاہ کے (تمہارے) واقعات سے مفصل معلوم ہوئی اس کی حالت پر تو موفائے قدم کا یہ شعر صادق آتا ہے۔ کہ سے
کلف حق با تو مواصلہ کند چونکہ از مد بگذرد رسوا کند
خدا کا بلم تیرے ساتھ خم خواری کرتا ہے۔
جب وہ مد سے بھگد جاؤا ہے۔ تو رسوا کر دیتا ہے +

اس شخص پر شے کا اظہار کرنا۔ اور اسے نظروں سے گرا دینا واجب ہے۔ جو بدی ماں کے حقوق پر نماز کرتا ہے۔ اور خلیج سعدی کے اس قول کو نہیں جانتا۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہے نمغم
منت شانس از دگر بخدمت گزاشت
گو یہ احسان نہ رکھ۔ کہ میں بادشاہ کی

۵۰

رقعہ ۲۶

فرزید عالی جاہ! ایک روز اعلیٰ حضرت (شہا جہاں) نے تنہائی میں دارا شکوہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ شاہی امرا کے حق میں کج خلق اور پرکمان نہ ہو۔ سب پر کلف و نوازش کی نظر رکھے۔ اور اس جماعت کے متعلق غرض پرست باتوں کی باتیں نہ کرے۔ کیونکہ یہ بات کسی وقت کام آئے گی۔

میں تم سے انتہائی شفقت کی بنا پر یہ نہ کہنے والی بات کہتا ہوں۔ کہ لوگوں کے ساتھ نا اتفاقی کرنے سے اپنا کام تباہ ہو جاتا ہے +

رقعہ ۲۸

فرزید عالی جاہ! ایک روز اعلیٰ حضرت (شہا جہاں) رنج و اہم کی حالت میں شمس خانہ میں تشریف لے آئے۔ سدا اللہ خاں اہل

۵۱

رقعہ ۲۷

خدمت کرتا ہوں۔ بلکہ اس شخص کا احسان مان۔ جس نے مجھے خدمت میں رکھا +
بہر حال اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل کا جوہر اور خوش اخلاقی کا خلعت عطا کیا ہے۔ اگر تم ہمارے کہنے پر یہ گناہ معاف کر دو۔ تو اچھا ہے۔ (رع)
کہ مستحق کرامت گناہ گار اند
کیونکہ گناہ گار معافی کے مستحق ہیں +

فرزید عالی جاہ! اعلیٰ حضرت (شہا جہاں) نے سعد اللہ خاں سے پوچھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عرش اور عاقبت کی بہتری کے اسباب کیا ہیں! اس نے عرض کی۔ کہ انصاف اور بخشش کی خوبیاں جو خدا نے جنسور کی ذات مبارک میں پیدا کی ہیں۔ ایک شخص نے شادی خان موصوف سے کہا۔ کہ تونیا کے میدان میں دین دار اور وفادار لوگ موجود نہیں۔

بر کر تیج ستر کشد بیوں گلش ہم دیاں بریدوں
جو کوئی غلم کی تلواریں کھیتا ہے۔ اس پر آسمان
بھی تون برساتا ہے +
گو انتظام کے متعلق آپ کی رائے مناسب
ہے۔ لیکن اگر آپ ناہائز جلد بازی کو جائز
نہ رکھتے۔ تو اچھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں
نہان کا خون لینا عدالت کا قانون ہے۔ لیکن دل
دیکھا حضرت باری تعالیٰ کی ناراضندی کا باعث
ہے۔ اسی حملے والاؤں نے کہا ہے۔ (کریم)
در غفو لذتیت کر در انتقام نیست
معات کر دینے میں وہ لذت ہے۔ جو بدل
لینے میں نہیں +

رقعہ ۵۰

فرزند عالی جاہ سادات قوام محمد اعظم اللہ
تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے
تم نے ہمارے ساری کے کھڑے دیئے
ہیں۔ جہانگیر بادشاہ افضل کے داروغہ کو

سنت تنبیہ کیا کرتے تھے۔ اس بے جوہر کے
لئے صف ممکن خان کا خطاب بہت بجا
ہے۔ (دع)
برہمن ہند نام زنگی کا فور
زنگی کا نام آٹا کافر رکھتے ہیں +
اعلیٰ حضرت (شاہ جانا) کا قول ہے۔ کہ
بے وقوف آدمی کام کو بگاڑنے والا ہوتا ہے
کیا کرنا چاہئے۔ کہ سخیوں۔ بشتوں۔ سفر اور رم
کی تیاری کے باعث ضرورت کے وقت کوئی با
موقع تجویز نہیں سوچ سکتے۔ تم اپنے آدمیوں
میں سے کسی کو تجویز کر کے اطلاع دو۔ فو
باہیں موہاں بایہ سلامت چہ توں کہ دریاں میں اند
اٹیں آدمیوں کے ساتھ جہازا کرنا چاہئے۔ اور
کیا کر سکتے ہیں۔ آدمی یہ ہیں +

رقعہ ۵۱

فرزند عالی جاہ! لڑی کے چمکے کا واقعہ محمد
اپنے بھائی کو لکھا ہے۔ مگر ہر سال ماہیاری

علی مردان خاں نے آپ کی دینیہ دلی کاسب
دریافت کیا۔ اہل حضرت نے فرمایا۔ کہ۔ متفقہ
ملکی و مالی تاظم و خات پائے ہیں۔ اور ایسی
شان و شکوہ کے دوسرے آدمی بافضل نظر نہیں
آتے۔ جو (سلطنت کے) اہم معاملات کے متعلق
ہو سکیں۔ اس خیال سے کہ انتظام میں غل
واقع نہ ہو جائے۔ دل پریشان ہے۔ "بیچ خاں
نے عرض کی۔ کہ۔ اذلی سلطنت کے اہم امور
کی روایت حضور کی ذات بابرکات سے ہے۔
سردست غلام کے (میرے) خانہ زاد لوگوں
میں سے پانچ اشخاص ایسے تربیت یافتہ ہیں
جو حکومت کے بلند منصب۔ صوبجات کی عدالت
اور انتظام معاملات کے لائق ہیں۔"

صرف یہ بات سنے سے حضور کی طبیعت
خوش ہوئی۔ اور حکم دیا۔ کہ شام کے وقت
ان سب کو ہمارے حضور میں حاضر کرو۔
تا کہ ان کی صورت و سیرت کا ملاحظہ کیا
جائے۔ کیا اچھا ہو۔ اگر کام خاطر خواہ ملتا
رہے۔ چنانچہ حضور پُر نور بروقت تشریف لائے

پانچوں اشخاص نے اعلیٰ حضرت کی خدمت اقدس
میں حاضر ہونے کے بعد اپنی اپنی کتابت کا
انکار کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے بادشاہ
کی قدر دانی و عنایت سے موزوں منصب حاصل
کئے۔ اور فرماں برداروں نے خصوصیت کی عزت
پائی۔ اعلیٰ حضرت نے خان مذکور کو بھی عنایت
خاص سے سرساز کیا۔ اور ایک ہزاری ذات
اور دو صد سوار کے منصب کا اضافہ کر کے
فرمایا۔ (دع)
اسے وقت تو خوش کر وقت ماغوش کردی۔
خدا تجھے خوش رکھے۔ کہ تونے یہیں خوش کیا
خان مذکور نے اپنی عرض کی قبولیت اور
بادشاہ کی عنایت کے شکر میں ایک ہزار
فہرس مستحق لوگوں میں تقسیم کیں +

رقعہ ۵۲

فرزند عالی جاہ! تمہارے بخش کے پشکار
کے مقدم کا بیاب خاں نے لکھا ہے۔ کہ شکر

کہا۔ خدا سید خاں کو خوش رکھے۔ جو ایسے آدمی کو بغیر تہ پیش کرتا اور اس کی نیک چلتی بیان کرتا ہے۔ اہل حضرت نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ ”کر“ ذکر کرنا تمہارا کام اور اچھے آدمیوں کو کام دینا ہمارا کام اور ہمارے کاموں کی رونق ہے۔ اہل کار ہم پر یہ احسان کریں۔ کہ ہمیں اچھا کھنے والے اور غریب تقزیر کرنے والے فحش دین ویران جگہوں کو آباد کرنے والے حاکم اور اپنے ساتھ نیک جماعت رکھنے والے سپاہی کی بہت ضرورت ہے۔ جہاں سے بھی مل سکیں۔ ہم پہنچائیں۔ اور ملاحظہ کے لئے پیش کریں۔“

امیر الوذرا نے کہا۔ ”خیر“ ہمارے زمانے میں ہر طرح کا آدمی جو نیک کام کرتا ہے۔ ہتھکڑ موزوں منصب پر سرراز ہوتا۔ اور نہایت ہی قیمتی خلعت پہننے والا اور حکم ہوتا۔ کہ دیوان اہل اس کی قابلیت کا امتحان کر کے کوئی موزوں خدمت تجویز کریں

سید خاں بہادر نے قدردان بادشاہ کے اس تمام شہن توہیق کے عوض دس ہزار روپیہ فقیروں۔ نیک آدمیوں اور غریبوں میں تقسیم کیا +

رقعہ ۵۳

فرزید عالی جاہ! ایک روز برادر نامہراں کے دیوان پہاڑا مل نے اہل حضرت رشاد جہاں کی خدمت میں ایک نو پیش کی۔ کہ سال بھر کے جمع و خرچ کے فرق کے بیلے میں دس لاکھ روپیہ سرکار والا سے وصول طلب ہے۔ حضور اس کے متعلق حکم صادر فرمائیں۔ اہل حضرت نے فرد سدا اللہ خاں کے حوالے کی۔ کہ وہ سرشارہ اور دفتر دیوانی کے نو سے تحقیق کر کے پیش کرے۔ خان شاہ نے فرما احتیاس کی۔ کہ اس قسم کی رقیب خزانے سے نہیں دی جائیں۔ یہ روپیہ دوسرے وقت لکھنے کے

کا پندرہ سول ہزار روپیہ آتا ہے۔ اور امین و فرجدار ہزار دو سو سے زیادہ جمع نہیں کرتے۔ اصل میں یہ راہداری نہیں۔ بلکہ راہ زنی ہے۔ عوام کا مال کھانا محض حرام ہے۔ اگر سو میں سے پانچ یا چالیس میں سے ایک لے لیتے۔ تو مضائقہ نہیں تھا۔ لیکن چونکہ اس طرح امین کی خیانت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے میں حقیقت سے لے یہ حکم نامہ مکتوبہ اور دیوان کے نام صادر کرتا ہوں۔ ثابت ہونے کے بعد سبھ لیا جائیگا۔ جو کچھ زراعت لئے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نصف باکیہوار کے لئے قریباً ہے۔ اور اس مال کے سوا بادشاہ کا حصہ ہے اور اس میں امین و فرجدار کا کوئی حق نہیں +

اہل حضرت (شاہ جہاں) کے زمانے میں ایک شخص سوادری خاص کے گھرنے کے وقت بلند آواز سے بول اٹھا۔ کہ یہ مبارک زمانہ تمام گھریوں کا خاتمہ ہے۔ بادشاہ مصنف۔ و وزیر (محم کفایت شہار۔ فحش دین وار۔ اور

عقبت خدا خوش حال ہے۔ خدا کی جناب میں ان حلیات کا تحریہ حضور کی ذات اقدس پر فرض ہے۔ اہل حضرت نے یہ باتیں سننے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سوادری شہرائی خاص بندوں کو دھک سے طلب کر کے قلعہ کے لئے ہتھ آٹھا۔ اور اُسے اپنی رعایت سے نوازا +

اس وقت سدا اللہ خاں نے بادشاہ کے لاؤں تک یہ بات پہنچائی۔ کہ نیکیاں خواہش کے مطابق نہ۔ خواہش جو ہر پاک کے مطابق ہم پہنچتی ہے +

رقعہ ۵۴

فرزید عالی جاہ! سید خاں بہادر قفر بگ نے ایک شخص کو اہل حضرت (شاہ جہاں) کی خدمت میں پیش کیا۔ اور حسن توفیق سے اس کے متعلق اچھے کلمات بیان کئے۔ سدا اللہ خاں نے حق سے نہ گزندے ہوئے

خاص میں طلب کرنے کی عزت بخش کر زبان گوہر نشاں سے فرمایا۔ کہ تنگ اور مل کا بندوبست عقل و انصاف پر موقوف ہے۔ نمودر بادشاہ (ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں) اگر کوئی بے چہرہ بادشاہ سلطنت کے مرتبے پر سرشار ہو جائے۔ اور تا اہل و ذرا اور امرا کو لازم رکھ لے۔ تو شہروں کے بندوبست میں کفایت عمل واقع ہو جائے رعایا پریشان و بے سامان ہو جائے۔ تنگ کی پیداوار نیست و نابود ہو جائے۔ اور ہر طرف دیرانی ہی دیرانی نظر آئے۔ تم جلد فقیروں اور نیک لوگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کرو۔ کہ وہ باپوں نادلوں کے بعد بھائی کریں۔ کہ سلطنت کی رونق کم نہ ہو۔ کوئی شخص بڑا کھڑ زبان پر نہ لائے۔ اور ہمارے بعد جو بیٹا بادشاہ ہو۔ اسے خدا نیک توفیق عطا کرے + بعض اوقات دل میں خیال آتا ہے۔ کہ اگرچہ سب سے بڑے بیٹے کے پاس

حساب و کتاب میں شمار کر لیا جائیگا + دارا شکوہ نے دربار پر ناست ہونے کے بعد دیوان اعلیٰ کو سخت دشت آپس کہیں مگر جب قتل خانہ کے داروغہ کی بیسی ہوئی زد سے یہ آپس بادشاہ کو معلوم ہوئیں۔ تو حضور نے اسی وقت برابر ناہریان کو ایک چچی بھیجی۔ اور اس میں یہ فرد بھی تحریر کی۔

فرد
با صاف دل محاورہ باغوش و محبت

ہر کس کشد ہر آئینہ خیر بود کشد

سلف دلوں کے ساتھ لڑائی کرنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ جو شخص آئینے پر سوار کھینچتا ہے۔ وہ اپنے آپ پر سوار کھینچتا ہے + سچ اور تجوٹ کی تحقیق کرنا بادشاہوں کا خاصہ ہے۔ ہارٹا مل تمہارا فائدہ چاہتا ہے اور سعد اللہ خاں ہمارے مال کی حفاظت کا خواہاں ہے۔ جب یہ فرد تمہارے دفتر سے دست ہوئی تھی۔ تو اس امر کی تحقیق + اسب غبی۔ کہ اس کی ستغواہ سعد اللہ خاں

شان و شوکت کا اسباب اور کز و فراور موجب و ہیبت کا سب سامان موجود ہے لیکن وہ نیکیوں کا دشمن اور بدوں کا دوست واقع ہوا ہے۔ (رع) + ہاں نیک و بد پر نیکان است بدوں کے ساتھ نیک اور نیکیوں کے ساتھ

بہ ہے + شہار میں بے طع ہونے کے سوا اور کوئی غریبی نہیں۔ مراد بخش ایسا ہے جس کی حالت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اسے ہمیشہ شراب نوشی سے سوار ہے۔ اور وہ ہر وقت نشے میں چور رہتا ہے۔ مگر ظلال یعنی یہ عاجز خانی (اورنگ زیب) صاحب الاموال و دوزر الدیش نظر آتا ہے۔ غالباً یہ سلطنت کا بھاری بوجھ برداشت کر سکتا ہے + سعد اللہ خاں نے مولائے روم کا یہ

مصرعہ پڑھا (رع) موز آتش میں بیدک بندہ است مبارک ہے وہ شخص جو انعام پر نظر رکھتا

سے حاصل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بادشاہی ملازموں خصوصاً سعد اللہ خاں کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا۔ اور ان لوگوں کا دل ہاتھ میں لانا اچھا ہے۔ اس صاحب شہور (دارا شکوہ) کی مصلحتیں اہل معاملہ کی نیک نامی۔ اور مال کی زیادتی کا ذریعہ ہیں +

شام کے وقت اعلیٰ حضرت نے ایک ہی جگہ کے چند محمودی تھان جن پر طلائی کام کیا ہوا تھا۔ اور تین ہزار دینار نقد سعد اللہ خاں کو عنایت فرمائے +

رقعہ ۵۴

فرزند عالی جاہ! یہ نقل ایک معتبر شخص کی زبان ہمارے کان میں پہنچی تھی۔ چہے کہنے قلم بند کیا ہے۔ تاکہ اس فرزند کے (تہارے) کان میں بھی پہنچ جائے +

ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے علی مردان خاں اور سعد اللہ خاں کو نموت

ہے۔ اپنی حضرت نے فرمایا اے
تا دوست کرا خواہ و پیش بہ کار بند
دیکھیں دوست کس کو چاہتا ہے۔ اور اس
کی رنجت کس طرف ہے +

رقعہ ۵۵

میرے فرزند دلہن! کہتے ہیں۔ کہ
علی مردان خان۔ ابو میڈ لیرنا اور علی خاں
چوکی کے دن پہلے قہرہ سے۔ سپاہیوں کی
تواضع کرتے تھے۔ حاضری کے وقت حاضری
اور پاشت کے وقت پاشت کھاتے تھے
مخصوصت کے وقت خوشبو اور پان دیتے تھے
اور ان لوگوں کے گھروں میں جسم قسم
کے کھانے بیٹھے اور کہتے تھے۔ کہ ان
کی عزتیں اور لوگ ان کی تہا غریب
کم جتنی پر طعن اور افسوس نہ کریں۔
گزشتہ زمانے میں ایک شخص نے ایک

جائیں گے۔ کار و بار کے اہل آدمی باوجود گوشہ
نشینی کے بے خوف نہیں ہونگے۔ اور
بے وقوف اور نا تجربہ کار آدمی حکومت کرینگے
پینے باپوں کو بغیرہ کریں گے۔ اور باپوں
کے دلوں سے محنت اٹھ جائے گی۔ تنگ
عزیزیں برسے شوہروں کی بدکاری و بے
توجہی سے نالاں ہوں گی۔ بارش۔ وقت بہ
نہیں ہوگی۔ ظلم غفلت کو کچھڑی کی غرض
سے زیادہ ہنگامہ کیا میں سے۔ تنگ حاکموں کے
ظلم سے دیران ہو جائیں گے۔ جانوں۔ اور
بادشاہوں کے گھروں میں زناکار عزتیں دینے
نہیں کی۔ اور مرد عورتوں کا لباس پہننے کی
خواہش کریں گے +

رقعہ ۵۶

فرزند علی جاہ! تمہارے فاضل خاں میراوی
کا انتقال ہو گیا۔ دل میں ایک درد اٹھا
وہ بڑھا راز دار تھی اور نیک تھا۔ تجربوں

بزرگ کے پاس زمانے کی شکایت کئی شروع
کی۔ بزرگ نے فرمایا۔ کہ ابھی تو اللہ تعالیٰ
کا بے مد ٹھکرہ کرنے کا موقع ہے۔ کہ
انسان کو نہ دینی کا خوف۔ نہ مال و جان
کا غم اور نہ دین و ایمان کی سستی کا
اندیشہ ہے۔ آئندہ زمانے میں دینا والوں
کی نیتیں بدل جائیں گی۔ اور جسم قسم کا ظلم
دست نمود میں آئیگا۔ انصاف اور احسان
کا نام و نشان تک باقی نہ رہے گا۔
شہروں کے محافظ اور ظلم حکم کھٹا ٹوٹ
بار کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ زمانے کا
خلیفہ باد خواہوں سے چشم پوشی کرے گا۔
امیر لوگ ایک دوسرے کی مصلحت سے
ظالموں کو مدد دینے میں کوشش کریں گے
سچ زائل اور باطل ہو جائیگا۔ عزتیں دلیری
سے پیش آئیں گی۔ لوکیاں وزارت کے
عہدے پر سرشار ہوں گی۔ عالی مرتبہ لوگ
نہایت بے دلی اور بے قدری سے جان
بوجھ کر کاموں کی دہستی سے غافل ہو

کے ملے کا حساب ہر وقت درست رکھتا تھا
اور اس بے سرو سامان درانم کے گھر کو
اپنی میر سامانی سے روشن کرتا تھا۔ وزیر خاں
حاجی محمد کی نیک سیرتی پر بھی شبہ نہیں کرنا
چاہئے۔ شہد محمد خان اور میر نیاز بھی اگرچہ جیسے
نہیں ہیں۔ لیکن طبیعت کے تحت ہیں +
چونکہ تمہارے ملازم اکثر ہمارے ملازم ہوتے
ہیں۔ اس لئے اب ہم چاہتے ہیں۔ کہ قابل
خاں کو آسے لے لیں۔ تم اس کام کے
لئے میر محمد امین کو رکھ لو۔ یہاں آدمیوں کا
تھو ہے۔ اس کے آنے تک غایت اللہ خاں
کام انجام دیجیگا۔ اگرچہ اس کے ذمے بہت سے
کام ہیں۔ حافظ مریم کا حق زیادہ ہے۔ اس
کا بیٹا بھی شخصیت سے بھگانہ نہیں (معتولی
آدمی نہیں اگرچہ اپنوں کے ساتھ سختی سے
پیش آتا ہے +
میں دوبارہ اشارہ اور تفصیل سے نصیحتیں
کرتا ہوں۔ کہ دھناقت سعد اللہ خاں علی عدالت
اپنے جہانوں کے سپرد نہیں کرتا تھا۔ اور

کہا کرتا تھا۔ کہ یہی اہل کار شہروں کو تباہ کرتے ہیں۔ نہادند تھکاتے بڑے دوست کو پائت دے۔ یا اس کی گردن توڑ دے +

رقعہ ۵۷

فرزید عالی جاہ! خوش ذائقہ آم تمہارے بڑے باپ رراکم کو پسند آئے۔ نو جوان بیٹے کی نعمت اور دولت زیادہ ہو (رع) ہرچہ از دوست ے رمد نیکوت جو کچھ دوست سے مل جائے۔ اچھا ہے +

رقعہ ۵۸

فرزید عالی جاہ! اے باپ کی جان اور اس کی زندگی کی فرض و غایت! تجارت کا مشورہ۔ بنگالہ۔ دکن اور کابل کی طرح نہیں۔ کہ دوری اور سرحد مملکت کی بنا پر ناموں کی تجویز غماہ غماہ منظور ہو جائے۔

رقعہ ۶۰

فرزید عالی جاہ! جو تجھے امیر لوگ۔ حاکم کے پاس لائے ہیں۔ انہیں واپس کرنا۔ بیت المال کا نقصان کرنا ہے۔ اگرچہ اس دفعہ ہم نے ایک مصلحت کی بنا پر معاف کر دیا۔ لیکن آئندہ ایسا عمل میں نہیں کرنا چاہئے +

رقعہ ۶۱

فرزید عالی جاہ! شرکی گھڑا جو تم نے اس دفعہ بیہوا ہے۔ منورت اور سیرت کے اعتبار سے اچھا ہے۔ یہ تو پہلے گھوڑے سے بھی اچھا تھا۔ ہم نے اس کا نام "بکبیر" رکھا ہے۔ اور یہ اسم باسنی ہے +

رقعہ ۶۲

فرزید عالی جاہ! ہم نے اس فرزند کی رتھاری، تجویز سے موسوی خان کو بخشی اول کر دیا ہے۔ اگر آدمی ایک کام سے بھی اچھی طرح عمدہ برآ ہو۔ تو قلیت ہے۔ اس کی منورت بڑی نہیں۔ اور سیرت کا بچے مسلم نہیں (رع) کہ ثبوت نفس نکرود بہ سالما معلوم

کیونکہ دل کا کھوٹ برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتا +

قائد یہ ہے۔ کہ جس کسی کو کئی طرقت ہیں۔ پوشیدہ طور پر اس کے حالات کی تحقیق کرنی چاہئے۔ کیونکہ اہل دنیا شروع میں عمدہ عنایت انعام دے کر ماکوں کو فریفتہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر نفسانی خواہشوں سے کام لیتے ہیں۔ اس چکر افتخار خاں اور محمد علی خان کے بعد عثمان خاں - اور فضائل خاں نے خالصتاً ان کی خواتین خوب

آئندہ ہمارے طریقے پر عمل کریں۔ اس وقت تک کہ وہ بھی قریب ہے۔ وعدہ و وعید سے کام جاری رکھنا چاہئے۔ ہرگز وعدہ کا ڈھنساؤ نہ ہوڑا ہے۔ بدنی بیماریوں کے باعث تمہاری خدمت میں حاضر نہ ہو سکا +

رقعہ ۵۹

فرزید عالی جاہ! ایک فقیر ایک حدیث بکھر کر ۱۱۱ کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا۔ کہ سب مملکتوں سے بہتر کونسا مل ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بادشاہوں کی خدمت جو حاجت مندرجہ کو نفع دے خوشی پہنچاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ بادشاہوں کی خدمت میں رہوں۔ اور مسلمانوں کی حاجت پوری کرتا رہوں۔ ہم نے کہا ہر۔ کوئی نقصان نہیں +

بی اطلاع وہ +

رقعہ ۶۶

فرزند عالی جاہ ! معلوم ہوتا ہے ۔ کہ میر
جلال الدین جو اس فرزند آدم سے علیحدہ
کر دیا گیا ہے ۔ ہمارے میر بخشی بہتت خان
مرحوم کا بھانجا اور شریف و خاندانی شہ
زادہ ہے ۔ تم نے اسے موقوف کیوں کر
دیا ؟

رقعہ ۶۷

فرزند عالی جاہ ! ششیر خاں ۔ کے بیٹے کیوں
مدا ہوئے ؟ ان کا استغاثہ بے سبب نہیں
ہوگا ۔ ہمارے ملازموں کو ذرا سی بات ہے ۔
موقوف کر دینا اور نئے ملازموں سے کام
کی امید رکھنا بالکل بے معنی ہے ۔ ہماری عمر
کا آفتاب غروب ہونے کو ہے ۔ اور تمہارے

خیالات یہ ہیں ۔ بہر حال اگر وہ حضور آدم
میں آئیں ۔ اور بادشاہی ملازمت اختیار کریں
تو ہمیں تامل نہ ہوگا +

رقعہ ۶۸

فرزند عالی جاہ ! شعر
ہمشین تو از تو بہ پایہ ساجد عقل و دین بفرمایہ
تیرا ہمیشہ ہم سے بہتر ہونا چاہئے ۔ تاکہ تیری
عقل اور دین میں اضافہ ہو +
وقت سے یہ بات سننے میں آ رہی ہے
کہ تمہاری جاگیر کے علاقوں میں صرتع ظلم
ہوتا ہے ۔ جو بیس مظلوم ماکم تک نہ پہنچے
مگر ماکم اسے ظلم سے نجات نہ دلائے ۔
تو تمہارے دفتر میں وہ ظلم ماکم کے نام
لکھا جاتا ہے ۔ جتنی وہم کو اس قدر اختیار
دینا اور اس کا ایسا اعتبار برعہا ۔ کہ کسی
شخص کو اس کے کام میں دخل دینے کی
جہاں نہ ہو ۔ کیا معنی رکھتا ہے ؟ اور اگر

انجام دی تھیں ۔ اور بھیگی کی علاقہ ان کی
پیشانی ہی سے نظر آتی تھیں ۔ بدنی بیماریوں
کا علاج تو جلیب کر سکتے ہیں ۔ لیکن عرض
کے بیماریوں کی دوا دلوں کو پٹ دینے والا
یعنی خدا ہی کر سکتا ہے +

رقعہ ۶۹

فرزند عالی جاہ ! اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت
رکھے +
ہم چاہتے تھے ۔ کہ دیانت خان جید القاد
کو فرزند نادر ہمد کا دیوان سرکار مقرر کر
ویں ۔ لیکن وہ ہم بے مستی نہ تھا ۔ اس سے
دیانت کی توقع رکھنا غلاب امید ہے +

رقعہ ۷۰

فرزند عالی جاہ ! تم فراموش کی تیاری
اور دوستی کا سلیقہ رکھتے ہو ۔ محرمات

ہندوستان کی زیب و زینت ہے ۔ اور اہل
کعب و ہنر و پیشہ ور سب وہاں رہتے
ہیں ۔ بافضل وہاں کے متعلقہ در شاہی
کارخانے سے جو چیز آتی ہے ۔ وہ سخت
اور مٹلی ہوتی ہے ۔ اس بارے میں کنایت
شعاری اور احتیاط لازم ہے +

رقعہ ۷۱

فرزند عالی جاہ ! پارگاہ والا میں نہرا
کے واقعات سے تفصیلی طور پر معلوم
ہوا ۔ کہ اس فرزند اجند کے (تمہارے) توپ
خانہ کے دادوہ المان آئے ایک نے شیطان
صفت کم بخت بے جیا سنا کو شکست
ناش دی ہے ۔ وہ اپنے آپ کو اور
قافلے کو صحیح سلامت لے آیا ۔ واقعی اس
کی اور اس کے ہمراہیوں کی تلاش و
جان کشانی قابل تعریف ہے ۔ اس کے
مناسب میں جو اضافہ چاہو ۔ کرد ۔ اور ہیں

کام کے آدمی کا اختیار جس قدر بڑھایا جائے
جائے۔ لیکن جسے مختار علی بنا دینا اور
میں کے چھوٹے چھوٹے کاموں کی طرف بھی
متوجہ نہ ہونا بالکل بیکار ہے۔ ورنہ
! بد منشیوں و دانش بیگانہ اور
در دام آفتی اگر خودی وارث اور
تیرا از مرغ راستی کمال راجح دید
بہتر کو چگونہ جست از غنا اور
بڑے کے پاس نہ بیٹھ۔ اور اس سے
بیگانی کا سونگ کر۔ اگر تو اس کا دانہ کھا
لیگا۔ تو دالی میں پھنس جائیگا۔
پھر نے راستی کے دے سے کمان کو ٹھہرا
دیکھا۔ دیکھ۔ کہ اس کے گھر سے کس طرح
بہل گیا۔ فرو
بترس از آہ مغللوں کہ ہنگام ڈھا کون
اجابت از درجن ہر استقبال سے آید
مغللوں کی آہ سے ڈر۔ کہ جب وہ دُعا
مانگتے ہیں۔ تو قبولیت خدا انکے دروازے
سے اس کے استقبال کو آتی ہے دُعا

کا منصب دے کر اسے چارٹر سکریٹری بنا
لیا۔ تو ارشاد فرمایا۔ کہ تم ہمارے اور جاگیر
طلب کرنے والوں کے درمیان میں ہونے
جب نئے منصب اور نئے تہی ہونے کا وقت آئے۔
کی یادداشت پیش ہونے کا وقت آئے۔
تو شام کو جب ہم غسل خانہ کے صحن
میں صوبوں اور عمارتوں کے نقشے غلط کرکے
ہیں۔ ہر روز چار پانچ منصب دار ہمارے
سامنے پیش کیا کرو۔ تاکہ ہم ہر شخص کی ذاتی
کامیابی اور غامضی شرف کی اپنی طرح جانچ
پڑھ کر کے حکم صادر کریں۔ اپنی طرح گھوڑوں
کو داغ دینے والے داروغہ کو حکم تھا۔ کہ جس
قدر داغ کے کاغذات گھر برداروں کے پاس
آئیں۔ ہمارے سامنے پیش کر کے گھوڑوں کو
داغ دیا کرو۔ اور گھوڑوں کا جائزہ دیوان
میں لیا کرو +
سنت تکلیف وہ صحن کی ڈشواہوں کے
باعث ایسے کاموں میں ہماری توجہ
نہ رہی۔ جس سے مغللوں کی ترتیب میں

قبول ہو جاتی ہے)

ترقہ ۶۹

فرزند عالی جاہ! افتخار خاں نے خاندانی
کے دلوں میں خوش مزاجی۔ ہمدانی اور اقبال
و مستعدی سے یہ خوب بات کہی کہ بے
دینی مال کی کمال نکالنے سے مخصوص نہیں
چچ کو چھوٹ اور چھوٹ کو سچ ظاہر کرنا میں
نیابت ہے۔ ہم بہت خوش ہوئے۔ ہم نے
تمام مصاحبوں اور ملازمین کو تاکید کر دی ہے
کہ وہ ہر شخص کے حالات بغیر کسی بیشی کے
بیان کیا کریں۔ اور اپنا۔ دوستی اور بیگانی
کے درجوں کو غور نہ رکھا کریں +

ترقہ ۷۰

فرزند عالی جاہ! جس وقت اعلیٰ حضرت
شاہ جہاں نے جہنم کھتری کو رائے

بالکل سلیقہ واقع ہو گیا۔ اعلیٰ حضرت نے دواہ
نعم دیا۔ کہ وہ تمام اہل دیوان۔ بڑے بڑے
میں۔ فوجداروں۔ داروغہ عرض کمزور کردہ
مغنیوں اور منصبداروں کی جو ان گھوڑوں پر
مقدور ہیں۔ دیانت داری کی تحقیق کر لیا
کرے۔ تاکہ سب سے بہتر ہوں +

ترقہ ۷۱

فرزند عالی جاہ! دیانت کیش پنجابی جو شاہ
بندہ نواز میسور داروغہ کے پڑ پڑ حجاز پر مشرب
پانی کر گیا تھا۔ اور دُعا مانگتی تھی۔ اس کی
بے اعتدالیوں اور بے ادبیوں کی نفسی کیفیت
واقعہ بھار کی فرو سے معلوم ہوئی۔ اس عالی
جاہ کو رقیب چاہئے تھا۔ کہ جس وقت وہ
تلاشیں اس بد حالی میں دال گیا تھا۔ تم
نے ایک منصب کا نام ہے۔ یعنی وہ داروغہ جو کس
محلے کو دہار میں دواہ پیش کرے +

سب بے دست و پا۔ پریشان اور میری طرح بے قرار ہیں۔ جو اپنے خداداد سے سنائی اختیار کر کے بے تعلی کی حالت میں ہے۔ اور ہمارے کی طرح سوپ رہا ہے۔ وہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم صاحب نعمت رکھتے ہیں۔ میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا تھا۔ اور گناہوں کا بوجھ ساتھ لے جا رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ کسی عذاب میں گرفتار ہو گا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم پر نظر اور اس کی رحمت کی قوی امید ہے۔ لیکن اپنے اعمال و افعال کو دیکھتے ہوئے ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے۔ جب میں اپنے آپ سے گزر گیا۔ تو دوسرا کہاں رہا۔ عہد ہرج بادا ماضی درآب اتمتیم جو ہو سو ہو۔ ہم نے منشی دریا میں ڈال دی +

اگرچہ پردردگار اپنے بندوں کی حفاظت کرتا لیکن ظاہری حالات پر نظر رکھتے ہوئے فرزندوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ

فرمان ۲۲

یہ فرمان نزع کی حالت میں لکھا گیا۔ تم پر اور جو تمہارے پاس ہے۔ اس پر سلائی ہو +
بڑھاپا آگیا۔ اور کمزوری زیادہ ہو گئی۔

فرمان ۲۳

میرے شہزادہ سلطان کام بنی کے نام پر آخر وقت صادر فرما +

میرے فرزند! میرے مجربند! اگرچہ میں نے با اختیار ہونے کی حالت میں نصیحت کی کہ اللہ کی رضامندی حاصل کرو۔ اور طاقت سے زیادہ وصیتیں کیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی۔ اس لئے وہ رضا کے کاؤں سے کسی نے نہ تمہیں۔ اب کہ میں بیگانہ ہو کر جا رہا ہوں۔ مجھے تمہاری پہلے

امضا میں وقت نہیں رہی۔ بیگانہ آیا تھا اور سب سے بیگانہ ہو کر جا رہا ہوں مجھے اپنے آپ کی خبر نہیں۔ کہ کون ہوں۔ اور کس کام کے قابل ہوں۔ جو دم جہادت کے بغیر گزرا۔ اس کا افسوس باقی ہے حکومت اور رعیت پروردی کوئی بھی مجھ سے نہ ہوئی۔ قیمتی عمر محنت میں ضائع ہو گئی مگر کا مالک (خدا) تو موجود ہے۔ لیکن میں اپنی تاریک آنکھ میں اس کی روشنی نہیں دیکھتا۔ زندگی پامیدار نہیں۔ گزرسے ہوئے دم کی نشانی ظاہر نہیں ہے۔ اور مستقبل کے متعلق کوئی امید نہیں۔ تپ نے جہاد اختیار کی۔ اور چلے کو تنہا چھوڑ دیا +

فرزند کام بخش اگرچہ بیجا پور کو چلا گیا ہے۔ لیکن نزدیک ہے۔ اور وہ عالی جاہ رقم اس سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ عزیز القدر شاہ عالم سب سے زیادہ دور ہے۔ فرزند زادہ محمد عظیم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہندوستان کے نزدیک پہنچ گیا۔ فوج کے آدمی سب کے

ترقعہ ۴۳

سلطان محمد معظم شاہ عالم بہادر کے بیٹے
بیٹے شہزادہ محمد غلام الدین بہادر کے نام +
فرزند نادر بہادر اے امر ایک نمایاں خدمت
اور زیادہ تعریف کا موجب بننا۔ کہ تم نے
مک غازی پر فتح پا کر اُسے شکست دی
ہے۔ ہم نے تمہیں ان عمدہ خدمات کے
لئے میں تمہیں جلی کی فوجداری اور دو ہزار رو
اسپہ و سپاہ سوار ہندو حلیہ عزت کئے
اس کے بعد تمہیں خدمت - سوار - گھوڑے -
باقی اور جواہرات کے ساتھ فرماں پہنچے گا
چاہئے۔ کہ تم مک گیری اور اس صوبہ کے
قائد پر داندوں کو جڑ سے اکھاڑنے پر جو
شہزادوں کا جبر ہے۔ توجہ کرو۔ اور بائیں
کو سزا دینے میں حکم کے منتظر اور لاکھوں
کی طرح اضافہ کے امیدوار نہ رہو۔ کیونکہ
مک تمہارا ہے۔ اور ہم خود پہنچنے والے
سورج کی طرح ہیں +

ترقعہ ۴۵

فرزند نادر بہادر ا مزاج دان بیٹے محمد
دادوں اور واقعہ بھادوں کے اضافہ کے لئے
نہیں کہتے۔ وہ فرزند زادہ رتم، کیوں ایسی
بیجا تجویز پیش کرتا ہے۔ بلکہ اگر تم سمجھو۔
تو واقعہ بھکاری کی خدمت پر کسی دوسرے
کو معزز کرو۔ کہ اب واقعہ بھکار واقعہ بھکار
نہیں رہا۔ ضحمر
پہل غرض آد ہنسر پوشیدہ شد
مد حجاب از دل ہنسنے دیکھ شد
جب غرض سامنے آگئی۔ تو ہنسر پوشیدہ ہو
گیا۔ سو پردے دل سے آنکھ کی طرف پہنچنے
تھے +

ترقعہ ۴۶

سلطان محمد معظم شاہ بہادر کے بیٹے
شہزادہ محمد پیرام بخت کے نام +

ہامی پر دم کرتا ہے۔ مگر کیا فائدہ۔ عذاب
اور گناہ جو کچھ میں نے کیا۔ اس کا ثمرہ
اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ خدمت کا عجیب
کرشمہ ہے۔ کہ تنہا آیا تھا۔ مگر قافہ ساتھ
لے کر جا رہا ہوں۔ اگرچہ بھار نے بارہ
دن تک ساتھ دیا۔ لیکن آخر تاب نہ لا
کر مجھے چھوڑ گیا۔ بدھر دیکھتا ہوں۔ خدا
کے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ عذاب آخرت
پر نظر رکھتے ہوئے فوج اور فوجیوں کا خیال
دل کی زندگی کا باعث ہوا۔ مجھے اپنے
آپ کی غیرتیں۔ میں نے بہت گناہ کئے
نہیں جانتا۔ کہ کس عذاب میں گرفتار ہو چکا
بندوں کی حفاظت اگرچہ رب العالمین خود
کرتے گا۔ لیکن بظاہر مسلمانوں اور فرزندوں
پر بھی بندوں کی حفاظت اور امتیاز ضروری
ہے۔ عالی جاہ بھی نزدیک ہے۔ تمہارے حق
میں جو کچھ ضروری تھا۔ وہ میں نے کہہ دیا
ہے۔ اس نے بھی جان و دل سے قبول کر
لیا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ مسلمان مارے جائیں

اور وہاں اس ناکامہ درآتم، کی گردن پر ہے +
میں تمہیں اور تمہارے فرزندوں کو خدا
کے سپرد کرتا ہوں۔ اور خود رخصت چاہتا
ہوں۔ میں بے قراری کی حالت میں ہوں۔
بہادر شاہ جس جگہ تھا۔ وہیں ہے۔ فرزند نادر
عظیم اشان ہندوستان کے نزدیک آگیا ہے۔
اور فرزند نادر بہادر مہجرات کے نواح میں
ہے۔ بیوۃ النساء نے زمانے کی کوئی چیز نہیں
دیکھی۔ اس لئے وہ رنجیدہ ہے۔ اور بیگم کے
حالات بیگم جانتی ہے۔ اور سے پوری تمہاری والدہ
بیماری میں میرے ساتھ رہی ہے۔ اور ساتھ
رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دربار کے آدمی۔
اور غم اگرچہ غمگین ناما بحر فروش ہیں۔ لیکن
ان کے ساتھ نرمی و صلح سے پیش آنا اور
چادر دیکھ کر پاؤں پھیلا چاہئے۔ والسلام +

لے ظاہر میں نیک اور باطن میں بڑے +

دیوہو سستی لوگوں میں بطور خیرات تقسیم کیا کرتے تھے۔ اگر وہ آٹھ چشم رقم، اسی سال میں دو بار اور ہر مرتبہ سات دفعہ جواگاہ اجناس جن کا ذکر آٹھ کیا گیا ہے۔ اپنے جسم کے ہم وزن خیرات کیا کریں۔ تو دیکھائی و جسمانی مصیبتوں کو دفع کرنے کے لئے خوب و مناسب ہے۔ شعر۔
منصف و فقیر مجز ما دانستہ در دارا ہم دوا دانستہ
تو نے ہماری کمزوری۔ غریبی اور عاجزی کو ہم
لیا ہے۔ اور ہمارے درد اور افسوس کو بھی
اللہ شافی۔ اللہ کافی۔ اللہ صافی +

رقعہ ۶۹

فرزند زادہ عزیز! کسی کی غائبانہ سلاش کا یہ کیا سودا ہے۔ بادشاہی منصب خدمت کرنے اور بلند جہنوں کے سامنے کھڑے بنیر محسوس نہیں۔ فرزند عالی جاہ بھی اس طرح نہیں کرتے۔ دربار میں بیجھ دیتے ہیں

یا اپنے پاس دگر دکھ لیتے ہیں۔ یہ فیروز جنگ اور نصرت جنگ کا طریقہ ہے۔ اس دگر چشم کو کہیں! اس کام سے کیا غرض۔

دوران بقا چو باد صرا مجرشت
تعلی و خوشی و زشت و زیبا مجرشت
پنداشت ستار کہ چنا برنا کرد
بر گردن او ماند دربار مجرشت
زندگی کا زمانہ جنگ کی ہوا کی طرح گزر گیا
تعلی۔ خوشی۔ برائی اور اچائی سب گزر گئی۔
ظالم نے تو سمجھا۔ ہم پر ظلم کیا ہے مگر اس کی گردن پر نہ گیا اور ہم پر حاکم نہ گیا +
آئندہ ایسا عمل میں نہ آئے +

رقعہ ۸۰

میرے ہمارے فرزند زادہ! اس زمانے میں کہ نیک مردوں اور عہدوں کا قہر ہے۔ کام دل کے شوق سے کرنے پابند ہیں

میرے ہمارے فرزند زادہ! مجھے باہر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جب وہ فرزند زادہ رقم فتح پور میں تھا۔ تو بچے چار سرکشوں نے موضع دہو پر چڑھ کر انجیم کے باغ کا خبیث چڑا کرنے کے لئے ہے۔ حملہ کر دیا انجیم نے اس باب میں اس بیدار بہت کو کہیں! لکھا۔ اور تم نے انجیم کی خدمت میں معافی نامہ تحریر کیا۔ تم نے یہ معاملہ نہیں کیوں نہ کھ بھجا۔ اور جو سوال و جواب ایک دوسرے کے درمیان ہوئے۔ وہ کیوں پوشیدہ رکھے؟

رقعہ ۷۷

فرزند زادہ ہمارے! تم بیتی شاہ راک کے نسلے کی جو بیٹے فتح دیکھا ہے۔ نذر پیش کر چکے ہو۔ یہ دوبارہ دی گئی ہے۔ چونکہ فرزند عالی جاہ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اس لئے ان سے نذرانہ نہیں لیا گیا

لیکن عالی جاہ کی طرف سے فراوانی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی +

رقعہ ۷۸

فرزند زادہ ہمارے! ظاہری بیماریوں۔ جادو کے نقصان کے دفع اور قبول ہونے والی دعا کی امید رکھیں۔ تمام عالم و فاضل اس بات پر متفق ہیں۔ کہ حق ہو اللہ اور الحمد للہ برہنہ کر پائی پر دم کریں۔ اور اسے بی جائیں۔ اس کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنے تمام جسم کو سونے جاندی۔ تانبے نقول اور دھن و دیوہو اجناس کے ساتھ وزن کرنا اس ملک کا اور دال کے شہدائوں کا معمول نہیں۔ لیکن چونکہ اس عمل کا فیض بہت سے محتاجوں اور مسکینوں کو پہنچتا ہے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) بھی سال میں دو مرتبہ اپنے جسم مبارک کو وزن کر کے اس کے برابر اجناس

رقعہ ۸۳

فرزند زادہ بہادر! فوجیوں کی دل جوئی
فتح مندی کا مجھ کو اعظم ہے۔ وہ نیک
ذات عالی نسل رتم، ہماری ہدایت سے
لہریز حکم کے مطابق اس مہم کے انجام
دینے میں پوری پوری کوشش کریں۔
کیونکہ ہندوستان کی سلطنت میں یہ روٹی
کا ٹکڑا حضرت صاحب قرآن عرش آسمانی
زبور کا مبارک عطیہ ہے۔ بے مثال
بزرگی دینے والے (خدا) کی برکت و فیضیت
سے اس میں جدت یا اضافہ ہو کا مصلحت
کے حالات سمجھنے والے خوش تحریر موزن
اس کی تفصیلات سپرد قلم کریں گے۔ جو
ہیشہ کے لئے مفید عالم پر یادگار رہیں گی
شعر

اگر بہ سیر چمن سے رومی قدم بردار
کہ مجھ رنگ خاں سے دو بہاراز دست
اگر تو باغ کی سیر کو جانا ہے۔ تو قدم اٹھا

کیونکہ بہار ہندی کے رنگ کی طرح لائق سے
پہلی جائے گی +

رقعہ ۸۴

خان فیروز جنگ نے اپنے ہمراہیوں کا
ماہیہ لیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ اس
کی تنخواہ اور منصب کے لحاظ سے زیادہ
ہیں۔ ہم نے توپ۔ رینگ۔ بان۔ رام بجلی۔
جراؤ۔ کھڑاں۔ ششتریاں۔ گمنال۔ سوار مسہ
ہتھیاروں کے گھوڑے اور اہل حق مدد نقد
برقی بجلی لباسوں کے اور طہارک کے دوسرے
لوازم جس قدر چاہیں۔ بلکہ نہ چاہیں۔
معائنہ کئے۔ چنانچہ ان میں سے اکثر ہمارے
پاس آئے۔ تم کہ اس سے گننا سامان دیکھتے
ہو۔ کیوں روپیہ ضائع کرتے اور بے عمل
صرف کرتے ہو۔ جو کچھ درکار ہو۔ اس کا
ہتیا کرنا ضروری اور باقی فضول ہے +

نہ کہ یہ راہ لوگوں کے گئے گئے سے ہم
اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔
کیونکہ ایسا کرنا دعوتی اور گناہ ہے۔ (ارغ)
دیوار گوش دارو فیض ب بھیاں
دیوار کان رکھتی ہے۔ سمجھ کر لب پلا +

رقعہ ۸۱

میرے بہادر فرزند زادہ! میاں خان عالم
ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی بیماریوں میں
مختل ہے۔ اور نصرت جنگ مخالف ہے۔
رائے دیپ کے ذریعے سے دونوں میں
صلح کرا دینی چاہئے۔ اور نصرت جنگ کی
دہوئی میں کوشش کرو۔ مالوہ کی نیابت اپنے
دونوں کے سپرد کرو۔ ہم نے میر سامانی کے
لئے خدا خان کو بھیج دیا ہے +

رقعہ ۸۲

میرے عزیز فرزند زادہ! خدا تمہیں دین و
دنیا سے مستفید اور فتح مند کرے! تم
نے تونکہ بونگہ کا قلعہ گمراہ و پخت
بشمول سے لے لیا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ
اس ڈر چشم کے (تہارے) کام ہر روز
بہت قابل تعریف ثابت ہو رہے ہیں۔
تمہارا شمشیر خان بھی ہوشیار و گدرد اندیش
ہے۔ اچھا کام اچھے آدمی ہی سے انجام پاتا
ہے۔ ہم نے تونکہ کا نام شمشیر زادہ رکھ
دیا ہے۔ ایک کو لینا اور دوسرے کا دعوتی
کرنا مالگیری بہت المال کا خاصہ ہے شعر
کاسے چشم حیریاں چر نہ شد
تا صدف خانہ نہ شد چر نہ شد
لاٹھی آدمیوں کی آنکھ کا پیالہ کسی نہیں بھرا
جب تک سیپ نے کفایت اختیار نہ کی۔
موتیوں سے نہ بھری گئی +

ہمارے حضور میں روانہ ہو جائی۔ بلکہ اگر تم
پہنچنے سے پہلے ہی متوجہ کر۔ تو امانت کے
زیادہ قریب ہے +

رقعہ ۸۸

فرزند زادہ عظیم! خدا نے کریم سے بڑے خالق
کی مانند مخلوق سے خالق بنانا عوالم کی امانت ہے۔
اچھا نہیں۔ خاص کر بادشاہوں کے بیٹوں
کو تو ایسا کرنا بہت برا ہے۔ ہمیشہ الموت
حق والیث حق والصراف حق والجزا وناشر
والخفی حق دمزا اور اس کے بعد مینا حق
ہے۔ صراط اور پوشیدہ کاموں کا بدلہ حق ہے
کے بچے مسکوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔
اور ہر گھڑی اپنے کپ کو گنایا کی طرف سے
مرے ہوؤں میں شمار کرنا چاہئے۔ تاکہ انتظار
کی خاک سے متعصب کا پودا اُٹھے۔ اور آرزوؤں
کے پتوں مخلوق کی کہ کی صرصر سے فوٹ
کر گر نہ جائیں۔ یہ خاص سودا تم نے کہاں

سے لیکھا۔ نہ یہ سودا تمہارے دادا کو ہے
نہ باپ کو۔ بہتر یہ ہے۔ کہ یہ سودا داغ
سے نکال دو۔ ہم خود نہیں دوسروں سے
بہتر جانتے اور اچھا سمجھتے تھے۔ (رع)
خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم
جو کچھ ہم سمجھتے تھے۔ وہ غلط نکلا +

رقعہ ۸۹

فرزند زادہ عظیم اللہ! تم نے شاہ عالی
جاہ کی جائیز سے پرگنہ شکر پور کی تنخواہ کے
بارے میں جو کچھ عرض کیا ہے۔ معلوم نہیں
ہوتا۔ کہ اس قسم کی غیر خواہی کس طرح تمہارے
دل میں آئی۔ مگر شاہ عالی جاہ نے اس فرزند
زادہ (تم) سے اس مطلب کی درخواست کی
ہے۔ تو مذاقت نہیں۔ روز ان خام خیالیوں
کو اپنے سر سے نکال دو۔ کیونکہ اس قسم
کے کام افلاس اور دہشتی میں اضافہ نہیں
کرتے۔ بلکہ غرور و تکبر کے اظہار کو قریب

رقعہ ۸۵

فرزند زادہ بہادر! عرضداشت حسینہ نظر
سے مجھڑی۔ دو مجھڑوں کے سوا چارہ نہیں
یا نہیں مالوہ اور اکبر آباد جانا چاہئے۔ اور
تم دکن میں رہو۔ یا اس کے برعکس۔
ان دونوں مجھڑوں میں سے جو بہتر ہو۔
کسو +

رقعہ ۸۶

فرزند زادہ بہادر! وہ نور چشم (تم) اکثر
عرضداشتوں میں میرے نام کے ساتھ باقبال
اب اتصال (ہمیشہ رہنے والے اقبال کے ساتھ)
رکھتے ہیں۔ اور یہ بات تو قرظوں کے لئے
بھی ممکن نہیں۔ اب کا تو کیا ہی ذکر ہے۔
ہمیشہ بیاسن افضل بیہال ایزد متعال راہ
تعالیٰ کے بے مثل فضل و کرم کی برکتوں کے
ساتھ اٹھا کریں۔ کیونکہ انسان ضعیف پیدا کیا

کیا ہے۔ شعر
از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دلی ہر دو در تہذیب اوست
دشمن اور دوست کی مخالفت خدا کی طرف سے
ہو۔ کیونکہ دونوں کا دل اسی کے قبضے میں
ہے +

رقعہ ۸۷

مہر معظم شاہ عالم بہادر کے بیٹے عظیم الدین
کے نام +
ہمیشہ سے چلے آنے والے قرآن کریم کے
حافظ فرزند زادہ! بعض ملکی کام بھی درپیش
ہیں۔ اور اس نور چشم کو (تمہیں) دیکھنے کا
وقت بھی مد سے زیادہ ہے۔ چاہئے۔ کہ حکم
پہنچنے کے ساتھ ہی سرکار والا کے کاموں
اور ہمارے شوق پر نظر رکھتے ہوئے اس
جگہ کی قائم مقامی مرشد قلی خان کے سپرد کر کے
خود شاہی نوازانے اور فیمل خانے کے ساتھ

کر ڈیرے ڈال دئے تھے۔ جگہ کر اکبر آباد کی طرف چلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے - کہ وہ اپنے وطن کو جائے گا۔ خسرالدینا و الاخرة ڈنگ ہو الشران المبین - اس نے دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھایا - اور یہ کھلا ہوا خسارہ ہے - حصہ الخلافت کو دتیں، چاہئے کہ اس فرمان والا کے مضمون کی اطلاع پاتے ہی مستر اور خوشی کا اظہار کریں - حقیقی نعمت دینے والے (خدا) کا شکر بجا لائیں - اور اس جدوت سنگھ کے مرنے پر قہقہہ جاتے ہیں جتنی طرح مشغول ہو جائیں - ہم نے افضل جان کے برابر عزیز بیٹے محمد سلطان بہادر کو اس نابق شناس کے انتقام کے لئے معزز کیا ہے - اور ہم عقرب اکبر آباد پہنچ جائیں گے +

رقعہ ۹۲

عبد الملک دار الہام اسد خاں کے نام

آں فدوی کی دستاویز، خواہش کے مطابق دوسری بجٹی گری کی نسبت پر صدر الدین محمد خاں صفوی مقرر کیا گیا ہے - اب آئے بھانا اور اس عہدے کی اطلاع پہنچا چاہئے - اس مزاج دان کو دتیں، چاہئے - کہ آں کے آئے تک دفتر کی خبر بھی رکھیں - تاکہ محرز اپنی برصغرتی سے اپنے عیب چھپانے کا موقع نہ پائیں - ربابی

ہر س : ضمیر خود دعا خواہ داد
آئینہ خویش را چلا خواہ داد
ہر جا کر شکستہ بود دستش گیر
بشنو کہ ہیں کاسہ صدا خواہ داد

جو شخص اپنے ضمیر کو ماف دیکھتا - وہ اپنے آئینے کو روشن کر لیتا - جس جگہ کوئی شکستہ حال ہو - اُس کا تختہ پکڑ - شن لے - کہ یہی پیالہ آواز دیتا +

آں فدوی رقم، خان جہان بہادر کو کہیں کہ گھوڑے وغیرہ نئے سوداگر داد دی جاتے ہیں - اور یہ خبر صحیح ہے - انظم غلامتہ یوم

دیتے ہیں +

رقعہ ۹۰

فرزند زادہ عظیم! اگرچہ سری پردہ کی جاگیر میں تازی کی پیداوار سے روپیہ جمع کیا جا سکتا ہے - لیکن اس بات کے منے سمجھ میں نہیں آتے کہ کس نعمت خود مختاری نے فتویٰ دیا - اس قسم کے گھر کو برباد کر دینے والے خیر خواہوں کو اپنا جانی اور مالی دشمن اور گنہگار آخرت کا بدخواہ سمجھیں - اور حق سبحانہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر بجا لائیں - کہ اُس نے تین درخیز اور دولت پیدا کرنے والے صوبے اور ہر چیز سستی اور زیادہ عطا کی ہے - اور رعیت کی پرورش کو دینا اور آخرت کی دولت کا سرمایہ جائیں +

رقعہ ۹۱

اکبر آباد کے صوبہ دار امیر الامرا شائستہ خاں کے نام +

ہمارے نیک اطوار وفادار دوست! اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہو -

شوق سے سنو - کہ خط کھنے کے دن یعنی مئی ۲۰ بیچ الاول کو شکست نصیب شجاع نے اس فتح مند لشکر کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے اس نہایت عاجز بندے (راقم) کی فتح سے بھری ہوئی گمان میں تھا - منقاد کیا - اور اپنے اس جرسے فضل کی سزا پر اپنی تباہی دیکھ لی - شعر -

از دست وزبانیہ برآید کہ عہدہ شکرش بر آید
کس کے ہاتھ اور زبان میں یہ طاقت ہے - کہ اس (خدا) کے شکر نہ کر سکا حق ادا کر سکے + اس شان دار فتح کی تفصیل بعد میں کسی جاگیں - نامور جہونت سنگھ کی لڑائی سے پہلے جب ہم نے دشمن کے نزدیک پہنچ

نہانے کے درویش پہنچنے بزرگوں کے طریقے پر
نہیں رہے۔ جب ان کو دیکھو گے تو تمہارا
چہن زیادہ خراب ہو جائے گا۔ اور یہ بات
پختی نہیں۔ خود باللہ نہ ہم اللہ تعالیٰ سے
اس بات کی پناہ مانگتے ہیں +
آں قدوی دہم اس عزیز سے کہ وہیں
کہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور اس کے
بند مرتبے کے احترام میں یہ حکم ہوا ہے
کہ وہ جس جگہ چاہے رہے۔ اور اس کے
بعد ہم کو اور اپنے آپ کو ملاقات سے
محکف نہ دے۔ وظیفہ جو کچھ فقرہ ہو چکا
ہے۔ پہنچتا رہیگا +

رقعہ ۴۳

آں قدوی کو ہمیں معلوم ہو کہ اس گناہ
نہا۔ راقم نے جس نے اس کام کو چھوڑ
دیا تھا تاہم شریعت کی مشہور روایات کے
مستند سے گناہوں سے توبہ کر کے جب اپنے

القیات۔ ظلم قیامت کے دن اندھیرے کا
بامٹ ہوگا جس نے استغاثہ کیوں منظور
نہیں کیا۔ اور موت کی یاد جو اس کی
شاہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے
کیوں چھوڑ دی۔ وہ اللہ کے غضب اور
پادشاہوں کے ہتھے سے ڈرے اور ان کو
راضی کرے ^{شعر}
علم حق با تو مواسا آئند چونکہ از حد بگذرد رسوا آئند
اللہ تعالیٰ کا ظم تیرے ساتھ نرمی کرتا ہے۔
جب وہ حد سے گزر جاتا ہے۔ تو رسوا کرتا
ہے +

تم اپنے عمر میں دیوان لک کر بیٹھے ہوئے
چند گولی خانہ و این خزان میں
تو کب تک کیگا۔ کہ یہ میرا گھر اور میرا
دسترخان ہے۔

آں قدوی دہم نصرت جنگ کو ملا کر
پوچھیں کہ زبرد کا ٹھینہ اُسے مرحمت کیا جاتا
ہے۔ لیکن سارا خطاب اس پر نہیں آتا۔
اگر کے تو ہم اس پر فقط نصرت جنگ کھدوا

دل میں خوب سوچا۔ تو نفس آثار کی کارستانی
اور جلد سازی کے سوا کچھ نہ نکلا۔ لیکن
خواہش کو کوئی شخص روک نہیں سکتا۔ فزو
نفس آزاد است این کے مراد است
از قلم ہے آلتی افسردہ است

نفس آرد رہے۔ یہ مراد کب ہوتا ہے۔ بے
ہتیار ہونے کے غم سے مرتعجا ہونا ہے +
خدا کا شکر ہے۔ کہ میں اس سے اور
اس کے فریب سے خوش نہیں۔ خصوصاً
نقصان سے خوش ہونا نفس کا کام ہے +
آں قدوی دہم، خلوص دل کے ساتھ
باکرامت فیروں سے خیر و عافیت اور
نفس کی قید سے رانی کی دوا سراہیں۔ تم
خود ہی نیک اور شریف سید ہو۔ اگر دل
کی گہرائی سے عاجزی کے ساتھ دعا کرو
تو قبول ہو جائے۔ اللهم اجنی مسکیناً و اجنی
مسکیناً و اشرفنی فی زمرۃ المسکین۔ اسے خدا
مجھے مسکینوں کی طرح ذلہ رکھ۔ اور مسکینوں
کی طرح موت دے۔ اور مسکینوں ہی کے

کر عنایت کر دیں۔ فزو
دانی کہ بے گین سلیمان پہ نقش بود
نقطے بہ زرد نوشتہ کہ این نیز بگذرد
کیا تو جانتا ہے کہ سلیمان کی آکھتری کے
نکینے پر کیا کھما ہوا تھا۔ سنہری حرفوں میں
یہ تحریر تھا کہ یہ بھی غرور چاہیگا +
جس فقیر کو آج روح اللہ خاں لایا تھا
ہم نے اُسے دیکھا۔ وہ نہ اونٹ لوگوں کے
طریقے پر تھا۔ اور نہ بزرگوں کے اصول پر۔
اس شخص کو دیکھ کر میاں عبد الغنیف قدس
سترو الشریف (ان کا بزرگ بھید پاک ہوا)
کی کیفیت یاد آگئی۔ ایک روز آنکھوں نے
اس مجاہد گار راقم سے فرمایا۔ کہ تم فقیروں
کو نہ دیکھا کرو۔ ہم نے کہا۔ کہ ہم گویا
دار جو مٹا ہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔
کسی صاحب کمال اذہم کو ایک لمحہ دیکھنے سے
بھی حق کی طرف مشغول نہ ہوں تو ہمارا
حال اور انجام کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا
کہ میں اس لئے منع کرتا ہوں کہ اس

لعدنا الصراط المستقیم والسلام علی اہل البیت
یا اللہ! ہمیں سیدے راستے پر چلا۔ اور
برکت والوں پر سلامتی ہو +

رقعہ ۹۵

اے فدوی (تم) شاہ عالم کے دلیل منعم
خال کو جو اُن کی (شاہ عالم کی) سرکار کا
دیوان بھی ہے۔ آج فرصت کے لئے لائیں
تاکہ وہ تہاہ عالی اکبر کو جو بے وفا ایرانیوں
کی امداد کی امید پر خندہار کے قریب ہرات
میں مقیم ہے۔ اور وہاں کے حاکم کا اشارہ
پاکر اور کسی طرف کو نہیں جاتا۔ اور اس
ناخوشگوار معاملے کا انتہار کر رہا ہے۔ اُسے
اس نادورست ارادے سے باز رکھے۔ نظم
ذلت از دل قول اس کا بغیر کرے گفت با کاسے پڑ خطر
ندامت کو شک سپہر قضا ترا شکندہ بیشتر یا مرا
اُس پیالے بنائے والے کی بات میرے
دل سے محو نہیں ہوئی جو خوف ناک

پیالے سے کہہ رہا تھا۔ کہ میں نہیں جانتا۔
کہ قضا کے آسمان کا پتھر پلے جتنے توڑ کا
یا مجھے +
اس کی تدبیر۔ وا اس کے اور کچھ نہیں
کہ مقدمہ فیصل ہوئے یعنی اس ثانی درام
کے جانے اور نعل اور نمک کی تقسیم پر۔
بانی ہوئے نمک اپنے ایک بیٹے کو
کافی اور جاری فوج کے ساتھ کابل میں اور
محمد معز الدین بہادر کو بہت بڑے سامان
کے ساتھ نشان میں رکھا جائے +
نصیحت کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ
بہت سے صاحب ارادہ نامور آدمیوں میں
سے جو قتل و غارت کی آگ بھڑکا کر
سلطنت کو حسرت سے ترک کرنے۔ یعنی
سے زندگی بسر کرنے اور شرم کے مارے
جان دینے پر مجبور ہو گئے۔ ایک دارا
شکوہ تھا۔ اگر وہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں)
کی نصیحتوں پر کان دھرتا۔ تو کیوں چرا
دن دیکھتا۔ اور جی بھی اُس کی طرف تھا

کہہ میں بے اظہار آئیں۔ آئیں۔ آئیں +

رقعہ ۹۶

اے فدوی کی (تہاری) درخواست کے
مطابق جو یقین اللہ خاں بحال ہوا ہے اس
میں بہت سی شرطیں ہیں۔ را ہر سال
پرگنہ کی آمدنی میں اضافہ کرے ۲۰ کسی
شخص پر ظلم نہ کیا جائے۔ اور کوئی گاؤں
ویران نہ ہو۔ ۳۰ اپنی فوجداری کی حدود کو
چوروں سے اس طرح پاک اور پُر امن
بنائے کہ مسافر آئے جانے والے سردار
اور بیوپاری آمد و رفت جاری رکھیں۔ اگر
یہ شرائط اُسے منظور ہوں۔ اور ان پر عمل
کیا جائے تو عہد نامہ رکھ دے۔ ورنہ
نہیں +

فیض ثانی امیر المومنین حضرت عمر رضی
اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں جس
کسی کو نواحی علاقوں کا سردار مقرر کرتے

تھے۔ اُس سے چند چیزوں کا عہد نامہ لیتے
تھے۔ را دروازے پر دربان مقدمہ نہ کرے
تاکہ لوگ بے خوف اپنی حاجتیں اُس کے
سامنے پیش کر سکیں ۲۰ اپنا وقت خدا اور
غنی خدا کے کاموں میں گزروے ۳۰ جاری
سے کام نہ لے ۴۰ اپنے اپنے لڑکوں کے
لئے شاہی خزانے سے کوئی چیز نہ لے۔ کہا
کہ حلال طریق سے روٹی کھائے۔ اگر کسی وقت
بڑھاپے یا بیماری کے باعث خود نہ کما سکے
تو مومنوں کے مشورے سے ایک دہم سے
تین دہم تک لے لے۔ اس سے زیادہ
چاہئے نہ کرے ۵۰ رحمت کو عدل و انصاف
میں صرف کرے۔ اور متدینوں کا فیضہ کرے
میں قبیلہ وادی اور دوستی کی رعایت روا
نہ رکھے +

اور بھی بہت سی شرطیں تاریخ۔ اور
سوانح خطروں کی کتابوں میں مذکور ہیں
ہیں جو ان کے پڑے ہیں۔ چاہئے کسی دینی
طاقت کے موافق کوشش کرے۔

نہی ذنب و آتوب الیہ - میں اللہ تعالیٰ سے
جو میرا پروردگار ہے - اپنے تمام گناہوں کی
معافی چاہتا ہوں - اور اسی کی طرف لوٹ کر
آتا ہوں - شہر -

ہیں کنیم و زہر کاں را میں ہیں است
ہانگ زدر کرم اگر در وہ کس است
ہم ختم کرتے ہیں - اور داناؤں کے لئے یہی
کالی ہے - ہم نے آواز دے دی - اگر گاؤں
میں کوئی مٹنے والا ہو -

زمرہ کے چھیننے والی آگشتی پر جو رات
نہی خان سے لئے علیحدہ کی گئی تھی - کچھ
بھی کٹھہ نہیں کیا گیا - اب دل میں
خیال آیا ہے - کہ اس کا خطاب چین
خان ہے - ہر جاہل خانہ کے ہارون سے کہو -
کہ مہر کھودنے والے کو طلب کر کے اس
کا سارا خطاب کٹھہ کرائے - اور خان
مذکور کو بھیج دے +

رقعہ ۹۷

جو خط زوجہ اللہ خان نے آں فدوی کو
دیا تھا - بیجا تھا - وہ کاغذات کے ساتھ
مطالعہ میں آیا - لیکن اس سے تسلی نہ
ہوئی - اپنی تحریر کے مطابق نقشہ بھیج دو -
بعد اللہ خان کے منصب میں جو کمی ہوئی
تھی - اس نے اس کی بجالی کی درخواست
کی ہے - لیکن بغیر اس کے کہ وہ کوئی کام
کر کے دکھائے - درخواست کا منظور کرنا کیا
معنی رکھتا ہے ؟ لیکن چونکہ خان مذکور زوجہ
اللہ خان پر سرکار ہے - اس لئے اس کی
درخواست منظور کی جاتی ہے - ان اللہ یزنی
من یشاء بغیر صاحب - تحقیق اللہ تعالیٰ ہے
چاہتا ہے - بے حساب رزق دیتا ہے - اب
اُسے چاہئے - کہ کمر بستہ ہو کر کام کرے -
تاکہ رعایت اس کے گھر کا کار نہ ہو
جائے - لہذا جس کام کے لئے آں فدوی
دترم نے ہاؤ دیپ کے واسطے درخواست

لیکن فرض آدمی کو چند مسائل بھی آرام سے لینے
کی جہت نہیں دیتی - اہم اصل مسئلہ
دارم اللہ عزہ علی اللہ علیہ و آلہ فی الاصل
والآخر - والسلام - یا اللہ عزہ کی اہمیت کو
یک - اور عزہ ان پر اور ان کی آلی پر
اللہ تعالیٰ کا درود ہو - اللہ ان کی اہمیت پر اقل
اور آخر رحم کر - والسلام +

رقعہ ۹۸

امجد خاں کی بیٹی ہوئی فرد جس میں
امیر الامرا کے فاسوں اور محمد ظفر بخش
کے بیٹے کی بے اعتدالیوں درج ہیں -
اس فدوی رحم کو ارسال کر دی گئی - تم
محمد یار خاں کو جو میری طرح خدا سے نازل
ہے - حسب حکم دارالخلافت کے قند پر دائروں
کو قید اور آئندہ ایسے ضروری فتویٰ معاملات
میں جو اصل میں دینی ہیں - غفلت کرنے کے
باب میں کلمہ دو - اور میں حکم بھی

ہوں - اگرچہ اس کی ضرورت نہیں - فرد
جیسے داری و مالے در نظر است
دیگر چہ معلوم و کتابت باید
تو ہمکھ رکھتا ہے - اور ایک دینا تیری نظر
میں ہے - پس تجھے کس آئندہ اور کس کتاب
کی حاجت ہے ؟
تساہی تحریر سے معلوم ہوا - کہ محمد اعظم
اپنے ہمراہوں کو شاہزادہ میں ڈاک چوکی
کی طرح بٹھاتا ہے - ایسا کرنا کیا سننے رکھتا
ہے ؟ تعجب ہے - کہ واقعات کی فزوں پہنچ
جانے کے باوجود اس نے اس مقدمے کو
ہمارے سامنے پیش نہیں کیا - شاید اسے
یہ بات بھول گئی ہو - اگر اسے کام کی
واقعیت نہیں - تو وہ بادشاہی امور میں
جو درگاہ الہی کے معاملات کا فہم ہیں -
کیوں داخل دیتا ہے ؟ کلمہ دو - کہ اس
خود سامنے بدعت کر جو اس نے جال کی
طرح سامنے میں بچا دی ہے - اٹھائے -
وہ ہم آٹھا دوس کے - استغفر اللہ بقی من

دھکا کر دریافت کرے۔ اور جو مال مل کے
اسے اپنی حفاظت میں لے لے۔ کیونکہ یہ
لوگوں کا حق ہے +
جس شخص کو غیلا وقت اچھا یا بُرا
ہے شروع کی حد سے زیادہ رعایت دیتا ہے
تو یہ وہ عام شہدائوں کے حق کو پاؤں کرنا
ہے۔ اس کی زندگی کے دنوں میں ہم نے
اس کی دہائی کے لئے یہ حکماء اپنے سر
پر لیا تھا۔ اب ہم واپس کیوں نہیں۔

مٹھو بساں شہد خانس شہد
مٹھو بیٹا مٹھو دم زدم
مٹھو ہت ہو مٹھو اس لئے میں غاوش
ہو گیا۔ میں نے بہت سی باتیں کہہ ڈالیں
اس وجہ سے۔ میں شپ ہو گیا +

رقعہ ۱۰۰

خز خاں کے منصب میں ایک صدی
کا اضافہ کیا گیا۔ آل فدوی رقم، بخشی الملک
کو حکم بھیج دیں۔ کہ وہ پھر بھی میں تہنات
کرایا کریں۔ اور غرض خاں پھر بھی کی مدد کرنے
کے باب میں ناظم کو کہے گا۔ اور گرم خاں
کے لئے جو ہو سکے گا۔ کرے گا +

رقعہ ۱۰۱

ہم نے خزاہن نان کے بیٹے کو دستار
پہنا دی۔ جواہر خاں کے دادو کو حکم بھیج
دو۔ کہ وہ شام کے وقت مناسب قیمت کے
دو تین کاغذ کے تختے ہمارے لحاظ کے لئے
پیش کرے۔ اگرچہ یہ کوئی قانون نہیں۔ کہ
کسی ایسے شخص کو جس کا منصب چار
ہزاری سے کم ہو۔ دستار عاقبت کی جائے
لیکن چونکہ وہ لڑکا ہے۔ اس لئے اس

کی ہے۔ اگر اس کے چھپنے سے پہلے وہ یہ
اچھی طرح کر لیتا۔ تو اس کے بدلے میں
اسے یہ رعایت دے دی جاتی۔ مگر اب
کہ تم خود پہنچ گئے ہو۔ دلیپ کے لئے
کیا محنت پائی وہ محنتی ہے۔ سوا اس کے
کہ صرف تمہاری خاطر اس پر مہربانی کی جائے۔

رقعہ ۹۸

اس سال امیر خاں نے غد کی ڈالی در
سے بیسی ہے۔ چنانچہ اکثر چیزیں خواب بھین
اسے کھو۔ کہ جلد جلد ارسال کیا کرے۔ اگرچہ
ضرورت نہیں۔ فرد
جس کاغذ قیمت بیدل! ورنہ اسباب ماش
آگے! دد کار داریم اکثرے دکار قیمت
اسے بیدل! لالچ کو سر نہیں ۳۲۔ ورنہ زندگی
کے جو اسباب ہم استعمال میں لاتے ہیں
ان میں اکثروں کی ضرورت نہیں +

رقعہ ۹۹

ہم آں فدوی کے (تھارے) پاس اتم
پڑسی کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ میر خاں کا
انتقال ہو گیا۔ اگرچہ ہمیں بھی مرنا ہے۔
رخ۔ تا نفس باقیست راہ زندگی ہمارا زیست
جب شب۔ سانس پائی ہے۔ زندگی کا راستہ
ہموار نہیں +

تم (آں فدوی) دار السلطنت لاہور کے
دیوان کو جڑ تھارا بھائی ہے۔ کھو۔ کہ وہ
مروجہ کے تمام مال و اسباب پر جس میں
دام و دیم اور سب چھوٹی بڑی چیزیں شامل
ہوں۔ اور معمولی سے معمولی چیز بھی چھوٹے
پائے۔ کوشش کے ساتھ قبضہ بجائے۔
باہر کی چیزوں کے شعلق بھی پڑی پڑی
آگاہی حاصل کرے۔ اس کے عزیزوں اور
قریبیوں سے لالچ دے دلا کر اور ڈرا

ملہ زندگی میں ہر گھڑی ہماری اور عزت کا غلو ہے +

رقعہ ۱۰۴

میں ہندی راکھ اپنے دل میں سوچیں۔
کہ شاید فتح ہندوستان کو کابل میں جیتا د
ہوگا۔ کیونکہ اول تو وہ بہت لاڈ لکھ رکھتا
ہے۔ دوسرے بہادر بھی ہے۔ تیسرے اُسے
فقد بہت جلد آ جاتا ہے۔ اور وہ باتیں
بہت کرتا ہے۔ ہم نے اسے روح اللہ خاں
کا رفیق کار بنایا تھا کہ وہ خاں مذکور کے ساتھ
ایسا سلوک کرتا رہا۔ کہ گویا وہ اس کا وقت
ہے۔ باوجود اس کے کہ خاں مذکور میں اوسیت
اور صلح جوتی کی عورتیاں تھیں۔ اور اس کا
مرتبہ اور حیثیت بھی کم تھی۔ اور حضور نے اُسے
اطاعت کے باب میں تاکید کر دی تھی۔ لیکن
پھر بھی وہ خاں مذکور کو ایسی تلخ اور کٹھن
باتیں کہتا تھا۔ کہ اسے لوگوں کے سامنے
شرمندہ اور بے عزت ہونا پڑتا تھا۔ ایسے
شخص کو جو ہزاری کے منصب پر ممتاز اور
بہادری کے خطاب سے سرفراز ہو۔ دُور

بھیجے کے بجائے باخبر اور ہوشیار بادشاہ کے
ساتھ رکھنا چاہئے۔ دیکھنا چاہئے۔ کہ وہ کیا
کرتا ہے۔ اگر ان مرتبوں سے اس شخص
کی (نہاری) دہمی نہ جائے۔ تو بیچنے میں
کیا مضائقہ ہے۔ ورنہ اس کا ہمارے پاس
رہنا ہی اچھا ہے +

رقعہ ۱۰۵

ہندی غلام احمد اعلاص کی زبانی عنایت اللہ
خان نے عرض کی۔ کہ میں پور خلافت مقروض
ہوں۔ اور فوج کی تنخواہ بہت بڑھ گئی ہے
جس جگہ اس قدر نامناسب عہدے۔ اور
غیر ضروری تنخواہیں لوگوں کی لیاقت کا ملاحظہ
کئے بغیر مقرر کی جائیں۔ اور اس قسم کی
تمام بے جا رعایتیں اور انعام عظیمہ میں
آئیں۔ بھلا وہاں ایسا کیوں نہ ہو؟ وہ
قرآن کریم کے حائف اور فاضل بے بدل
ہیں۔ انہیں ”ولا تہزوا تہذیرا“ (اور نہ

کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا انعام عطا
کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت
بادشاہ جہاں نے بھی صادق خاں بخٹی کے
بیٹے کو چوڑی انعام دی تھی مگر جب اس نے
ہوش سنبھالا۔ اور بڑا ہوا۔ تو حضور نے اس
کے ہاتھ سے منع فرمایا +

رقعہ ۱۰۶

درواہ کے لازم من علی خاں نے فرزند
زادہ محمد معز الدین بہادر سے ساتھ بڑی پٹیا
کی۔ اور اجازت کے بغیر اٹھ کر چلا آیا۔
چنانچہ شہزادہ نے اس کی شکایت کی ہے
تم اس کا منصب کم کر دو۔ اور اس
کی جگہ ضبط کر لو۔ تاکہ دوسروں کو عبرت
ہو۔

کند تھلی ہمار مدد را بے قدر
کمال چوں من بچیدن دہ کہاد شود
بہت برداشت آدمی کو بے قدر کر دیتی ہے

بہت کمات زیادہ کچ جاتی ہے۔ تو بائیں
نرم ہو جاتی ہے +
اعوذ باللہ من شرور الفساق ومن سیات
اعمالہ میں سب کے افسوس کی شہادتوں
اور اعمال کی ندامتوں سے اللہ کے پاس
پناہ مانگتے ہوں +

رقعہ ۱۰۷

وہ فرمان پر فرزند ارشد نے اس شخص
ہندی کو روک دیا تھا۔ ہم نے پڑھا۔
انہوں نے تجھ سے اعتراض کے لئے جس کے
ساتھ انہیں بہت محبت ہے۔ جائز مقرر
کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان کے لئے
کوئی عائدہ جائزہ کے طور پر مقرر کر کے ان
کی ترقی کے لئے فکر سمجھنا چاہئے +

فضول خرچ کر ان کا فضول خرچ کرنا، یاد
دیں۔ شاید وہ اس کی تفسیر کو کبھی سمجھ
کر بھی نہیں پڑتے۔ شعر۔
چشم باز و گوش باز و این دو کا
غیرہ ام در چشم بندنی خدا
کان اور آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور طبیعت
کی تیزی کا یہ عالم ہے۔ لیکن پھر بھی خدا
کی طرف کوئی رغبت نہیں ہے۔
دیوان بھی سست اور کشمیری ہے
کچھ فکر کر کے کوئی اور دیوان تجویز کرنا چاہئے
اسلم خاں برا نہیں +

رقعہ ۱۰۶

فدوی خلص! رات ابوالوفا نے عرش کی
کر جانناز خانہ کا سامان پُرانا اور بدیدہ
ہو گیا ہے۔ یہ بات اسلام سے بیہ
ہے۔ کہ دوسرے کارخانے تو تیار کئے
جائیں۔ اور یہی کارخانہ چھ تیار کجنا پائے

امرا کے مشورے سے اپنے لئے پسند کر کے
اسے اپنا خاص خرچ قرار دیا ہو۔ کسی کو کچھ
دے۔ تو وہ بھی حلال ہے۔ خاص کر اس
حالت میں کہ وہ بے سرو سامان ہو۔
اس کو حرام کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ ابھی
کی وجہ پوچھو۔ اور اگر وہ معقول جواب دے
تو اطلاع دو۔ تاکہ یہ نفس کا بندہ (راقم)،
بھی سمجھ جائے۔ ورنہ ایسے بدبختی لوگوں کو
جو خود بخود ہی ایسی باتیں وضع کر کے انہیں
شریعت سے منسوب کرتے ہیں۔ تنبیہ کرنی
چاہئے +

سلطان محمود غفر اللہ لا واللہ تعالیٰ مہینیں
منفرت کرے، سست خراب اور بدبختی
لوگوں کو مجلس میں نہیں آئے دیتے تھے۔
بلکہ اپنے ملک میں بھی داخل نہیں ہونے
دیتے تھے۔ تاکہ دوسرے لوگ ان کو فقیروں
کی صورت میں دیکھ کر گمراہ نہ ہوں۔ اور
انہیں بھی گمراہ کرنے کا موقع نہ مل سکے۔
اللہم احمدنا الصراط المستقیم و السلام علی اہل

الہنا و السلام۔ یا اللہ! تو ہمیں سیدھے
راستے پر چلا۔ اور اُن لوگوں پر سلاحتی ہو
جو خدا کی رضا پر راضی اور اس کے حکموں
کے آگے سر جھکانے والے ہیں +

رقعہ ۱۰۸

فدوی! اخلاص اتم! نے ابھی حج اللہ خاں
کی شکایت کہی ہے۔ خان مذکور کی مہمت
کے وقت تک ہم سمجھتے تھے۔ کہ شہزادہ کو
اس بیہودہ کی صحبت مفید نہیں ہوگی۔ لیکن
سیا کریں۔ امرا ہمیں اپنی مرضی کے مطابق
کچھ نہیں کرنے دیتے۔ اور اپنا مطلب بیان
کرنے میں اصرار کرتے ہیں۔ رقعہ مختصر
حج اللہ خاں کے منصب سے پان سو
پیادے اور تین سو سوار کم کر دیئے جائیں
اس کمی کا حکم بہادری کے خطاب کی
منسوخی کے ساتھ بخشی دہم کے دفتر میں
بجھ دیا جائے۔ اور ہمارے حکم کے مطابق

پُرانا ہو جائے۔ خانساں کو جلد کم دو۔
کہ جو کچھ درکار ہو۔ واروٹ سے کم کر لے
لے۔ اور اس کام کو انجام دے۔ (ع)
جیف صدیف کہ ما دیر خبروار شدیم
افسوس صد افسوس۔ کہ ہمیں دیر سے
المطالع ملی +

رقعہ ۱۰۷

رات جو فقیر آیا تھا۔ وہ بلم سے بے
ہمو تھا۔ اور خشک زہد معلوم ہوتا تھا۔
شاید اس میں بھی کر و قریب ہو اس
کی اکثر باتیں اور کام جن میں سے ایک
مردوں کا رد کر دینا ہے۔ شریعت کے
مطابق ہیں۔ غیور وقت بادشاہی خزانے کا
امانت دار ہے۔ جو کچھ وہ کسی کو دے۔
اس پر حلال ہے۔ اور اگر وہ اس محتول
میں سے جو اس نے علاقے دین کے
فتووں اور ملک و سلطنت کے شریک

اس باؤٹی کو کھٹا جائے۔ کہ کیا تک
طلانی ہی کا نام ہے۔ کہ مرشد زادہ کو
اپنے سے رنجیدہ کرو۔ اور احسان فراہمی
کر کے مہین پور دلی نصرت کو ناراض کر
دو۔ تہااری یہ حرکت کیسے آدمیوں کا فضل
ہے۔ اور عزت پر جان قربان کرنے والے
مردوں کا یہ طریقہ نہیں۔ چاہئے تھا۔ کہ تم
اس بڑے دیلے سے ہماری رضامندی حاصل
کرتے۔ اور ان کی سفارش سے ترقی پاتے۔
اب بھی اگر نقصان کی تلافی کر دو۔ تو اچھا
ہے۔ اس کو یہ حکم بھیج دیا جائے۔ اور
شہزادہ کو تحریر کیا جائے +

یہ قلم بھی اشاد اللہ تعالیٰ مغترب فتح
جو بائیکا۔ لیکن شیطان صفت ستنا کی
فکر مزور چاہئے۔ اور خان فیروز جنگ کو
اس قابل سزا شہریر کی گوشمالی کے لئے
تاکیداً لکھو۔ کہ مجھے سے پہلے اس کا ناظم
بند کر دے۔ (ع)
مرد آخروں۔ مبارک بندہ ایست

امٹ پیش کرد۔ تاکہ مرتبے میں کمی کرکے
اس بے وقوف کے ہوش شکائے لگائے
جائیں۔ فرو۔

باید راحت فرقی خرابی را۔ چہ بہت
بیروں ہند چوں قدم کجروی نہ راہ
جب مجھے سے بیڑھا چلنے کے امٹ راستے
سے قدم باہر رکھیں۔ تو ہاتھ کی گھڑی سے
ان کے سر کی تواضع کرنی چاہئے۔
زبردست غان پسای ہے۔ اور ہوشیاری
کے کام میں اپنے باپ سے بہتر۔ اس نے
دار السلطنت لاہور میں خوب کام کیا۔ اور
شہر اور فوج کے اکثر فتنے پیداواروں کو
تنبیہ کر کے ان کے مجرموں کو ویران کر دیا
ہے۔ جب اہم اس کی تحقیر و تعریف کرے
اور اس کے لئے مہربانی کا محنت نیہ۔
را دو (ع)

کہ مزدور خوش دل کند کار پیش
کیونکہ خوش دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

رقعہ ۱۱۰

قدسی با اظہار! کام بخشی کو جسے معاملے
کی سمجھ نہیں۔ محمد اعظم شاہ کے گھر لے جا
کر نقد خواہی کرنی اور باہم صلح کرا دینی
چاہئے۔ (ع)

مؤنیا نہ مسامحت کر اور دج نزائے
مؤنیا ایسی چوچی نہیں۔ جو جھگڑنے کے لائق ہو +

رقعہ ۱۱۱

مقرب خاں کو جو بزاز کی فتح کے لئے
مقرر ہوا ہے۔ ہمارے حکم کے مطابق اپنے
زبداد کو گرفتار کرنے کے باب میں کھٹا
جائے۔ اور تاکید کھا جائے۔ کہ خان مذکور
اس وقت کہ وہ غزوہ کی شراب سے
بے ہوش ہو کر قوم برگی کے ساتھ لا
جھگڑ کر تن تنہا قلعہ کھنڈ کی طرف چلا
گیا ہے۔ اس پر جلد حلا کر دے۔ غالباً

مبارک ہے وہ شخص جو انجام پر نظر رکھتا
ہے +

رقعہ ۱۰۹

منعم خاں سے یہ کام اچھی طرح انجام کو
نہیں پہنچا۔ اور جیسا کہ چاہئے تھا۔ وہ اس
فرض۔ عہدہ برآ نہیں ہوا۔ وہ ملائق
اور فضول ہائیں بنانے والا ہے۔ اسے تعلیم
دینی اور منصب کم کر دینے کی تنبیہ کرنی
چاہئے۔ اگرچہ مجھے خود تربیت کی ضرورت ہے۔
ع۔ زکیرم و سرگشتہ و مکرر کردہ را
میں بوجھا۔ بیران اور راستہ بھولا بھولا ہوا
بولسرخاں نے لاہور میں ہنگامہ برپا کیا
وہاں کے لوگوں کو سخت تنگ کر رکھا ہے
شاید اس کی ممانعت کا سر نہ کھاتا ہے۔ یا
اس نے ملک کو بغیر بادشاہ کے سمجھا ہے
بخشی سے اس کے مراتب کھا کر اپنے
پاس رکھو۔ اور ان شام یا کل ہمارے

لے شاید اسے تمام لکھا، جہم نہیں ہوا +

کئی چاہئے۔ اس نے چند پیارے خند کئے تھے۔ کہیں وہ انہیں جھلانے دے +
 قاسم خاں نے قلعہ جی کی فتح کے بارے
 میں درخواست کی ہے۔ کہ شہزادہ محمد کام بخش
 کو حضور میں بھیج کر اس فدوی کے (تہا) سے
 پاس روانہ کر دیا جائے۔ معلوم کرنا چاہئے۔ کہ
 اس کی کوئی اصل و ثبوت بھی ہے۔ یا آں
 فدوی کے دل کوڑنے کی قہید ہے۔ دنیا دار
 لوگ نفسانی خواہشوں کے لئے کیا کچھ نہیں
 کہتے۔ اور اپنا کام بنانے کے لئے کیا کچھ
 نہیں جھڑتے۔ اگر وہ بے جا رہا ہی ہو
 گرفتار اور قلعہ فتح کر لے۔ تو اس سے بہتر
 اور کیا ہے۔ دوسرے سردار خاں بھی پُرانا تجربہ
 کار ہے۔ اسی کو بحال کر دینا چاہئے +

رقعہ ۱۱۵

فدوی درگاہ! اہل شہزادہ شاہ عالم بہادر
 ہمارے حضور میں آئیں گے۔ بخشی الملک اور

دوسرے لوگوں کو اپنی فہموں کے ساتھ استقبال
 کے لئے جانا چاہئے۔ اور انہیں عمدہ طریق
 سے لا کر ہماری آنکھیں روشن کئی جائیں۔
 شہر
 خوشا وقتے و خرم روزگارے کی بارے پر غور از اول بارے
 وہ وقت کیسا اچھا اور وہ زمانہ کیسا مبارک
 ہے۔ جب ایک دوست کو دوسرے دوست
 کی ملاقات نصیب ہو +

رقعہ ۱۱۶

فدوی! اغلاس! عزیزوں پر دیران کے
 دستخط جو حرف عین کی معنویت میں کئے
 جاتے ہیں۔ درکار نہیں۔ اس میں بہت
 کو در بیان سے اٹھا دینا چاہئے۔ حیات اللہ
 خاں کی معنوی کامیم کافی ہے۔ اور ہمارے
 خیال میں پرواز پر "حسب المظہور" بھی
 گھٹنا زائد ہے +
 مشہور بات ہے۔ کہ پہلے جہان میں ظلم

وہ اس پر فتح پا لگا۔ اللہ! اس مسلمانوں کو
 دیکھ دینے والے گمراہ سے دل لے گا۔
 استغفر اللہ۔ وہ کیا بدل لگا۔ جو کچھ کرتا ہے
 خدا کرتا ہے۔ اللہ خدا ہی عملوں کی سزا
 دیتا ہے +

رقعہ ۱۱۲

آں فدوی! آپ! کل باغ میں جائیں۔ اور
 سیر و تفریح کا کھلے گوشے۔ تمام چوک کے
 آدمی کیا سیر کرنے والے اور کیا ان کے
 علاوہ تہا سے ساتھ ہونگے۔ اور تہا سے دل
 کو خوش کرنے کی کوشش کر کے سرور کو
 بھانے کا باعث ہوئے درج
 چل اندھنی ہر چیز از تو محبت
 جب تو اس سے پھر گیا۔ تو تمام چیزیں
 تجھ سے پھر گئیں +

رقعہ ۱۱۳

فدوی درگاہ! عالی جاہ تشریف لائے ہیں۔
 عمدہ کام بخش کو استقبال کے لئے جانا چاہئے
 اور ان آدمیوں کو بھی جن کے نام تہا سے
 روبرو لئے گئے تھے۔ حکم بھیج دیں +

رقعہ ۱۱۴

فدوی درگاہ! نفس خاں بیمار ہے۔ اس
 با اغلاس کی بیمار پرسی کے لئے جائیں۔
 اور ہماری طرف سے بھی نال پوچھیں۔ یہ
 لوگ نفیرت ہیں۔ اس کے اخلاق اعلیٰ
 حضرت رشادہ جمال اکو بہت پسند آئے
 تھے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دیانت اور ایثار
 کا جوہر جیسا کہ چاہئے۔ جس میں موجود ہے
 خدا اسے محبت بخشے۔ اس کا بیٹا آج نہیں
 آیا۔ وہ کہاں ہے۔ اور کیا کرتا ہے۔ اسے
 یقین نہیں چڑھنا چاہئے۔ بلکہ اس کی تہنیت

مکانات و رختوں کی آرائش۔ پھلوں کی ہمدش
شیشوں اور حوضوں کی صفائی اور بلودوں
اور نہروں کی نور و پردافت کی طرف بہت
توجہ فرماتے تھے۔ دارالخلافہ کے قیام کے
دنوں تک یہ مسافر درازم، ہی ان چیزوں
کا خیال رکھتا تھا۔ اگر محمد یار خاں ہمیشہ خود
جا کر ان چیزوں کی سازی و شادابی کی طرف
متوجہ ہو۔ تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا
ہے۔ ورنہ اب تم ہر روز ایک دفعہ خود پایا
کرہ۔ اور محلے کی عمارتوں کی صفائی و مرمت
اور باغوں کی آرائش کے لئے کاغذ وقف
ہو کر تمام باغوں۔ عمارتوں کی عمارتوں
اور صاحب آباد۔ اعجاز آباد۔ نور باڑی سہرنہ
باڑی (جو ہشیو عزیز القندہ سے متعلق ہے)
وغیرہ اور نہروں اور درختوں کی کیفیت اس
مسافر درازم کے دارالخلافہ سے باہر آئے
کے وقت سے اب تک مع محمدوں کے
معائنہ کرکے لکھو۔ بلکہ نقشہ بیجو۔ باغ
انگوری۔ قلعہ کے دوسرے پاس باغوں اور

باغ حسن خاں کی کیفیت جس کی بے حد
تہذیب عام لوگوں اور نیز متبر آرمیوں
کی زبانی سننے میں آئی ہے۔ تحریر کرو۔
تاکہ اصل حالات بہت بچی طرح معلوم
ہو جائیں۔ اور اس زر و مال کی جو مٹوئی
پہنچائی صورت میں ہے۔ اصلاح عمل میں
آئے +
افسوس کہ ہم نے دل کے دیرانے کو
تعمیر نہ کیا۔ اور لوگوں کی طبع عمر کھیل کود
میں گزار دی۔ شعر۔
صفت العمری لب و لہجہ کا اشم اا ثم آ؟
میں نے زندگی کھیل کود میں بسر کر دی
افسوس ہے۔ افسوس ہے۔ افسوس ہے۔

براعلی

افسوس کہ عمر رفت و نشیامی نیست
نزد آکر امید خوشی و داری نیست
مغفتم کہ چو پیدار شوم روز بود
بہیات کہ روز رفت پیدار نیست
افسوس کہ عمر گزر گئی۔ اور ہوش نہ آیا۔

کی بنیاد تھوڑی مٹی۔ جو کوئی کیا۔ اس میں
اضافہ کرتا گیا۔ یہاں تک کہ اس انتہا کو
پہنچ گیا۔ جب تک قاضی اور دوسرے کئی
آرمیوں کے عقدے کا فیصلہ نہیں ہو پایا
ابراہیم خان کے منصب میں تخفیف دستور
رہے کی۔ (رجع)

کھوٹ انداز را پاداش سنگ است
ڈھیلا مارنے والی کی سزا پتھر ہے (ایضاً)
کا جواب پتھر ہے۔ کہ جنہی کا قلعہ فتح ہو
خدا کا پتھر ہے۔ کہ جنہی کا قلعہ فتح ہو
گیا۔ اور رانا بھاگ گیا۔ اسے گرفتار
کر لینا چنداں مشکل نہ تھا۔ لیکن تجربہ کار
آرمیوں کی چشم پوشی سے وہ امداد سے
بہل گیا۔ اور کچھ دیر اور ان کا سرد ہونے
والا بازار گرم رہے گا۔ انہیں کنا چاہئے
کہ ڈنڈا کو نہ کھاؤ۔ بیشتر اس کے کہ
وہ تمہیں کھا جائے +

لے ہو۔ دوس کو چڑا کر لے پریز کرو۔ کیونکہ تمہیں مر جانا ہے +

ترجمہ ۱۱۷

فدوی بادشاہ! یار علی بیگ نے اپنے آپ
کو کیوں اس قدر تحیف میں ڈالا ہے۔
اور کیوں وہ کھوا و اشروا (کھاؤ اور پیو)
پر عمل نہیں کرتا۔ حالانکہ شریعت میں
اس بات (کھانا پینا) سے منع نہیں کیا
گیا۔ اور اہل ولایت کا مرتبہ بھی حاصل
نہیں۔ پھر وہ کیوں کہیں اور اپنے آپ
کو دیگر میں بدنام کرتا ہے۔ آدمی کو
چاہئے کہ ہر دفعہ ہو۔ لیکن وہ بھی کیا
کرتے۔ کیونکہ یہ بات اپنے اختیار کی نہیں
فرم

بخت و دولت بزر بازو نیست
تا نہ بخشد خداے بخشندہ
قسمت اور دولت بازو کے زور سے نہیں
ملتی۔ جب تک بخشنے والا خدا نہ بخشنے +
اعلیٰ حضرت (شاہ جلال) باغ جات بخش
کی تائید۔ دارالخلافہ کے دولت خانہ کے

ہے۔ اس کی تجلیاں ہمارے ہمارے ہیں کی +

ترجمہ ۱۱۸

شجاعت خاں کا انتقال ہو گیا۔ آٹھ ہفتہ
و آٹھ ایسے دھپون تحقیق ہم اندر ہی کے
ہے ہیں۔ اور اسی کی طرف رجوع کرنے
والے ہیں وہ تجربہ کار آدمی تھا۔ ہجرت
میں جس نے غیب کام کیا۔ لب اس
محلے کے لئے کوئی مشورہ دار تجویز کرنا
چاہئے۔ یا خود ہی سوچ کر وہ تین آدمیوں
کے نام پیش کرنے چاہئیں۔ عالی جاہ کی
بھی خواہش ہے۔ اگر وہ خضر آدمی سے کام
نہ لیں۔ اور دوسروں سے بہتر اپنے
فرائض انجام دے سکیں۔ تو ہم انہیں
یہ عمدہ دے سکتے ہیں۔ اللہ التوفیق و
اللہ الرشاد۔ اللہ ہی کو توفیق ہے۔ اور
اسی کی طرف راہ ہدایت ہے۔ اس محلے
میں غیر اندیش خاں سے بہتر اور کوئی

نہیں۔ لیکن کہتے ہیں۔ کہ اس کی آنکھیں بھاری
ہو چکی ہیں۔ خیر اسے یا کسی اور کو مقرب
کر دیں۔ تین اللہ خاں بھی بُرا نہیں +
حفظ اللہ خاں نے ابراہیم خاں - اور
تشیروں کے مقدمے کا فیصلہ اچھا نہیں
کیا۔ اور دُور اندیشی سے کام نہیں لیا۔

شعر
حیف بریں دانش و آئین او

کور شدہ دیدہ حق بین او
اُس کی اس عقل اور قاعدے پر افسوس
ہے۔ اُس کی حق کو دیکھنے والی آنکھ اندھی
ہو گئی +

دین داری کے محلے میں حق کی تحقیق
کو اُتار دے دینا کیا معنی رکھتا ہے؟
اور اسی لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ کاغذی اور
امین کو تحقیقات میں بہت سستی کرنی چاہئے
تاکہ مقدمے میں انکار اور اقرار کی گنجائش
نہ دے۔ اور مقدمے فیصلہ کرنے میں
ہرگز کوتاہی نہیں ہوتی چاہئے۔ اور غالب

افسوس کہ اپنی خافت کی امید باقی نہیں رہی
میں نے کہا۔ کہ جب میں جاگوں گا۔ تو
دن ہوگا۔ افسوس کہ دن گزر گیا۔ اور میں
نہیں جاگا +

تبدلی کو قید کرتے تو شریعت کے خلاف
ہے۔ ان کو اس پابندِ راقم کے اُتار سے
لائی دلائی اور کاغذی القضا کی طرف رجوع
کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ شریعتِ غزا کے مطابق
فیصلہ کرے۔ اور کسی کو افسوس و رنج نہ
ہو۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمارا کاغذی دین دار
بنک اور ہریزگار ہے۔ اسے کسی قسم کا
لاچ اور محاذ نہیں۔ اور وہ مقدموں کے
فیصلے میں حق و حساب پر نظر رکھتا ہے
اور ہوا حکم کاغذی کاغذی کے علم پر ماضی
ہو جاؤ +

صوبہ احمد آباد کا ناظم شجاعت خاں ہزاری
بزار سو کے منصب پر۔ سرسراؤ ہو گیا۔

نہ سے جڑا کاغذی + نہ رہن +

ب۔ اسے کچھ دینا چاہئے۔ فرد
اس قدر کہ دیدہ جڑا است
کار کی ہنوز در قدرت
یہ جس قدر (اضافہ منصب) تو نے دیکھا
ہے۔ جڑی ہے۔ آئندہ پوری ترقی ہونے والی
ہے ہمارے دل میں ہے کہ اگر وہ سلطنت
کے کاموں میں اسی قسم کا ایثار اور جاں
فشانی دیکھا رہے۔ اور تفتہ پردازوں کی تنبیہ
اور زمینداروں کی دلجوئی میں ایسی ہی سرگرم
کوشش کرنا رہے۔ تو وہ اور غنایات سے
بھی فائدہ کیا جائیگا۔ اور اس سے بھی بلند
تر مرتبے پر سرسراؤ ہوگا۔ نظم۔

زردبان ایں جہاں ما دامنست
عاقبت زب زردباں افتادنیست
ہر کہ بالا تر رود ابل ترست
مشتوائش خرد تر خواہد شکست
اس جان کا زنبہ غرور اور تکبر ہے
آفرکار اس زینے سے گرنا ہے۔ جو شخص
زیادہ اوپر کو بٹا ہے۔ وہ زیادہ احمق

جائے۔ دوسری بات یہ عمل کیا جائے۔ تو
بستر ہے + جس شخص اس جماعت میں سے نہیں جو
ہیشہ ایک ہی طریق پر ملتی ہے۔ یہ ساری
عاجزی اپنا مطلب نکالنے کے لئے ہے شاید
اس کا دل بھی صاف نہ ہو۔ اسے فحاش
کے طور پر لکھا جائیگا۔ فرد

از اختلاف چہاں بیگانہ کے شود خویش
ہر چند ہمارے شکست مجزو بدن نہ گردد
ستراتر میل جول کے ساتھ پرایا اپنا کب بنتا
ہے۔ جہاز خواہ کشتا ہی شکست ہو۔ جسم کا
خندہ نہیں بن سکتا +

رقعہ ۱۲۱

ذوالفقار خان نے بظاہر سزا دلوں کو توپ
خانے لے جانے کے لئے مقرر کر کے روح اللہ
خان کو عین جنگ کی حالت میں پریشان
کیا ہے۔ اگرچہ یہ بھی بادشاہی کاموں میں

ہے۔ لیکن خان مذکور کیے۔ کہ قلعہ فتح
کرنے تک اسے توپوں کی ضرورت ہے۔ یا
اس کا سزا دل کام کی اس صورت کو غصہ
نہیں خیال کرتا۔ قلعہ اور سواروں کا نقشہ
جو اس نے بیجا تھا۔ نظر سے گزرا۔ جو
سمت اس نے مورچے کے لئے مقرر کی
ہے۔ وہ اچھی ہے اور کئی وجہ سے دوسرے
علاقوں پر فوجیت رکھتی ہے۔ لیکن خندق
کے نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس
طرف بظاہر زمین پتھری ہوگی۔ شہر بگ بنا
شکل ہوگا۔ دو عین جگہ زبردست دھبے
بنائے چائیں۔ تاکہ توپوں کی ضرورت سے
ابھی قلعہ استقلال کا رشتہ اتنے سے چھوڑ
دیں قلعے کی دیواروں میں زلزلہ آ جائے
اور یہ ہم جلد سر ہو جائے +

اس بابے میں وہ اپنا فرمان بھی بھیجتے
ہیں۔ اور جیسا کہ چاہئے۔ ہم اپنے ہاتھ سے
تائید لکھ دیتے ہیں۔ شہر۔
امید لائے چیں شاخ شاخ

فریق کے اعتبار کا لحاظ نہیں کرنا چاہئے۔
اس قسم کے آدمی پہلے ہی کم تھے۔ اور
اس وقت تو جب ایمان کمزور۔ اور
شیطان طاقت ور ہے۔ بالکل نایاب ہیں +

رقعہ ۱۱۹

ابراہیم خان سے احکام کی تعمیل میں
بہت دیر ہو جاتی ہے۔ ہزار سوار اس
کے منصب سے کم کر دینے چاہئیں۔
یہ صحیح ہے۔ کہ ہماری نئی کاموں کو بڑا
کر دینی ہے۔ (یعنی)

راستی یا خواہی یا بندگی
انسان یا راستی کو حاصل کر سکتا ہے۔ یا
آقا یا غلامی کو +

رقعہ ۱۲۰

روح اللہ خاں نے دیوان دکن اور اس

طرف کے قلعہ واردوں کے نام احکام صادر
کرنے کی درخواست کی ہے۔ تاکہ اس قلعہ
کے پرگنوں کے حالات۔ خواہ وہ سرکاری
علاقہ ہو۔ یا جاگیر ہو۔ یا کچھ اور جو بنیت
مسعود خاں کی تبدیلی سے ضبط ہو گیا ہے
برافض کر کے عرض کرے۔ جو کچھ سرکاری
علاقہ مقرر ہو۔ اس کے لئے عین اور
کرداری مقرر کر دیں۔ اور جو کچھ جاگیر قرار
ہائے۔ اس کے لئے پروانہ دیں۔ ضرورت
کے وقت توپ خانہ اور مورچوں کا جو
سامان درکار ہو۔ بھیجا جائے۔ اسے لکھ
دینا چاہئے۔ اور ایک لشکر اول مقرر کر دینا
چاہئے۔ کہ وہ بیلداروں کو خزانے کے ہمراہ
اس کے پاس پہنچا دے۔ اور فرزند ہمارے
کا نشان جس کے متعلق انہوں نے خان
مذکور کو لکھا ہے۔ قتل کے حوالے کر دیا
جائے۔ یا اپنے خط میں لپیٹ کر بھیج دیا
لے محض۔ سرکاری مدد پر مبنی کرنے والا تحفہ۔ +

رقعہ ۱۲۴

مسند خاں کی جو فوہس کی جاگیر کی
غزالی کی مٹھری تھی۔ اور اس نے چوہوں
کی جھاڑی کے سبب خود گھر کر اور اپنی
شرعہ کر بیسی تھی۔ ہمارے ملاحظہ میں آئی
اس نے انتاس کی ہے۔ کہ اس پر بہت
مرکہ کی خوشامی کے لئے مسود خاں کا تقویٰ
عمل میں آئے۔ جب انکم خاں فیروز جنگ
کو لکھو۔ کہ چونکہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے
اس لئے وہ اپنے بیٹے کو مناسب فوج
کے ہمراہ اس طرف بھیج دے +

رقعہ ۱۲۵

نید سعد اللہ نے دوبارہ بین خط بھیجے
ہیں اور بہت سی باتوں کا اظہار کیا ہے
کہ بندرگاہ شہوت کے واقعہ بخار کو تبدیل
کر دینا چاہئے۔ اور عیسیٰ شرف مرحوم کے

بیٹے کو دار الشفا کی خدمت سپرد کر کے اس
کے روزیہ میں اضافہ کر دیا جائے۔ نید
کو کلمہ دو۔ کہ اس کے بعد وہ ملازموں
کے معاملے میں جو آبیہ کر رہے ولا ترکوا
الی الذین ظلموا انفسکم انار (دور ان لوگوں
کی طرف رغبت نہ کرو۔ جنہوں نے تمہارے
نفسوں پر ظلم کیا۔ اور آگ تمہیں بلا دیگی)
کے مطابق اسل میں ظالم ہیں۔ بدل نہ
دے۔ اگرچہ یہ مرکہ دوسروں پر ظلم نہیں
کرتا۔ لیکن اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے +
تم اپنے ہر غصہ میں اللہ کی راہ میں
مرنے کی کھابہ مانتے ہو۔ کچا ہے۔ اس
سوت میں زندگی ہے۔ خدا کے بے نیاز
کی روگاہ کا یہ نیازمند رواقہ۔ جی ہیشہ
آئیہ کر رہ دوہو لہاں رکھا ہے۔ کہ
انکم خاطر استعزات واداء ذلت واپتی فی
الدنیا والاخرۃ تو نبی مسلمان و اعلیٰ باصالحین
اسے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کر کے
والے خدا! تو ہی قویا اور عزت چاہا

نداریم چشم کشائش فراخ
ہیں قسم حکیم کی امیدوں کے ساتھ ہماری
کشائش کی کچھ فزغ نہیں۔ استغفر اللہ -
استغفر اللہ۔ میں اللہ سے بخشش طلب
کرتا ہوں۔ میں اللہ سے بخشش طلب کرتا
ہوں +

رقعہ ۱۲۶

ابن حالات سے جو نرزد زادہ ہمارو
کی فوج کے واقعہ نکلا۔ نے بھیجے ہیں معلوم
ہوا۔ کہ شکر اللہ خاں دشمن کے نزدیک
آ جانے کے باوجود شراب پینے میں مشغول
را۔ اس نے طاہین کی خوشامی کے لئے
خود سوار ہو کر جانے کے بجائے دوسرے
لوگوں کو بھیج دیا۔ رات فزائش خاں کے
گھر جا کر شراب پینے اور تاج رنگ دیکھنے
میں شام سے صبح کر دی۔ اور وہ منع
کرنے کے باوجود باز نہیں آیا۔ بلکہ ان

برائیوں پر قائم رہنے کا ارادہ رکھتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ واقعہ بخار نفسانی افراط
کے لئے ہمارے تربیت مرکہ خان زادوں
پر بہت سے الزام عائد کر دیتے ہیں۔
چاہئے۔ کہ آں خودی رتم دیوان کو نکھیں
کہ وہ تمام مراتب کی ملاحظہ تحقیق کر کے ہمارے
مضد میں عرض کرے +

رقعہ ۱۲۷

فتح اللہ خاں کو لکھو۔ کہ عرضوں سے
تمہاری عمدہ خدمات کی مفصل کیفیت معلوم
ہوئی۔ اور تمہارا حسن خدمت منظور کر لیا
گیا۔ تم اس لئے جاں کشائی کو خدمت فردوسی
میں تبدیل نہ کرتا۔ اور سوار کو رنجیدہ کر کے
ہیں آزدہ نہ کرتا +

لے پہل خدمت پر فز اور اپنی ذات کی تعظیم
نہ کرتا +

رقعہ ۱۲۷

خان جہاں بہادر نے اس مستعدی کے باوجود
بے توجہانے حاکموں کی طرح اس مہم میں
شستی اختیار کی پھر جب ہمارے حضور سے
سخت تاکید ہوئی تو اس نے جاہل نقصان
کی تلافی کرے۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔
تمام خرابی غلوں دل سے کام نہ کرنے
کے باعث ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ
اس بُرائی سے بدتر اور کوئی بُرائی نہیں۔
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الذِّكْرِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ -
مُتَّقِينَ مَنَاقِبِ لَوْكَ دُوزَخِ كَسَبَ سَبَّ سَبَّ
جَلَّتْ فِيهِمْ هَوْنًا - اس کی تسبیح کے لئے کچھ
کھٹا چاہئے۔ اور اس مقولے کی طرف بھی
اشارہ کر دینا چاہئے۔ تاکہ اس کی آنکھ کھلے
اور آئندہ تنبیہ ہو۔ اگرچہ ممکن نہیں۔ کیونکہ
دل کا دشمن طاقت ور ہے۔ اَعْدَىٰ دَاوُدَ
نَفْسِهِ بَيْنَ جَنِيحٍ - تیرا سب سے بڑا دشمن
تیرا نفس ہے۔ جو تیرے دونوں پہلوؤں

کے درمیان ہے۔ جیسا اس کا نفس امارت کس
طرح اجازت دیکھ کر وہ حق بات پر کان
دھرتے +
يَا اَللّٰهُ! بَيْنَ نَفْسٍ كَيْفَ سَ مَجْزَا - اور
اس کے مبالغہ نہ رکھ۔ لفظ
مہربانی دید و آل لکھت لکھت
تک کہہ کر ہی مہربان اجازت
ہم دعا از تو۔ اجابت ہم ز تو
بُخشی از تو۔ اجابت ہم ز تو
خدا نے اپنی مہربانی کو پہلے سے دیکھ لیا۔
اور وہ پہلی مہربانی یہ ہے۔ کہ اس نے
گناہوں کی خود تلاش کر لیا۔ تجھی سے دعا
ہے۔ اور تجھی سے اس کی قبولیت کی امید
تجھی سے ہے۔ تو تجھی سے ڈرتے ہیں +

رقعہ ۱۲۸

امیرِ ائمہ کا انتقال ہو گیا۔ چڑھانے
آدمیوں میں سے ہیں ایک شخص باقی

تیرا دوست ہے۔ تو مجھے مسلمان کی عزت
کے لئے اور نیکوں کے ساتھ لا دے۔ اور
میں اس مقولے پر عمل کرتا ہوں۔ کہ
يُثْقِلُ قَبْلُ الْعَاقِبَةِ الْاَوَّلِيَّاتُ الْجَمِيعُ -
تمام اولیا اور اولیات کی طرف سے نہیں آئے
سے پہلے ان نبیوں کی حدیثیں میرے دل
میں آجانی چاہئیں۔ اگرچہ دربار کے
فاضلوں نے اس بارے میں عمدہ عمدہ
پیدا کئے ہیں۔ مگر بیساکر چاہئے۔ تسبیح نہیں
ہوتی۔ اس معرفت آگاہ رہو، اس مقولے
کے متعلق اپنی تحقیق لکھیں۔ والسلام +

رقعہ ۱۲۹

یا قوت کا جلد پہنچنا اور تحقیق کے بعد
مہم کام بخش کے بدعت کہہ کا نشانہ ہونا
آں غدی کو (نہیں) معلوم ہو گیا ہوگا
چونکہ اس کی تنبیہ اور نادان شہزادے
اس سے جدا کرنا ضروری تھا۔ لہذا تم۔

ایسا ہی کیا۔ اور اس برسے ہنٹیں کے
ساتھ جو سلوک کرنا چاہئے تھا۔ ہم نے
کیا۔ و من بین الشیطان لا قرینا فساد
قرینہ۔ اور جس کا ہم نہیں شیطان
ہوتا ہے۔ وہ ہم نشینی کے رو سے بُرا
ہوتا ہے۔ فرو
مست مسد پر اجمعت خارج نقصان
گرم سوز بدن و سرد کنہ باہر سیاہ
کینے کی طبیعت کوٹنے کی طرح نقصان پہنچانے
ہے۔ کہ جب وہ گرم ہوتا ہے۔ تو بدن
کو جلاتا ہے۔ اور جب سرد ہوتا ہے۔ تو
کپڑے کو سیاہ کر دیتا ہے +
اس کی ہم نشینی کی بدعتی سے شہزادہ
ہی گمراہ ہے۔ اس کے شیخے کے گرد چند
غلام پاسبانی کے لئے بھجائے چاہئیں۔ اور
اس کے حالات کی خبر رکھنی چاہئے +

رقعہ ۱۳۰

مکرم خاں کیا کام کرتا ہے ۱ حسین شریفین
رکڑ دینے کی زیارت کے شوق کے باوجود
توقف کس لئے ہے ۱ اس سے بہتر اور کیا
ہے۔ شعر۔

ج رت البیت مردانہ بود

ج زیارت کردن خانہ بود

ج تو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کا نام ہے
لیکن اس گھر کے مالک کا ج اصل مردانگی
ہے +

اللهم اوزقنا خیرا۔ یا اللہ ہمیں نیکی دے۔

رقعہ ۱۳۱

فرزند زادہ بہادر کی بیبی ہوئی چیز لے
لینی چاہئے۔ لیکن ان سے وکیل کو کہہ
دینا چاہئے۔ کہ اطلاع دے بغیر نہ بھیجے۔
والسلام +

رقعہ ۱۳۲

مرشد قلی خاں مشتعل ہے۔ اور دین داری
سے ہی خالی نہیں۔ اگر اسے کہا جائے۔ تو
شاید وہ اس کام کو دوسروں سے بہتر انجام
دے۔ تم اپنی طرف سے اسے پوچھو +
فصل علی خاں پر جو کچھ گزری۔ اس کے
متعلق آں قدیم اذمتہ رقم نے منا جوگا۔
پس قریباً تینوں کی تنبیہ کے لئے ایک فوج
مقرر کرنی چاہئے +

خان بہادر حمید کا کیا حال ہے۔ یہ گناہ گار
راقم چاہتا ہے۔ کہ کوئی عتہہ و جرم اور خاص
کر ظلم نہ کرے۔ لیکن چونکہ ملک خوف و تنبیہ
کے بغیر قبضے میں نہیں رہتا۔ اور حکومت
منز و دھب کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس
لئے بعض اوقات غلبہ نفس کی وجہ سے
حالات کے موافق بے اختیار احکام صادر
ہو جاتے ہیں۔ ممالکوں سے مسئلہ پوچھو۔
نندا کا ملکہ ہے۔ کہ میری نیت نیک ہے

ہم کیا تھا۔ انا فہم وانا ایہ راجعون یحییٰ
ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور اسی کی طرف
رجوع کرنے والے ہیں۔ اس صوبے کے دیوان
جاگیرات سے مطالبہ کرو۔ کہ وہ مرحوم کے
تمام مال پر قابض ہو جائے۔ اسے لکھو۔
کہ اس کی جائیداد پر اپنی طرح قبضہ کر لو۔
اور اس کے آدمیوں سے جبراً و قہراً
غرض جس طرح بھی ہو سکے۔ بادشاہی روئے
لے لو۔ دیوان مذکور کو سمجھا کر کہو کہ عین
خدمت کی شرط پر رعایات دی جائیں گی۔
اور مرحوم کے بیٹوں کی حقیقت بیان کر۔
ہم نے اس بارے میں ایک اور شخص
کو بھی کہہ رکھا ہے۔ لیکن گمان یہ ہے۔
کہ وہ اپنائیت کی وجہ سے ان کے عیب
بیان نہیں کرے گا +

اس پر آں خودی رقم اس کام
کے لئے مقرر کئے گئے۔ یقین ہے۔ کہ تم
اپنی بلندیدہ رائے کے مطابق سچ سچ
بیان کرو گے۔ ان اللہ خاں بھی اس کام

کے لئے جڑا نہیں۔ اسے ہی مقرر کر دینا
چاہئے۔ اور درجہ و مرتبہ کا اکتہار کرو۔ تاکہ
اس میں اضافہ کیا جائے۔ ایک اور رعایت
بھی ہمارے دل میں ہے۔ وہ بھی عمل میں
آیا جائی ہے +

رقعہ ۱۳۹

یہ کام يوسف خان کے سپرد چڑا ہے۔
آں شخص کا رتہ دارا تجزیہ کیا چڑا شخص
بہی خوب ہے۔ لیکن وہ سپاہی ہے۔ اس
کی علمداری کی حقیقت معلوم نہیں۔ آں
خودی کو رتہیں جو کچھ معلوم ہو۔ عرض
کریں۔ برطان پر کی دیوانی کے لئے ایک
دیانت دار شخص کی ضرورت ہے۔ یہ
کام سخت اور ثابت صحت ہے +

کستین میں کار عقل و ہوش نیست
شیر باطن سوز و خروش نیست
نفس کا شیر معمولی زخوش نہیں - اور اس کا باطن عقل
و ہوش کے میں کی بات نہیں +

عالمے را نقد کرد و در کشید
معدہ اش لغو زناں بل من مزید
اس نے ایک دنیا کو نادر بنا کر بھی لیا مگر پھر بھی اس
کے حصے سے دل میں مزید دیکھا اور بھی ہے +

دورخ است این نفس دورخ انداخت
کو بڑایا نہ گردد کم و کاست
یہ نفس دورخ ہے - اور دورخ بڑا ہے - جس کا
نہر کئی دیاں سے بھی کم نہیں جوتا +
ہفت ہوا دا در آشاہ ہنوز
کم نہ گردد سوزش میں خلق سوز
یہ سات دیاں گویا جاتا ہے - پھر بھی اس کی
کیا کو بلا دینے والی سوزش کم نہیں ہوتی +
سنگ دا و کافران سنگ بدل

اند آئند اند آں خوار و فحل
اس کے اند پتھر اور سنگ دل کافر خوار اور
شرمندہ ہو کر آتے ہیں +
ہم نہ فرود ساکن از چندین فدا
تا ز حق آید مرا و را ایں خدا
یہ اس قدر خدا کا کر ہی میں نہیں کرتے - یہاں
جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے آواز آئی ہے -
شیر ہشتی شیر - گوید نے ہنوز
ایست آتش ایست آتش سوز
کیا تو سیر ہو گیا - وہ کہتا ہے - ابھی نہیں -
ہاں ہے - یہ جڑ ہے - یہ جلتا ہے +

حق قدم پر سے نہ انداز لعل
آگہ او ساکن شود از سخن فلک
حق تعالیٰ فلک سے اس پر قدم رکھتا ہے - اس
دک وہ اللہ کے علم سے ساکن ہو جاتا ہے +
چونکہ پیڑ دورخ است این نفس دا
طبع گل دارد ہمیشہ جزو دا
ہمارا یہ نفس دورخ کا ایک جند ہے - اور جند
ہمیشہ حق کی خواہش رکھتا ہے +

شاہد اللہ تعالیٰ مجھ سے باز پرس نہ فرمائے -
اینا اہمال با نیات تحقیق اہمال نیتوں پر موقوف
ہیں - صبح حدیث ہے اور سلسلہ وار پہنچی
ہے +

ترغیہ ۱۳۳

خواجہ عبد الرحیم نے اس دنیا سے کوچ کیا
دین دار پر سرنگار تھا - محنت و مشقت سے
اسے پورا پورا حصہ ملا تھا - ایک دن وہ
ہمارے حضور میں کھڑا تھا - دلیتی بیخبر اس
کی کمر میں تھا - ہمیں پسند آیا - ہم نے کہا
یہ بہت خوش وضع ہے - اس کے جواب
میں عرض کیا - کہ اس کی صورت سے اس
کا نام زیادہ اچھا ہے - ہم نے پوچھا - کیا
ہے - اس نے کہا - راضی غلش ز راضی کو زار
ڈالنے والا - ہم نے (ایا - کہ سرکار والا میں
بھی ایسی وضع اور نام کے خیر تیار کئے
ہائیں - اس نے کمر سے عجز اتار دیا - اور

بطور نذر پیش کر کے عرض کیا - کہ جب تک
وہ تیار ہوں - یہ تاجیز تھہ سرکار اشرف
میں رہے - یہ کہہ کر وہ آداب بجا لایا -
اور چلا گیا +
اس کے بیٹوں کا حال بیان کرو - یا
غایت اللہ خاں سے کہو - کہ وہ عرض کرے
تا کہ ہر ایک کو اس کی قابلیت کے مطابق
ترتیب دیا جائے +

ترغیہ ۱۳۴

خان بہان بہادر کا انتقال ہو گیا - اتنا
فلک و انا ایہ راجعون تحقیق ہم اللہ ہی
کے لئے ہیں - اور ایسی کی طرف رجوع کرتے
والے ہیں - سبحان اللہ - آدمی کس قدر غافل
اور نفس کہاں تک اس پر غالب ہے - وہ
ایں دلوں و دکن کی شربہ داری کا خواں تھا
اور کس شوق سے اس کی خواہش کرتا تھا
بے شک نفس کا کام سب سے بڑا ہے -

رقعہ ۱۳۶

سب دار خان کے خط سے واضح ہوا۔
کہ بے حیات کو سزا مل گئی۔ الحمد للہ
علی ذلک۔ اس بات پر خدا کا شکر ہے۔
اس کے منصب میں بڑائی ذات اور
ہزار فرس بردار سواروں کا اضافہ کرنا چاہئے
بیشر غلٹ۔ تنوار۔ گھوڑا اور ہستی بیجنا چاہئے
اور اس کے ہمراہیوں کے منصب میں
اضافہ کرنے کی تجویز بھی سوچنی چاہئے۔
اسے اس خوش خبری سے خوش کرنا چاہئے
اور اگر ضروری ہو۔ تو اس کے وکیل کی
بھی ترقی کرنی چاہئے۔ نعم المونی ونعم الوکیل
اللہ تعالیٰ نیک درکار اور نیک وکیل ہے

رقعہ ۱۳۷

ہم نے فرزند زادہ ہمداد کے لئے باج
ہستی نکالے ہیں۔ ان میں سے دو کو پسند

کر کے ان کے وکیل کے حوالے کرو۔ اور
گھوڑا۔ نعمت اور جڑاؤ خیر معہ دہلی بھی
اسے عنایت کئے ہیں۔ جواہر خانہ سے
دریافت کر لو +

رقعہ ۱۳۸

واقعہ شہار اور زبردست خان نے سید
میرک کے بارے میں چند باتیں کہی
ہیں۔ کیا ان کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟
وہ اپنے آپ کو دین دار لوگوں میں شمار
کرتا ہے۔ اس بارے میں عنایت اللہ خان
سے پوچھو۔ صالح خان نے کبر آباد کی صوبہ
داری کے فرائض خوب انجام دئے ہیں۔
مکوئی شکر کو بھی اس کی مدد کے بارے
میں لکھا جائے۔ اور خان مذکور کو فتنی
کا خط تحریر کیا جائے۔ (دع)
چنار تاجپا قیام مکتبی پوشہ
چنار کہ شہر مقدسی کا عیب ڈھانچہ گا +

اسی قدم حق را بود کو را بخشہ
خیر حق خود کے کس او را بخشہ
یہ خدا کا قسم ہے۔ جو اپنے کار ڈالتا ہے۔ خدا
کے بغیر کس کے دہیے سے ہی اسے کب ماما با
کتا ہے +

فوتے خواہم ز حق دریا شکاف
تا بہ سوزن بر کنم اس کوہ کاف
میں خدا سے دریا کو پیر دینے والی قوت پاتا
ہوں۔ تاکہ سوزن سے اس کوہ کاف کو گھاڑ بیگوں
اللہ تعالیٰ محمد اور آل محمد ان سب پر
درود اور سلام ہو) کے ویسے سے ہمیں
توفیق دے۔ اور اس سیاہ غتی سے روٹی
بچنے +

رقعہ ۱۳۵

وہ خط جو نصرت جنگ نے آل مزاج
دان کو (تمہیں) بھیجا تھا۔ ہم نے پڑھا۔
اس میں اس نے داؤد خان کے متعلق

لکھا ہے۔ اور اپنی خدمت گزاری کا اظہار
بھی کیا ہے۔ اسے جواب دے دینا چاہئے
اور قلعہ فتح ہونے تک اسے امیدوار رکھنا
چاہئے۔ اس کے بعد شاید ان درخواستوں
میں سے جو اس نے کی ہیں۔ بعض منظور
کر لی جائیں۔ مگر اس سے پہلے ان کی
مشغوری کا کوئی امکان نہیں۔ قلعہ فتح
کرنے کی تیاری کے لئے تربیت خان کو حکم
بیج دو۔ کہ جو کچھ ضروری ہو۔ روانہ کر
دے۔ اور اس طرف کے قلعہ داروں کو
بھی لکھو۔ کہ توپ خانہ کا سامان خلاء جہاز۔
رام جلی اور گولہ بارود خان نصرت جنگ کے
شکر میں تمہیں دیں +

الحکم للہ الواحد القہار رفیع اللہ سایہ اشار
حکم اللہ کے لئے ہے۔ جو ایک اور زبردست
ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے +

جرانہ کا روپیہ ہضم کر لے۔ یہ غلط ہے۔ ہاگر
سے روپیہ اس وقت لیتے ہیں جب منصب
دار دوبار میں اس کے ادا کرنے کی طاقت
نہ رکھتا ہو۔ دلیل کو بٹھا کر اسی وقت
بادشاہی روپیہ لے لو۔ اور ہماری اشرافیوں
کو نقد وصول کرو۔ باقی کا خیال رکھو۔ اعلیٰ
حضرت (شاہ جہاں) طالب شہاء (ان کی
تبر خوشبو دار ہو) جرانہ کے روپیہ کے لئے
بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اور فوراً سخت
دشمنی غلاموں کو مقرر کر کے روپیہ وصول
فرمایا کرتے تھے +

ہیں یاد ہے۔ کہ ایک دن انہوں نے
جعفر خاں کو بن دوں وہ زیارت کے
منصب پر سر فراز تھا۔ فضل خانہ میں بٹھا
کر اس سے اشرافیاں لے لی تھیں۔ خان مذکور
نے فضل خانہ کے داروہ سے جس کے
فرائض میں جرانہ کا روپیہ وصول کرتا بھی
تھا۔ مجھ کو اسے نقصان آور تکلیف پہنچانے
پر کر باندھ لی۔ اعلیٰ حضرت نے برادر

نامہریان سے فرمایا۔ کہ دیوان برفاست ہونے
کے بعد دونوں میں صفائی کرا دیں۔ اور
داروہ کو خان مذکور سے ایک دوشالہ
دلا دیں +

رقعہ ۱۴۲

صدر الصدور (منصب ست شہ صدر) کا
پیش کار حقیقین کو دوبارہ حضور میں لا
رہا ہے۔ اگر وہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔
تو اسے منع کر دو۔ کہ پھر ایسا نہ کرے +

رقعہ ۱۴۳

آج تربیت خاں نے دو تین شہبائیں
کے بارے میں جنہوں نے اس جگہ میں
ہمت و کوشش سے کام لیا تھا۔ عرض

لے مقبلی۔ ہزار جہوں کا سردار +

رقعہ ۱۴۴

اہتمام خاں مرحوم پر جو پنجنامہ غزرا۔
اس کا سبب ابھی لوگوں کی غفلت ہے۔
ان کی طرف توجہ نہیں کرتی چاہئے۔ بلکہ
ان کی پیٹھ اور گھر کو بے توجہی کے تازیانے
سے توڑ دینا چاہئے۔ ایسا دین دار۔ اور
ہوشیار آدمی کمال میں ہے۔ اس نے گھوڑوں
کو ایسا تیار کیا تھا۔ اور اصطبل کو اس
طرح رونق دی تھی۔ کہ کچھ کہنے کی بات نہیں
والہم اغضہ۔ وادعہ دانت خیر الراحین۔
یا اللہ! اسے بخش دے۔ اور اس پر رحم
کر۔ کہ تو سب سے بڑا رحم کرنے والا
ہے +

سیف خاں کو قندہ پروانوں کی تنبیہ
کے بارے میں تاکید سے کہیں۔ اس
کی مدد بھی کی جائیگی۔ اور اس کے لئے
اختیار کی رحمت نہیں اٹھائی پڑے گی
یہ کام اہم اور نہایت اہم ہے +

رقعہ ۱۴۵

میں پور خلافت نے چوتھے بیٹے کے
منصب میں اضافہ کرنے کے لئے لکھا ہے
بظاہر بلند مرتبہ سوار زیادہ ہیں۔ برابر کر
دینے چاہئیں۔ مگر پھوٹے کو بڑے سے
بڑھا دینا مناسب نہیں۔ ان کی دل جوئی
کی خاطر اور طرح رعایت کی جا سکتی ہے۔
رضوی خاں اور ہندو میں اتفاق نہیں۔
خدا ان خصمان اختصروانی دہم۔ یہ دونوں
ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ ان کی
دشمنی خدا کے معاملے میں ہے +

رقعہ ۱۴۶

روح اللہ خاں نے اس طریق سے
روپیہ ادا کیا۔ جو مد سے زیادہ خرچ کرنے
والے مال دار کے شاہان ہے۔ کہ اس طریق

کر دینا چاہئے۔ اور اس کو چاکیر دے دینا خدا کی مہربانی کا ٹکڑا سنا ہے + ہمارے حکم کے مطابق خان مذکور کو تنبیہ کے طور پر گھسا جائے۔ کہ یہ معاملہ اس طرح کیوں ہوا۔ اور کس وجہ سے انجام کار پر نظر نہ رکھی گئی۔ جب لوگوں کی تنخواہ نہیں چھپی۔ قلعوں میں فخر نہیں ہوگا۔ اور چور ان نامزدوں پر غالب آجائیں۔ اس وقت تم کہاں ہو گے۔ اور اگر دیوان تنخواہ لے کر ہمارے کام میں مصروف ہیں۔ تو قیمت ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اس خیال کے بغیر اور ہو بھی کیا تھا۔ اپنی غرض کے لئے دلی نعت کے کاموں کو جو اصل میں خدا کا کام ہے۔ درہم برہم کر دینا۔ اور وہ دن کی زندگی کے لئے جہاد کرنے والے لوگوں کا حق پاوال کرنا۔ جس سے نقصان اٹھانے والے انبیاء کو تقویت پہنچتی ہے۔ کون سے ٹکڑے حلال مسلمان کا تقاعدہ ہے۔ ہر حال تمام لوگوں سے تنخواہ

کا قبضہ الرسول لے کر بھیج۔ اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو خیانت کرے والوں اور بے دینوں کے مددگاروں کی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ جو ان اللہ لا یجدی کید الخائنین۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ عیانت کرے والوں کے کمر و جہد کو راہ نہیں دیتا +

رقعہ ۱۴۵

اس امین نے جو عنایت اللہ خاں کی تجویز سے کئی ذریعوں سے کہا تھا۔ اور ہمارے دربار سے مقرر ہو کر غمیا تھا۔ کیا کیا ہے (رح) ہر چیز کو درکان ملک رفت ٹک شد جو چیز ملک کے کان میں گئی۔ ملک بن گئی + اس میں مقابلے کی بھی طاقت نہیں۔ کیا کرے۔ مجبور ہے۔ لیکن اگر ایسا تھا۔ تو وہ اٹھ کر چلا کیوں نہ کیا۔ اگر وہ

کی۔ کہ انہیں دو جڑاؤ پگڑیاں عنایت کی جائیں۔ خان مذکور سے کتنا چاہئے۔ کہ باوجود اس کے کہ تم نے ملازمت میں عمر بسر کی ہے۔ اور ہمارے حضور میں پرورش پائی ہے۔ اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ یہ لوگ اس بات کے اہل نہیں۔ کہ انہیں اس قسم کی رعایت دی جائے۔ تاہم تمہاری دل جوئی اور بادشاہی خدات میں سرگرمی کے باعث ایک کئی محنت کی جاتی ہے۔ جو جواہر خان پٹنچا دے گا۔ منہ الامداد و التائید۔ امداد اور تائید اللہ کی طرف سے ہے مگر آئندہ متکبشوں کے حق میں ایسی عرض نہیں کرنی چاہئے۔ اور اگر کسی سے کوئی نمایاں بادشاہی خدمت نمود میں آئے لی۔ اور وہ تمام شرائط کے ساتھ شاہی خدمت انجام دے گا۔ تو ہم اسے خلعت اور نقد روپیہ انعام دیں گے۔ اور اگر سرکار والا کی خدمت انجام دیتے ہوئے اس کا گھوڑا مر جائے گا۔ تو ہم اور گھوڑا عنایت کر کے

اے سرساز د ول شاد کر دیں گے +

رقعہ ۱۴۴

ترتیب خان امی تربت کا محتاج ہے۔ باہر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جو روپیہ اس نے قلعوں کے فوجیوں کے واسطے لیا ہے۔ اس کا حساب کسی کو نہ دیا۔ شریر واقعہ تھا۔ کیا کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ ہم نے اسی بات کے لئے تو مقرر کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے مطلب کے لئے عہد بادشاہی خدات انجام دیتے ہیں۔ اور ایسا منہ سیاه کر کے خبری جیسے میں جان فوج کر امداد دیتے ہیں۔ بڑے بڑے فتنہ پروانوں کا مضبوط قلعہ بنانا۔ اور عیسوی سال کا گھمبائی کرنا کس لئے ہے۔ اگر پہلے سے خبر لی جاتی۔ تو ہرگز یہاں تک فوج نہ پہنچتی اُسے چاکیر سے معزول کرنے کے بعد بران اللہ خاں کو جس نے چاکیر نہ ہونے کی شکایت کر رکھی ہے۔ اس کی جگہ مقرر

زقہ ۱۴۸

ہم تو یان تک نہیں کھاتے۔ لیکن اس کارخانہ نے اور ہی رنگ اختیار کر رکھا ہے۔ جس سے آپ مد خانہ کی بی بی آب و تاب قائم نہیں رہی۔ داروغوں کی مستندی - اور دور اندیشی یہ ہے۔ کہ وہ ہر وقت ہر جگہ اپنے کارخانوں کو شان و شوکت سے آراستہ رکھتے ہیں۔ تاکہ ان کا کام ظاہر اور ان کی نفاست مزاج و پاکیزگی طبع ہم پر آشکارا ہو۔ تمام اہل نظر ہماری دولت خدا داد کی عظمت و شان معلوم کریں۔ اور اس کی رونق اور اوج دیکھ کر تبتواہ نظر لوگ پست ہو جائیں۔ افسوس فقیری کا دھوی اور یہ تمام نفخ و ناز۔ خدا جو سب ماکھوں کا باپ اس کی حکم۔ یہ غیر موزوں - و نادرست ہے +

فاضل خان نے اس حکم کے مطابق جو دار الخلافہ کا قلعہ تعمیر کرنے کے بارے میں

مہابت خان کے نام صادر ہوا تھا۔ خوب جواب لکھا ہے۔ توکر ایسا ہی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے +

زقہ ۱۴۹

قدوسی درگاہ وزارت خان! عبد الرحمن خان کا انتقال ہو گیا۔ واللہ کی دیہاتی کے لئے چند ایسے لوگوں کے نام بھیجے۔ جنہوں نے نمایاں خدمات کی ہوں۔ رگستانہ سعد اللہ خان جن دنوں دیہاتی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ کما کرا تھا۔ کہ سرکار دالا کی خدمت پر اس شخص کو مقرر کرنا چاہئے۔ جو تجربہ کاری کا جوہر اور معاملہ آسانی کا دماغ رکھتا ہو۔ نہ کہ غرض پرست آدمی کو +

زقہ ۱۵۰

آں قدوسی عابد الہام رقم ہمارے تھا۔

تخوہ نہیں دیتے تھے۔ تو آنے تو دیتے تھے جسے بھی اپنی طرف سے تاکید تھ +

زقہ ۱۴۶

معلوم ہوتا ہے کہ مہابت خان جدید آبادی نے لاہور میں وفات پائی۔ اس کا پوتا جس کا باپ اپنے والد یعنی مہابت خان کے سامنے انتقال کر چکا ہے۔ اور کوئی ورثہ نہیں رکھتا۔ وہاں کے دیوان جاگیرات کو لکھ دو۔ کہ اس کے مال و اسباب پر پوری طرح مستندی اور دیانت داری سے قبضہ کر لے۔ کیونکہ پادشاہی خزانہ حوام کا مال ہے۔ غلیظ امین ہے۔ اور نوکر غلیظ کے گماشتے ہیں مضمتوں اور مضیفوں کے سوا اوروں کو اس میں سے کیا مل سکتا ہے !

زقہ ۱۴۷

مرحمت خان آج قیمتی لباس پہن کر دربار میں آیا تھا۔ مگر اس کے پاجامے کا پانچو اس قدر لمبا تھا۔ کہ پاؤں نظر نہیں آتا تھا۔ ہم نے عمرم خان کو حکم دیا۔ کہ اس بے وقوف کے پانچے میں سے دو گمہ کپڑا کاٹ ڈالے۔ اس قدوسی (تم) بھی اسے کہیں۔ کہ پانچو اسی قدر رکھنا چاہئے۔ جس قدر دربار میں مقرر ہے۔ ورنہ دربار میں قدم نہ رکھتے۔ مرد کو چاہئے۔ کہ سادہ اور مفید لباس پسند کرے۔ زینت اور تکلف عورتوں کا خاصہ ہے۔ اور انہیں کو زیب دیتا ہے۔ اس موقع کے مناسب اور انہیں بھی نصیحت کے طور پر آئے کہنی چاہئیں +

کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ یا کوئی فیبی غیر ہے۔ اس بارے میں نہ کوئی حکم صادر ہوا ہے۔ اور نہ ہم نے کہا ہے۔ وہ بتائے کہ اس نے یہ سالاری کا منصب کہاں سے حاصل کیا؟

زقہ ۱۵۲

دیوان کی کچہری کے داروغہ محمد باقر کا انتقال ہو گیا۔ اور شکار خاں کی نسبت عام لوگوں میں طرح طرح کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ ایک روز ہم نے سواری میں شکار کے وقت اس کو اس کی نسبت کبھی قدر برا کہتے تھے۔ ہم نے دوبارہ کہا۔ کہ اس کا شرارت ہے اور اس کا مدارت سے باز آنا مفید نہ ہوگا۔ اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا۔ تم بہتر جانتے ہو۔ کہ اس مرحوم کے سر پر کیا گزری۔ اور اس چلنے والے کے سر پر کیا گزرے گی؟

نفس نامہ آدمی کو نیک کام کرنے۔ اور عاقبت کا گوشہ جمع کرنے نہیں دیتا۔ وہ سب جانتے ہیں۔ کہ ظلم کرنا برا۔ اور ظالموں کو کسی کام پر مغرور کرنا اس سے بھی برا ہے۔ بھوکے کو عہدہ دینا غریبوں کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ اگر کسی کو آخرت کی باز پرس پر شک ہو۔ تو جان بوجھ کر اس سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔ اور یقین رکھنے کی صورت میں تو واقعی مشکل ہے۔ اسے جاگیر دے دی جائے۔ لیکن عہدہ نہ دیا جائے۔ (ع)

داد داد از دست غفلت داد داد غفلت کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ فراہ ہے عالی جاہ کے لشکر میں ایک شخص غلام علی الدین نے فقیری کی دوکان کا رکھی ہے۔ حالانکہ اس پر فقیری کی صرف شہت ہے۔ اسے محال دینا ضروری ہے۔ شعر میں نہ مردانہ اس کا صورتہ بدستہ مانند و سرور شہرند

اشال حکم کے مطابق فرزند عالی جاہ کو کہیں کہہ نیک نام خان کی تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ تم نے اپنے قدیم دیوان کے جینوں بیٹوں کو بر طرف کر دیا ہے۔ تم ذہین اور عقلمند ہو۔ جو جی چاہے کرو۔ اب اگر فضائل خان اور امیر ہادی کے ساتھ ان کی رجسٹری ہو گئی ہے۔ ہم نے غایت اللہ خان کو ان کا وکیل مقرر کیا ہے۔ تمہیں واضح ہو۔ کہ کوکلاش خاں سے دکن کی نظامت اور روح اللہ خاں سے حیدر آباد کی عہدہ داری کے وقت بعض نامناسب حرکات سرزد ہوئی تھیں۔ ہم نے مصلحتاً کچھ مدت ان پر غصہ و عتاب روا رکھا تھا۔ اور آخر ان کی قدم خدات پر نظر رکھتے ہوئے ان کے ساتھ موافقت کر لی تھی + ہم نے امین حضرت (شاہ جہان) کی زبان سے سنا ہے۔ کہ ایک روز عرش آشیان اکبر بادشاہ نے فرمایا۔ کہ ٹوڈل ملنگی دالی معاملات کی تہ تک پہنچے ہیں

مقل رہا دکھتا ہے۔ لیکن اس کا غرور پسند نہیں آتا۔ ابوالفضل اسے اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک طرح کی شکایت کرنی ضروری کی۔ اسے جواب ملا۔ کہ ہم اپنے پردردہ کو بر طرف نہیں کر سکتے لہذا ایسے آدمیوں کے ساتھ مجبوراً موافقت کرنی چاہئے۔ فرد۔

خدائے راست سلم بزرگی و اہلاف کہ بزم جہنم دہان برقرار ہے۔ والد خدا کی بزرگی اور مہربانی مسلم ہے۔ جو قصور دیکھتا ہے۔ اور رزق قائم رکھتا ہے +

زقہ ۱۵۱

خان فیروز جنگ نے اپنے کام کو اوجھڑا چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ فرزند زادہ برہان پور سے آیا ہے۔ وہ اس کی ملاقات کو نہ گیا۔ اور وہ جو اپنے آپ کو سپہ سالار کہتا ہے۔ کیا یہ وکیل

کہ وہ اپنے آپ کو بیٹے کا عاشق سمجھتے ہیں۔ اب کہ وہ عاجز ہو گیا ہے۔ جلد دوڑنے میں غفلت کیوں ہے۔ مقلی ہونا اور بات اور دعویٰ کو پتہ کر دکھانا اور بات ہے۔ ارع، دیگر بخود نماز کہ شرکی تمام شد پیر اپنے آپ پر ناز نہ کرنا۔ کیونکہ شرکی تمام ہو مقلی +

رقعہ ۱۵۴

قدیم اخدمت فدوی! یاد دہکے تم نے ایک عمر تک ہمارے حضور میں پرورش پائی اور خدمت کی ہے۔ اور تمہاری نسبت خاتون دانی اور شرافت انسانی کو گمان اور اس سے زیادہ ہے۔ بادشاہی منسب وادوں کی توہین کرتے ہو۔ اور شیخ سعدی کا قول یاد نہیں کرتے۔ شعر من دو ہر دو خواجہ ناشائیم بندہ بارگاہ سلطانیم

میں اور تو دونوں ایک ہی بادشاہ کے غلام اور ایک ہی سلطان کی بارگاہ کے بندے ہیں + سخت تعجب ہے + سعدیہ خاں کا مقول ہے۔ کہ الف تلم کی صورت اور توان دوات کی شکل ہے۔ جو وہاں مقلی غیبی سے آراستہ نہ ہو۔ وہ ایک دیہ ہے۔ جس کے آگے تلم۔ دوات رکھی ہوئی ہو۔ یا ایک جانور یا تصویر ہے۔ جو عقل و ہوش کے روت سے خالی ہے + آئندہ احتیاط رکھو۔ اور اپنے خیال میں درگاہ والا کے ہر ذکر کو بھی اپنا ہم پلہ سمجھو اور جو امتیاز چاہئے۔ اس کی رعایت سے اسے محروم نہ رکھو +

رقعہ ۱۵۵

فرزند زادہ محمد عظیم نے آج عرض کیا

یہ مو نہیں ہیں۔ صرف ان کی ضرورت مودوں جیسی ہے۔ یہ لوگ تو مدنی کے غلام اور خواہش کے بندے ہیں + ہاں ذلیل جانوں کے مزاج میں عمل ہے۔ اور ان کے قول باطل ہیں۔ ایسے لوگوں میں ایمان کہاں اور اسلام کہاں!

رقعہ ۱۵۳

سرکار والا میں ان کی جو تنخواہ پائی ہے اس کے متعلق مہدوں نے التماس کی ہے۔ کہ وہ پرگنہ لودی پر مقرر کی جائے۔ انہیں لکھنا چاہئے۔ یا دلیل سے کہ دینا چاہئے۔ کہ اگر ان کی تنخواہ باقی رہ جائیگی۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ مطالبہ نقدی۔ قیمت۔ اور براہر دفعہ۔ نئے حساب میں شمار ہو جائیگی۔ یہ سوداگری کا اصول نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت و شاہ جہاں شہزادوں اور ائمہ کی جائیدادوں میں سے چرتے جتے سے زیادہ

کاٹ لیا کرتے تھے۔ ہمارے زمانے میں تمام قاعدے آٹ میٹ ہو گئے + بعض اوقات جمدۃ الملک خود کہا کرتے تھے۔ کہ اہم کسبھی باہر کے علاقوں میں مقرر نہیں ہوتے۔ اگر کسبھی اتفاق ہوگا۔ تو لوگ ہماری خدمت و سرکاری کا جوہر دیکھ بیٹھے یہ بات ہر کاروں کی زبانی لفظ بہ لفظ ہمارے پاس بیان کی گئی تھی۔ اس وقت کہ خبروں کے عزیزوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کم بخت دشمن ذوالفقار خان پر حملہ کر کے زند نہیں چھوڑے گا۔ اور خان مذکور کو عاجز کر دے گا۔ اس کے لئے مددگار فوج کی ضرورت ہے۔ جمدۃ الملک کے نام نگر بیجا گیا۔ کہ وہ ملک کے طور پر اپنے بیٹے کو جلد روانہ کر دے۔ چونکہ اس کے پیچھے میں دیر ہو گئی۔ اس لئے ہمارے دستخط سے ایک شاہی پروانہ صادر ہوا۔

۷ ملک کا سرور +

اور دل کی بات کا اظہار کرے +
تازہ میووں میں سے جو یہاں ملتا ہے
وہ اگھور ہے۔ لیکن یونانی حبیب اسے ان
عمدہ مصلح مزاج دانوں کے (تھارے) لے
لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم خود
یہی اسے نہیں کھاتے۔ اللہ پاک نے جاننا
تو پوری صحت اور جلد شفا کے بعد اگلے
کہاں گئے۔ شعر۔

یارب ایں آرزوئے من چرخ است
تو بدیں آرزو مرا برساں
اے خدا! میری یہ خواہش کیسی اچھی ہے
تو مجھے اس خواہش تک پہنچا دے +

رقعہ ۱۵۸

میرے ہم مزاج دوست خان فیروز جنگ
فوج کی تفریق و علاج ہے۔ اپنے صاحبزادے
کو ہمارے فوڈشوں سے بھرے ہوئے صندوق
میں بھیج دو۔ تاکہ وہ افغانی سے سرفراز

ہو کر پھر اس دولت خواہ کے (تھارے) پاس
پہنچ جائے۔ فرد۔
اں مشو نامید چوں واقف نہ ز اسراف
باشد اندر پردہ باز رہائے یہاں تم غور
اں۔ نامید نہ ہو۔ کیونکہ وہ حبیب کے
بیدوں سے واقف نہیں ہے۔ پردے
کے اندر پوشیدہ تلشے ہوا کرتے ہیں۔ غم نہ کر
فرد

آجہ دل از فکر آں بے سوت بیم بھر بود
آخ از بے مہری گردوں بکن بیم ساقیم
بس چیر کی فکر سے دل بنتا تھا۔ وہ ہجر کا
خوف تھا۔ آخر آسمان کی نافرمانی سے ہم
نے اس کے ساتھ بھی موافقت کر لی +

رقعہ ۱۵۹

میرے ہم مزاج دوست! خان فیروز
جنگ! خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمارے دل
دور نہیں۔ شعر۔

ہے۔ مگر شکر پور کا پرگز شاہ عالی جاہ
کی جاگیر میں مرحمت کیا جائے۔ ان سے
پوچھنا چاہئے۔ کہ کس آئندہ پر ان کے دل
میں بس غیر خواہی کا خیال آیا۔ اگر شاہ
نے اس فرزند زادہ کو اس بات کا اشارہ
کیا ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ نے خیال
ان خیالات سے درگزر نہیں۔ کیونکہ اس
طرح دلی اخلاص زیادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ
غرور و تکبر میں اضافہ ہوتا ہے۔ کئی بار اللہ
تعالیٰ و کیلا۔ ادا ادا ان یرحم کلہم وید علیہم
خلقا غلیلا۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی دلیل ہے۔
اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا ان سب
کو بخشنے۔ اور انہیں دائمی سائے میں داخل
کرے +

رقعہ ۱۵۹

تم نے مخلص خان کے انتقال کی خبر سنی
ہوگی۔ ہم اس کی شرافت السانی اور تعالیٰ

شعاسی۔ ہر دانی کے جوہر کا تذکرہ کیا کرتے
تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو۔ اس
دست کے مگر یعنی دنیا میں سختیاں بہت
زیادہ اور اس کے خاتمے غیر منتقل ہیں۔
سمجھنے والا دل اور دیکھنے والی آنکھ کہاں ہے
ایک شخص نے شکایت کے طور پر ہم
سے کہا تھا۔ کہ یہ شخص کسی کو اپنے سے
بتر نہیں سمجھتا۔ ہم نے جواب دیا۔ کہ وہ
اپنے سے بتر کسی کو پتا ہی نہیں +

رقعہ ۱۶۰

غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کے نام
ہم مذاق دوست خان فیروز جنگ! ہم
چاہتے تھے۔ کہ اس غیر خواہ کی (تھاری) بیار
پرزی کے لئے خود آئیں۔ لیکن کس طرح۔
اور بس نظر سے دیکھیں۔ اس لئے ہم
نے سعادت خاں کو اپنا قائم مقام بنا کر
بھیجا ہے۔ تاکہ وہ بیماری آنکھ سے دیکھے

رقعہ ۱۶۱

ہم زرخیز علاقہ خاٹنوں کے شہر کے اس
کافر اور بادشاہ کے دشمن کے ہاتھ میں کس
طرح چھوڑ دیں؟ اور حاصل ہو سکے والے
کام میں ظاہری رکاوٹ کے بغیر فطرت
کیوں کریں؟ کیا ہم نے صبح مسلم اور صبح
بخاری میں عزت کی نفیست نہیں پڑھی؟
یا ہم ٹھک گیری اور فتنہ انگیز شخص کو
تید کرنے کا سلیقہ نہیں رکھتے؟

رقعہ ۱۶۲

خان نصرت جنگ اتم فتنہ خاٹن کے
سوا اپنے مقرر کردہ آدمیوں مثلاً راؤ دلپت
وغیرہ کو شہزادہ عالی جاہ کے پاس چھوڑ
دو۔ کیونکہ وہاں بھی کام بہت ہے۔ اگر
ان کا ہاتھ کوتاہ ہوگا۔ اور کام میں کسی
قسم کی خرابی واقع نہیں ہوگی۔ تو بہتر ہے۔

کیونکہ بعض بے جا آدمی رانا کے ساتھ
آگے لگان سے تیر مار رہے ہیں۔ اور نہیں
سمجھتے۔ کہ وہ اپنے آپ کو دیال آخرت کے
تیر کا نشانہ بناتے ہیں۔ اشعار
عزیز ازگندم برود جو ز جو
از مکافات عمل نفل مشو
ازگندم سے عزم آگئی ہے۔ اور جو سے جو۔
عملوں کے بدلے سے فاکل نہ ہو +
صبا بہ لغت جو اس غزالی دشا را
کر سر بہ کوہ و بیاباں تو داؤد مارا
اسے صبا! اس بانی ہرن کے بچے دوست
کو مہربانی کے ساتھ کہہ۔ کہ تھوڑے ہمارے
سر کو بہار اور جگ میں جھونک دیا ہے +
عاقبت بخیر ہو +

لے ساتھ دیتے ہیں کہ تھوڑے ہیں پٹاؤں اور
مٹھوں میں آوارہ کر دیا ہے +

گر دینی و دامن پیش منی
در پیش منی و بے منی درین
اگر گویند میں ہے۔ اور تیرا دل مجھ
میں ہے۔ تو تو میرے پاس ہے۔ لیکن تیرا دل
مجھ میں نہیں ہے۔ تو تو میں میں ہے +
اکثر رات اور دن کے حالات سے
اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ ظاہری ملاقات میرے
ہو۔ ہم نے عنایت اللہ خاٹن لازم کو نہیں
دیکھا۔ اس کی جگہ خالی ہے۔ (۱۶۱)
شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است
پتول کی شاخ جس جگہ پھولتی ہے وہیں
پھول بکھل جاتے ہیں +

رقعہ ۱۶۳

ذوالفقار خاٹن بہادر نصرت جنگ کے نام۔
میرے بے لاک دوست نصرت جنگ
پہلے پہل یہ ٹھک دہلی کے بادشاہوں کی

سلطنت میں بنا۔ زبردست بہمنوں نے
ان سے یہ ٹھک چھین لیا۔ اور ان کو
نفسانی لذتوں میں مصروف اور مٹا ہوا اور
کینٹی گنیا کے کاموں میں غرق دیکھ کر
فحشت کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اور اپنے لئے
تخت اور چتر بنا لیا۔ جو کچھ انہوں نے
کیا تھا۔ اس کا بدلہ حقیقی انتقام لینے
والے (خدا کی درگاہ سے پا لیا۔ یعنی
ذہبی بے وفائی اور ٹھک چرائی جو انہوں
نے اپنے آقاؤں کے ساتھ کی تھی۔ اپنے
دشمنوں کے ہاتھ سے دیکھ لی۔ اور سیوا وغیرہ
نے بھی ان کے ساتھ برا سلوک کیا۔
شعر

درباب کنوں کہ دولتت بہت دست
کیں دولت ملک سے زود دست دست

اب کہ تیرے ہاتھ میں سلطنت ہے۔ جو
کچھ تجھے حاصل کرنا ہے۔ حاصل کر لے۔
کیونکہ یہ دولت اور ٹھک آفتوں ہاتھ
چلا جاتا ہے +

حضرت امروز بے اندیشہ قزاقوں کی خدمت
سینہ کی تھک روکوں کے بعد کوئی بھتی ہے
آج کی غشی میں کے اندیشہ کے بغیر بھی ہے
ہر حال مستبریل کا دل کو ہر حالت میں
ڈرنا اور خوف کھنا اور ہر وقت الحیفہ و
الام کتنا چاہئے +

رقعہ ۱۶۵

میرزا صدر الدین محمد خان صغوی غشی دوم
کے نام ہے۔
میرزا غشی اخص پنجابی دو صد و پناہ
کے منصب پر سرراز ہو گیا ہے۔ دیوان
میں آکر سلامی دے گا +

رقعہ ۱۶۶

میرزا غشی! محمد ابراہیم شمسار بیگم کی
سفارش پر سر ہزاری دو صد و پناہ

سوار کے منصب۔ میرزا غشی کے خطاب
اور دس ہزار دیہہ کے نقد انعام سے سرراز
کر دیا گیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق
ان عیبوں کی اطلاع اس کو دے دو۔
فمن عفا و اعلم حاجہ علی اللہ۔ پس جس
نے گناہ بخشا اور نیکی کی۔ اس کا اجر
اللہ تعالیٰ دے گا +

رقعہ ۱۶۷

دار الحافظ شاہ جہان آباد کے صوبہ دار
و قلعہ دار حائل خاں کے نام۔
اس قدیم خدمت کی رہنمائی عرض نظر
سے گزری۔ تم نے گوشہ نشینی اختیار کرنے
اور منصب ترک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے
جب ہم نے اپنے پاک دل کے گوشے کو
جو خاص منکر نظر اور لطف و فراخ کا
پالا ہوا ہے۔ تہاے سپرد کر دیا ہے۔ تو
تم اس سے بستر نور کوں سا گوشہ چاہتے

رقعہ ۱۶۸

میرے بے شک دوست نصرت جنگ!
چونکہ دکن کا رخ کرنا ایک اہم کام تھا۔
اس لئے ساری ہمت اسی کام میں صرف
ہو گئی۔ خدا کا جبر ہے کہ کامیابی کی بھونچ
نظر آئی۔ لیکن اس مبارک سفر میں جو فوج
ہوا اور جو رہا ہے۔ اس کا اختصار ہندوستان
کے خزانے پر ہے۔ تمام روپیہ ملازموں کی
تخوا پر صرف ہو رہا ہے +

تمنا چاہی ہے کہ گزشتہ میں بہت سے
بڑے بڑے پیمانے دینیے ہیں۔ بیجا پور کا
زمیندار جو بے ترقی ہے۔ زبردستی ان پر
کاہن ہے۔ اور سیوا کا پوتا اور باپ دوہو
چرائے گنگار۔ اس کا زمیندار بیجا پور کا
مکمل بظاہر ہوا مضبوط نہیں۔ سیدی مسعود
خال مرحوم تھے تھے۔ کہ اس کا حصول شرف
اسی لاکھ ہوئی ہے۔ یہ اس کے قبضے میں
لے چکے گا +

بیوں رہے اس سے اور اپنے نائب دادو
خال سے مکمل کی حقیقت اور لڑائی کی
تدبیر دریافت کرو۔ چشم پوشی اور غفلت
کس لئے ہے +

رقعہ ۱۶۹

میرے خاں نصرت جنگ! سرکار کے
اہل کار دین دار لوگوں کا حال تم پر چھتے
ہیں۔ کیونکہ ان سے ان کی توجہ قبول سے
آخر تک نہیں ہو سکتی۔ اور غلوں ریزہ کوئی
دوسروں سے لینے اور بیگوں کو دینے میں
باک نہیں رکھتے۔ یعنی دریا سے پانی بھٹنے
میں مجبوری کی ضرورت نہیں۔ اس کے خلاف
کرنا مشکل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ قیامت
کے دن ہر پر کیا گزرے گی۔ اور اس کے
بعد جنگاں خدا کے سر پر کیا مصیبت آگئی
خود

مگر شہید خاں دارد جہد افعال را

رقعہ ۱۶۹

عنایت اللہ خان کے نام۔
 کل ابو الوفا حاضر تھا۔ کہ ایک سادہ
 دل درویش نے آکر اپنے حال کے
 لئے کچھ مانگا۔ ہم نے کہا۔ فقیر کو فرض
 سے کیا کام۔ فقیر کا دل کٹا ہوا۔ اور
 گریبان پٹنا ہوا چاہئے۔ لوگ فقیر فقیر کہتے
 ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے۔ کہ فقیر کیا ہے۔
 اور اس کے کیا سنے ہیں۔ خود۔
 جہاں سینہ دہم ست میں صورت پرستش
 نفس پرداز قنیدر دے موبند کلمی
 جہاں دہم کا آئینہ ہے۔ اور یہ اس کے
 صورت پرست لوگ موت نفس کی پیروی
 کرنے والے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ
 کے واسطے کرتے ہیں۔ اللہم بتینا عن ذم
 الغافلین۔ یا اللہ ہمیں غافلوں کے عذاب
 سے بشار کر آمین! آمین!! آمین!!!

رقعہ ۱۷۰

ہایت کیش اور اخلاق اندیش اپنے
 سلطان ہونے پر بہت فخر کرتے ہیں یہ
 ہم پر تو کوئی احسان نہیں۔ پہلے کا حال
 ایسا ہے۔ اور دوسرے کی کیفیت یہ ہے۔
 کہ وہ آپ کے مزاج کے مطابق نہ ہوا۔
 انہیں سمجھا کر کٹنا چاہئے۔ کہ قطعہ۔
 تجھے خیر دیا زمانہ ہمارا
 ورنہ خود را نشانہ ساقی است
 زہر کان زمانہ سے گویند
 زہر کی با زمانہ ساقی است
 غصے پیدا کر۔ اور زمانے کے ساتھ
 منافقت کر۔ ورنہ اپنے آپ کو نشانہ بنانا
 ہے۔ زمانے کے داناؤں نے کہا ہے۔ کہ
 عقل مندی زمانے کے ساتھ منافقت

لے کرستان کا ایک شہر جہاں ہم اپنی ملاحقے سے کھڑے ہیں
 ایک کوشش سے پانچ علاقہ ہیں کی دہائی آباد ہوا ملک ہائی قلم

ہو۔ البتہ بے حد اصرار کی صورت میں تمہارا
 استغنا منظور کر کے اس قدیم الخیریت کی
 رہنمائی، القاس کو قبولیت کا درجہ دیا
 جائے گا۔ اور ایک ہزار روپیہ ماہوار جو
 بارہ ہزار روپیہ سالانہ بنتا ہے۔ نقد مقرر
 کر دیا جائے گا +

رقعہ ۱۷۱

حمید الدین خان پھار کے نام۔
 حمید کو واضح ہو۔ کہ چند مدد کی بات
 ہے۔ شاہ عالی جاہ نے عرض کی۔ کہ تین
 شخص میرے جانی دشمن ہیں۔ حمید الدین
 خان۔ امیر خان۔ منعم خان۔ ہم نے کہا۔
 امیر خان نیک ذات ہے کسی کے ساتھ
 دشمنی نہیں رکھتا۔ خان حمید بھی شاید دشمن
 نہ ہو۔ اور منعم خاں کا حال اس ظالم
 و جاہل رافق کو معلوم نہیں کیا تم نے
 اپنی عمر کی ہے؟ اپنے حال سے کیوں غافل

ہو۔ اور موت کا مقدر یہی ہے۔ کہ الموت
 قریب من شئناك النعل و اقرب من جل
 الوریث۔ موت جوتے کے نیچے اور شرک
 سے زیادہ قریب ہے۔ اے۔ اے۔ اے۔
 افسوس۔ شعر

کے نزدیک دوست و گاہے زدل و گاہے زبانی
 بدعت سے روی اسے میرے رسم کر دانم
 کہی تو اپنے ہاتھ سے کہی دلی سے اور بھی
 بچے کی طرف ہے۔ اے غر! تو تیزی کے
 ساتھ چل جا رہی ہے۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ
 پیچھے نہ رہ جاؤں +
 اگر مناسب جائز۔ تو ہم تیں عالی جاہ
 کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی
 رنج ہے۔ تو ہم صلح کرا دیتے ہیں۔
 تاکہ تم اس کافی رافق کی امانت میں نہایت
 نہ کرو۔ جو کچھ دل میں آؤ۔ بکھو۔ یا عرض
 کرو +

برسی اللہ ہو جائیں۔ ماعوں۔ اہل دکن کے
جہانوں اور عام لوگوں کے حالات کھنے
والوں کو لکھیں اور فوہدار مغزو نہ کرو +

رقعہ ۱۶۱

ہایت اللہ خان دتیں رقم سے کہہ
کر یہ شمر اس بیاض میں جو شہزادہ
کام بخش کے مرحمت ہوئی ہے۔ اپنے خط
سے لکھے۔
امتنش بد دوست خویش در خرمن خویش
من خود ندہ ام پر نالم از دکن خویش
میں نے اپنے خرمن میں اپنے ہاتھوں سے
آہک لگائی تھی۔ اپنے دشمن کی کیا شکایت
کروں +

رقعہ ۱۶۲

معلوم ہوتا ہے کہ میر جلال الدین جو

شاہ عالی جاہ سے جدا ہو گیا ہے ہمارے
سابق بخشی بہت خان کا بھانجا ہے۔ وہ
تو شریف انسل اور عالی خاندان سید
زادہ ہے۔ اسے کیوں نکالا؟ دلیل سے
دریافت کرو +

رقعہ ۱۶۳

مستند خان کی تحریر دی نہیں۔ کہ خواہ
خواہ اس پر عمل کیا جائے۔ ان چیزوں
کا بندوبست ہو رہا ہے۔ بہر حال چونکہ
وہ خود ہی بیزار ہے۔ اور اس نے آپ
ہی استغفا دیا ہے۔ اس لئے اسے کھو۔
کہ ۳ کر اکبر آباد کی دیوانی منبھال لے +

رقعہ ۱۶۴

اسد خان اور اس کے بیٹے نے ہیں
لکھا ہے۔ کہ شہزادہ صاحب جلی رانا کی

کرنے کا نام ہے خدا۔ والا کان لہ
دیکھنے والی طرح حلقہ کرتے۔ والسلام علی
اہل الرشید والصلوات اور ہایت۔ پائے
دالوں۔ اور بیٹوں کے سوا کسی ہو +
ان تک۔ حوازیں نے شہزادہ کے ساتھ
جو ملوک کیا۔ وہ ہم نے فنا۔ کیا کریں
اپنے کئے کا علاج نہیں۔ اور ہم نے ان
عریضوں کے بارے میں حکم دے دیا۔ جو
ان تک حوازیں کے متعلق تھے۔ اور ایک
طریقہ ان کے گرفتار کرنے کے انتہاوت کے
دی۔ معلوم نہ تھا کہ ان کے دیوں نے
اپنی توجہ حوازیں پر کر لی ہے۔ کہ یہ
بادشاہوں کے حضور۔ میں جھوٹ۔ بولیں گے
اور اس مساحت میں نہایت بے نیاد
بات کہیں گے۔ اچھا۔ یار زہد صیت باقی
انشاء اللہ تعالیٰ ہم سمجھیں گے +
بالفصل ہمارے حکم کے مطابق فرزند عالی
جاہ کو خط لکھو۔ اور صلہ یار علی بیگ کو
اطلاع دو۔ کہ چکلا گروا کو ویران کرنے

دائے حسن بیگ میں افضل جہل کی قربت
کے باعث کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ دال
کے باشندے برابر فریاد کر رہے ہیں۔ اور
داد ملا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ (رع)
اگر تو نے میری داد رونو ادا سے ہست
اگر تو فریاد نہیں مانتا۔ تو رکھا ہوا داد
رسی کا ایک دن مقرر ہے۔ آخند الدوا
الکے۔ آخری علاج داغ دینا ہے۔ یہ چکلا
ان کی جاگیر سے بدل دیا جائیگا۔ اور انہیں
اس کا کچھ عوض نہیں دیگا۔ زمین سنبت
ہے۔ اور آسمان دھور ہے۔ اور دیوان کو
صاحب جاگیر رعایا اور عامل کے مابین
ابن کہتے ہیں۔ دیوانی کرنا آسان اور ابن
ہونا مشکل ہے۔ فوج کے حصے کی بعض
جاگیروں میں وہ خالوں میں شمار کیا جاتا
ہے۔ سوچو کہ کسی خدا سے ڈرنے
والے۔ عقل مند اور جگر کو آباد و با
رونق بنانے والے شخص کو جلد مقرر کر
دینا۔ تاکہ قیامت کے دن ہمیں اور ہم

دیا جائے۔ کیونکہ اس پاک خدا کا جلوہ
بر جگہ ظاہر ہے۔ غن اقبال الیہ من
جل الوردیہ۔ ہم اس سے شہ رگ سے
بہی زیادہ قریب ہیں۔ فقط +

رقعات بنام اسد خاں :-

رقعہ ۱۷۵

میں پور خلافت محمد معظم بہادر کو لکھو۔
بلکہ عرض کرو۔ کہ جلال آباد کی فوجداری
کی خدمت شیخ کریم اللہ کے سپرد کرنے
کی تجویز بہت ٹھیک ہے۔ اس کا باپ
سیاہی تھا۔ اور وہ بھی سیاہی ہے۔
ہیں اس کے مفصل حالات معلوم نہیں
لکھو۔ کہ اس کا منصب کیا ہے +
باہر سے اطلاع پہنچی ہے۔ کہ اس
منصب دار کا وکیل جس کی جائیداد
میں ہے اور جس کی جائیداد کا منہ
کشیروی حاکم کے نقشہ ہے دیوانی کی

تہات پر کمر بستہ ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ
قلعہ میں رہیں۔ چنانچہ ایک روز وہ اسی
ارادے سے سوار ہو کر قلعہ کے قریب گئے
لیکن زیندار مردودہ بندگان شاہی کی خبرداری
کے باعث قلعہ سے باہر آ کر انہیں اندر
نے لے جا سکا۔ فتح میں دیر اسی وجہ سے
ہے۔ جب الحکم شہزادہ کی حفاظت اور قلعہ
فتح کرنے کے بارے میں انہیں کہا جائے
اور دوبارہ لکھ کر بار علی بیگ کے حوالے
کیا جائے۔ کہ وہ ڈاک میں بھیج دے۔ ایسا
نہ ہو۔ کہ وہ شہزادہ مرحوم د معذور کی طرح
حفاظت پر کمر باندھ لے۔ اور سلطنت کا
کام درہم برہم ہو جائے۔ فرد۔
حق تعالیٰ خدمت صد سالہب الممالک است
بکشوریکہ ورد کو دکاں خداوند
جس ملک کی حکومت بچوں کے ہاتھ میں
ہو وہاں سو سال کی خدمت کے حقوق
لوگوں کا تکمیل ہیں +
شریف محمد مظفر ہندوستان میں بستہ سی

پوری میں ایک مدت سے جٹا چڑا ہے۔
اور ہم وطن بڑے کا غلام کر کے اس بے
پیر کشمیری حاکم سے اس منصب دار
کا حق نہیں دلاتا۔ اس صورت میں اگر
بیادل لوگ جہات اور بے ملی کا قہر
کریں۔ تو شاید اکرم اللہ کریم (اللہ تعالیٰ) انہیں
صاف کر دے۔ لیکن عالموں کے پاس کیا
قدر ہے +

ہم نے بار بار ہندو آواز سے کہا ہے۔
اور پھر کہتے ہیں۔ کہ ہمیں حق کی تحقیق
اور ظلم کے دور کرنے میں اپنے کسی بیٹے
کا بھی لحاظ نہیں۔ دوسروں کا تو کیا ہی
دگر ہے +

جڑاؤ چڑی جو ہم نے ہر امیر کو مرحمت
کی ہے۔ دوز مبارک یعنی انوار کے بغیر
نہیں باندھنی چاہیے۔ اسی پر کٹھا کرتا چاہیے
اور اپنی مرضی پر عمل نہ کیا جائے +

دولت کی خبر سن کر ہر سال نفع حاصل
کرنے کے لئے ایسی بیٹھا ہے۔ یہ روپیہ
ہم بیٹھے ہیں مستحقین کے لئے ہے۔ اس
کے لئے بکھر کر پائے۔ کہ یہ مستحقین کی
جماعت کو ملی جائے۔ اور اس حق کو ضائع
کر دینے والے (شریف) کے کا ہاتھ اس
بیک نہ پہنچے۔ عمدہ سوداگروں۔ مالداروں
اور عرب شریف کی بندرگاہ کے تاجروں
کو اپنی طرف سے لکھو۔ کہ اگر ان کے
ذریعے سے حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) کے
مستحقین کے لئے روپیہ بیع سامت پہنچ
سکے۔ تو سمجھا جائے۔ خواہ مخواہ سربا۔ والا
کی نذر کا انکار اور شہرت مقصود نہیں
غرض صرف یہ ہے۔ کہ حضرت حق تعالیٰ
اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ
و اصحابہ (ان پر اور ان کی آل اور اصحاب
پر اللہ تعالیٰ کا دزدہ ہو) کی پاک روضہ میں
نوش ہوں۔ اور اگر یہ بھی ممکن ہو تو
پھر اس ملک کے مستحقین کو کیوں نہ

نیکو - کون کون کی شہر مری میت
بیچ دانی کو شہر مری میت
شہر مری زانہ دانی میت
کیا ہے شہر مری میت - کہ شہر مری میت
ہے کیا کو جانتا ہے - کہ زانہ کا شہر
مرد کون ہے -
آئیک باوشناں توانہ سائنٹ
و آئیک با دوستان توانہ سائنٹ
وہ بر دشمنوں کے ساتھ موافقت پیدا کر
کتا ہے - اور دوستوں کے ساتھ زندگی
میں بسر کرتا ہے +

رقعہ ۱۶۸

فرزند مالی جاہ سے مرض کرو کہ انہوں
نے اعتبار خاں کا قصور معاف کر دیا کی
سفارش کی ہے - گمان قوی ہے - کہ یہ
سعد اللہ درویش نے لکھا ہوگا - تم انہیں
بائیک دو - کہ قبیلہ انانہ بدیل نے اس میں

کے لئے یہ دو دلچسپ مصرع کے ہیں -
بڑس از آہ مظلوماں کہ ہنگام فرود
اجابت از در حق بہر استقبال سے آید
مخلوسوں کی آہ سے ڈر - کیونکہ جب وہ
دعا مانگتے ہیں - تو قبولیت خدا کے
دروازے سے اس کے استقبال کے
لئے آتی ہے +
ابو القاسم خاں کے نام جو عظمت خاں
کے خطاب سے سرفرز ہوا تھا - اور امیر خاں
کے مرنے کے بعد آئے امیر خاں کا
خطاب ملا تھا - اور وہ اعلیٰ حضرت
دشامہ (جان) کے نوادوں کا وارث بن
گیا تھا - وہ بادشاہ کے بست لئے پیرما
ہوا تھا - اور حسب حال اور با مروت
انہیں کہنا تھا +

رقعہ ۱۶۹

چارے بہادر اور عزیز فرزند کو کہو -
کہ فوٹا پل گئی - اور آخرت تم رہی ہے
یہ نیک کام جن سے مراد عمدہ یا گناہ
ہیں - ہمیشہ کام رہیں گے - کام آئیں گے -
اللہ قبر کے مجھے تک ساتھ جائیں گے -
آج کے دن کو مرے ہوں کی کل یہی
قیامت سمجھنا چاہئے - عقل مند وہ ہے -
جو موجودہ وقت کو کر گزرے ہوئے - اور
آئے والے زمانے کے درمیان ہے
فیضیت سمجھے - اور یہی اور بھلائی کا کام
جو کچھ ہو سکے - فوراً عمل میں لائے موجودہ
وقت کو گنہا بڑا اور کئے والے کو گنہے
والا سمجھے - کیونکہ زائد حال کا شروع جانے
کی طرف سورت نہانہ آئندہ کا آئے کی
طرف ہے - فرود
سعدی ہمہ روز پسند مردم
مے گوید و خود سے کند گوش

سعدی تمام دن لوگوں کو فیضیت کہتا
رہتا ہے - اور خود نہیں سنتا +
رقعہ ۱۷۰
ہم نے فدی با اعلاں کو رقیب اس
کے ڈیرے پر بھیجا تھا - اور باپ بیٹے کی
تنبیہ کے لئے تمہارا اعتبار بٹھایا تھا -
معلوم ہوتا ہے - کہ اس سے تمہارے
مزاج میں غرور و تکبر زیادہ ہو گیا ہے -
اور تم نے اپنی قدر کم کر دی ہے - استغفر
اللہ - میں اللہ تعالیٰ کے گناہوں کی عافی
مانگتا ہوں - ضروری ہے - کہ تم عذہ خواہی
اور اعتقار کے لوازم کو اپنے اوپر واجب
سمجھ کر نصرت جنگ کے ڈیرے پر
پے جاؤ - اور عافی مانگو - اپنے آپ کو
اس کے باپ کے مددگاروں کے زمرے
میں سمجھو - اور کاشکچہ کا ذائقہ فراموش
نہ ایک قسم کی بھری +

سلام کرنے کے لئے جائے۔ تو اگر وہ
گھوڑے پر سوار ہوں تو وہ سلام کے
بعد ادب کے ساتھ ان کے پیچھے
جائے۔ اگر وہ پاکی پر سوار ہوں۔ تو
سلام کے بعد اسے اختیار ہے کہ ان
کے ساتھ جائے یا نہ جائے۔ اور اگر
وہ اٹھی پر سوار ہوں۔ تو پیچھے پیچھے ان
کے ساتھ جائے۔ اگر وہ بات کریں۔ تو
جواب دے۔ ورنہ نہیں۔ اور راؤ کا متو
اور دوسرے پنج ہزاری منصب دار
گھوڑے سے اتر کر سلام کریں۔ وہ ان
کو پان دیں گے۔ اور دوسروں کو عظیم
اسلام کہیں گے +

رقعہ ۱۶۹

محمد اعظم شاہ کو لکھا جائے۔ کہ ہم اس
کی دیانت داری کی غوثی اور عقل مندی
کے جوہر پر عاشق ہیں۔ زادہ بانو دانی
بے چاری کب تک تباہ حال اور دکھیا
رہے گی۔ وہ ہم پر اور تم پر حق رکھتی
ہے۔ اور حق کو مٹانے کی نراکشی
کا سبب ہے۔ تم نہیں جانتے۔ کہ پیدا
کرنے والا اور مٹانے والے خدا اپنے
فضل و کرم سے بے شمار گناہگاروں
کے کس تھک گناہ معاف کرتا ہے۔ خدا
کے لئے اور ہماری خاطر بڑا کینہ اور
غبار ولی سے بھرا ہے۔ اور اس بلیغیا
پر جس کا ہمارے سوا اور کوئی نہیں
مہربانی کرو۔ اس کے نواہوں سے جو کچھ
کہا۔ اس کی نواہیں انہی لئے روز بہ
دیکھ لیا۔ دنیا گزر جائے دانی اور چھوڑ
دینے والی چیز ہے۔ لیکن سب کے ساتھ

نقل شفقہ ۱۸۱

شاہ عالی جاہ کے اس فرمان کی نقل
جو انہوں نے افضل خاں کے نام صادر
کیا تھا۔
سید کمال خان کا انتقال ہو گیا۔
دیکھیں کہ لکھا جائے۔ کہ حضرت (طالگیر)
کی خدمت میں عرض کیے۔ کہ اس مشولہ
کے انصروں کا حال حضرت سے پوشیدہ
نہیں ہے۔ غایت اللہ خان کو ہر افسر
کی عمدہ نگار عزاری کا علم ہے۔ معذور
مردانہ جس کسی کو اس کام کے
لائق سمجھیں۔ مقرر فرمائیں۔ اس مشولہ
میں کوئی ایسا کشمیری نہیں ہے
بہم مقرر کریں۔ اور عنایت اللہ خاں
اس پر راضی ہو +

لے فرمان +

نقل رکھتی جائے (رع)
تاکہ جتہ در جاں مست ہو؟
بتاؤ۔ دنیا میں کون ایسا ہے۔ جس نے
کلام نہیں کیا؟ +
میں میاں عبدالمصطفیٰ قدس سترہ اشرف
دان کا بزرگ مجدد پاک (ہو) کا ایک
محبت منقار یاد ہے۔ کہ خدا سے نہ
ڈرتے والے شخص کو دروازے سے
دینا اور مستحق شخص کو دروازے سے
بٹنا دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔ مؤثر
حقیقی (مخاندنہ تعالیٰ) اس گناہ گار و خطاکار
(دارم) کی زبان میں اتر چکے +
اس سے زیادہ اور کیا لکھا جائے۔
اس میں کہ کچھ نہ لکھا جائے +

رقعہ ۱۸۰

ہم حکم دیتے ہیں۔ کہ جب کبھی سرگزا
خان عبدالمصطفیٰ مجدد المآب دارالعلم کو

پر لٹھا ہوا محصول جو اس افغان نے
 لٹکوا ہے۔ اس کا اندراج یقیناً کاغذات
 ہی میں ہوگا۔ جو وصول ہونے کے
 قابل نہیں ہے۔ پرکنے سے کچھ وصول
 نہیں ہوتا۔ رعایا تباہ حال ہے۔ اور
 سنا جاتا ہے۔ کہ رعایا اس سے بہت
 ڈرتی ہے۔ اگر وہ ایک روپیہ کی
 بجائے لاکھ روپیہ لائے۔ تو بھی منظور
 نہیں۔ تبدیلی۔ تبدیلی۔ تبدیلی۔
 کاموں میں اللہ کا خوف اور بادشاہ کی
 بائیں پس کا خیال شہید ہے۔ دیوان کو
 پانچویں نہیں دیکھتے۔ فریبوں سے اور
 رشتہ داروں کو لازم رکھے۔ مرتضیٰ یونی
 ہیں ہوگا۔ اور جیس کسی کو اپنے کام
 پر مجبور ہے۔ وہ چلا جائے۔ ہم نے
 جاگیر عظم و جنر اور حاکموں سے عجز
 کرنے کے لئے نہیں لی ہے۔ فقط ۵

فہرست مندرجات

حیاتِ اجل
قاضی احمد سیال (مترجم و نگارنده)،
پنڈت کیفی
سیف طیب جی
نشی و یازائن نگم
سید صاحب کی یادیں
ڈاکٹر بذل الرحمن
مولوی فتح محمد
ڈاکٹر دیاس

فہرست

محترم چو این لائی — وزیر اعظم چین
 شریعتی اندرا گاندھی — وزیر اعظم ہند
 محترمہ بیگم نعت بھٹو — خاتون اول اسلامی جمہوریہ پاکستان
 امیر محمد خان راجہ صاحب محمود آباد
 رفیق قائد اعظم معمار پاکستان

علامہ نیاز فتحپوری

محترم سید محمد تقی

پروفیسر سید احتشام حسین

محترم سید محمد مہدی

حضرت جوش ملیح آبادی

حضرت فیض احمد فیض

محترم شیخ ایاز

محترم محمود سلطانی پوری

محترم کیفی اعظمی

محترم علی سردار جعفری

سوشلزم لیننزمین اردو

علامہ رشید ترائی

”کیا قافلہ جاتا ہے“

(نصر اللہ خاں کراچی ۱۹۸۵ء)



قاضی احمد میاں اختصار سب ناگدھی - ۶۵

ڈاکٹر محمد دین تاثیر - ۶۹

پیر حسام الدین راشدی - ۷۸

سید فخر الدین ماتری - ۸۲

سیاب اکبر آبادی - ۸۷

اختر شیرانی - ۹۰

احسان دانش - ۹۷

آغا محمد اشرف - ۱۰۰

شاہد احمد دہلوی - ۱۰۳

عطیہ بیگم فیضی - ۱۱۵

ملازموزی - ۱۲۰

مناز حسن - ۱۲۳

حفیظ ہوشیار پوری - ۱۲

ذوالفقار علی بخاری - ۱۲۴

سید محمد جعفری - ۱۲۸

(۱)

علامہ عبدالعزیز عیسوی - ۹

سید عطاء اللہ شاہ بخاری - ۱۴

مولوی عبدالوہاب - ۱۷

مولانا عبدالسلام نیازی - ۲۲

ذوقی شاہ صاحب - ۲۷

(۲)

بابائے اردو مولوی عبدالحق - ۳۳

خواجہ حسن نظامی - ۳۹

مولانا ظفر علی خان - ۴۴

عبدالجید سالک - ۴۹

چراغ حسن حسرت - ۵۴

مولانا غلام مصطفیٰ تبسم - ۵۸

سید لاشمی فرید آبادی - ۶۰

خواجہ معین الدین - ۲۱۲

(۳)

چوہدری طیف الزماں - ۲۱۶

شیخ صادق حسن - ۲۲۱

مرزا عبدالقادر بیگ - ۲۲۷

(۴)

رفیق غزنوی - ۲۳۲

استاد بندو خان - ۲۳۶

(۵)

استاد کھن خان - ۲۴۴

مولوی گزٹ - ۲۴۷

مچھو خان ٹیڈر سی - ۲۵۱



سعادت حسن منٹو - ۱۴۳

نصر اللہ خان عمر - ۱۵۷

حمید نقاشی - ۱۶۱

نفیس فیلی - ۱۶۴

شویش کاشمیری - ۱۶۷

غلام عباس - ۱۷۰

سراج الدین ظفر - ۱۷۴

نہال سیوہاری - ۱۷۷

ڈاکٹر رشید جہاں - ۱۸۰

محمد حسن عسکری - ۱۸۳

سلیم احمد - ۱۸۹

مجید لاہوری - ۱۹۲

ابن انشا - ۱۹۵

طنیل احمد جمال - ۱۹۹

ابراہیم طیس - ۲۰۳

آغا غلش کاشمیری - ۲۰۷



یاد رفتگان

(از ماہر القادریؒ ۱۹۸۵ء)

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۔	حرفے چند طالب ہاشمی	۷	۷۔	مولانا فاضل احمد سعید دہلوی	۵۵
۲۔	پیش لفظ جناب حبیب الرحمن صدیقی	۹	۸۔	علامہ احمد شبیلی	۶۱
۳۔	درس عبرت ماہر القادری	۲۸	۹۔	قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی	۶۳
	(الف)		۱۰۔	ادیب بہار ن پوری	۶۷
۱۔	حضرت آرزو لکھنوی	۳۱	۱۱۔	آدم لکھنوی	۷۱
۲۔	سید آل رضا	۳۵	۱۲۔	اسد ملتانی	۷۴
۳۔	ابراہیم حسن گنوری	۴۱	۱۳۔	حضرت مولانا اطہر علی	۷۹
۴۔	ابراہیم مجلس	۴۶	۱۴۔	اقظم امرتسری	۸۱
۵۔	مولانا سید ابن حسن جارجوی	۴۹	۱۵۔	انجاز صدیقی	۸۲
۶۔	احمد اسحق	۵۳	۱۶۔	اعظم ہاشمی	۸۶
			۱۷۔	مولانا افتخار احمد بلوچی	۸۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۸-	ڈاکٹر امیر حسرت	۹۰	۳۵-	مولوی قیصر الدین خان	۱۴۲
۱۹-	پیر الہی بخش	۹۳	(ج)		
۲۰-	اقبال شوقی	۹۸	۳۶-	جوش ملیح آبادی پرنٹ لیموڈرام	۱۴۵
۲۱-	حضرت امجد حیدر آبادی	۱۰۰	(ح)		
۲۲-	اے، ڈی انظر	۱۰۳			
	(ب)				
۲۳-	خان بہادر بدر الدین	۱۰۶	۳۷-	مسٹر حاتم علوی	۱۴۷
۲۴-	مولانا بدر عالم میرٹھی	۱۰۸	۳۸-	لواء صدر یار جنگ	
۲۵-	بسمعل سعیدی	۱۱۰	۱۵۹-	مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانی	
۲۶-	علیم بشیر الدین	۱۱۸	۳۹-	حسرت موہانی مولانا سید فضل الحسن	۱۶۳
۲۷-	بشیر دزانی	۱۱۹	۴۰-	پروفیسر حسن مسکری	۱۷۴
۲۸-	بہار کوٹی	۱۲۱	۴۱-	سید حسن ریاض	۱۷۶
۲۹-	بہزاد لکھنوی	۱۲۴	۴۲-	خواجہ حسن نظامی	۱۸۱
	(ت)		۴۳-	مولانا حفیظ الرحمن سیوہاروی	۱۹۱
۳۰-	تاجیر ڈاکٹر محمد دین	۱۲۹	۴۴-	حفیظ ہوشیار پوری	۱۹۶
۳۱-	مولانا تاجور نجیب آبادی	۱۳۰	۴۵-	حمید صدیقی لکھنوی	۱۹۹
۳۲-	تبسم صوفی غلام مصطفیٰ	۱۳۱	۴۶-	مرزا حیدر بیگ	۲۰۱
۳۳-	تکین قریشی	۱۳۳	۴۷-	علامہ حیرت بدایونی	۲۰۶
۳۴-	علامہ تھامادی بھلواری	۱۳۶	۴۸-	حیرت ثملوی عبدالمجید	۲۰۹
			(خ)		
			۴۹-	خسر و پروفیسر محمود الحسن	۲۱۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۷۶	۶۴۔ سلام مجلی شہری			(۵)	
۲۷۸	۶۵۔ علامہ سید سلیمان ندوی	۲۱۶		۵۰۔ درد سعیدی	
۲۸۵	۶۶۔ مولانا یحییٰ الدقاسی			(س)	
۲۸۸	۶۷۔ سید احمد میرٹھی			۵۱۔ پروفیسر رشید احمد صدیقی	۲۲۰
۲۹۱	۶۸۔ حضرت سیاب اکبر آبادی			۵۲۔ علامہ رشید ترائی	۲۲۵
	(نٹ)			۵۳۔ روش صدیقی	۲۳۲
۲۹۵	۶۹۔ شاہد احمد دہلوی	۲۳۶		۵۴۔ رئیس احمد جعفری ندوی	
۳۰۰	۷۰۔ شاد عارفی			(ف)	
۳۰۳	۷۱۔ شاہد صدیقی			۵۵۔ زابد شوکت علی	۲۳۹
۳۰۷	۷۲۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی	۲۴۲		۵۶۔ مولانا زکی کیفی	
۳۱۲	۷۳۔ حضرت شفا گو الہاری			۵۷۔ زور ڈاکٹر سید محمد الدین قادری	۲۴۸
۳۱۳	۷۴۔ سید شفقت کاظمی	۲۵۲		۵۸۔ زیڈ اے بخاری	
۳۱۶	۷۵۔ شفیع جونپوری			(س)	
۳۱۸	۷۶۔ شفیع کوٹی			۵۹۔ سالک عبد الحمید	۲۵۸
۳۲۰	۷۷۔ شکیل بدایونی			۶۰۔ سید سبط نبی نقوی	۲۶۱
۳۲۸	۷۸۔ آغا شورش کاشمیری			۶۱۔ سید سبطین احمد بدایونی	۲۶۵
۳۴۱	۷۹۔ شوق امرتسری عبدالرحمن			۶۲۔ سجاد ظہیر	۲۶۷
۳۴۳	۸۰۔ شوکت بھٹاؤنی			۶۳۔ خان سردار علی خاں	۲۷۲
۳۴۹	۸۱۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری				
۳۵۲	۸۲۔ شہید مولانا صفیۃ اللہ انصاری				

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۳	صا بردہ بلوی	۳۵۵	۹۰	ضیاء الدین احمد برنی	۳۸۱
۸۴	آغا صادق حسین نقوی	۳۶۱	۹۱	مولانا ضیاء القادری بدایونی	۳۸۵
۸۵	سید صدیق الحسن گیلانی	۳۶۳	(ط)		
۸۶	نواب صدیق علی خاں	۳۶۵	۹۲	طفیل احمد جمالی	۳۸۹
۸۷	حضرت صفی الجمنوی	۳۷۱	ظ		
۸۸	نواب صولت علی خاں	۳۷۳	۹۳	ظریف جیل پوری	۳۹۱
ص			۹۴	ظریف دہلوی	۳۹۴
۸۹	بروفیسر مولانا ضیاء احمد بدایونی	۳۷۶	۹۵	مولانا ظفر علی خاں	۳۹۷
			۹۶	ظفر سراج الدین	۴۰۸

یادرفسکاں از ماہر القادری ۱۹۸۵ء

(۲)

فہرست مضامین



صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵۸	عبدالحمد اسماعیل	۱۲	۶	عرفی مرتب	
۶۱	مولانا عبد الشکور فاروقی	۱۳			
۶۳	مولانا عبدالعزیز کوسٹہ ولے	۱۴			
۶۷	عبد القیوم	۱۵			
۷۲	مولانا عبد الماجد دیبا دی	۱۶	۷	خان بہادر عالم علی خاں	۱
۸۴	نواب میر عثمان علی خاں	۱۷	۱۰	مولانا عامر عثمانی	۲
	(نظام دکن)		۱۶	مولانا عبدالباری ندوی	۳
۱۲۳	مولانا نصر اللہ خاں عزیز	۱۸	۱۹	مولانا سید عبدالجبار	۴
۱۳۰	مولوی عزیز الحق	۱۹	۲۱	مولانا عبدالحمید الیاسی	۵
۱۳۲	مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری	۲۰	۲۸	مولوی عبدالحق بابائے اردو	۶
۱۳۸	عطیہ فیضی	۲۱	۴۳	افضل العلما ڈاکٹر عبدالحق	۷
۱۴۷	چوہدری علی احمد خاں	۲۲	۴۸	پرنسپل عبدالحکیم قریشی	۸
۱۵۱	عمر مہاجر	۲۳	۵۱	پروفیسر عبدالحمید صدیقی	۹
۱۵۲	علی اختر	۲۴	۵۲	سر شیخ عبدالقادر	۱۰
۱۶۰	ڈاکٹر عنایت شادانی	۲۵	۵۶	عبد اللہ المسدوسی	۱۱

۳۸۱	تقریر آبادی	۸۰	۲۷۹	عقوبت صمدی	۵۸
۳۸۵	ن. م. راشد	۸۱	۲۸۲	ڈاکٹر محمد حسین خاں	۵۹
۳۸۸	فوج آبادی	۸۲	۲۸۵	مرزا محمود سرحدی	۶۰
۲۹۳	نہال سیو آبادی	۸۳	۲۸۶	علامہ محمد حسین محوی صدیقی کھنوی	۶۱
۳۹۹	نیاز احمد سی لیس پی	۸۴	۲۸۸	مخدوم محی الدین	۶۲
۳۰۲	نیاز فتح پوری	۸۵	۲۹۱	نواب شایار جنگ بہادر نرنج	۶۳
			۳۰۳	مولانا مسعود عالم ندوی	۶۴
	و		۳۱۲	سید مسعود رضا	۶۵
			۳۱۴	مسلم ضیائی (ایم اے)	۶۶
۳۲۳	واحد بخش قادی	۸۶	۳۱۷	مولانا مغلوب الرحمن عثمانی	۶۷
۳۲۷	مٹلا واحدی	۸۷	۳۱۹	ممتاز الدولہ نواب کرم علی خاں	۶۸
۳۳۸	وحید قیصر ندوی	۸۸	۳۲۵	ڈاکٹر ممتاز حسن	۶۹
۳۴۰	سید وقار عظیم	۸۹	۳۳۲	مولانا مناظر احسن گیلانی	۷۰
	د		۳۳۷	منظر صدیقی اکبر آبادی	۷۱
				ن	
۳۴۳	ڈاکٹر بادی حسن	۹۰	۳۴۰	ابوالاعلا زناطی کھنوی	۷۲
	متفرق مضامین		۳۴۳	نواب مناظر یار جنگ بہادر	۷۳
			۳۴۶	پروفیسر تہ نجیب اشرف ندوی	۷۴
۳۴۵	ابن انشا.	۹۱	۳۴۸	مختب جاسوی	۷۵
۳۴۷	جگر مراد آبادی	۹۲	۳۶۶	ڈاکٹر نذیر احمد شہید	۷۶
۳۷۳	پی آئی اے کا خوش حادثہ	۹۳	۳۷۰	نذیر دہقان	۷۷
			۳۷۳	سوار عبدالرب نشر	۷۸
			۳۸۰	نصرت قریشی	۷۹

THE
AKHAR OFFICE
Printed by ۵۶

Mrs. Shukla, Aligarh, U.P.

فہرس

عربی
عربی

عربی
عربی

مکتوبات منجانب:

۱ - فیروز شاہ محمد اویس خان	۲۲ - دان ریگ برکس
۲ - سرور شاہ چری	۲۳ - محمد حسین
۳ - جلال اکبر آبادی	۲۴ - والہ شاہ میرزا نور محمد
۴ - بہار و سیمین	۲۵ - پیر سیف علی
۵ - بہار و سیمین	۲۶ - انور سیف علی
۶ - ایلیا ابراہیم بیگ	۲۷ - امریکی سفیر
۷ - بدشت جہا چری شہزادہ	۲۸ - ایلیا و سیف علی
۸ - ایلیا - ایلیا	۲۹ - سفیر متحدہ عرب جمہوریہ
۹ - ایلیا - ایلیا	۳۰ - سفیر سعودی عرب
۱۰ - لارڈ گل جی	۳۱ - ترکی سفیر
۱۱ - پیر سیف علی	۳۲ - لارڈ گل جی
۱۲ - پیر سیف علی	۳۳ - سوڈانی سفیر
۱۳ - پیر سیف علی	۳۴ - برازیلی سفیر
۱۴ - پیر سیف علی	۳۵ - سفیر کوستاریکا
۱۵ - پیر سیف علی	۳۶ - برازیلی سفیر
۱۶ - پیر سیف علی	۳۷ - سفیر یوگوسلاویہ
۱۷ - پیر سیف علی	۳۸ - ایلیا کفر کینیڈا
۱۸ - پیر سیف علی	۳۹ - سفیر بھارت
۱۹ - پیر سیف علی	۴۰ - ایلیا کفر کینیڈا
۲۰ - پیر سیف علی	۴۱ - سفیر سوڈان
۲۱ - فیض احمد فیض	۴۲ - ایلیا کفر کینیڈا

مضامین

۱ - آپ بیتیوں کی ادبیت	مولانا غلام رسول صحر، ۳۶
۲ - آپ بیتیوں کے چند نمایاں پہلو	مولانا غلام الدین سالک، ۴۰
۳ - آپ بیتی کی فنون	ڈاکٹر شہید اختر، ۶۰
۴ - آپ بیتی کی فنون	پروفیسر جمال انصاری، ۶۸
۵ - آپ بیتی کیا ہے؟	ریحانہ خاتم، ۶۴

سربراہ مہکت

۱ - قاضی اعظم	۲
۲ - فیروز شاہ محمد اویس خان	۱۵

۳ - محمود گوڈانی	۸۵
۴ - فہر الدین بابر	۳۳

۳۸۵	محمد بن یحیی	۵
۸۶۱	نورالدین محمد بن جلال	۶
۹۳۲	جمال آقا بیگم	۷
۹۴۶	اورنگ زیب عالمگیر	۸
۲۲۹	دراهم علی شاه	۹
۹۳۶	امیر محمد ابراهیم	۱۰
۱۶۰۰	شیرین خان	۱۱
۹۰۸	اکوالت چند	۱۲
۵۳۹	موسیقی	۱۳

۸۸۸	فرک آت دندمر	۱۴
۸۸۰	جمال جیدان صر	۱۵
۸۷۱	رضاشاه پهلوی	۱۶
۸۷۷	فرخ دیبا پهلوی	۱۷
۸۵۰	ملک ایلز بقه دوم	۱۸
۱۷۵۵	دشمن جوی	۱۹
۸۴۱	آزاد آور	۲۰
۸۴۵	لندن لی جانس	۲۱
۹۶۳	جواب لال نبرد	۲۲
۹۵۶	دادها کرشن	۲۳
۱۸۱۲	پرس آغا خان (چهارم)	۲۴

اولیاء، صوفیاء

۱۵۳۱	مخدوم علی جویری	۲۵
۱۵۵۳	سعدی شیرازی	۲۶
۱۵۵۶	امیر خسرو	۲۷
۳۲۳	مخدوم العتباتی	۲۸
۱۵۰۸	شاه محمد هوتک	۲۹
۲۸۹	میرزا مظفر جان جاناں	۳۰
۹۱	سید عزت علی شاه قلندر	۳۱
۱۸۰۶	مولانا شرف علی قانری	۳۲
۶۹۳	شاه محمد حسین الہ آبادی	۳۳
۱۵۱۵	شاه محمد سلیمان بھولاری	۳۴
۱۵۳۸	غلام حسن نقاشی	۳۵
	علماء	
۱۵۶۱	فتح محمد الحق دہلوی	۳۶



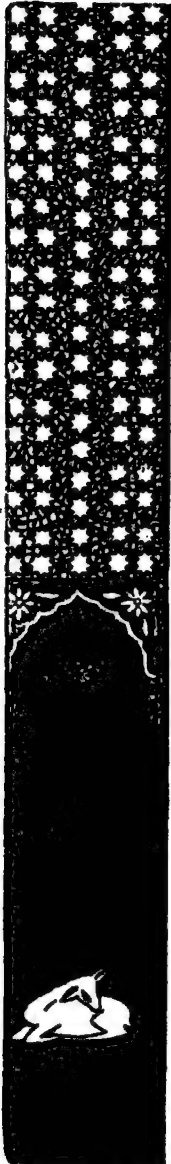
۲۹۳	میرزا علی آغا دهلوی	۳۷
۱۷۶	مولوی کریم بخش قاسمی	۳۸
۱۲۰	مولانا حبیب الله سندھی	۳۹
۶۲۸	نواب حبیب الرحمن شروانی	۴۰
۲۶۴	مولانا حسین احمد ن	۴۱
۲۷۷	سید سلیمان ندوی	۴۲
۱۴۰۹	اسلم جہاں چوری	۴۳
۱۴۵۸	مولوی محمد رشید	۴۴
۱۰۶۷	محمد الماجد دریا بادی	۴۵
۱۲۸۵	ابوالاعلیٰ مودودی	۴۶

مؤرخ

۴۰۴	طاہر عبد الفت دریا بونی	۴۷
۱۶۷۱	ابوالفضل	۴۸
۱۴۷۳	مولوی رکن علی	۴۹
۱۴۷۶	حکیم سید محمد علی	۵۰
۱۳۸۶	فقیر محمد حبیبی	۵۱
۴۲۹	جیش امیر علی	۵۲
۴۳۳	جشی و کا دانتہ دیوی	۵۳
۴۵۲	مولوی کریم الدین	۵۴
۵۵۷	لالہ سری رام	۵۵
۴۲۵	جسار لائق کاپوری	۵۶
۶۷۰	محمد دین فوق	۵۷

مصلحین ، سیاست

۶۱۳	میرزا بوطالب اصفہانی	۵۸
۳۷۰	سیح الدین خان سید اودھ	۵۹
۱۷۷۵	محمد عنایت حسین خاں	۶۰
۴۲۵، ۱۱۱	سر سید احمد خاں	۶۱
۲۱۲	دادا بھائی نوروجی	۶۲
۴۳۲	نواب حسن الملک	۶۳
۴۳۳	نواب وقار الملک	۶۴
۶۳۸	جیش محمد	۶۵
۳۴۶	کا تہی	۶۶
۷۷۵	مولانا محمد علی جوہر	۶۷
۲	ڈاکٹر محمد اقبال	۶۸
۷۳۱	مولانا ظفر علی خاں	۶۹



۴۲۰	شیخ عبدالقادر	— ۴۰
۱۸۳۵	ایوان کلایم آزاد	— ۴۱
۵۸۰	پیردهی افضل حق	— ۴۲
۴۱۵	عطارالله شاه بخاری	— ۴۳
۳۳۹	سردیس مسعود	— ۴۴
۳۱۰	سرتید رضا علی	— ۴۵
۶۲۳	نواب آغا مرزا دلیوی	— ۴۶
۱۴۸۹	سید جان مرزا	— ۴۷
۴۶۳	سرماییل مرزا	— ۴۸
۱۸۱۳	سید محمدعلی	— ۴۹
۹۶۲	سرفراز الله خان	— ۵۰
۹۰۳	شیخ محمد عبداللہ	— ۵۱
۱۵۸۲	ڈاکٹر اشرف	— ۵۲
۱۴۳۳	خلیق الزمان	— ۵۳
۱۴۱۲	میر لائق علی	— ۵۴
۱۲۱۱	شورش کا شیریں	— ۵۵
۵۴۰	بیچا قادی	— ۵۶

غیر ملکی ادیب

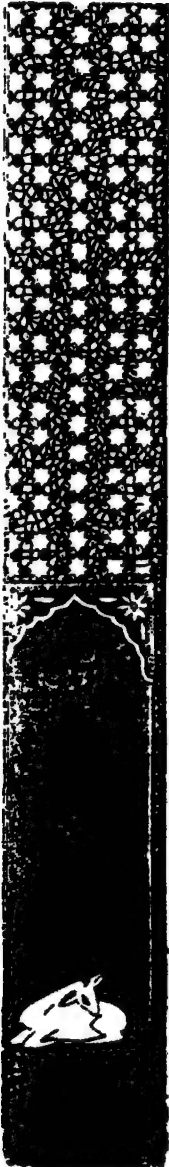
۱۵۴۵	روسو	— ۸۷
۹۷۳	جان کیش	— ۸۸
۱۶۲۳	دوستو دسکی	— ۸۹
۸۱۲	گورکی	— ۹۰
۷۸۳	چیموف	— ۹۱
۹۱۹	آسکروا کوٹ	— ۹۲
۱۸۳۱	برنارڈ شا	— ۹۳
۱۶۷۹	رابنڈرنا تھیلگر	— ۹۴
۲۴۹	ڈاکٹر طہ حسین	— ۹۵
۹۶۹	ایرسکی کا ڈول	— ۹۶
۹۸۲	جان ایڈمز	— ۹۷
۹۳۷	ہرمن ڈوک	— ۹۸
۹۸۵	ونک پیج	— ۹۹
۹۸۷	یوانک آنک	— ۱۰۰
۱۵۹۱	مہتممنا تھیلگر	— ۱۰۱
۶۷۷	شیدائگرانی	— ۱۰۲
۹۸۸	یہیمین ناصر	— ۱۰۳
۹۹۰	رایچ چائیم مناجم	— ۱۰۴

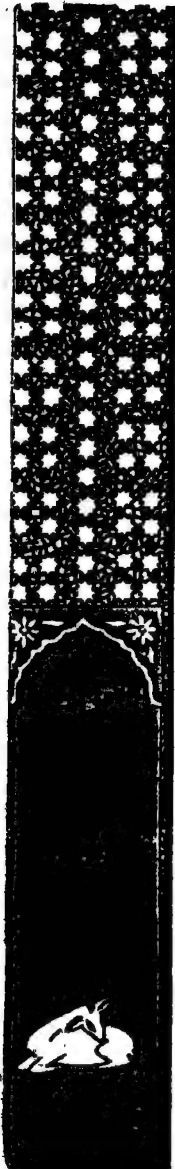


۹۹۱	بالی بون برتیش	— ۱۰۵
۹۹۲	فولی ویدی قرحی	— ۱۰۶
۹۹۳	فولی کرانو	— ۱۰۷
۱۳۸۲	یونیورسیتی	— ۱۰۸
۱۸۵۱	مدرسین	— ۱۰۹

ادباء، شعراء

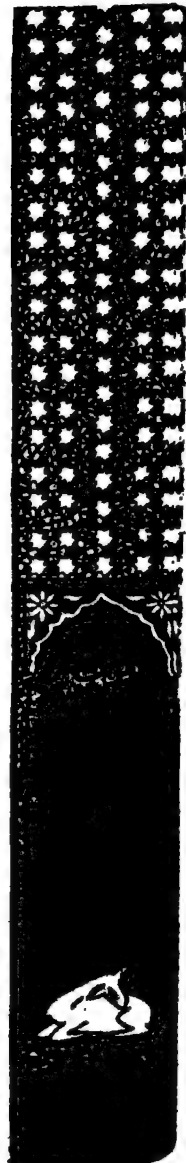
۱۸	میر تقی میر	— ۱۱۰
۲۸۷	میراجی	— ۱۱۱
۴۴۰	جمال اللہ در بیدل	— ۱۱۲
۴۱	حبیب علی بیگ سرد	— ۱۱۳
۱۳۸۷	چندر بخش جیدی	— ۱۱۴
۱۳۸۹	کاظم علی جوان	— ۱۱۵
۱۳۸۴	نہال بخت کاہوری	— ۱۱۶
۱۳۸۲	ماد علی حسینی	— ۱۱۷
۱۳۸۳	شیخ حنیف الدین	— ۱۱۸
۱۳۸۵	مردا علی لطیف	— ۱۱۹
۱۴۹۳	میر تقی علی انیس	— ۱۲۰
۱۴۹۶	میر تقی علی اسیر گنوی	— ۱۲۱
۱۴۹۱	خواجہ مراد علی خان راقم	— ۱۲۲
۴۴۹	سراج الدین علی خان آرزو	— ۱۲۳
۴۵۶	اسد اللہ خان غالب	— ۱۲۴
۴۹۷	مومن خان مومن	— ۱۲۵
۵۰۲	تجربہ دہی	— ۱۲۶
۲۹۷	مظفر علی سندیلوی	— ۱۲۷
۳۰۳	میر شکوہ آبادی	— ۱۲۸
۷۰	مولوی غلام قادر علی خان راجپوری	— ۱۲۹
۵۲۳	جواد الغفر رشتہ	— ۱۳۰
۱۵۰۰	صغیر گلرانی	— ۱۳۱
۱۵۰۴	شیر غلام حسین گلرانی	— ۱۳۲
۱۵۶۷	بیرکھی دہری	— ۱۳۳
۱۵۰۶	بہال گنوی	— ۱۳۴
۱۵۰۳	سید گنوی	— ۱۳۵
۱۶۶۲	مصطفیٰ خان فیضتہ	— ۱۳۶
۱۳۸۶	غلام ہدایت مصطفیٰ	— ۱۳۷
۱۳۸۳	سماعت یا رخان ریگی	— ۱۳۸
۱۸۲۰	فرحیہ آزاد	— ۱۳۹





۴۰۳	محمدالحیدر سبک	—	۱۴۴
۱۴۲۸	اختر شیرازی	—	۱۴۸
۱۴۳۸	یحیٰی بن یحیی	—	۱۴۹
۱۴۴۰	ادی بن یحیی شیری	—	۱۵۰
۱۴۴۳	صاحب الکبرآبادی	—	۱۵۱
۱۴۴۵	علی اختر، اختر	—	۱۵۲
۱۴۴۶	رضا علی دشت	—	۱۵۳
۱۴۴۷	آزاد انصاری	—	۱۵۴
۱۴۴۸	فرخ نازدی	—	۱۵۵
۱۴۴۹	قانی بدایونی	—	۱۵۶
۱۴۵۰	تاج محمد نجیب آبادی	—	۱۵۷
۱۴۶۱	جلیل بانک پوری	—	۱۵۸
۱۴۶۲	آقای شش	—	۱۵۹
۱۴۶۳	صفی کهنوی	—	۱۶۰
۱۴۷۱	نائب کهنوی	—	۱۶۱
۱۶۳۸	صورت مرثانی	—	۱۶۲
۱۷۰۲	میرزا آدابی	—	۱۶۳
۱۳۹۰	مساحت سن کش	—	۱۶۴
۱۳۵۵	محمد علی پوری	—	۱۶۵
۱۳۵۶	بارش بخت سنگه	—	۱۶۶
۱۷۴۴	شکرت نقادی	—	۱۶۷
۹۹۴	چودھری محمد علی رودروی	—	۱۶۸
<hr/>			
۱۰۰۱	نیاز نچوری	—	۱۹۹
۱۰۰۷	رشید احمد صدیقی	—	۲۰۰
۱۰۵۹	پوش پیچ آبادی	—	۲۰۱
۱۰۸۰	حنظل جاندھری	—	۲۰۲
۱۳۶۳	فراق گورکھ پوری	—	۲۰۳
۱۰۲۲	مجتبی گورکھ پوری	—	۲۰۴
۱۰۱۵	قاضی محمد الودود	—	۲۰۵
۱۱۶۶	لطیف الدین احمد	—	۲۰۶
۱۱۶۶	مسعود حسن رضوی	—	۲۰۷
۱۳۷۲	افرو کهنوی	—	۲۰۸
۱۳۵۵	حکیم احمد شجاع	—	۲۰۹
۱۱۳۹	محمد الودود سرودی	—	۲۱۰
۱۲۱۸	ڈاکٹر اجمار حسین	—	۲۱۱
۱۱۰۲	ڈاکٹر سید محمد اشد	—	۲۱۲

۴۲	دوشیزان احمد	—	۱۴۰
۴۳۰	دآخ دپوی	—	۱۴۱
۱۳۹۳	ایرستان	—	۱۴۲
۴۳۴	مردان حالی	—	۱۴۳
۴۶۳	مردان شکی	—	۱۴۴
۱۳۵	مردی خداوند	—	۱۴۵
۱۵۵	ریاض شیرآبادی	—	۱۴۶
۵۴۳	نفس طایلیان	—	۱۴۷
۴۳۷	ویدایان سلیم	—	۱۴۸
۵۶۴	خداوند شر	—	۱۴۹
۴۲۸	انگیزان آادی	—	۱۵۰
۴۳۶	بشی رحمت الله رحه	—	۱۵۱
۴۳۷	میرزا صلی	—	۱۵۲
۲۱۶	پوشش گرامی	—	۱۵۳
۵۶۵	میرزا مرزا	—	۱۵۴
۵۶۶	احمد علی شوق قدوائی	—	۱۵۵
۵۶۷	مرزا رسوالمندی	—	۱۵۶
۵۶۹	یادے لال آشوب	—	۱۵۷
۵۷۱	نوربرت لال درمن	—	۱۵۸
۵۷۲	امداد نام اف	—	۱۵۹
۵۷۶	مرزا سلطان احمد	—	۱۶۰
۵۷۹	مولوی محبوب عالم	—	۱۶۱
۵۸۶	مرزا رحمت الله ربیک	—	۱۶۲
۶۰۵	شادینگر آبادی	—	۱۶۳
۶۸۵	چکریانی	—	۱۶۴
۶۹۰	امیر پادوی	—	۱۶۵
۷۲۴	خواجہ غلام الحسین	—	۱۶۶
۷۴۹	محقق کهنوی	—	۱۶۷
۷۵۶	جانب دپوی	—	۱۶۸
۷۶۰	مردی نعیش پرست	—	۱۶۹
۷۹۹	امیر میرزا آبادی	—	۱۷۰
۱۳۹۶	حنایت الله دپوی	—	۱۷۱
۱۴۰۶	احسن باربروی	—	۱۷۲
۱۴۳۰	دیوانی نظم	—	۱۷۳
۱۸۳	پریم چند	—	۱۷۴
۱۴۳۴	آسی الدن	—	۱۷۵
۱۴۳۵	دل شایه چندی	—	۱۷۶



۱۱۳۳	چوش مسیانی	۲۱۳
۱۱۰۸	حزق بنده خردم	۲۱۴
۱۰۹۷	انجمن اوریدی	۲۱۵
۱۲۶۶	دکتر منسوب شادانی	۲۱۶
۱۲۸۲	آئینه نرائی ط	۲۱۷
۱۱۵۰	شوکت بیداری	۲۱۸
۱۳۳۴	نصیر الدین فاضلی	۲۱۹
۲۱۹۰	بیکش اکبر آبادی	۲۲۰
۱۱۹۸	دربان سلطنت مفتون	۲۲۱
۱۷۸۲	شیر محمد اسماعیل بانی چن	۲۲۲
۱۰۹۳	صوفی طلام حطه آیدم	۲۲۳
۱۰۳۳	کرش چندر	۲۲۴
۱۰۲۷	حصص پنهانی	۲۲۵
۱۷۶۷	راجندر سنگه بیدی	۲۲۶
۱۷۴۱	قره امین حیدر	۲۲۷
۱۰۴۶	خواجہ احمد جاس	۲۲۸
۱۱۴۱	مستزمنق	۲۲۹
۱۰۳۷	باجره مسرور	۲۳۰
۱۱۳۶	کشتیا لالی کیدر	۲۳۱
۱۱۰۵	خدیجه مستور	۲۳۲
۱۱۱۲	شاهراحمه دہوی	۲۳۳
۱۳۴۵	منظور الہی	۲۳۴
۱۳۷۶	نثار احمد نادر دتی	۲۳۵
۱۱۷۶	نیرنا ادیب	۲۳۶
۱۲۹۴	انجمن انصاری دہوی	۲۳۷
۱۲۰۷	گرمی چند نارنگ	۲۳۸
۱۱۷۰	دکتر گیان چند	۲۳۹
۱۱۳۷	دکتر محمد حسن	۲۴۰
۱۳۰۳	نقی محمد خان خود جوی	۲۴۱
۱۲۶۹	دکتر نظام بیلائی برقی	۲۴۲
۱۲۵۲	شکیلہ اختر	۲۴۳
۱۲۵۸	بیلائی بانو	۲۴۴

مؤلفین ایڈیٹرز، پبلشرز، نقوش پریس، لاہور، سچہ چپرا کر
ادارہ فردوس اردو، ایک روڈ، انارکلی، لاہور، سچہ چپرا کر



ترتیب (حصہ اول)

- | | |
|--|---|
| <p>۲۵ - ڈاکٹر محمد حسین ، ۲۴۹</p> <p>۲۶ - مولانا حسین احمد دانی ، ۲۶۳</p> <p>۲۷ - سید سلیمان ندوی ، ۲۷۷</p> <p>۲۸ - حالی ، ۲۸۱ / ۲۳۳</p> <p>۲۹ - میرامن دہلوی ، ۲۸۷</p> <p>۳۰ - میرزا مظفر جان جاناں ، ۲۸۹</p> <p>۳۱ - میر غلام علی آزاد بگڑائی ، ۲۹۳</p> <p>۳۲ - سید مظفر علی سندیلوی ، ۲۹۷</p> <p>۳۳ - میر شکوہ آبادی ، ۳۰۳</p> <p>۳۴ - سر سید رضا علی ، ۳۱۰</p> <p>۳۵ - محمد دالت ثنائی ، ۳۲۴</p> <p>۳۶ - خلیفہ الدین محمد بابر ، ۳۳۱</p> <p>۳۷ - گاندھی ، ۳۴۶</p> <p>۳۸ - مسیح الدین خان ، ۳۷۰</p> <p>۳۹ - گلبدن نجیم ، ۳۸۵</p> <p>۴۰ - قلم جید اللہ درجائیونی ، ۴۰۴</p> <p>۴۱ - محمد عبدالرزاق کاپڑوی ، ۴۲۵</p> <p>۴۲ - بشی نعمانی ، ۴۲۶ / ۵۶۳</p> <p>۴۳ - اکبر آبادی ، ۴۲۸</p> <p>۴۴ - سید امیر علی ، ۴۲۹</p> <p>۴۵ - داغ دہلوی ، ۴۳۰</p> <p>۴۶ - فریب حسن الملک ، ۴۳۲</p> <p>۴۷ - فشی ذکا اللہ ، ۴۳۳</p> <p>۴۸ - مولوی محمد حسین آزاد ، ۴۳۳</p> <p>۴۹ - مولوی نذیر احمد دہلوی ، ۴۳۳</p> <p>۵۰ - فریب وقار الملک ، ۴۵۰</p> | <p>۱ - طارق محمد طفیل</p> <p>۲ - تقریرات محمد طفیل</p> <hr/> <p>۳ - قائد اعظم ، ۱</p> <p>۴ - فیض الرحمن محمد ایوب خان ، ۱۵</p> <p>۵ - حکایت ، ۱۷</p> <hr/> <p>۶ - آپ بیتیوں کی اہمیت غلام رسول مراد ، ۳۶</p> <p>۷ - آپ بیتیوں کے چند نمایاں پوئلہجے علیہ سالک ، ۴۰</p> <p>۸ - آپ بیتی ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۶۰</p> <p>۹ - آپ بیتی اور اس کی تعلیماتیں یوسف جمال نصاری ، ۶۸</p> <p>۱۰ - آپ بیتی کیا ہے ؟ ریحانہ حسن نقوی ، ۸۴</p> <hr/> <p>۱۱ - ڈاکٹر محمد تقی ، ۲</p> <p>۱۲ - میر تقی میر ، ۱۸</p> <p>۱۳ - ڈپٹی نذیر احمد ، ۴۳</p> <p>۱۴ - عبداللہ دوغلیکن رامپوری ، ۷۰</p> <p>۱۵ - سید خوش علی شاہ قلندر ، ۹۱</p> <p>۱۶ - سر سید احمد خان ، ۱۱۱ / ۴۲۵</p> <p>۱۷ - مولوی عبداللہ ، ۱۳۵</p> <p>۱۸ - ریاض شیر آبادی ، ۱۵۵</p> <p>۱۹ - مولوی محمد جعفر نقوی ، ۱۷۶</p> <p>۲۰ - پیر چنہ ، ۱۸۳</p> <p>۲۱ - علی محمد نظام جاناں ، ۲۰۹ / ۵۷۳</p> <p>۲۲ - داد جانی ڈروہی ، ۲۱۲</p> <p>۲۳ - برٹش بگڑائی ، ۲۱۶</p> <p>۲۴ - داغ علی شاد ، ۲۲۹</p> |
|--|---|

رام پور ہشت۔ یو۔ پی۔ مرقی مسجد
مدنہ فروری ۱۹۲۹ء۔ پندرہ

فرز گراہی سر مشیر مدد اما اور سلام شوق۔ میرا خد بچل واک کا ایک
پہنچا ہوا۔
سکل مقبول میاں کا خط جوں کے آیا۔ دو سال کے لئے انھیں مراجع نے
اور یہی۔ شکر ہے۔

ہندوستان میں اس وقت بڑے تنگلے کا سامنا ہے۔ شیعہ اور سنی لڑ گئے۔
مجتہدین شیعہ کا فتوے شائع ہوا ہے کہ اہل تشیع کے لئے۔ علیؑ زکوہ۔ ایم۔ بھادو۔
کالج میں پڑھنا کفر ہے۔ ان کو اپنا کالج علیحدہ قائم کرنا چاہیے۔ اور ہر مدرسے
اہل تشیع کو علیؑ زکوہ کالج اور اس کی اعانت سے دست کش ہونا چاہیے۔ اور
یہ فتوے نکلے۔ اور یوسف حسین میر شریک (کھنڈو) نے جدید کالج کے واسطے
ایک اپیل شائع کیا ہے۔ اور اس میں اہل تشیع کو ایسا ایسا بے نقد ستائی ہے
کہ خدا کی پناہ۔ کوئی دقیقہ بزبانی کا اٹھا نہیں رکھا ہے۔

میرے خیال میں یہ فتوہ فرد نہیں چکنا۔ اس کی تہ میں ایسی آگ ہے جو
شکل نہیں دے سکتی۔ ضرور بجھنے کی۔ اور ایک حد تک پھیلے گی۔
یہ فتوے کھنڈو کے مجتہدین کا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ کجباب وغیرہ کے
مجتہدین کیا کہتے ہیں۔

خود علیؑ زکوہ میں دونوں مذہبوں کے طلباء میں ان بن ہو چکی ہیں۔ اور

ابھی نعل میں مہراجی۔ مگر قبض نہ کئی۔ یہ میں متبر ذریعے کہہ سکتا ہوں۔
 متفرکھو دھلی گڑھ کو گئے تھے۔ پلٹ کے رام پور آ کے کھنڈ کوٹے ہیں۔
 علی گڑھ میں سنی طلبا نے مجلس میلاد کی تھی۔ شیعہ طلبا نے مجلس مذاکرات
 اجابت چاہی۔ سکرٹری نے دے دی۔ اور انھوں نے صرف شیعہ طلباء کی مجلس کی۔
 اوس میں سنیوں پر خوب زباں و رازیاں کیں۔ سنیوں کو محرومِ قرآن پاک
 قرار دے کے سورہ علی (جو قرآن پاک میں نہیں ہے) پڑھا گیا۔ اور بہت کچھ
 سنی خوب کو برا کہا گیا۔ سنی لڑکوں نے یہ واقعہ سن کے شیعہ لڑکوں کو مار مارا
 قتل کیا۔ یہ ہنگامہ نو دیا گیا۔ لیکن دونوں کے قلوب بھرے ہوئے ہیں۔
 ان دونوں فرقوں کی اصلاح باہمی سے مجھے تو نا امید ہی ہے۔ اب
 سنیوں کی حکمتِ علی اس سے بہتر اور میرے خیال میں نہیں ہے۔ کہ یہ
 پچیس و پینس ہندوؤں سے مل جائیں۔ چاہے کچھ جزوی قربانی
 حقوق کی کرنی پڑے۔ اہل تشن اور اہل ہندو میں باہمی میل آسان ہے۔
 اگرچہ ہنگام و خیزہ میں یہ جال اتحاد کا اہل تشیع اہل ہندو پر ڈال رہے ہیں۔
 میں نے پہلے خط میں آپ کو لکھا تھا کہ فوراً ایک خط لکھیں کہ میں
 آپ کو مزید مراجع شدہ کو لکھی بھیجیں۔ بات یہ ہے کہ سکرٹری ایسا نہیں تمام
 پریشانی اور جنگالی نہیں۔ دونوں مسلمانوں کی خدمت ایک کئے ہوئے ہیں۔
 میں نے خیال دیتے۔ حیرت منڈانتہ پریشانی ہے۔ بے حد متعجب و حیران

کرتی رقبہ زرخش کا اٹھا نہیں رکھا۔ مگر وہ قصبہ سے بازنہیں آتا ہے۔
مقبول میاں نے دہلی میں ظاہر کے متعلق بہت خوشنکشی کی ہے۔ واقعی بہت
سرسری سے خوشنکشی کی۔ اب آپ کا خط (یعنی کنور صاحب کے نام لکھنے سے
پہنچے جاوے۔ تو میرے خیال میں بہت ہی اعتراض پہنچے گا۔

شاہ میاں مجھ سے کشیدہ برکتے ہیں۔ رضی میاں سے اور بھی
کشیدہ ہیں۔ ممکن ہے کہ ظاہر سے بھی ہوں۔ سترکے میں ظاہر کا عقد
شاہ میاں کے بہت ہی خلاف مرا ہے۔

آپ بھی شاہ میاں کی طبیعت سے واقف نہیں۔ اور میں بھی واقف ہوں۔
میں نے کہ یہ میں آپ چٹھا غفنی میں مقبول میاں سے کہہ دیا تھا۔ آپ کو اخرونی
طویل قسے کیا لکھوں۔ محفی میں مختصراً مینے یہ لکھ دیا۔

اپنی میں ظاہر کے متعلق مرحوم پیشتر آتا ہے۔ مارچ میں آپ کی کچھ
کنور صاحب کو پہنچ جائیگی۔ ضرور (اگر ابھی نہ ملے ہو تو اب پورا ضرور ملے گا)
لکھ دیجئے۔

تفصیل میں ابھی نہیں دیکھی ہیں۔ عالم خیال کی تہمید میں الجھا ہوا ہوں۔
بہتر رخ اپنی پوری پالیسی پر سچ چل رہا ہے۔ ذرا ذرا سمجھنے میں آئے ہیں کہ

احمد علی - مشرق - بغداد

مُصَنِّعُ الْعَالَمِينَ
حَفَرْتُ خَوَابَهُ كَمَا مُخَفِّفَانَهُ مُسْتَنْدَ تَذَكُّرِهِ
مَوْلَى خَادِمِ عَالَمِينَ زُبَيْرِي

ناشر
انیس مجتبیٰ زبیری

ایده بنیستر بیشتر در نگاه خوابه صاحب الجیمز
بنیان بن درگاه شریف و
بماه زردی ۱۹۵۳ لبع شد
بنان کاچه

شعبه تبلیغ و اشاعت دفتر دین و مآثره و امامت و امام جمعیته

水 子

ہندوستان سے سفر اجازت و واپسی

4.9'

١١٠٥ هـ

51A

۱۲۰۰ م

فلا انا انے خبر سے اب نے اسیر کے ہزار کا سفر اختیار کیا

سیما وارد ہندوستان پر کار آپ کے۔ ایسا پھر ہے۔ اودھ میں سکونت پذیر ہو گئے۔

فلا انا انے خبر سے اب نے اسیر کے ہزار کا سفر اختیار کیا

آوردہ ہزار ہزار کے چند بے پیام فرس! "

ہا سنہ تدبیر شریف جبرائیل اکن . کلاں - لاہور .

11-

حضرت داتا گنج بخش علی بن ابی طالب علیه السلام

نے جو بنی اسرائیل سے تھا اپنی دختر کی شادی حضرت قاضی قدودہ کے والد
 نژاد کے ساتھ کی تھی۔ اُن کے دو صاحبزادے قاضی قدودہ اور
 نصرت الدین تولد ہوئے۔ آپ روم سے روانہ ہو کر بلخ، شام، عراق، بصرہ،
 بسطام، بخارا، ماوراء النہر کی بادشاہت کرتے ہوئے اپنے فرزند خواجہ عثمان طاردی
 کو سرگودھ کے حکم کے بعد حکیم شہاب الدین غوری علیہ السلام میں داروہندوستان
 پہنچے اور اپنے پیر بھائی خواجہ شمس الدین چشتی کے ایما سے اودھ میں سکونت
 اختیار کی۔ بقول مرآۃ الاسرار آپ حضرت خواجہ عثمان طاردی قدس سرہ کے
 سرور و خلیفہ تھے۔^{۶۲} عریں اچھوٹا تشریف لے گئے اور وہیں ایک محلہ میں قیام
 فرمایا۔ یہ محلہ تھوڑے عرصہ میں آپ کے نام سے موسوم و مشہور ہو گیا یعنی
 قدوائی محلہ بن گیا۔ کچھ عرصہ کم تین سال پہلے قیام کرنے کے بعد یہیں بنایا
 کہ جب^{۶۵} عریں آپ کا رہال ہو گیا۔
 علی قلی، سالہ مؤلف جنس الرحمن قدوائی ساکن بڑا گارا ضلع بارہ بنکوں

کرم فرمائے من سلامت باشد۔

کل دعوت نامہ ملا! سب فریقے کی درازی اور الجھاوے! معاذ اللہ! بہر حال، اب امید قوی ہے کہ انشا اللہ اس مہینے کی ۱۴ تاریخ کو بذریعہ ہوائی جہاز پٹنہ پہنچو گا۔

آپ کی یاد فرامی کے لیے میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ خدا بخش لا بریری کے سینار میں شرکت بڑی سعادت ہے۔ آپ کا ممنون ہوں کہ اس سعادت سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع فراہم کیا۔

مقلے کی تیاری کے لیے شکل سے ایک ہفتہ ملا ہے۔ یہ اس ہر انشا اللہ خالی ہاتھ نہیں آؤں گا۔

نیشنل میوزیم کراچی کا مخطوطہ دیوان سید دلچسپ :- اس دیوان کا ایک اچھا مخطوط ہے آپ کے یہاں موجود ہے اور پروفیسر عسکری صاحب اور جناب عطا کا کوئی صاحب اس پر کام کر چکے ہیں۔ کراچی کا مخطوطہ تقابلی مطالعہ کیلئے مفید ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ میرے دادیہال کے وہ مورث اعلیٰ جنہوں نے مجھے پہلے ہمارے خاندان میں بہار کی سکوت اختیار کی ان کا نام گل سید راہت تھا۔ ان کے اپنے بارے میں اور ان کے اولاد و احفاد کے متعلق میرے دادا حضرت مولانا سید کفایت حسین صاحب نے اپنی ایک نامکمل تصنیف، اس کا نقل نسخہ بھی ساتھ لاؤں گا، میں خاصا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ صاحب دیوان اور ہمارے مورث اعلیٰ ایک ہی شخصیت ہیں یا نہیں۔ مولانا سید کفایت حسین صاحب نے ان کے صاحب السیف ہونے کا ذکر کیا ہے دیوان سے یہ مرشح ہوتا ہے کہ وہ صاحب السیف و العالم تھے۔ بہر حال تحقیق کا سفر آگے ضرور بڑھتا ہے لیکن منزل کا اناپت تو پروفیسر عسکری ہی دے سکے ہیں۔ خدا ان کی عمر دراز کرے اور تندرست رکھے۔

لفظاً امتیاط اس خط کی نوٹ لکھنا پنا بذریعہ رجسٹرڈ ایئر میل ارسال خدمت ہے۔ والبقی عند التلاقی۔ آپ کا
قدس اللہ تعالیٰ

خدا بخش مطبوعہ کے بارے میں

مراسلہ

۱۴، ۱۹۹۲ء

مکرمی

آپ کی لائبریری کی جانب سے دی ہوئی گتہ کا ایک بار پھر شکریہ !
 اور نگ زیباً نیا زاویہ نظر و وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے اور اورنگ زیب کے ساتھ اٹوک گی
 زندگی کے بھی بعض پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے ہیں جس سے علوم بے بہرہ تھے۔
 مذکورہ کتاب کے باب ۷ کے حوالوں کے نمبروں میں شاید کہیں تصحیح میں کمی رہ گئی۔ حوالے میں اتنی
 حوالہ لایا گیا ہے جیکہ ص ۲ پر نمبر ۱۰ اور اس سے آگے بھی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرے سمجھنے میں غلطی ہو رہی ہو۔
 ہندو تہواروں کی دلچسپ اصلیت کے صفحہ پر اشاعت کا ۱۹۴۲ء ہے اور مختلف حضرات کی کتاب
 پر آرا ملے تا مگر اور آخری صفحہ پر ۱۹۲۵ء کے سنہ ہیں...؟ جو کتاب ۴۲ء میں شائع ہوئی اس پر آرا ۲۵ء
 کی کیے ہیں۔؟ محمد علی کا انتقال ۵ جنوری ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ ان کی رائے بھی موجود ہے۔
 ممکن ہے اشاعت سے قبل مسودہ ان حضرات نے دیکھا ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر علی صدیقی

ڈاکٹر نیر مسعود
لکھنؤ

گلزار نسیم کے بارے میں

”معیار و تحقیق“ بھی وصول ہو گیا، بہت ممنون ہوں۔ اس کی قیمت روانہ کر دی گئی ہے۔ قاضی صاحب مرحوم کے مسودہ گلزار نسیم کے بارے میں اپنے صحیح خیال ظاہر کیا ہے کطباعت کے لیے اس کی کاپی تیار ہو چکی تھی۔ اس کی کتابت میرے ہی زیرِ نگرانِ تمام ہوئی تھی۔ لکھنؤ کے مشہور خطاط ریاض الحسن مرحوم نے $\frac{24 \times 16}{17}$ پر اسے خاص طور سے لکھا تھا اور امیر حسن نورانی صاحب کی مرتبہ گلزار نسیم و مکتبہ شناہراہ دہلی نومبر ۱۹۶۵ء کے متن میں بھی ریاض الحسن والی کتابت استعمال ہوئی ہے (ص ۱۱۹ تا ۱۲۰ صفحہ ۹۳)۔ مقدمے اور فرہنگ کی کتابت انھوں نے خود کی کم تر درجہ کے کاتب سے کرائی ہے۔

بیان ملکیت سہ ماہی خدائش لائبریری جنرل اور دیگر تفصیلات مطابق فارم نمبر ۴، قاعدہ نمبر ۸

- ۱۔ مقام اشاعت : خدائش اور مینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۳
- ۲۔ وقفہ اشاعت : سہ ماہی
- ۳۔ پرنٹر/پبلشر کا نام : مصطفیٰ کمال ہاشمی
- قومیت : ہندوستانی
- پتا : اسٹنٹ لائبریری، خدائش لائبریری، پٹنہ
- ۵۔ ایڈیٹر کا نام : عابد رضا یار
- قومیت : ہندوستانی
- پتا : ڈاکٹر خدائش اور مینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۳
- ۷۔ ملکیت : خدائش لائبریری، پٹنہ ۳

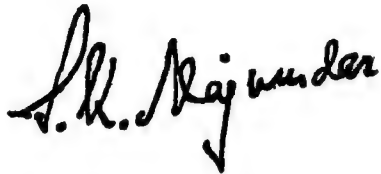
بن مصطفیٰ کمال ہاشمی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کے ساتھ درست ہیں۔

دستخط پبلشر: مصطفیٰ کمال ہاشمی

یکم فروری ۱۹۹۶ء
یکم جولائی ۱۹۹۶ء ۳۲۲

of constitutional units with mutual consent of India and Pakistan but without any outside interference whatsoever. We have passed through an ordeal of fire and that should chasten us. India is a country of many minority communities and it can say, with all humility, that it has not treated its minorities unfairly. The task of re-union is very difficult on the surface. Yet, it is not impossible as there is abundance of good will among the masses and the common people, both in India and Pakistan. Interests of the masses and the common people should be our first consideration. Time has now come to make a re-appraisal of our politics. No re-appraisal is possible without self-introspection. It is hoped that this book will turn the mind of the readers—both Hindu and Muslim—towards introspection and re-union. The path of re-union may be 'tortuous, unlit, turning back upon itself'. But let us not be dismayed by the obstacles and let us not lose heart in our search for the promised land. If India and Pakistan combine, if communalism is avoided, the commonwealth of Indo-Pakistan will be one of the strongest powers in the world, which will be in a position to mould the destiny of the world.

Patna
1st Baisakh, 1373
15th April, 1966.



(Source: Jinnah and Gandhi by S.K. Majumdar, 1966)

stock. Ethnologically, there is no difference whatsoever between the Hindus and a vast majority of the Muslims: in the same locality, both have the same mother-tongue. We must also remember that there are still fifty or sixty millions of Muslims left in India. Of what benefit partition has been to them? Common people did not want partition. They have no concern with politics. It is they who have suffered most by the partition. They will welcome the annulment of partition with a full heart

Further, safety of the sub-continent also requires that there should be a re-union. In this respect, Lord Wavell's course of action deserves special mention. He looked into the question of partition from the defence point of view with the eye of a soldier, and his conclusion was that a partition on a two-nation theory, with all its consequential and concomitant happenings, would dangerously weaken India's defence and lay her open to attack from north and north-west. Bearing this aspect of the question in his mind, he addressed the members of the Central Legislature in the following words:

"You cannot alter geography. From the point of view of defence, of relations to the outside world, of many internal and external problems, India is a natural unit. That two communities and even two nations can make arrangements to live together inspite of differing cultures or religions, history provides many examples."

Contemporary history has not been properly appreciative of this gallant soldier-Viceroy, who courted dismissal from his exalted office rather than be responsible for splitting up the land, its people and its magnificent Army into two. Nobody, neither Bhabhi nor Jinnah nor any other politician saw the evils of partition as clearly as did Lord Wavell.

Events, internal and external, that have happened during the last nineteen years—particularly those in recent months—imperatively demand that Hindus and Muslims of India and Pakistan should again come together. There should be a commonwealth of India and Pakistan with common defence but with full autonomy for all constituent units. There could be reorganisation

in which he made the following declaration:

"You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed—that has nothing to do with the fundamental principle that we are all citizens of one State. Now, I think, we should keep that in front of us as our ideal, and you will find that in course of time, Hindus will cease to be Hindus, and Muslims will cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State". (Hector Bolitho's Life of Jinnah, p. 197).

The above declaration shows the inner soul of Jinnah's politics. Here is the old Jinnah again, the ambassador of Hindu-Muslim unity. He did not fight the Hindu community as such but his fight was against Gandhi and Gandhi-dominated Congress. He believed in all sincerity that Gandhi had taken the Congress into a wrong path which could lead only to chaos. He found himself in the unfortunate position that not only the ignorant Hindu masses but also the Hindu intelligentsia abdicated their reasoning functions to burn incense at the altar of Gandhism. In these circumstances, no other fighting force was available to him except a communal force. The moment he achieved his aim to create a State where the writ of Gandhi and Gandhian Congress would not run, he threw off the mask of communalism which he had been wearing for the time being.

It is now recognised on all sides that the vivisection of India has been an unmitigated evil for all concerned; it has not only not solved any problem between the Hindus and Muslims, but on the other hand, it has created hundreds of insoluble problems. Every sensible man must repudiate the two-nation theory as Jinnah himself did in his first speech before the Pakistan Constituent Assembly. Where is the validity of the two-nation theory when 90% of the Muslim population, both in India and Pakistan, are of Hindu origin, the descendants of converts from the Hindu fold. Jinnah himself came from a Gujarati Hindu

Sevagram in Wardha district towards the end of his life. The village hummed with all sorts of Gandhian activities during Gandhiji's life-time. Some twelve years after his death, an ardent social worker visited Sevagram and she described the condition of things as she saw them, in the following words (Blossoms in the Dust by Kusum Nair, p. 187):

"In Bapu's time, there used to be a charka in every home at Sevagram. To day, there is not a single spinning-wheel in the whole village. As for basic education of which Sevagram was the centre, they (villagers) say with unconcealed contempt: 'We do not send our children to the Ashram school beyond the fourth class (i.e. primary), because those who pass out of the Nai Talim cannot get jobs; so our boys go to Wardha Town; they walk four miles to study in a conventional school.....'. They (villagers) say—'We do not want to remain tillers of the soil, for ever. We also want to become lawyers and doctors.'

This is the verdict of the common man, about the Gandhian ideals, after testing their utility by actual practice. This also proves that the Gandhian ideals about village reconstruction were never characterised by clarity and realism. After all, the common man knows where his shoe pinches. Who can say that he is wrong? If we now make an appraisal of the net results of Gandhiji's tremendous activities and of the fruits left by his unceasing toil and travail of soul, we will find that India is not only moving away from the Gandhian path but is definitely repudiating it totally.

Did Jinnah really believe in the two-Nation theory on which he put so much emphasis while demanding separate State for the Muslims? Had he any sympathy for communalism? Did he create Pakistan for Muslims alone? Did he want that Muslims and Hindus should live separate in water-tight compartments? Let us examine these questions. On the 7th August, 1947, he left Delhi which was to see him no more. On the 11th August, he made his first speech before the Pakistan Constituent Assembly

It was quite clear, therefore, that though the British had quitted India, yet the chance of building up of a Gandhian Utopia was very bleak in view of the open declarations of Nehru and Patel. Gandhiji's position was very anomalous now and it seemed that he had nothing else to do except preaching his ideas in his prayer-meetings. Gandhiji was not prepared to acquiesce in or accept this helpless position. To give up the idea of his Life-Mission was unthinkable to him. He was determined now to take the next step in his programme—to make a way towards a rurally-oriented State whose centre of gravity would lie not in the cities but in villages. He felt that the Congress would no longer be useful to him as it had tested power and become power-mad. He, therefore, came to the conclusion that the Congress must be done away with, and in its place he would substitute a tried Gandhian organisation which must have full faith in Gandhian ideologies. Gandhiji sketched out his plan in this respect in his own hands on the night of the 29th January, 1948, less than twenty-four hours before his death. The plan was to disband the great national institution the Indian National Congress and to set up in its place a new organisation called the Lok Sevak Sangh whose steel frame was to consist of the following Gandhian Faithfuls—All-India Spinners Association, All-India Village Industries Association, Hindustani Talimi Sangh, Harijan Sevak Sangh and Go-seva Sangh (Tendulkar, V. 8, p. 283-285).

It is a tragedy even to think of the dissolution of the Indian National Congress which has played a great part in our onward march in time and in our fight for freedom. To see it succeeded by organisations like the All-India Spinners Association, or the Go-seva Sangh would have been a greater tragedy. In this perspective the raising of banner of revolt by Jinnah against Gandhi and Gandhism seems to have been a historical necessity.

We have already seen that both Nehru and Patel refused to apply the Gandhian ideals in the practical administration of the country. Now let us see the reactions of the common man towards them. Gandhiji wanted to make practical experiments with his ideas as to what a model village should be under the Gandhian order. With this end in view he settled in village

With the advent of Independence Jinnah got his Pakistan. But what did Gandhiji get? He had not come to India in 1915 merely to fight the battle of Indian freedom. This freedom was to him merely a means to an end— a half-way resting place towards the Utopia of his dream. One would have thought that by right of service his position after the attainment of Independence should have been unique and unassailable. But it was not so. He no longer had the same commanding position as before but now it was Nehru-Patel combination that wielded the supreme power, though occasionally it made a show of consultation with him out of respect towards him. In the words of Pyarelal—"The impossible old man was put on the pedestal, admired for his genius and unerring hunch, consulted, listened to with respectful attention and bypassed (Mahatma Gandhi—Last Phase V. 2, p. 33)". In Gandhiji's own words—"Formerly, I could afford to be monarch of all I surveyed. To-day, I have many fellow-monarchs, if I may still count myself as such. If I can, I am the least among them (Tadulkar V. 8, p. 245)"

Gandhiji's influence had started waning from the time Lord Mountbatten arrived in India. The partition plan of Mountbatten was accepted by Nehru and Patel without any consultation with Gandhiji. In a meeting of the A.I.C.C. at Bombay on the 14th June, 1947, Sardar Patel made a brutally frank speech giving the go-by to the Gandhian ideals of non-violence or Ahimsa. He gave reasons why he could no longer follow the Gandhian ideals. He said—"Freedom was coming. They must build up industries. They must build up the Army and make it efficient and strong." (Mahatma Gandhi—Last Phase V. 2, p. 255).

Nehru's views also ran on similar lines. He urged for large-scale industrialisation of the country for raising the standard of living of the people. He further said that it was necessary that the background of the West in its worship of the machine and worship of the science and technology must be adopted in India.

After he left the Congress, the Muslim League became the main platform from which Jinnah propagated his ideas. All his ideas about Swaraj, about Hindu-Muslim unity remained the same. The only change that was noticeable in his speeches was that henceforth he pleaded for some special safeguards for the Muslims in view of their backwardness and because of the huge majority of the Hindus. But at the same time he showed restraint and did not allow the League to adopt any deliberate anti-Congress attitude. From the League platform he wooed the Congress and tried to be a bridge between them. He continued his conciliatory attitude for years till the formation of Provincial Ministries in 1937 under the Government of India Act of 1935. Even during the election stage, the spirit of accommodation between the Congress and the League continued. But when the election results were out, it was found that the Congress had secured an overwhelming majority. This turned the head of the Congress. Being intoxicated by its spectacular victory, it disdained to take any notice of Jinnah or the League. Further, the activities of the various Congress ministries caused fright, real or imaginary, in the minds of the Muslims. Now began the battle between the Congress and the League and naturally it took a virulent communal turn. Jinnah was on war-path, determined to teach the Congress a good lesson. He made up his mind to take some extreme steps to prevent the hegemony of Gandhi and the Gandhian Congress at least over the Muslim-majority areas of India. He now began to develop his two-nation theory which had been working in his mind for sometime. Then at the Lahore Session of the Muslim League in March, 1940, he made the formal demand for the creation of a home-land for the Muslims where the writ of Gandhi or the Gandhian Congress would not run. Events moved quickly thereafter and Jinnah's demand came to fruition when on the August 15, 1947 two separate independent sovereign states, India and Pakistan, were created by partitioning India.

nath Banerjee and others. He was not prepared to surrender the Congress to Gandhiji without a fight to the last ditch.

Jinnah had no sympathy for the Gandhian ideology and he felt that Gandhiji was taking India to an uncharted sea where everything would end in a disaster. He considered it a catastrophe for India that the Congress should adopt Gandhian programme in preference to those of the old masters of the Congress. He felt that it was suicide for the Congress to adopt the Gandhian path. In the open session of the Congress at Nagpur, Jinnah rose to utter his words of protests against the adoption of the new programme. But he was howled down and he left the Congress in disgust.

In a subsequent letter to Gandhiji Jinnah explained why he could not accept the Gandhian leadership of the Congress :

"I thank you for your kind suggestion offering me to take my share in the new life that has opened up before the country. If by 'New Life' you mean your methods and your programme, I am afraid I cannot accept them ; for I am fully convinced that it must lead to disaster.....your extreme programme has for the moment struck the imagination mostly of the inexperienced youth and the ignorant and the illiterate. All this means complete disorganisation and chaos. What the consequence of this may be, I shudder to contemplate."

About Jinnah's exit from the Congress after it had passed under Gandhian control, Jawaharlal Nehru, in his autobiography writes as follows:

"...The new developments in the Congress were thoroughly disapproved by him (Jinnah). He disagreed on political grounds—Temperamentally he did not fit in at all with the new Congress. He felt completely out of his element in the Khadi-clad crowd demanding speeches in Hindustani. The enthusiasm of the people outside struck him as mob-hysteria."

some part in the Amritsar session of the Congress in 1919. At that time feelings ran high in the Congress over the Jalianwala-bagh massacre but Gandhiji advised caution and restraint. But in the meantime, the Ali Brothers—Mahammad Ali and Shaukat Ali—had started the Khilafat Movement over the Turkish sovereignty and they invited Gandhiji to join their movement and he readily agreed to do so. He plunged into it with a mad frenzy believing that this movement would give him a grand opportunity to make experiments with his own ideas. Under Gandhian leadership, the Khilafat movement gained momentum and spread through the length and breadth of the country and became such a formidable force that the Government itself took fright. Under the auspices of the Khilafat Movement, Gandhiji started his Non-Co-operation movement on the 1st August, 1920. The first non-violent shot was fired in the Gandhian battle and India entered into a new period of her history—the Gandhian period.

Gandhiji seemed to be invincible at the moment Hindu masses were already at the feet of the Mahatma and his wholehearted support to Khilafat movement brought the Muslim masses under his banner. Now it was the turn of the intelligentsia to succumb to his charms. Up to this time, the Indian National Congress had nothing to do with the various Gandhian movements which had been started. Gandhiji, however, now directed his attention towards the Congress and wanted to capture the great national institution for the furtherance of his own ideas and to convert it into an instrument of his ideology. His onslaught on the Congress was like a Blitzkrieg and leaders like C. R. Das and Pandit Motilal Nehru surrendered to him in no time. In the annual session of the Congress at Nagpur in December of 1920, the Congress itself surrendered to Gandhiji and adopted the Gandhian programme for its future activities. Henceforth, Gandhiji practically became the Dictator of the Congress. This was a position which was unbearable and unacceptable to Mohammad Ali Jinnah, the old guard and the great sentinel of the old Indian National Congress of Dadabhai Naoroji, Pherozeshah Mehta, Gopal Krishna Gokhale, Surendra-

the progressive ideas of the British politics. It may be mentioned here that Gandhiji also met Dadabhai Naoroji during his student-days in London but as there was hardly anything in common between them, no intimacy grew between them. It is, however, interesting to note that in England the future Mahatma showed his interest not in politics or any other progressive activities but in the vegetarian society of London, of which he became an active member.

Returning to India, Jinnah came under the influence of two other Congress stalwarts—Sir Pherozeshah Mehta and Gopal-krishna Gokhale. In this way, Jinnah became intimately associated with the Indian National Congress and developed a deep loyalty towards it. Out of this feeling of loyalty, he did not join the Muslim League when it was founded in 1906. After several years when he was persuaded to join it, he did so only with a view to bring the two institutions nearer to each other and ultimately to get them coalesce with each other. That he greatly succeeded in his attempts was shown by the Lucknow Pact of 1916 between the Congress and the League whereby both these great institutions pledged to work together for Indian freedom. The Lucknow Pact was a great personal triumph for Jinnah in his campaign for Hindu-Muslim unity and Congress-League co-operation. His contribution towards the cause of Hindu-Muslim unity was of such a high order that Gokhale used to call him the best Ambassador of Hindu-Muslim unity.

Gandhiji had returned to India a couple of years before the Lucknow pact between the Congress and the League, but he did not evince any interest in it nor in Jinnah's activities towards the Hindu Muslim unity. His mind was centred in his own ideology and in how to give it a practical shape. From 1915 to 1919, he mainly concerned himself with making some minor experiments with his ideas at Champaran and other places. During this period his interest in Congress politics was lukewarm. He took

Let us examine these questions. On the 7th August, 1947, he left Delhi which was to see him no more. On the 11th August, he made his first speech before the Pakistan Constituent Assembly in which he made the following declaration:

"You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed—that has nothing to do with the fundamental principle that we are all citizens of one State. Now, I think, we should keep that in front of us as our ideal, and you will find that in course of time, Hindus will cease to be Hindus, and Muslims will cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State" (Hector Bolitho's *Life of Jinnah*, p. 197).

The above declaration shows the inner soul of Jinnah's politics. Here is the old Jinnah again, the ambassador of Hindu-Muslim unity. He did not fight the Hindu community as such but his fight was against Gandhi and Gandhi-dominated Congress. He believed in all sincerity that Gandhi had taken the Congress into a wrong path which could lead only to chaos. He found himself in the unfortunate position that not only the the Indian National Congress by those who were educated on western lines. From its impact with the west, India's intellectual mind awoke to full splendour from age-long hibernation.

Jinnah went to England for his legal studies in 1892 when he was barely sixteen years of age. At that time, Dadabhai Naoroji, one of the founders of the Congress was in England. He was then a member of the House of Commons of the British Parliament in the Liberal side. Dadabhai took young Jinnah under his care and naturally Jinnah learnt his first politics from this great master. Jinnah frequented the House of Commons and various political meetings in Dadabhai's company and in this way became imbued with

and Non-violence he is pictured as a re-incarnation of Buddha. There is no doubt that both these pictures are extreme and erroneous.

Gandhiji was undoubtedly one of the greatest men that the world has ever seen. His great services towards Indian freedom are acknowledged on all hands but at the same time there are many who think that Gandhian politics and Gandhian political techniques were as much responsible for the vivisection of India as Jinnah's two-nation theory. At times, Gandhiji handled the Hindu-Muslim problems from the wrong end of the stick. For example, there was no justification for his head-long plunge into the Khilafat Movement. The after-effects of his activities in connection with the Khilafat Movement were disastrous as they helped to rouse the religio-communal feelings of the Muslims, aggravating antagonism between them and the Hindus.

Among the numerous books which deal with Gandhiji's life and his stupendous activities, Tendulkar's Mahatma, Pyarelal's Mahatma Gandhi—Last Phase and Dr. Pattabhi Sitaramayya's History of the Congress stand out prominently. These books are mines of information but their authors have been so much overawed and overwhelmed with the great personality of the Mahatma that they have never ventured even to be mildly critical of his aim and activities. On the other hand, Jinnah's activities have not received an adequate or impartial treatment at the hands of these Indian historians. This has created an unfortunate imbalance in the study of contemporary Indian history, jeopardising the cause of truth.

Did Jinnah really believe in the two-Nation theory on which he put so much emphasis while demanding separate State for the Muslims? Had he any sympathy for communalism? Did he create Pakistan for Muslims alone? Did he want that Muslims and Hindus should live separate in water-tight compartments?

Jinnah

In the first half of the twentieth century, two great men, Mohandas Karamchand Gandhi and Mohammad Ali Jinnah filled the political stage of India with their powerful personalities. Both were great leaders of men and both were pilgrims in the quest of Indian freedom. Both were actuated by the highest motives in their political activities but there was no room for co-existence between them as their ideologies were poles asunder. one being nurtured in the western way of politics and the other 'deadly' opposed to it with an abhorrence for western civilisation itself. In these circumstances, it was impossible for them to work from the same platform and conflict between them was inevitable. But the conflict ended disastrously for India—let us hope temporarily—and changed the course of her history, which has always been rather for synthesis and integration than for division. Gandhi-Jinnah conflict which had begun at first as a political one, based on different political ideologies, gradually degenerated into a deadly communal battle. At the last stage, the political cauldron of India bubbled so sulphurously with fumes of communalism that the vivisection of the country seemed to be the best way out of the asphyxiating atmosphere that prevailed throughout the country.

There is a general impression in the Indian circles of the present day that Jinnah alone was responsible for the partition of India. By many Indian writers, Jinnah is depicted as a virulent communalist who injected the virus of communalism in the body-politic of India, opposed the freedom movement of India, and deliberately destroyed the Hindu-Muslim unity by preaching a two-nation theory. On the other hand, a picture of Gandhiji is drawn in which he is shown as representing the quintessence of wisdom, virtue and love, and with his Ahimsa

Foreword

The following pages contain the introduction to his famous book, **Jinnah & Gandhi**, by S.K.Majumdar. It is hoped that the study will serve as a cementing force between the two people, always tantalising to love each other, the two nations/states always at war.

A.R.B.

CONTENTS

Journal No. 104

Jinnah	Mr.S.K.Majumdar	1
<u>Urdu/Persian Section</u>		
Letters of Rasheed Ahmad Siddiqi Addressed to Prof.Masud Husain Khan		1
<u>Ghalib</u>		
Urdu Diwan of Ghalib (KBL Ms.)	Dr.Farrukh Jalali	187
<u>Mushafi</u>		
Comparative Study of Diwan-e Mushafi by Aseer & Ameer	Comp.by Md.Badruddin	269
<u>Medieval India</u>		
Letters of Aurangzeb	Tr. by Abdul Wahid Khan	433
<u>Sources</u>		
Ta'assurat	Abdur Razzaq Quraishi	495
Rafiq-e Dil Figaran	Alia Imam	496
Kya Qaafila Jata Hai	Nasrullah Khan	497
Yaad-e Raftagan, Vol.I	Mahirul Qadiri	499
- Do -, Vol.II	- do -	503
Nuqoosh [Autobiography No.]	Mohammad Tufail	506
<u>Letters of Eminent</u>		
Letter of Ahmad Ali Khan Shauq Qidwai		515
Letter of Anis Muhtaba Zubairi		518
Letter of Qudratullah Fatmi		520
<u>Letters to the Editor</u>		
About Khuda Bakhsh Library Publications	Zahir Ali Siddiqi	521
About Gulzar-e Naseem	Dr.Nayyer Masood	522

1996

Price Rs. 75/-

**Printed by Pakeeza Offset Press, Muhammadpur, Shahganj, Patna-800006
and published by Khuda Bakhsh Oriental Public Library, Patna.**

Khuda Bakhsh Library Journal

104

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna

